نورالدکن

TASKEEN

سید تسکین عابدی

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

سخنوران دکن

یعنی

عہد عثمانی

کے

اردو شعراء کا تذکرہ

مرتبہ

تسکین عابدی

سلسلۂ نشریات ادبیہ

حیدرآباد دکن

۱۳۵۷ھ

۱۹۳۸ء

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

129945

طبع اول ——————— (۱۰۰۰) جلد
قیمت بغیر جلد ——————— تین روپیہ
قیمت مجلد ——————— 3/12 نئے

(ملنے کے پتے)

مکتبہ ابراہیمیہ ناشر و کتب فروش

احمد حسین جعفر علی تاجر کتب چارمینار

مکتبہ علمیہ چارمینار

غلام دستگیر تاجر کتب چارمینار

حیدرآباد دکن

مطبوعہ
عہد آفریں برقی پریس حیدرآباد دکن

Marfat.com

سید جمیل مدنی

Marfat.com

Marfat.com

پیش لفظ

از

"علامہ نیاز فتحپوری ایڈیٹر نگار"

"سخنورانِ دکن" اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل انوکھا تذکرہ ہے۔ اس میں تمام اُن شعراء کے حالات اور کلام کے نمونے درج کئے گئے ہیں جو سنہ ۱۹ء سے ۱۹۴۳ء تک سرزمین دکن میں موجود تھے یا ہیں یعنی اس میں اعلیحضرت حضور بندگانعالی شاہزادگان بلند اقبال، ملکۂ دکن اور خواتین دکن سے لیکر حیدرآباد کے اُن شعراء تک سب پائے جاتے ہیں جو اس وقت حیدرآباد میں موجود ہیں خواہ وہ دکن کے ہوں یا غیر دکنی۔

سب سے بڑی خوبی اس تذکرہ کی یہ ہے کہ ملکی و غیر ملکی کے سوال سے بلند ہو کر اس کو مرتب کیا گیا ہے یعنی اسوقت جس قدر شعراء حیدرآباد میں مقیم ہیں ان سب کو مؤلفین صاحب نے "دکن والا" ہی تصور کیا ہے۔ اسلئے وہ نسبت جو حیدرآبادی اور ہندوستانی

Marfat.com

اہلِ قلم میں پائی جاتی ہے اس میں مطلق نظر نہیں آتی۔

یوں تو یہ تذکرہ ایک ردیف وار انتخاب کی حیثیت رکھتا ہے مگر اس سے حیدرآباد کی شاعرانہ ترقی اور آیندہ رجحانات کا بھی پتہ چلتا ہے۔ حضور بندگان عالی کے عہد مسعود میں اُردو شاعری نے جسقدر ترقی حیدرآباد میں کی ہے اُس کا اندازہ اس تذکرہ سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

تسکین صاحب نہ صرف بہترین مصوّر ہیں بلکہ ادبی مذاق بھی نہایت پاکیزہ رکھتے ہیں اور علمی خدمت کا ولولہ بھی۔ اسلئے ان تینوں باتوں نے ملکر اس تذکرہ کو بہت مفید اور دلچسپ بنا دیا ہے۔ اس مجموعہ میں تسکین صاحب کی مصوّرانہ قلمکاری کے نمونے بھی ہیں اور تحقیقی ادب کے بھی۔ ترتیب میں کافی محنت سنجیدگی سے کام لیا گیا ہے اور مختصر حالات کے ساتھ شعرار کے کلام کا جو انتخاب دیا گیا ہے اس سے تسکین صاحب کے ادبی ذوق کا پتہ چلتا ہے۔

اسمیں شک نہیں کہ تسکین صاحب نے ملک کی ایک اہم خدمت پوری کی ہے جس کی ملک کو قدر کرنا چاہیئے، اس تذکرہ کے مطالعہ سے مجھے سب سے زیادہ مسرت اس احساس سے ہے کہ حیدرآباد کے نوجوانوں کا ادبی ذوق بہت ترقی کر رہا ہے جو یقیناً فیض ہے حضور بندگان عالی کی ادب پروری اور علم نوازی کا فقط

۱۳ ستمبر ۱۹۳۸ء

نیاز فتحپوری

Marfat.com

تعارف

از

حضرت اختر قریشی ایڈیٹر سفینۂ نسواں

پندرہ، بیس سال پہلے جو کتابیں شائع ہوتی تھیں ان کے ساتھ تقریظیں ہوتی تھیں یا تاریخیں، مگر اب کچھ تو مذاق کے سلجھاؤ کی وجہ سے اور کچھ مغربی اثرات کے سبب ہماری کتابی اشاعتوں کا طرز بالکل بدل گیا ہے۔ اب ہر کتاب پر مقدمہ "قایم" ہونے لگا، انتساب ضروری ہو گیا، پیش لفظ لازمی ٹھیرا اور تعارف تو گویا سب چیزوں سے مقدم سمجھا گیا، اور یہ "بدعت" ہے بھی بڑی لطیف —— کیونکہ کسی کتاب کے مطالعہ سے پہلے اس کے مصنف یا مولف سے واقف ہو جانا کتاب کے مطالعہ کو اور بھی دلچسپ بنا دیتا ہے۔ نیز اس کے نقاط نظر کو سمجھنے میں بڑی آسانی ہوتی ہے۔

تعارف نگاری کو میں نے "بدعت" اس لئے کہا ہے کہ بعض وقت

Marfat.com

"قرعۂ فال" مجھ جیسے "دیوانوں" کے نام پڑجاتا ہے۔ اگر یہ نہ ہوا ہوتا تو میں تعارف کو بدعت کہنے کا ہرگز گنہگار نہ بنتا ——— مقامہ، تمہید، پیش لفظ، تنقید، یا تبصرہ یہ ساری چیزیں اتنی مشکل نہیں جتنی کہ "تعارف" نگاری ہے۔ اس میں تصنیف یا تالیف پر نظر ڈالنا پڑتا ہے اور اس میں صاحب تصنیف یا تالیف کو "نظر لگانا" ——— بہرحال چونکہ "سخنورانِ دکن" کے لئے تعارف نگاری کا خوشگوار فرض تسکین نے میرے سپرد کیا ہے اس لئے میں نے اس فرمائش کی تکمیل پر خود کو آمادہ کیا، اور یہ تعمیل اس لئے بھی ہو رہی ہے کہ میں ایک بے تکلف دوست اور قدیم نیازمند ہونے کی حیثیت سے ان سے بہت زیادہ واقف ہوں۔

تسکین امام زین العابدینؓ کی اولاد سے ہیں آپ کے نام کے ساتھ عابدی کی نسبت اسی وجہ سے ہے۔ تسکین کے اجداد اوائل عہد آصفی میں دکن آئے اور مختلف فوجی اور سیول خدمات سے سرفراز رہے۔ چنانچہ تسکین کے والد مولوی سید برہان الدین صاحب مرحوم نے ابتداً فوج میں ملازمت کی اور پھر صرفخاص مبارک میں منتقل ہو گئے۔ حضور بندگانعالی کی فوجی تعلیم میں مولوی سید برہان الدین صاحب نواب سرافسر الملک بہادر مرحوم کے ہمراہ رہ چکے ہیں مرحوم جملہ فنون سپہ گری کے ماہر تھے اسی لئے انھوں نے تسکین کو بھی ابتداً سپہ گری کی تعلیم دی، چنانچہ گھوڑے کی سواری، نشانہ اندازی وغیرہ میں تسکین نے خاصی مہارت حاصل کی ہے۔ خصوصاً شہسواری میں غیر معمولی کمال رکھتے

Marfat.com

ہیں۔ تسکین کی ابتدائی تعلیم ان کے والد ہی کی نگرانی میں گھر پر ہوئی اور پھر مدرسہ دارالعلوم میں شریک ہو کر باضابطہ سلسلہ جاری رکھا، اردو فارسی کی تکمیل مولینا سید تمکین کاظمی سے کی اور مضمون نگاری و انشاپردازی میں بھی حضرت تمکین ہی سے مشورہ کرتے رہے اور اب بھی بغیر اپنے اُستاد کی اجازت کے اپنے علم کی دولت سے ایک جملہ بھی کسی اخبار یا رسالہ کو نہیں دیتے۔ یہ تسکین کی سعادتمندی اور ماحول کا اثر ہے۔

چونکہ فن صورت کشی سے تسکین کو فطری ذوق تھا اور آپ کے بڑے بھائی مرحوم (مولوی سید عبدالغفور صاحب) ملک کے ایک اچھے آرٹسٹ تھے۔ (جن سے حضور بندگان عالی نے بعض مشاہیر ایران مثلاً حافظ، سعدی، مولینا روم وغیرہ کی تصاویر بنوائی تھیں) اس لئے ابتداً اپنے بھائی سے اس فن کو حاصل کرنا شروع کیا اور انھیں کے ساتھ بمبئی اور مدراس جا کر آرٹ کے بعض اہم شعبوں کی تکمیل کی، آرٹ کے ساتھ ہی ساتھ ادبی رجحان بھی بڑھتا گیا اور آپ نے شاعری اور مضمون نگاری شروع کی چنانچہ ہندوستان کے بیشتر چوٹی کے رسائل میں آپ کے افسانے، ڈرامے اور ادبی علمی مضامین طبع ہوتے رہتے ہیں۔

زیر نظر "اذکار لطیف" کی ترتیب جس محنت اور سلیقہ سے انھوں نے کی ہے وہ تو ظاہر ہی ہے۔ اشعار کا انتخاب، حالات کی تحریر آپ کے

Marfat.com

ذوقِ شعری اور قدرتِ انشاء کو ظاہر کرتے ہیں۔ "آپ بیتی" پھر بھی آسان ہوتی ہے لیکن "جگ بیتی" کا اظہار ذرا کٹھن ہوتا ہے۔ اوروں کے حالات کو مختصر اور جس انداز میں آپ نے بیان کیا ہے وہ واضح بھی ہیں اور دلنشیں بھی ——— یہ تو تھا انشاء پردازی کا حال، اب فنِ مصوّری پر جو قدرت ان کو حاصل ہے اس کو بھی سُنئے۔ یہ ایک قدرتی عطیہ ہے جو میرے نوجوان دوست کو قدرت نے ودیعت فرمایا۔ روغنی (آئل پینٹ) آبی (واٹر کلر) پنسل سب پر آپ کو یکساں عبور حاصل ہے چنانچہ اس تذکرہ کے لئے حضور بندگانعالی کا ایک شعر

حُسن کے رعب سے اے یار شبِ خلوت میں
شمع کی لَو ہے وہ لرزاں کہ بجھائے نہ بنے

کو پنسل سے بنایا ہے جس کا بلاک شائع ہو رہا ہے۔ نیز حضرت بندگان اقدس کی شبیہ مبارک کو جس سے یہ ادبی مرقع منور بنا ہوا ہے آپ نے ایک قدیم ترین بالکل چھوٹے سے عکس کو پیشِ نظر رکھ کر خود ہی انلارج کیا اور پھر اس کا بلاک بنوا لیا ہے، اس طرح یہ نایاب عکس محفوظ ہو گیا۔ شاہانِ آصفیہ کی رنگین تصویریں (جن میں سے ایک حضرت آصف جاہ اول کی آئل پینٹ تصویر بلدیہ ہال میں لگی ہوئی ہے جس کی نقاب کشائی حضور بندگان عالی نے کی) شہزادگان والا شان اور دلہن شہزادیوں کے بعض آبی مرقعے نیز نوجوان

"مصور شاعر" کی "پروازِ تخیل" کے اکثر نمونے ملک اور ملک سے باہر اچھی نظروں سے دیکھے گئے۔

ایک شاعر لفظوں میں اور ایک مصوّر رنگوں کے ذریعہ سحر کرتا ہے — لیکن جہاں شاعری اور مصوّری دونوں یکجا ہو جائیں تو یہ وہ جادو ہے جو سر چڑھ کے بولنے لگے، میرے دوست ایک ایسے ہی "ساحر" ہیں — میرے ایک ادنیٰ شعر کو انھوں نے کچھ اس انداز میں مصوّر کیا اور میرے تخیّل کی سطح کو کچھ ایسی رنگینیوں سے اُبھارا ہے کہ خود میں حیران ہوں — میں نے کہا تھا ؎

لُطف تو جب ہے کہ قلبِ سنگ سے ٹپکے لہو
نالۂ دوشیزہ میں بلبل یہ اثر پیدا تو کر

بظاہر یہ شعر کسی طرح تصویری قالب میں نہیں ڈھالا جا سکتا، لیکن اس ساحر کی "سحر کاری" نے اس کو رنگین جامہ پہنا دیا — خیال کیجئے، ایک ایسی حسین دوشیزہ جس کے "خال" پر "سمرقند و بخارا" ہی نہیں بلکہ دونوں جہان بخش دئے جاتے ہوں محبت کی کشش اس کو اپنے ہجراں نصیب عاشق کے بستر مرگ پر لاتی ہے اور وہ "ظالم جو خدا کو بھی نہ سونپا" جا سکے مرنے والے کے سر نیاز کو اپنے زانو پر رکھ لیتی ہے اور آنسو بہاتی ہے — اس تصویر کا تصور کیجئے اور اوپر کے شعر کا مصرعہ اول مطالعہ فرمائیے اور اس ساحر کی داد

دیکھئے۔ شاعر کا تخیل اتنا نچلا تھا کہ وہ "پتھروں" سے صرف "شرار" پیدا کر سکا
مگر مصوّر نے "قلبِ سنگ" سے آنسو گرا کر پانی کے ان قطروں کو لہو کی
بوندوں سے بالاتر کر دیا۔ ایک "دل والے" کے نزدیک لہو کی وہ قیمت نہیں
جو ان دُرہائے سُفتہ کی ہوتی ہے۔ اور حقیقت میں عورت کا رونا "قلبِ سنگ"
سے لہو کا ٹپکنا دونوں برابر ہے۔ عورت جب ہنستی ہے تو قدرت ساری کائنات
پر ایک لطیف سی مستی طاری کر دیتی ہے۔ مگر اس کے رونے سے کائنات
ہر ذرّہ لرزاں نظر آنے لگتا ہے۔ تسکین نے ایک ایسے "سنگین قلب"
سے لہو ٹپکا کر اپنی قدرتِ کمال کا نادر مظاہرہ کیا۔ اس تصویر کا بلاک ٹھیک
نہ بن سکا ورنہ یہ نمونہ بھی شریک اشاعت رہتا'

میرے دوست ایک اور مستقل کام "ادبی مصوّری" کے سلسلہ میں پیش
کرنا چاہتے ہیں جس کی تیاری ہو رہی ہے۔ خدا اسے جلد مکمل کرنے کی ہمت
دے۔ نیز "صدپارۂ دل" کے نام سے اردو شعراء کے سو بہترین فارسی رباعیو
کا ایک چھوٹا سا مجموعہ میں نے مرتب کیا ہے۔ خیال تھا کہ اس کو شائع کر کے
"زاویہ ادبیہ" کے سلسلہ اشاعت میں منسلک کر دوں مگر باہمت مصورانِ باعجـ
کو تصویری شکل میں بھی پیش کرنے کا قصد رکھتا ہے۔ خدا کرے یہ کام بھی
جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔

ہندوستان میں بہترین آرٹسٹ بھی ہیں اور اعلیٰ پایہ کے ادیب بھی

Marfat.com

وئی شخص ایسا نظر نہیں آتا کہ جو بیک وقت لفظوں اور رنگوں یا لکیروں کے
بہ اظہار خیال کر سکے، یعنی مصوّر بھی ہو اور ادیب بھی ایک اچھا ادیب اچھا مصوّ
ما ہے وہ الفاظ میں اپنے تخیّل کے اظہار کی قوت رکھتا ہے اور لفظی تصویر
ینچ سکتا ہے مگر مصوّر ادیب نہیں ہو سکتا، وہ اپنا مافی الضمیر لکیروں اور رنگوں
میں ظاہر کر سکتا ہے الفاظ میں نہیں۔ مگر یہاں قدرت نے یہ دونوں چیزیں
ے نوجوان دوست میں ودیعت کی ہیں، اپنے تخیّل کو تسکین نہ صرف
اں اور لکیروں میں ظاہر کرنے کی قدرت رکھتے ہیں بلکہ الفاظ میں بھی نظم و
ر دونوں طرح اظہار خیال اور نمائش جذبات پر حاوی ہیں، یہی چیز ان کو میری
ی نظر میں ہندوستان کے اور مصوّروں اور انشا پردازوں سے ممتاز کرتی ہے۔

ادب حقیقتاً آرٹ ہی کا ایک اہم شعبہ ہے۔ اچھا ادیب وہی ہو سکتا ہے
ا اچھا آرٹسٹ ہو، ادب سے آرٹ جدا ہو ہی نہیں سکتا، اگر آرٹ کو ادب سے
کال لیا جائے تو پھر ادب ہی باقی نہیں رہتا۔ تسکین نے ایک مکمل آرٹسٹ
ی حیثیت سے اس تذکرہ کی ترتیب دی ہے۔ انتخاب میں ان کے اسی ذوق
نے کام کیا ہے۔ جا بجا لیتھوگرافی کے بعض اچھے نمونے بھی آپ کو نظر آئیں گے
موصوف ہی کی قلم کاری کے نتیجے ہیں۔

سرورق پر "سخنوران دکن" آپ کو ایک بالکل نئے انداز میں لکھا ہوا ملے
فقط یہ خالی قلم سے تسکین نے کتاب کا نام لکھ دیا گیا ہے مگر اس کے اندر ایک

عجیب وغریب گلکاری بھی موجود ہے جو اپنی نوعیت کی ایک نئی چیز ہے اس
خطِ گلزار سے کوئی تعلق نہیں، یہ نوجوان آرٹسٹ کی جدت آفرینی ہے اور
تسکین اس کتاب کو "عروس جمیل" کی طرح "لباس حریر" میں پیش
چاہتے تھے مگر حیدرآباد میں طباعتی سہولتوں کے فقدان، کاغذ کی گرانی اور
مصروفیتوں اور پریشانیوں کی وجہ سے افسوس ہے کہ وہ "تسکین ذوق"
فراہم نہ کر سکے۔ پھر بھی جو کچھ ہوا وہ انُ ہی کی تنہا کوشش، ان تھک محنت
ذاتی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ تذکرہ کسی "اہلِ ثروت" کا
رہا اور نہ شعراء کے چندے کا شرمندہ۔

ایک خوددار اور غیور نوجوان نے ملک کے لئے جو کچھ ہو سکا اپنے ذ
کی رعایت سے پیش کیا ہے۔ اب اہلِ ملک کا کام ہے کہ اس کی قدر کر
مجھے یقین ہے کہ یہ تذکرہ اپنی نوعیت کی پہلی چیز ہونے کی وجہ سے مقبول عام
اور جلد اس کے طبع ثانی کا انتظام کرنا پڑے گا فقط

اختر قریشی

بارہ دری پیلس
گوشہ محل
حیدرآباد دکن

Marfat.com

مقدمہ

از

اُستاذی حضرت مولینا سیّد تمکین کاظمی

سخنورانِ دکن کا مقدمہ لکھوانا چاہیئے تھا کسی مشہور اور قدیم "مقدمہ باز"
س بدعتِ مقدمہ کے موجد مولینا عبدالحق (آف اُردو) ہیں۔ مگر اب ہر
ی بھر کم شخصیت والا مقدمہ لکھنے لگا ہے اسی لئے اس کتاب کا مقدمہ
ی "نام نہاد" ہی سے لکھوایا جاتا تو بہتر تھا مگر عزیزم تسکین عابدی کو اصرار
بہ مجھی کو مقدمہ لکھنا چاہیئے چنانچہ ان کے اصرار سے مجبور ہو کر یہ مقدمہ
ا ہوں۔

آج کل اُردو ہندی کا جھگڑا ادبیات سے گزر کر سیاسیات کی حدود
و پنچ گیا ہے اور "ہندو مسلمان" نفرت انگیز پروپیگنڈے کو اُردو ہندی
بیت سے کیا جا رہا ہے ایسے پُرشور زمانے میں اُردو ادب پر کچھ لکھنا

Marfat.com

ایک حد تک سیاسیات میں الجھنا ہے اور سیاسیات سے میں کوسوں دور
البتہ تاریخی اعتبار سے اتنا ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ اردو ہندو مسلمانوں
مشترکہ زبان ہے اردو کے لئے ہندوؤں نے بھی اسی قدر جد و جہد کی
جس قدر کہ مسلمانوں نے جتنا حق "ماں باپ" کا اولاد پر ہوتا ہے اتنا
حق "ہندو مسلمانوں" کا اردو پر ہے ——— مسلمان اگر اردو کو ا
ملک تصوّر کرتے ہیں تو یہ ان کی غلطی ہے اور ہندو اگر مسلمانوں کے ا
ادعا کی وجہ سے اس "پوتر پتری" کو "ملکش" سمجھتے ہیں تو یہ
کی غلطی ہے ۔ اردو ہندوستان کی زبان ہے اور ہندو مسلمان د
اس کے "ماتا پیتا" ہیں ۔۔

تاریخ دکن شاہد ہے کہ مسلمانوں کے دوش بدوش ہندوؤں نے اردو
تعمیر میں حصہ لیا ہے، پنڈت گانگو، لالہ منسا رام، لالہ لچھمی نراین شفیق
(صاحب چمنستان شعراء) مہاراجہ چندو لال بہادر، راجہ رائے رایاں، راجہ گردھار
مہاراجہ کشن پرشاد بہادر کی اردو خدمات اور زرپاشیاں بھلائی نہیں جا
میں بلا خوف تردید یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج کل کے ہندوؤں نے اپنے اسلا
کی اردو خدمات کو بھلا دیا ہے بجائے اپنے بزرگوں کی اردو خدمات کا اظہ
اردو پر استحقاق جتانے کے اردو کو مسلمانوں کی زبان سمجھ کر اس سے بیزار
اظہار کیا جا رہا ہے۔

Marfat.com

اُردو نہ تو شاہجہاں کے عہد کی پیداوار ہے اور نہ عہدِ اکبری کی، اس دور سے بہت پہلے دکن میں اردو کی داغ بیل پڑ چکی تھی اور عہدِ بہمنیہ میں اُردو عالمِ وجود میں آ چکی تھی گو ابھی یہ آفت کا پرکالہ گھٹنیوں چل رہی تھی مگر اس پر بڑے بڑے متقی فدا تھے خواجہ بندہ نوازؒ سے لے کر فیروز شاہ بہمنی تک اس کی زلفِ گرہ گیر کے اسیر تھے سب سے پہلے شاہانِ بہمنیہ نے گانگو پنڈت کے مشورے سے اردو کو سرکاری زبان قرار دیا اور "ہندوی" یا ہندی مدت تک شاہانِ بہمنیہ کی سرکاری زبان بنی رہی جسے عام لوگ دکنی کہتے تھے۔

حضرت خواجہ دکن بندہ نوازؒ گیسو دراز نے گیسوئے اُردو کو سنوارنے میں شاہی حصہ لیا جتنا کہ مذہب کی اشاعت اور اعلائے کلمۂ حق میں لیا تھا حضرت کے کئی ایک رسائل نثر میں اور ایک ضخیم فرس نامہ جو کئی ہزار ابیات پر مشتمل ہے نظم میں موجود ہے۔ شاہانِ بہمنیہ نے اس نوخیز کی انتہائی سرپرستی کی اور اپنا دور ختم کر کے عادل شاہیہ اور قطب شاہیہ کو سونپا، عادل شاہیوں نے اس نوخیز کی بڑی آؤ بھگت کی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ رستمی، نصرتی، آتشی، ہوائی، مومن، ہاشمی، مرزا جیسے شعراء شانہ بدست گیسوئے اُردو کو سنوارنے لگے قطب شاہیوں نے ملا غواصی، ملا قطبی، ابن نشاطی، جنیدی، نوری، ناظر، شاہی، مرزا، اس آفتِ زمانہ کی حفاظت کے لئے مقرر کرنے کے علاوہ خود بھی اس کی خدمت کی محمد قلی قطب شاہ، عبداللہ قطب شاہ اور ابوالحسن تانا شاہ

Marfat.com

نے وہ والہانہ خدمت کی کہ "بھاگ نگر" میں اسی بھاگونتی کا چرچا گھر گھر ہو گیا۔

مغلیہ دَور میں مغلوں نے بھی اس نئی نویلی کی بڑی آؤ بھگت کی اور ہر طرح پروان چڑھایا۔ عاجزؔ، بحریؔ، امینؔ، ولی دکنیؔ، وجدیؔ، آزادؔ جیسے فدائی اس نوخیز کے پیدا ہو گئے اور انہوں نے وہ وہ آرائشیں اور زیبائشیں کیں کہ اس فتنۂ نوخیز کو آفتِ زمانہ بنا دیا۔

بارہویں صدی ہجری کے وسط میں حضرت آصف جاہ نظام الملکِ اعظم نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے دکن کو مفتخر فرمایا تو آپ کی نگاہ بھی اس آفتِ زمانہ پر پڑی اور اس بس کی گانٹھ نے حضرت کا من موہ لیا پھر کیا تھا اس پرکالۂ آتش کے حُسنِ جہاں سوز میں چار چاند ہی لگ گئے ولی اورنگ آبادیؔ، داؤد دکنیؔ، سراج اورنگ آبادیؔ، درگاہ قلی خاں سالار جنگ نوازش علی خاں شیداؔ، تجلیؔ علیشاہ، نورالدین رنگینؔ، عاشق علیخاں ایماؔ، صمصام الدولہ صارمؔ، لچھمی نراین شفیقؔ، عنایت اللہ فتوتؔ، غلام علی آزادؔ، غلام علی ارشدؔ، جیسے بلبل اس گل صد برگ پر فدا ہونے لگے اور ان کے زمزموں سے چمنستانِ دکن گونج اٹھا، نواب نظام علی خاں بہادر نے بھی اس کی بڑی قدر دانی فرمائی، قمرالدین منتؔ، احسن اللہ خاں بیانؔ، مرزا علی لطفؔ، حافظ تاج الدین مشتاقؔ، شیر محمد خاں ایمانؔ، محمد صدیق قیسؔ

لہ حیدرآباد کا قدیم نام - ۱۲

Marfat.com

حسن علی خاں ایماؔ، عباس علی خاں احسانؔ، عبدالوالی عزلتؔ، عارف الدین خاں عاجزؔ نے اس فتنۂ زمانہ کے حسنِ جہاں سوز کو رشکِ تجلیٔ طور بنا دیا یہ تو خیر تھے مگر

ع زنے از پردہ بروں آید و کارے بکند

کے مصداق ماہ لقا بائی چندا نے بھی اس پر فدا ہو کر اپنا تن من دھن نثار کر دیا اور اردو میں ایک دیوان مکمل اور مردف کر لیا جو اردو کے لیے پہلی چیز ہے کیونکہ اس سے پہلے کسی عورت نے باضابطہ شاعری کر کے دیوان مکمل نہیں کیا تھا۔

نواب سکندر جاہ کے زمانہ میں اس فتنۂ نوخیز کی بڑی آؤ بھگت ہوئی مہاراجہ چندولال جیسا "اندر" اس سنگھاسن کی پری پر ریجھ گیا تھا اس کے کارن شیخ حفیظؔ اور شاہ نصیرؔ کو دلی سے بلوایا گیا۔ غالبؔ اور ذوقؔ کو بھی مہاراجہ نے طلب فرمایا مگر ان سے دلی کی گلیاں نہ چھوٹیں۔ مرزا داؤد ہنرؔ، بہاؤالدین خاں عروجؔ، وغیرہ نے اس پرکالۂ آفت کے چلانے والوں میں بڑا نام پیدا کیا۔

نواب ناصر الدولہ بہادر اور نواب افضل الدولہ بہادر کے زمانے میں بھی اس نوخیز نے بڑا عروج پایا۔ حافظ محمود، شاہ معین خاموشؔ، مرزا سالک روشن خاں روشنؔ، افتخار علی شاہ وطنؔ، مظفر الدین معزؔ، حفیظ الدین یاسؔ، چنولال تمکینؔ، سیتل پرشاد خرمؔ، شمس الدین فیضؔ، بہاری لال رمزؔ وغیرہ نے اسی کی محبت میں وہ نالہ ہائے موزوں کئے جو آسمانِ ادب پر شعری بن کر چمکے۔

Marfat.com

عین اسی ہنگامہ میں جبکہ احمد علی عصر، حیدر علی حیدر، ذوالفقار علی صفا، احمد علی شہید، جیسے آتش نوا ترانۂ الفت سنا رہے تھے اعلیحضرت میر محبوب علیخاں بہادر نے تخت سلطنت پر قدم رنجہ فرمایا۔ حضرت غفران مکان نہ صرف بلند پایہ شاعر ہی تھے بلکہ ایک بلند مرتبہ نقاد بھی واقع ہوئے تھے، حضرت کو اس نوخیز کی چلبلی ادائیں اور دلفریب گھاتیں ایسی بھائیں کہ اس سے دلچسپی پیدا ہو گئی۔ استاد داغ، امیر مینائی، ظہیر دہلوی، نظم طباطبائی، سورج بھان میکش تھانوی، نادر علی برتر، وغیرہ حیدرآباد آگئے۔ مہاراجہ کشن پرشاد بہادر شاد، فیاض الدین خاں فیاض، تراب علی ترور، غلام علی جوش، دلاور علی دانش، امیر حمزہ، خدا داد حسینی رفعت، اقبال یار جنگ بہادر اقبال، لقمان الدولہ بہادر دل، خیرات علی مستی، آصف یار الملک بہادر زریں، محمد علی تیغ، صادق جنگ علم، اعظم علی شایق، نعیم جنگ سرفراز، وغیرہ نے اس دور میں تیغ بیانی اور آتش نوائی سے ایک ہلچل پیدا کر دی اور "نئی نویلی اردو" اب نکھر کر اس نوبت پر آ گئی جسے دیکھکر استاد داغ نے بے ساختہ کہہ دیا ع

اُف تری کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی

یہ دور اپنی تابانی کے جلوے دکھا رہا تھا کہ اعلیحضرت بندگانعالی نواب میر عثمان علیخاں بہادر خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ تخت سلطنت پر جلوہ گر ہوئے، پھر کیا تھا یہ نشہ دوآتشہ

Marfat.com

ہوگیا، اُستاد جلیل، عبدالحیٔ بازغ، ضیا گورگانی، نادر علی برتر، ضامن کنتوری رضی الدین کیفی، منتخب الدین تجلی، جلال الدین توفیق، محمد علیخاں ناظم، وارث علی وارث، حسن علیخاں امیر، صولت جنگ بہادر عابد، عزیز یار جنگ بہادر عزیز نجم الدین ثاقب، احمد حسین امجد، وغیرہ نے اُفق شعر کو چہارم آسمان بنا دیا۔

حضور بندگان عالی نہ صرف اعلیٰ پایہ کے شاعر اور عدیم النظیر سخن فہم ہیں بلکہ فقید المثال نقاد بھی واقع ہوئے ہیں خسرو ملک معانی کی نقطہ رسی ژرف نگاہی نے اُردو کو اور نکھار دیا اور وہ اُردو جو بقول قائم چاند پوری "اک بات لچر سی بہ زبان دکھنی تھی" علمی زبان بن گئی اُردو ذریعہ تعلیم بنائی گئی، اُردو میں علوم و فنون منتقل کئے جانے لگے اُردو یونیورسٹی قائم ہوگئی اور وہ اُردو جس کی تعلیم صرف ابتدائی جماعتوں تک دی جاتی تھی اب اپنے پی ایچ ڈی ڈی لٹ اور ری سرچ سکالر پیدا کرنے لگی۔ اُردو نے نہ صرف دکن بلکہ پورے ہندوستان میں استحکام حاصل کرلیا اور بندگان عالی کی فیاضی اور زرپاشی نے ہندوستان کے منتخب افراد کو حیدرآباد میں جمع کردیا۔ اور حیدرآباد حقیقی معنی میں رشک بغداد بن گیا ؎

قائم دائم رہے الٰہی یہ شہر   رشک فردوس حیدرآباد دکن

توفیق، کیفی، تجلی، ناظم، عابد، امیر وغیرہ نے ایک ایک کرکے آنے والوں کے لئے جگہ خالی کی اور نسفی، غیور، سرمد، باز وغیرہ نے اس جگہ قبضہ کر لیا

Marfat.com

حیدرآباد کی جدید پیداوار جامعہ عثمانیہ کے وہ ہونہار اور بلند پرواز سپوت ہیں جنھوں نے اپنی شیریں نوائی سے اس کا ایقان پیدا کرا دیا کہ مستقبلِ قریب میں ان میں کا ہر ایک فرد اپنے رنگ کا خاص شاعر اور شیوا بیاں ہوگا، وجد، زیبا، مخدوم، بدر، باقی، رشدی، میکش وغیرہ کی بلند پروازیاں دیکھ کر بے ساختہ دعا دینے جی چاہتا ہے کہ یہ "اٹھان" قیامت کی ترقی کرے اور یہ "شباب" عمرِ جاوداں کی طرح بڑھے۔

ابتداً دکنی شاعری کا انداز جو کچھ رہا اس سے سب واقف ہیں۔ "دندان تو جملہ در دہانِ اند" قسم کی شاعری کی جاتی تھی، چنانچہ ایک دکنی بزرگ فرماتے ہیں۔

کیا مجھ سے پوچھتا ہے سر یجن کدھر گیا — گھر کی طرف گیا ہے تو تحقیق گھر گیا

یا مولینا ہاشمی کا یہ شعر پڑھیئے۔

جہانکو نکو گگن تم زیادہ چیٹر ہوگا — بیٹی ہو ہاشمی کی دُنیا میں شور ہوگا

یا سیدھی سادی باتیں مولینا نوری کی طرح یوں کہی جاتی تھیں،

ہر کس کہ خیانت کند البتہ بترسد — بیچارہ نوری نہ کرے ہے نہ ڈرے ہے

چنانچہ سعدی دکھنی نے اسی کو ریختہ بنایا اور "ہم ریختہ ہم گیت ہے" کہہ کر ریختہ میں موتی رولنا شروع کیا، مگر یہ رنگ زیادہ مدت تک نہیں رہا نہایت تیزی کے ساتھ اس میں تبدیلی ہونے لگی اور اشعار میں سوز و گداز

Marfat.com

پیدا ہونے لگا؛

کت در رہوں جاؤں کہاں، مجھ دل پہ پہل بچھڑات ہے
اک باٹ کیسے ہوں گے صنم یاں جی ہی بارا باٹ ہے

یا

جگ ہنسائی نہ کر خدا سوں ڈر　　　بے وفائی نہ کر خدا سوں ڈر

اس رنگ کو خدائے سخن دلّی نے نکھارا اور شاعری کو فرش زمیں سے عرش معلی پر پہونچا دیا۔ چونکہ ابتداً دلّی کو اُجاڑ کر دولت آباد کو آباد کیا گیا تھا اور امیران صدہ (بانیانِ سلطنت بہمنیہ) دلّی ہی سے آئے تھے شہنشاہ اورنگ زیب نے دلّی والوں ہی کو لا کر اورنگ آباد کو آباد کیا تھا، حضرت آصف جاہ اور ان کے مصاحب و خواص ہمراہی اور خدام دلّی ہی کے تھے اس لیئے دکن کی زبان طرز معاشرت وغیرہ دلّی ہی کی سی رہی مگر جب لکھنؤ بنا اور پھر بگڑا تو شعراء لکھنؤ نے بھی حیدرآباد ہی میں پناہ لی اور دلّی اسکول میں لکھنؤ اسکول سمانے لگا۔ دلّی اسکول تو اپنی جگہ آخر تک قائم رہا مگر لکھنؤ اسکول اپنی وضع نباہ نہ سکا چولی، محرم، مستی، وسٹری کے مضامین کم ہونے لگے۔ اور خود لکھنؤ اسکول کے اساتذہ نے دلّی والوں کا تتبع شروع کر دیا ان میں بعض ایسے بھی تھے جنھوں نے کچھ دلی اسکول کا اثر قبول کیا اور کچھ لکھنؤ اسکول کا اور اس طرح ایک جدید رنگ جو دلّی سے الگ اور لکھنؤ سے

Marfat.com

جدا تھا قائم ہو گیا، اس رنگ میں لکھنؤ والے بھی رنگے گئے اور دلّی والے بھی اور بڑے بڑے اساتذہ نے اس کی چھینٹیں فخر سمجھ کر سر آنکھوں پر لیں، چنانچہ شیخ حفیظ، فیض، علوی، میکش، نظم طباطبائی، برتر غازی پوری وغیرہ کے دواوین اس کے شاہد ہیں، موجودہ اساتذہ میں مہاراجہ بہادر شاد فصاحت جنگ بہادر جلیل، ضامن کنتوری، عزیز یار جنگ بہادر عزیز اور صفی وغیرہ اسی رنگ کے شاعر ہیں، اُستاذ جلیل، امیر مینائی کے جانشین اور لکھنؤ اسکول کے اُستاد ہیں مگر آپ کے کلام میں لکھنؤ سے ہٹا ہوا دلّی کی نقاہت لیا ہوا ایک رنگ ہے۔ اسی طرح مہاراجہ بہادر دکنی بزرگ ہیں اور آپ کو اساتذہ دلّی سے تلمذ رہا ہے مگر آپ کے کلام میں دلّی کی نقاہت اور لکھنؤ کے چوچلے کے ساتھ ساتھ ایک اور ندرت بھی نظر آئے گی جس کا احساس صرف ذوقِ سلیم کر سکتا ہے۔ یہی حال عزیز، ضامن اور صفی کا ہے۔

حضور بندگان عالی خسرو ملک معانی شہنشاہ اقلیم نکتہ دانی اُستاد جلیل سے مشورۂ سخن فرماتے ہیں حضور کا کلام فصاحت التیام اس لذت اور بے ساختگی سے مملو ہے جو دکن اسکول کا حصہ ہو چکی ہے۔ بندگانعالی کے اشعار دُر بار نہ صرف فصاحت و بلاغت کی جان بلکہ تخیّل و محاکات کے عمدہ ترین اور بے مثال نمونے ہیں کیا بلحاظ زبان و طرز ادا اور کیا بلحاظ محاسن شعری و معنوی کلام السلطان، سلطان الکلام ہی ہوتا ہے۔

12775

Marfat.com

تذکرہ نویسی میں دکن ہمیشہ سارے ہندوستان سے آگے رہا ہے لالہ لچھمی نرائن شفیق کا چمنستان الشعراء اور گل رعنا اور فتوحات اور افتخار وغیرہ کے تذکرے دنیائے تذکرہ میں شاہکار کی حیثیت رکھتے ہیں مگر آج تک دکنی اور کسی ایک عہد کے شعراء کا تذکرہ مرتب نہیں کیا گیا مولینا صوفی ملکاپوری نے شعراء دکن کا ایک تذکرہ دو حصوں میں شائع کیا تھا مگر اس میں خواجہ حافظ بھی دکنی شاعر بنا دیئے گئے تھے کیونکہ ان کا قصد دکن تشریف لانے کا تھا اس قسم کی بدحواسیاں اور لوگوں نے بھی کی ہیں مگر وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتیں، دکن کے شعراء کا اور پھر ایک خاص دور کی حد تک محدود تذکرہ کسی نے آج تک مرتب نہیں کیا تھا، عزیزم تسکین عابدی نے اس ضرورت کو محسوس کیا اور عہد عثمانی کے شعراء کا تذکرہ مرتب کر دیا جس میں اواخر عہد حضرت غفران مکان کے شعراء سے لے کر عہد حال کے شعراء تک کے حالات اور کلام کے نمونے ہیں اس تذکرہ میں تقریباً ... سو شعراء کے حالات ہیں اگر یہ احتیاط نہ کی جاتی کہ کلام نہ ملا ہو تو اس کی تعداد دگنی ہو جانا بہت آسان تھا مگر تسکین عابدی نے ... ایسے شعراء کو نہیں لیا ہے جو ایک آدھ شعر کے مالک ہیں۔

۱۹۱۱ء سے ۱۹۳۶ء تک کے شعراء کے حالات اور کلام کی فراہمی اور پھر ان کی ترتیب ظاہر ہے کہ کس قدر صبر آزما اور حوصلہ فرسا کام تھا مگر

Marfat.com

تسکین عابدی نے اس کتاب کو نہایت استقلال اور ہمت سے انجام دیا اور ایک مستقل تذکرہ مرتب کر کے شائع کر دیا ہے۔

تسکین کو نہ صرف شعر و سخن ادب اور افسانہ کا سنہرا مذاق ہے بلکہ وہ بہترین آرٹسٹ اور ایک ماہر فن حسن کار بھی ہیں آرٹ کے تقریباً تمام شعبوں سے انھیں لگاؤ ہے خصوصاً ادب لطیف، شعر اور مصوری سے متعلق ان کی معلومات بڑی اچھی ہیں، حالات کی ترتیب اور اشعار کے انتخاب سے اس کا اندازہ بخوبی ہوتا ہے کہ یہ کس ذوق کے اور کتنے صحیح المذاق نوجوان ہیں، دوران ترتیب میں جن دقتوں اور رکاوٹوں کا سامنا ہوا اور نام نہاد شعراء نے جس طرح پریشان کرنا چاہا وہ خود انہیں کی زبانی سن لیجئے

میں خوش ہوں کہ آج ایک اپنی نوعیت کا بالکل نیا تذکرہ آپ حضرات کے آگے پیش کر رہا ہوں، اب آپ کی قدردانی پر اس کے دوسرے اڈیشن کی طباعت کا انحصار ہے اگر آپ نے خاطر خواہ قدردانی کی اور پہلا اڈیشن جلد نکل گیا تو انشاء اللہ دوسرا اڈیشن بھی بہت جلد شائع ہو گا۔

تسکین نے اس تذکرے کی ترتیب میں عصبیت سے بالکل کام نہیں لیا ہے ان تمام شعراء کو انہوں نے دکنی تصور کیا ہے جو دکن میں مقیم ہیں چاہے وہ پہلے دلی میں رہے ہوں یا لکھنؤ میں خدا کا شکر ہے کہ یہ تذکرہ "ملکی غیر ملکی" بحث سے پاک ہے۔ اسی طرح تسکین نے کوشش کی ہے کہ ہندو شعراء کا کلام

Marfat.com

بھی شائع کریں مگر بد نصیبی سے بہت کم ہندو حضرات کا کلام فراہم ہو سکا۔ بعض ہندو احباب نے وعدے کئے مگر فراہمی مواد میں افسوس ہے کہ کوئی مدد نہیں دی۔ حیدرآباد میں اردو کی ترقی ہندوؤں اور مسلمانوں کی متفقہ کوشش کا نتیجہ ہے، یہ گانگو پنڈت برہمن وزیر سلطنت بہمنیہ تھا جس نے "ہندوی" کو سرکاری زبان بنایا، مہاراجہ چندو لال کی زر پاشیاں اور ادب نوازیاں کھلی ہوئی ہیں، اس آخر دور میں مہاراجہ چندو لال کے حقیقی جانشین ہز اکسلنسی سر مہاراجہ یمین السلطنت بہادر نے جس قدر شعر نوازی اور ادب پروری کی ہے ایک مستقل مقالہ اس موضوع کے لئے درکار ہے۔ استاد داغ، امیر، ظہیر، جلیل، اختر، ثاقب، برتر، فانی سبھی اس شیدائے شاعری کے زیر بار منت رہے۔ آج بھی راجہ نرسنگ راج عالی، ست گرو پرشاد رہبر، رگھوناتھ راؤ درد، رگھوبیندر راؤ جذب، گورسرن لال آزاد وغیرہ جیسے اچھے شاعر دکن میں موجود ہیں اور یہ حضرات اردو کو اپنی مادری زبان کی حیثیت سے استعمال کرتے اور اس کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔

سلطان پورہ
حیدرآباد دکن

سید تمکین کاظمی

Marfat.com

کچھ اپنی طرف سے

حضور بندگانِ عالی کی تخت نشینی کے بعد حیدرآباد میں جو علمی ترقی، ادبی چہل پہل اور تحقیقی سرگرمیاں پیدا ہونے لگیں وہ اظہر من الشمس ہیں مگر ان زرین کارناموں کی منور ضیا کو محفوظ کرنے کے لئے ایک ایسے ادارے کی ضرورت ہے جو ان ترقیوں کی تاریخ مکمل کرسکے، میں نے عہدِ زرین کے صرف شعراء کو لیا ہے اور ۱۹۱۱ء سے ۱۹۳۸ء تک کا تذکرہ مرتب کیا ہے جو اس وقت آپ کے پیشِ نظر ہے۔ ۲۷ سال کے شعراء اور ان کے کلام کے نمونے فراہم کرنا بظاہر تو کچھ مشکل نہیں معلوم ہوتا مگر حقیقت میں بڑی دقّت طلب چیز ہے۔ کوئی تذکرہ اس زمانے کا موجود نہیں جس سے مجھے یا کسی دوسرے تذکرے نویس کو مدد مل سکتی اور جو تذکرے ہیں اُن میں صرف چند شعراء کے حالات آگئے ہیں اور بس — رسائل اور گلدستے کلام کی فراہمی میں مدد دیتے ہیں مگر حالات کا پتہ نہیں چلتا، بڑی دقت ابتدائے عہدِ عثمانی کے شعراء کے حالات کی فراہمی میں ہوئی اور اس سے کٹھن منزل موجودہ شعراء کے حالات اور کلام کا فراہم کرنا تھا، اکثر شعراء کے

Marfat.com

پاس جاکر تقاضے کیے اکثروں کو خطوط لکھے مگر سوا چند حضرات کے کسی نے توجہ نہیں کی بعضوں نے انکساراً اپنے آپ کو اس قابل خیال نہیں کیا کہ تذکرہ میں ان کا ذکر آئے اور بعض محض اپنی "شاعرانہ ذہنیت" کی وجہ سے یہ سمجھے رہے کہ عام تذکرے میں ان کا ذکر ان کے شایانِ شان نہیں بہرحال اِن دونوں قسم کے شعراء نے بخالت کی اور مجھے بڑی دقّت اٹھانی پڑی۔

ہمارے پاس ایک گروہ ایسا بھی ہے جو ہر کام کرنے والے کی مخالفت کرتا ہے۔ یہ لوگ سوا باتوں کے کوئی کام نہیں کرتے اور ان کا کام جو وہ کرنا چاہتے ہیں اور جس کی تشہیر ہر شخص کے سامنے کیا کرتے ہیں صرف ان کے اپنے تخیل کی چار دیواری ہی تک محدود رہتا ہے۔ اس پر ذہنیت کا یہ عالم کہ "ہم چوں من دیگرے نیست" اگر کوئی دوسرا کچھ کرنے لگے تو جی کھول کر مخالفت کرتے ہیں چنانچہ اس "طائفۂ دزدانِ ادب" میں سے بعضوں نے ہمارے خلاف پروپیگنڈا بھی کیا مگر ایک "فرشتی" نے جس طرح کہ معلم الملکوت نے آدم کو باغِ ارم سے نکالنے کا عہد کرلیا تھا اور جسے اس نے پورا کیا اسی طرح مجھے بھی "کنجِ ادب" سے نکال باہر کرنے کا مصمم ارادہ کرکے میرے درپئے اذیت ہوا اور جب میں نے اپنے اس تذکرہ کا سنگِ بنیاد رکھ کر تنو ان عصر سے ان کی تکمیل کی استدعا کی تو "راندۂ عرش فرشتی" نے مجھے مدد دینے کی ٹھان لی اور ندیم شعراء کا کلام فرضی ناموں سے مرتب کرکے ڈیڑھ دو سو شعراء کا اضافہ کیے

Marfat.com

مواد میں کر دیا جس میں سے تقریباً پچاس ایک خود آنجناب کے فرضی ارث
تلامذہ تھے، خدا نے فضل کیا کہ مجھے ان کی پے در پے نوازش پر تنبہ ہوا اور میں
پتہ چلا لیا ورنہ وہ حالات اور اشعار تذکرہ میں درج ہو ہی جاتے۔

اس ۲۷ سالہ عہد زریں میں دکن نے ہزارہا شعرا پیدا کئے جن کے حا
اور کلام کے نمونے میں نے فراہم کر لئے ہیں مگر اس تذکرہ میں صرف اچھے
شعرا کو لیا ہے۔ زیادہ کوشش موجودہ شعرا کو پیش کرنے کی کی ہے اور مرحو
میں سے بھی اکثر شعرا کو لے لیا گیا ہے مگر کم، اگر اس عہد مبارک کے تمام
شعرا کا انتخاب میں شائع کرنا تو موجودہ ضخامت کی کئی جلدیں درکار ہوتیں
اس امر کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ زیادہ کلام فراہم کر کے اس میں سے انتخا
کیا جائے اور حالات عموماً مختصر لکھے گئے ہیں۔

اس تذکرہ کی طباعت اواخر ۱۹۳۶ء میں شروع کی گئی تھی مگر آخری اجز
۱۹۳۸ء میں طبع ہوتے ہیں، ظاہر ہے کہ اس عرصے میں دنیا لے کئی کروٹیں
لیں اور سینکڑوں مرے ہزاروں پیدا ہوئے، چنانچہ ابتدائی اجزا کی طباعت
کے وقت ہز اکسیلنسی سر مہاراجہ بہادر کرسی صدارت عظمیٰ پر جلوہ فرما تھے مگر
مارچ ۱۹۳۷ء میں مستعفی ہو گئے، نواب لطف الدولہ بہادر حیات تھے مگر ان
اجزا کی طباعت کے بعد ۳۰ ر مارچ ۱۹۳۷ء کو انتقال فرمایا، اسی طرح
مودود احمد تشنہ، نادر علی برتر، شرف الدین ساقی، خیر اللہ خیر اور محمد حسین

ہی ان دنوں زندہ تھے جبکہ ان کے حالات طبع ہوئے مگر طباعت کے بعد ۱۹۲۷ء ہی میں ان حضرات نے انتقال کیا۔

افسوس ہے کہ میری خانگی پریشانیوں اور طباعتی دشواریوں کی وجہ سے اس قدر تاخیر اس تذکرہ کی تکمیل میں ہوئی اور ممکن تھا کہ میری پریشانیاں طول کھینچتیں اور تذکرہ یوں ہی پڑا رہ جاتا مگر حضرت مولینا سید خورشید علی مدظلہ ناظم دفتر دیوانی ومال وملکی سرکار عالی نے بروقت میری دستگیری فرماکر مجھے نہ صرف پریشانیوں سے نجات دلائی بلکہ اس قابل بنا دیا کہ میں اس کام کی تکمیل کرسکوں مولینا موصوف کی نوازشوں کی وجہ سے ایک طرف تو مجھے افکار وآلام سے نجات ملی اور دوسری طرف مولینا نے میری دل افزائی فرماکر اس تذکرہ کی تکمیل میں بہت بڑا حصہ لیا جس کے لئے میں مولینا موصوف کا ممنونِ احسان ہوں۔

نواب عنایت جنگ بہادر کا بھی ممنون ہوں کہ نواب صاحب موصوف نے نہ صرف مجھے اس تذکرے کے سلسلہ میں مفید مشورے دئیے بلکہ خاصی دلچسپی میرے کام سے لی۔

حضرت محترم اُستاذی مولینا سید تمکین کاظمی کے بزرگانہ شفقت اور احسانات کا شکریہ ادا کرنا میرے امکان سے باہر ہے۔ یہ مولینا ہی کے فیوض وبرکات کا نتیجہ ہے کہ آج میں ایک ایسا اہم کام انجام دے رہا ہوں جس کی مجھے آج سے آٹھ دس سال پہلے گمان تک نہ تھا، میں اس امر کا اظہار کرتے ہوئے بجید

Marfat.com

مسرور ہوں کہ آپ نے میری استدعا پر اپنی اوّلین فرصت میں اس تذکرے کے لئے ایک گراں مایہ مقدمہ لکھ دیا۔

مخدومی مولینا نیاز فتحپوری کا بے انتہا ممنت پذیر ہوں کہ باوجود کم فرصتی کے آپ نے سخنوران دکن کے اجزا کو دیکھا اور اپنی انمول طرز میں "پیش لفظ" تحریر فرمانے کی زحمت گوارا فرمائی۔

مولوی میر تراب علی خاں صاحب باز کا بھی رہین منت ہوں کہ آپ نے حالات کی فراہمی میں میری بہت مدد کی اور اس تذکرہ کے سلسلہ میں ہر وقت مسرت کا اظہار کیا۔

محبّی اختر قریشی صاحب نے نہ صرف فراہمی مواد اور طباعت میں میرا ہاتھ بٹایا، بلکہ "تعارف" بھی لکھ دیا جس کے لئے میں عزیز اختر کا شکرگزار ہوں۔

اس تذکرہ کے کاتب منشی غلام محی الدین خاں اکبرآبادی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس تذکرہ کو بزمانہ علالت بڑی دلچسپی اور محنت سے لکھا اور مجھے کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں دیا، منشی صاحب ایک کہنہ مشق، زود نویس کاتب ہونے کے علاوہ صحیح نویس اور خوشنویس بھی ہیں۔

اس تذکرہ کی طباعت ابتداً میں نے کریمی مشین پریس میں شروع کرائی ابتدا کے چند اجزا تو مجھے وقت پر ملے مگر بعد میں "روایتی سبکو گرانی" نے اس مطبع کو بھی متاثر کر لیا اور مجھے بڑی تکلیف اٹھانی پڑی، آخری اجزا اور پیش لفظ

Marfat.com

دغیرہ مطبع عہد آفریں میں طبع ہوئے ہیں جہاں وعدے کی پابندی اور کام کی عمدگی پیش نظر رہتی ہے۔

تصاویر کے بلاک ہیں نے فوٹو ہاف ٹون کمپنی لاہور میں بنوائے ہیں البتہ پانچ بلاک مستعار لے کر طبع کئے گئے ہیں اور بس۔

مجھے اپنی کمزوریوں کا احساس ہے۔ ایک فرد واحد جس قدر کوشش کر سکتا تھا میں نے کی ہے اور ایک کتاب کے لیے جس قدر صعوبتیں برداشت کی جا سکتی تھیں برداشت کی ہیں مگر باوجود اس کے ترتیب اور طباعت میں خامیاں رہ گئی ہیں جس کا مجھے افسوس ہے اگر برادرانِ وطن نے قدر کی اور موجودہ جلدیں جلد ختم ہوگئیں تو انشاء اللہ دوسرا اڈیشن بہت جلد شائع کیا جائے گا جس میں ان فروگزاشتوں کی تلافی کی جائے گی۔

حضور بندگانِ عالی کی شبیہ مبارک تخت نشینی کے وقت کی ہے جس کا ایک دھندلا سا عکس مجھے بڑی دقت سے ملا اور میں نے بنسل سے انلارج کرکے بلاک بنوایا ہے۔ بندگانِ عالی کے ایک شعر کو بھی میں نے نسل میں بنایا ہے جو شریک تذکرہ ہے، بندگانِ عالی کے اشعار دریا نہ صرف فصاحت و بلاغت کی جان ہوتے ہیں بلکہ خیالات کے عمدہ ترین نمونے بھی۔ انشاء اللہ عنقریب میں حضور اقدس کے بعض اور اشعار کی تصاویر بھی پیش کی جائیں گی۔

Marfat.com

آخر میں ان تمام حضرات کا مکرر شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے قدمے سخنے میری مدد کی اور ان بزرگوں کا بھی رہینِ منت ہوں جو میرے کام سے دلچسپی لیتے رہے ۔

۳۰ ستمبر ۱۹۳۸ء
محلہ رسالہ عبداللہ قدیم
حیدرآباد دکن

تسکین عابدی

Marfat.com

فہرست

عثمان	حضور نظام نگار ثانی خلد اللہ ملکہ	۱	ادا	اہلیہ ابو الخیار نظامی	۳۵
اعظم	نواب اعظم جاہ بہادر	۷	ادیب	عابدہ بیگم	۳۶
شجیع	نواب معظم جاہ بہادر	۹	اسیر	رحمت بیگم	۳۶
کاظم	نواب کاظم جاہ بہادر	۱۲	انیس	ام الخیر عزیز فاطمہ	۳۷
حشمت	نواب حشمت جاہ بہادر	۱۵	انجم	بنت حیدر یار جنگ بہادر	۳۷
ہاشم	نواب ہاشم جاہ بہادر	۱۶	ایجاد	کمال النساء	۳۷
تقی	نواب تقی جاہ بہادر	۱۸	باصن	حسینی بیگم	۳۹
بشارت	نواب بشارت جاہ بہادر	۱۹	باقرہ	عصمت النساء	۳۹
سعادت	نواب سعادت جاہ بہادر	۲۰	بدر	بدر النساء	۳۹
شاد	مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر	۲۱	برق	بنت عمر خاں	۴۰
لطف	نواب لطف الدولہ بہادر	۲۵	بشیر	بشیر النساء	۴۰
معین	نواب معین الدولہ بہادر	۲۸	ترک	اقبال بیگم	۴۱
			تراب	تراب النساء	۴۱
اعجاز	حضرت دلہن پادشاہ خلد اللہ ملکہا	۳۳	تقیہ	تقیہ بیگم	۴۲
ادا	ف، بیگم	۳۵	ثریا	ثریا بیگم	۴۲
ادا	اہلیہ اسحٰق احمد	۳۵	جہاں	جہاں بانو نقوی	۴۳

Marfat.com

جیلانی	اہلیہ نواب ظہیر یار جنگ بہادر	۴۴	صفیہ	صفیہ بیگم	۵۵
جیلانی	جیلانی بیگم	۴۴	عابد	عابد النساء	۵۵
حافظہ	افسر النساء	۴۵	عزیز	عزیز النساء	۵۶
حجاب	امۃ الزہرا	۴۵	عسکری	بنت رعد	۵۶
حیا	صغرا بیگم	۴۶	فاطمہ	افضل النساء	۵۷
حیا	—	۴۶	قمر	صفیہ بیگم	۵۷
رابعہ	رابعہ بیگم	۴۷	کریم	کریم النساء	۵۷
رعنا	س بیگم	۴۷	کمتر	رقیہ بیگم	۵۸
زہرہ	زہرہ بیگم	۴۸	کنیز	کنیز فاطمہ بیگم	۵۸
زہرہ	بنت عبد الرب	۴۹	گوہر	کلثوم بیگم	۵۹
سارہ	سارہ بیگم	۴۹	لطیف	لطیف النساء	۵۹
سلمیٰ	جمال النساء	۵۰	لیلیٰ	لیلیٰ بیگم	۶۰
سلطانہ	اکبر النساء بیگم	۵۰	محمودہ	محمودہ اختر	۶۰
سلطانہ	اہلیہ محمد اللہ خاں	۵۱	مدنی	شہناز بیگم	۶۱
سکینہ	سکینہ بیگم	۵۱	مریم	مریم بیگم	۶۱
ش	ش بیگم	۵۲	مریم	مریم بیگم	۶۲
شاکرہ	شاکرہ بیگم	۵۲	منعم	امۃ الفاطمہ	۶۲
شریف	شریف بانو	۵۳	نسیم	ع، بیگم	۶۳
شہزاد	—	۵۳	نفیس	ن، بیگم	۶۴
عصمت	عصمت النساء	۵۴	نکہت	ع، بیگم	۶۴
صغرا	بیگم علیل	۵۴	نوشابہ	نوشابہ خاتون	۶۵

Marfat.com

دانا	افسر سلطانہ	۶۵
ہاجرہ	ہاجرہ بیگم	۶۶
آ		
آفت	جمشید جی	۶۹
آلف	جہانگیر علیخاں	۶۹
آرزو	جعفر علیخاں	۷۰
آرام	غلام احمد شریف	۷۰
آزاد	محمد حسین	۷۰
آزاد	گوہر سرت علی	۷۱
آزاد	انصاری	۷۱
آزاد	عبدالبصیر	۷۲
امجد	محمد اصغر	۷۲
آبد	محمد اسمٰعیل	۷۳
آبد	غلام دستگیر	۷۴
ابرار	ابرار احمد	۷۴
ابوظفر	عبدالواحد	۷۵
ابراہیم	حسینی	۷۵
اثر	صدیق احمد	۷۶
اثر	احمد اللہ بیگ	۷۶
اثر	جلال الدین	۷۷
اثر	احمد علیخاں	۷۷
اثر	عزیزاللہ	۷۷
اثر	افتخار علی	۷۸
اجلال	علی محمد	۷۸
احمد	احمد علیخاں	۷۹
احمد	امیر احمد	۷۹
احمد	احمد علی شاہ	۸۰
احمد	سید احمد	۸۰
احقر	احقر صدیقی	۸۰
اختر	نواب اختر یار جنگ بہادر	۸۱
اختر	علی اختر	۸۱
اختر	اختر قریشی	۸۲
احترام	احترام احمد	۸۳
ادیب	محمد حسین	۸۴
ارمان	قادر محی الدین	۸۴
ازل	اسمٰعیل شریف	۸۵
اسد	صدیق علی	۸۶
اسد	احتشام احمد	۸۶
اسد	صفی اللہ خاں	۸۶
اسعد	سعید الرحمٰن	۸۷
اسمٰعیل	محمد اسمٰعیل	۸۷
اشہر	منظور علی	۸۸

Marfat.com

اشک	جلال الدین	۸۹
اشرف	اشرف الدین علیخاں	۸۹
اشرف	محمد نصیر	۹۰
اشرف	علی اشرف	۹۰
اشرف	اشرف حسین	۹۱
اصغر	نواب اصغر یار جنگ بہادر	۹۱
اطہر	اعظم اللہ حسینی	۹۲
اطہر	بشیر احمد	۹۲
اطہر	محبوب علی	۹۳
اظہر	دلدار حسین	۹۳
اظہر	منصور علی	۹۴
اعظم	یاور علی	۹۴
اعظم	اعظم علیخاں	۹۸
اعجاز	اعجاز حسین	۹۸
اعجاز	یعقوب خاں	۹۸
افضل	افضل الدین	۹۹
افسر	حشمت علی	۹۹
افسر	شیخ احمد	۱۰۰
اقدس	محمد عباس	۱۰۰
اقبال	عبدالوحید خاں	۱۰۱
اکبر	اکبر علی	۱۰۱

اکبر	دفاقانی	۱۰۳
اکرم	اکرم الدین خاں	۱۰۴
اکرم	محمد اکبر قادری	۱۰۵
الم	مہدی حسین	۱۰۵
امید	شاد علیخاں	۱۰۶
امین	امین علیشاہ	۱۰۶
امجد	احمد حسین	۱۰۷
امیر	حسن علیخاں	۱۰۸
امیر	محمد امیر	۱۰۹
امیر	امیر احمد	۱۱۰
امید	شیخ نبی	۱۱۱
انوار	حقیقت نما شاہ	۱۱۱
انجاد	غلام محمد خاں	۱۱۲
اوج جعفر	باقر حسین	۱۱۲
اختر	معظم خاں	۱۱۳
اخگر	قاسم علی بیگ	۱۱۳

ب

بابر	ظہیر الدین احمد	۱۱۴
باز	تراب علی خاں	۱۱۴
بازغ	عبدالحئی	۱۱۵
باغ	کاظم علی	۱۱۶

Marfat.com

باقی	عبدالقیوم	۱۱۷	بیتاب	غضنفر علی	۱۲۹
باقر	باقر علی	۱۱۸	بیخبر	غوث الدین	۱۳۰
بانی	محمد حسین	۱۱۸	**پ**		
بدر	ابوالکلام	۱۱۸	پہلوان	محمد غفار	۱۳۱
بدر	بدرالاسلام	۱۱۹	**ت**		
بدیع	بدیع الدین احمد	۱۲۰	تاثیر	ندیم الحسن	۱۳۲
برتر	نادر علی	۱۲۰	تاج	تاج الدین	۱۳۲
برتر	محمد احمد	۱۲۱	تاب	صبغت اللہ	۱۳۳
برق	محمود مرزا	۱۲۱	تابک	تابک علی	۱۳۴
بزم	عباس حسین خاں	۱۲۲	تجلی	منتجب الدین	۱۳۳
برقی	غوث اللہ شاد	۱۲۲	تدبیر	عبدالحکیم	۱۳۷
بسمل	امین الحسن	۱۲۲	ترکی	ترک علی شاد	۱۳۸
بسمل	عبدالرزاق	۱۲۴	تسلی	قطب الدین علی	۱۳۹
بشر	عبدالحلیم	۱۲۴	تسکین	عابدی	۱۴۰
بشیر	صالح بن ناصر	۱۲۵	تسلیم	بشیر الدین	۱۴۱
بشارت	بشارت علی خاں	۱۲۶	تسنیم	فرید الدین حسین	۱۴۲
بلبل	انوار الدین	۱۲۶	تسنیم	اسمعیل احمد	۱۴۲
بلبل	احمد عبدالعلی	۱۲۶	تشنہ	مودود احمد	۱۴۳
بہار	سید بہاری	۱۲۷	تصور	علی نواز	۱۴۴
بہادر	بہادر علیخاں	۱۲۷	تفضل	تفضل حسین	۱۴۵
بیگم	عابد مرزا	۱۲۸	تمنا	ابراہیم علی	۱۴۶

Marfat.com

تمکین	قادر الدین خاں	۱۴۶
تمکین	تمکین کاظمی	۱۴۶
توفیق	جلال الدین	۱۴۸
توحید	اللہ بخش	۱۵۲
	ث	
ثاقب	نجم الدین	۱۵۴
	ج	
جامی	خورشید احمد	۱۵۵
جاوید	مصطفیٰ احمد	۱۵۶
جدت	خواجہ محی الدین	۱۵۶
جذب	راگھوبندر راؤ	۱۵۶
جلیل	محمد اسمٰعیل	۱۵۸
جلیل	نواب فصاحت جنگ بہادر	۱۵۸
جمال	جمال الدین حسین خاں	۱۶۰
جمیل	تراب علی	۱۶۰
جنوں	نذیر حسین	۱۶۰
جوہر	سعید محمد	۱۶۱
جوہر	تلجارام	۱۶۲
	چ	
چپاق	عبدالرزاق	۱۶۳
چنچل	سید اسحٰق	۱۶۳
چشتی	محمود صدیقی	۱۶۴
	ح	
حامد	حامد علیخاں	۱۶۵
حامد	حامد محی الدین	۱۶۵
حامد	احمد سعید	۱۶۶
حبیب	حبیب اللہ	۱۶۶
حزیں	شعیب احمد	۱۶۷
حسرت	عبدالقدیر	۱۶۷
حسرت	ذکر اللہ	۱۶۸
حسرت	غلام محی الدین	۱۶۸
حسن	نواب حسن نواز جنگ بہادر	۱۶۸
حسن	حسن الدین	۱۶۹
حسن	علی حسن	۱۷۰
حشمت	حبیب علیخاں	۱۷۰
حقیر	غلام دستگیر	۱۷۱
حکیم	حیدر علیخاں	۱۷۱
حکیم	اورنگ آبادی	۱۷۲
حکیم	دلدار علی	۱۷۲
حلیم	نواب صادق جنگ بہادر	۱۷۳
حلمی	محمد عباس	۱۷۳
حیدر	حیدر بادشاہ	۱۷۴

Marfat.com

خ

خالد	سیف اللہ خاں	۱۷۵
خاطر	سورج نرائن	۱۷۵
خسرو	نواب حسین نواز جنگ بہادر	۱۷۶
خلق	نواب بہادر یار جنگ بہادر	۱۷۷
خلیق	محمد حسین	۱۷۸
خلیل	سید ابراہیم	۱۷۸
خواب	احمد علی	۱۷۹
خوشدل	رحمت اللہ	۱۷۹
خوشتر	بشن سنگھ	۱۷۹
خورشید	خورشید احمد	۱۸۰
خورشید	کریم بخش	۱۸۰
خیر	خیر اللہ	۱۸۰
خیال	عبدالحمید زلشتی	۱۸۱
خیالی	عبدالحمید	۱۸۲

د

دل	نواب لقمان الدولہ بہادر	۱۸۳
درخشاں	مومن علی	۱۸۳
درد	نذر علی	۱۸۴
درویش	درویش محی الدین	۱۸۴
دلباز	سید محمد	۱۸۵

ذ

ذبیح	ماجد علی	۱۸۶
ذرہ	دلدار علی	۱۸۶
ذکی	سید محمد علی	۱۸۶
ذکی	عبدالسلام	۱۸۷
ذکی	غلام جیلانی	۱۸۸
ذہین	غلام مصطفیٰ	۱۸۸
ذہین	خواجہ محی الدین	۱۸۹

ڈ

ڈاکٹر		۱۹۱

ر

راز	عبدالقادر	۱۹۲
راز	قدرت احمد	۱۹۲
راز	قاسمی	۱۹۳
راحت	شرافت علی	۱۹۳
راسخ	حیات حسین	۱۹۴
راشد	عبدالرزاق	۱۹۴
راہی	احمد علی دانا	۹۵
رحمت	نعمت اللہ	۹۵
رحیم	رحیم اللہ خاں	[illegible]
رحیم	عبدالرحیم قادری	[illegible]
رحیم	عبدالرحیم	[illegible]

Marfat.com

رسا	غلام مصطفیٰ	۱۹۷
رشیدی	حبیب اللہ	۱۹۸
رشید	عبدالرشید	۱۹۹
رشید	غلام دستگیر	۱۹۹
رشید	تنی	۲۰۰
رشید	رشید الدین کاظمی	۲۰۱
رضا	غلام مصطفیٰ	۲۰۱
رضا	عبدالرزاق	۲۰۱
رضوی	محمد ابراہیم	۲۰۲
رعد	نادر علی	۲۰۲
رعنا	حمید الدین	۲۰۳
رفیق	محمد قطب الدین خاں	۲۰۳
رفیقن	عبد الشفا	۲۰۳
رنگ	وزیر خاں	۲۰۴
رنگین	محمد ایوب	۲۰۴
روشن	روشن رائے (ج)	۲۰۵
رونق	امام بیگ	۲۰۶
رہبر	ست گرو پرشاد	۲۰۶
رہبر	غلام دستگیر خاں	۲۰۷
ریاض	ریاض الدین علی	۲۰۷

ز

زاہد	حیدری	۲۰۸
زاہد	عبداللطیف	۲۰۸
زاہد	باقر علی	۲۰۹
زبیر	محمد زبیر	۲۰۹
زعم	غلام محمد	۲۱۰
زور	محی الدین قادری	۲۱۰
زور	معین الدین احمد	۲۱۱
زیبا	علی حسین	۲۱۲
زیبا	عجیب حسین	۲۱۲
زیرک	علی احمد	۲۱۳

س

ساجد	سبحانی	۲۱۴
ساحر	برہان الدین	۲۱۴
سالک	علی حسن نقوی	۲۱۵
ساقی	شرف الدین	۲۱۵
سامی	ویرا سامی	۲۱۵
سحر	عزیز الحق	۲۱۶
سحر	محمد حسین	۲۱۶
سخا	نظیر حسین	۲۱۷
سخنور	یعقوب علیخاں	۲۱۷

Marfat.com

سراب	سمیع الزماں	۲۱۹	سیف	لیاقت علی	۲۳۳
سراج	—	۲۱۹	سیف	فخرالدینخاں	۲۳۴
سرشار	علی نقی خاں	۲۲۰	سیفی	سید حسین	۲۳۴
سرمد	عظمت اللہ خاں	۲۲۰	سیفی	عبدالرحیم	۲۳۵
سرور	احمد محی الدین	۲۲۳		ش	
سرور	ابوالقاسم	۲۲۳	شاغل	شیخ حسین	۲۳۶
سروش	فتح اللہ	۲۲۴	شاکر	شاکر علی	۲۳۶
[illegible]	سید علی	۲۲۵	شاکر	یوسف علی	۲۳۷
...ت	محمد علی	۲۲۶	شاہد	زین العابدین	۲۳۷
سعدی	عبدالحی	۲۲۶	شباب	شیخ احمد	۲۳۸
[illegible]	نواب تراب یار جنگ بہادر	۲۲۶	شباب	معین الدین علیخاں	۲۳۸
[illegible]	عابد علی	۲۲۷	شباب	سیف الدین	۲۳۹
[illegible]	محمد سعید	۲۲۸	شبیر	علی شبیر	۲۳۹
...فیر	شایق حسین	۲۲۸	شبیر	شبیر بادشاہ	۲۴۰
...ام	سلام اللہ	۲۲۹	شبنم	محمد شمعون	۲۴۱
...امی	عبدالرحمن	۲۲۹	شرافت	شرف الدین علیخاں	۲۴۱
[illegible]	سلطان احمد	۲۳۰	شرر	عبدالغفور	۲۴۲
...م	وحید الدین	۲۳۰	شرر	دولت خاں	۲۴۲
...م	محمد یونس	۲۳۲	شرر	شیخ احمد	۲۴۲
...م	سراج الدین	۲۳۲	شریف	محمد شریف	۲۴۲
[illegible]	سید حسین	۲۳۲	شعار	شعار احمد	۲۴۲

Marfat.com

شفیق	پرورش علی	۲۴۴	صابر	نعیم الدین	۲۵۶
شفا	خواجہ عبدالقادر	۲۴۴	صابری	بشیر احمد	۲۵۶
شکیب	بدرالدین	۲۴۴	صادق	جعفر علی	۲۵۶
شمشاد	غلام پنجتن	۲۴۵	صادق	عبدالغنی	۵۷
شمس	سید عمر	۲۴۶	صبا	غلام علی	۵۷
شمیم	نبی الحسن	۲۴۷	صبر	نظام الدین	۵۸
شمس	عبدالرحیم	۲۴۸	صدر	اکرام الحق	۵۸
شمس	شمس الدین	۲۴۸	صدق	تصدق حسین	۸
شمشیر	عبدالکریم خاں	۲۴۹	صدیقی	عبدالعلی	۵۹
شوق	غلام محمد	۲۵۰	صغیر	حبیب الدین	۵۹
شوق	برہان الدین احمد	۲۵۰	صفی	بہبود علی	۶۰
شوق	عبدالحمید	۲۵۱	صمد	عبدالصمد	۶۲
شوکت	احمد علی خاں	۲۵۱	صمد	رضوی	۶۲
شہرت	اعجاز علی	۲۵۱	صمصام	عباس شیرازی	۳
شہید	نواب شہید یار جنگ بہادر	۲۵۲	صہبا	احمد حسین	۳
شیدا	محمد علی	۲۵۳		**ض**	
شیدا	عبدالعزیز	۲۵۴	ضامن	کنتوری	۶۴
شیدا	شیخ احمد	۲۵۴	ضیا	مرزا منیر الدین	۵
	ص		ضیغم	عبداللہ خاں	
صابر	عبدالوکیل	۲۵۵		**ط**	
صابر	انواراللہ	۲۵۵	طالب	نواب عثمان نواز جنگ بہادر	

Marfat.com

لب	سراج الدین	۲۶۸
ہر	ملک طاہر	۲۶۹
ہر	طاہر علی	۲۶۹
بب	غلام طیب	۲۷۰
بب	طیب علی	۲۷۰
	ظ	
یف	عبدالقادر	۲۷۱
	ع	
بد	نواب صولت جنگ بہادر	۲۷۳
	زین العابدین	۲۷۴
	عابد علی بیگ	۲۷۴
بد	سید محمد عابد	۲۷۵
ز	قدرت اللہ	۲۷۵
ت	لطف علی	۲۷۵
ں	فخرالدین	۲۷۶
ل	عاقل علیخاں	۲۷۷
	محب اللہ خاں	۲۷۷
	نرسنگ راج	۲۷۸
	اسمٰعیل خاں	۲۷۹
	عبدالرسول	۲۷۹
	انصاری	۲۸۰

عبدالعزیز	———	۲۸۰
عتیق	انورالدین	۲۸۱
عتیق	محی الدینخاں	۲۸۱
عثمان	عثمان خاں	۲۸۱
عثمان	صحرائی	۲۸۲
عجیب	محمد حسین	۲۸۲
عدیل	———	۲۸۲
عریاں	———	۲۸۳
عرشی	عبدالرزاق	۲۸۴
عروضی	معین الدین	۲۸۴
عزیز	نواب عزیز یار جنگ بہادر	۲۸۵
عزیز	عزیز احمد	۲۸۷
عزیز	عبدالقادر	۲۸۷
عزیز	عزیز اللہ	۲۸۷
عشرتی	غلام خواجہ خاں	۲۸۸
عشق	حبیب اللہ	۲۸۸
عظمت	عظمت اللہ خاں	۲۸۸
عظیم	لطیف احمد	۲۹۰
عفو	شاد ابراہیم	۲۹۰
علی	علی احمد	۲۹۱
علم	شمس الدین	۲۹۱

Marfat.com

علیم	علیم الدین خاں	۲۹۲	فانی	شوکت علیخاں	۰۲
علیم	علیم الدین	۲۹۲	فخر	فخر الدین	۳۰
عندلیب	عبد الوہاب	۲۹۳	فدا	عبد الغفور	۰۳
عیش	شرف الدین	۲۹۳	فدائی	ہدایت محی الدین	۰۴
عیشی	غوث الدین	۲۹۴	فرحت	رائے بالا پرشاد	۴
	غ		فرحت	فرحت اللہ بیگ	۴
غازی	غازی الدین خاں	۲۹۵	فرحت	امان خاں	۰۵
غربت	میر خاں	۲۹۵	فرخ	نواب فرخندہ یار جنگ بہادر	۰۵
غفار	عبد الغفار	۲۹۶	فروغ	عبد الوالی	۰۶
غفور	عبد الغفور	۲۹۶	فروغ	محمد علی	۰۶
غمگین	عبد الصمد	۲۹۷	فدا	محمد غوث	۰۶
غنی	محمد ابراہیم	۲۹۸	فضل	عبد المقتدر	۰۷
غیور	عابد علی	۲۹۸	فقیر	فقیر احمد	۰۷
	ف		فوق	در علیخاں	۸
فاتح	محمود فاتح	۲۹۹	فہیم	غلام دستگیر	۱۰
فاروق	فاروق علی	۲۹۹	فیض	ابو الفیض	۰
فاضل	قطب الدین محمود	۳۰۰	فیاض	فیاض علی	۱
فاضل	حسام الدین	۳۰۰	فیضی	اشرف الدین	۱۰۱۱
فاضل	محمد حسین	۳۰۱		**ق**	
فاضل	محمد فاضل	۳۰۱	قابل	بھیروں پرشاد	۲
فانی	نواب احمد نواز جنگ بہادر	۳۰۲	قادر	قادر حسین	۲

Marfat.com

...سم	محمد قاسم	۳۱۳
صدر	محمد یحییٰ	۳۱۳
...نی	حفیظ الدین	۳۱۴
...بل	محبوب علی	۳۱۴
...ر	یحییٰ حسینی	۳۱۴
...ت	نواب قدرت نواز جنگ بہادر	۳۱۵
...ت	نور الرسول	۳۱۵
...ب	نواب قطب یار جنگ بہادر	۳۱۶
	سید ابراہیم	۳۱۷
	سید منجو	۳۱۷
	عبدالحمید خاں	۳۱۸
...ر	کاظم حسین	۳۱۸
	قمر حسن	۳۱۸
	عبدالحق	۳۱۹
	بدیع اللہ	۳۱۹
...ر	ابوالحسن	۳۲۰
...ر	قیصر علی	۳۲۰
...ر	محمد علی خاں	۳۲۱
	ک	
...ب	عبدالرحیم	۳۲۲
...م	کاظم علی خاں	۳۲۳

حکیم	انیس احمد	۳۲۳
کمال	کمال الدین	۳۲۳
متین	—	۳۲۴
کیفی	رضی الدین حسن	۳۲۴
	گ	
گل	عبدالکریم	۳۲۷
گرامی	مصطفیٰ علی اکبر	۳۲۷
گلشن	محی الدین حسینی	۳۲۸
گہر	فیض اللہ خاں	۳۲۸
	ل	
لبیب	نظام شاہ	۳۲۹
لطفی	عباس حسین	۳۳۰
لمعہ	نوازش علی	۳۳۱
	م	
ماہر	منظور حسین	۳۳۱
ماہر	علی رضا	۳۳۱
مبشر	عزیز الدین	۳۳۲
مجنوں	احمد مصطفیٰ	۳۳۲
مجید	محمد جہانگیر	۳۳۲
محب	محب حسین	۳۳۳
محبت	معین الدین	۳۳۳

Marfat.com

محبوب	محبوب راج	۳۳۴
محبوب	شیخ محبوب	۳۳۴
محسن	میر محسن خاں	۳۳۵
محسن	حبیب محسن	۳۳۵
محسن	محسن اللہ خاں	۳۳۵
محسن	محسن علی	۳۳۵
محشر	محشر عابدی	۳۳۶
محمود	سید محمود	۳۳۷
مخدوم	مخدوم محی الدین	۳۳۷
مدن	مدن موہن	۳۳۸
مرزا	مرزا حسن بیگ	۳۳۸
مرکز	یسین علیخاں	۳۳۹
مزاج	نواب نثار یار جنگ بہادر	۳۳۹
مست	نوازش علی	۳۴۰
مست	عبدالغفور خاں	۳۴۰
مسرور	محمد علی	۳۴۱
مسلم	طاہر علیخاں	۳۴۱
مشتاق	مشتاق احمد	۳۴۲
مشیر	فخرالدین	۳۴۲
مظہر	مظہر الدین	۳۴۳
معین	معین الدین علیخاں	۳۴۳

معتمد	گیسو دراز خاں	۳۴۳
مفتون	بادشاہ محی الدین	۴۴
مفید	تاج الدین	۴۴
مقصد	عبدالحفیظ	۴۴
کمندگیر	———	۴۵
ملال	عنایت علی	۴۵
منیر	منیر الدین	۴۶
منظور	نواب منظور جنگ بہادر	۴۶
منظور	سید علی	۴۷
مہر	آفتاب علی	۴۷
موحد	محمد حسین	۴۸
مونس	مونس احمد	۴۸
مہدی	محمد مہدی	۴۹
مہدی	محمد علی	۴۹
میکش	محمد علی خاں	۵۰
	ن	
نائب	عبدالستار	۵۱
ناچیز	محبوب علی شاہ	۱۵۱
نادان	اُمراؤ مرزا	۱۲
ناطق	احمد بیگ	۰۲
ناظم	محمد علیخاں	۰۳

Marfat.com

تخلص	نام	صفحہ	تخلص	نام	صفحہ
ناظم	عبدالمقتدر خاں	۳۵۳	نہار	سید محمد علی	۳۶۲
ناظم	ظہور الحسن	۳۵۴	نیساں	شامن علی	۳۶۳
ناظر	پاپا لال	۳۵۴		و	
نامی	عبدالغفور خاں	۳۵۵	واثق	ارشاد حسین	۳۶۴
نامی	کوہ سوار	۳۵۵	وارث	عبدالوارث	۳۶۴
...ار	سید علی الحسن	۳۵۶	واصل	قادر علی خاں	۳۶۵
نجم	محمد احمد	۳۵۶	واصف	محمد علی	۳۶۵
...م	نجم الدین	۳۵۶	واصفی	عبدالصمد	۳۶۵
نجیب	نجیب الدین خاں	۳۵۷	وانف	داؤد علیخاں	۳۶۶
نسیم	سلطان محی الدین خاں	۳۵۷	وجد	سکندر علی	۳۶۶
نشتر	عبدالجلیل	۳۵۷	وجودی	بادشاہ محی الدین	۳۶۷
نشتر	محمد شریف	۳۵۸	وحید	وحید اللہ	۳۶۷
ناظم	نواب حیدر یار جنگ بہادر	۳۵۸	وحید	عبدالوحید	۳۶۸
ناظم	ٹھاکر پرشاد	۳۵۹	وحید	وحید الدین خاں	۳۶۸
نظمی	نظام الدین علیخاں	۳۵۹	وفا	رکن الدین احمد	۳۶۹
[illegible]	نوازش حسین	۳۶۰	وفا	غلام محمد	۳۶۹
[illegible]	نور الحق	۳۶۱	وفا	حبیب اللہ	۳۷۱
[illegible]	محمد شاہ نور خاں	۳۶۱	وفا	صدیق الزماں	۳۷۱
[illegible]	نور الدین خاں	۳۶۱	وفا	صالح بن عمر	۳۷۲
[illegible]	عبدالکریم	۳۶۲	وفا	عمر خاں	۳۷۲
...ی	نور اللہ محمد	۳۶۲	وفا	ولایت علی	۳۷۳

Marfat.com

وقار	کاظم علیخاں	۳۷۳
وکیل	عبدالقادر	۳۷۴
وکیل	عنایت حسین	۳۷۴
ولا	نواب عزیز جنگ بہادر	۳۷۵
	ہ	
ہاتف	عاشق حسین خاں	۳۷۶
ہاشمی	فرید آبادی	۳۷۷
ہرمز	شیخ ہرمز	۳۷۷
ہلال	محی الدین اکبری	۳۷۹
ہوش	بلگرامی	۳۷۹
	ی	
یزدانی	محمود علی	۳۸۱
یسین	غلام یسین خاں	۳۸۱
یقین	سید غوث	۳۸۲
یکتا	فریدالدین	۳۸۲
یوسف	یوسف علیخاں	۳۸۳
یوسف	یوسف علی	۳۸۴

Marfat.com

حضور بندگانعالی

Marfat.com

Marfat.com

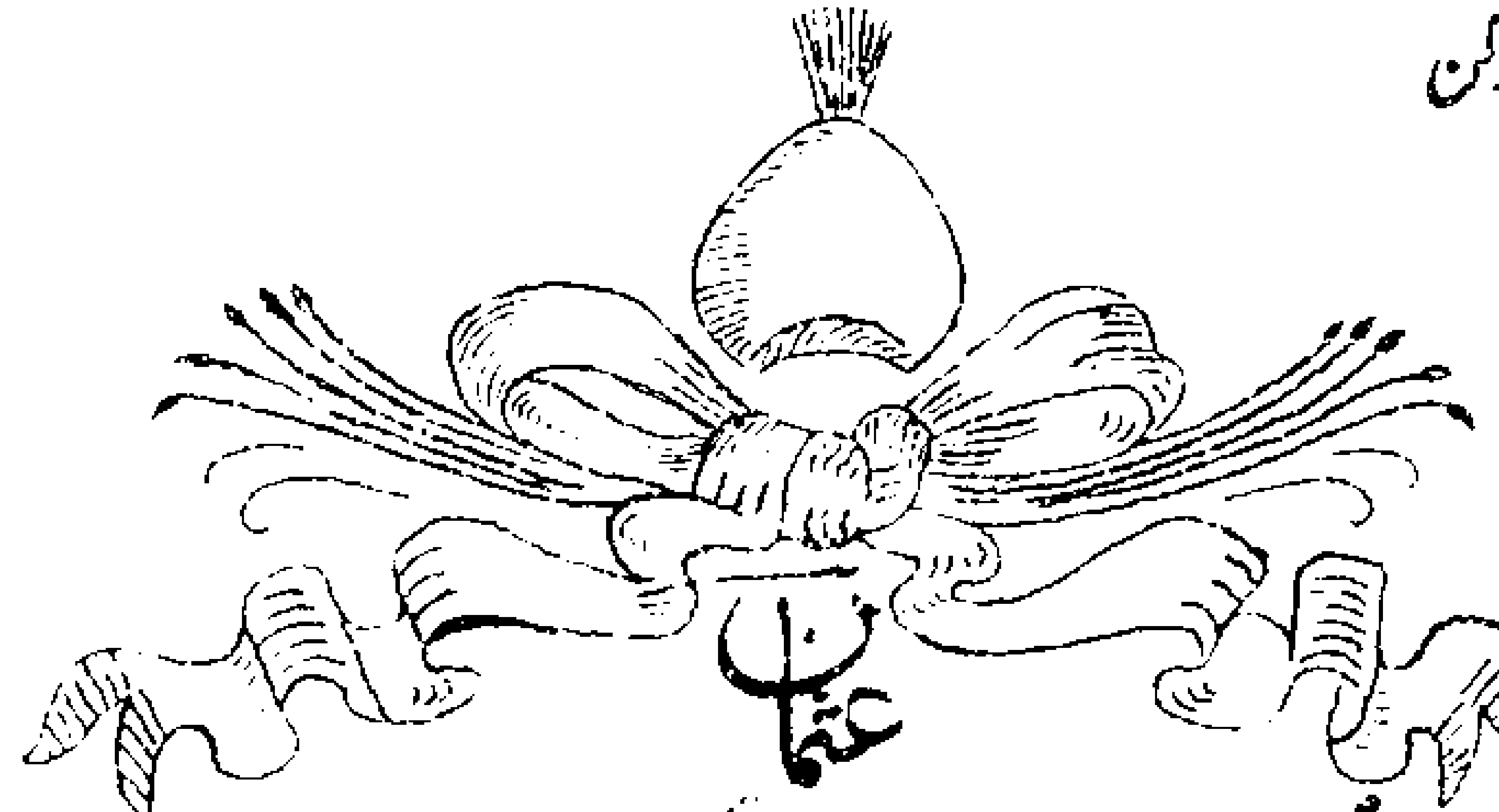

حضرت اقدس و اعلیٰ نواب میر عثمان علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ

بندر قدرت، سکندر شوکت، دارا حشمت، فریدوں منزلت، ہز اکزالٹڈ ہائینس
مظفر الممالک، و ممالک آصف جاہ، نظام الدولہ، نظام الملک، سپہ سالار،
میر عثمان علیخان بہادر فتح جنگ، سلطان العلوم آصف سابع، یار وفادار،
جی سی ایس آئی - جی بی ای، شہریار دکن و برار ادام اللہ اقبالہ

بندگان عالی کی ولادت باسعادت ۲۹ جمادی الاول ۱۳۰۳ ہجری (۶ - اپریل ۱۸۸۶ء) کو ہوئی پانچ سال کی عمر شریف تھی کہ رسم تسمیہ خوانی ادا ہوئی اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع ہوا۔ بندگان عالی نے مولنا انوار اللہ کمال المخاطب بہ نواب فضیلت جنگ بہادر سے عربی اور مذہبی تعلیم پائی۔ نواب عماد الملک سے اردو، نادر الملک آقا سید علی شوشتری سے فارسی کی تحصیل اور مسٹر ایجرٹن سے انگریزی کی تکمیل فرمائی۔ کرنل افسر الملک بہادر سے فنون سپہ گری کی تعلیم حاصل فرمائی۔ بندگان عالی کی ولیعہدی کا زمانہ علوم متعارفہ کی تحصیل اور امور سلطنت کے تدبر میں بسر ہوا۔

Marfat.com

سنہ ۱۹۰۱ء میں حضرت غفران مکان کے ہمراہ کلکتہ تشریف لے گئے ۔ سنہ ۱۹۰۳ء میں شاہ اڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی میں شرکت فرمائی۔

سنہ ۱۳۲۴ھ میں بندگان عالی کا عقد ہمایون، نواب جہانگیر جنگ بہادر کی صاحبزادی سے ہوا، ۸ محرم سنہ ۱۳۲۵ھ کو والاشان پرنس آف برار نواب اعظم جاہ بہادر ولیعہد اور ۱۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۵ھ کو والاشان شہزادہ معظم جاہ بہادر تولد ہوئے۔

۴ رمضان سنہ ۱۳۲۹ھ (۲۲ مہر سنہ ۱۳۲۰ف) (۲۹ اگسٹ سنہ ۱۹۱۱ء) کو بندگان عالی نے ستائیس سال کی عمر میں تخت سلطنت پر جلوہ فرمایا ۔ سنہ ۱۹۱۱ء ہی میں شاہ جارج پنجم کی تاجپوشی میں شرکت فرمائی ۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں وایسرائے کی دعوت قبول فرماکر شملہ تشریف لے گئے ۔ سنہ ۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم شروع ہوئی تو سلطنت برطانیہ کو عظیم الشان امداد دی، امداد کے لیئے امپیریل سروس ٹروپس روانہ کی گئی ۔ ایک کروڑ چونسٹھ لاکھ روپیہ نقد دیا گیا اور پندرہ لاکھ روپیہ، محکمہ بحری کے لئے الگ مرحمت ہوا ۔ ان کے علاوہ نو لاکھ روپے کا سامان حرب علحدہ دیا گیا ، سرکاری جو افواج جنگ پر بھیجی گئی تھیں ان کے پورے مصارف برداشت کیئے گئے ، اور جب حکومت ہند کی مالی حالت خراب ہوگئی تو (۵۰) لاکھ روپے کی چاندی سے مدد کی گئی ۔ سنہ ۱۹۱۸ء میں ملک معظم نے "یار وفادار سلطنت برطانیہ" کا خطاب دیتے ہوئے اپنے ایک دستخطی مکتوب کے ذریعہ سے ان خدمات کا اعتراف کیا ۔ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء میں پرنس آف ویلز حیدرآباد تشریف لائے تو انہوں نے بھی اپنی تقریر میں ان خدمات کا اعتراف فرمایا۔

Marfat.com

بندگانِ عالی نے اپنی تخت نشینی کے بعد سے رعایا کی فلاح و بہبود کے لیے پُر حکمت سعی فرمائی، تعلیم عام کر دی، تعمیرات اور آرائش کے محکمے قایم فرما دئے، مالگزاری میں رعایا کو سہولتیں بہم پہونچائیں، تقاوی دے کر زراعت پیشہ لوگوں کی امداد فرمائی، زراعت اور علاجِ حیوانات کے محکموں کی تنظیم بھی انھیں مزارعین کی سہولت کے خیال سے ہوئی۔ بالآخر ذی الحجہ ۱۳۳۶ھ میں ایک زمانے کے ذریعہ عثمانیہ یونیورسٹی قایم کر کے حیدرآباد کو بغداد بنا دیا۔ ۱۳۳۶ف میں دارالترجمہ قایم ہوا جس نے علوم و فنون کی سینکڑوں کتابیں اور کروڑوں علمی اور فنی اصطلاحات کا ترجمہ اردو میں کر دیا۔

نومبر ۱۹۱۹ء میں بندگانِ عالی نے اگزیکٹیو کونسل قایم فرمایا۔ بڑے بڑے نالے اور بہترین عمارات بنوائیں، نفیس ترین سڑکیں اور غریب رعایا کے لیے نامپلی، ملکپیٹ یاقوت پورہ اور ...پورہ وغیرہ میں مکانات بنوائے اور اناث و ذکور دونوں کی تعلیم کے لیے ... پانی کی سطح بڑھا دیا۔

... ۱۹۳۳ء اور ریلوے سٹرز ہوگئی اور اس تحفے کی آرائش ہی ... کی بنا بتا رہا ہے کہ عنقریب سکندرآباد بھی سٹرز ہو جائے گا۔ خدا وہ دن جلد لائے۔

بندگانِ عالی کو اوائل عمر ہی سے ادب سے تعلق رہا۔ تخت نشینی کے بعد ... میں اصلاحات کیں ... ... کے ساتھ ہی ذاتِ ستودہ صفات کو ... پیش لیا اور ... داروں اور رعایا کی ... کی۔ بندگانِ عالی نہ صرف ایک مصلح اور مدبر کی حیثیت رکھتے ہیں بلکہ ایک عالم اور ادیب

Marfat.com

بھی ہیں امورِ سیاسی اور مذہبی دونوں میں فکر فرماتے ہیں اور ادب و شعر پر بھی انتہائی
عبور رکھتے ہیں۔ نثر کا ایک ایک فقرہ مسجع و مقفیٰ ہوتا ہے تو نظم کا ایک ایک شعر گو
خوش آب۔ خوش نصیب ہے دکن کہ اس ملک کو بندگانِ عالی جیسا سلطان ... عالم
فاضل، مدبر، متفکر، سیاس، سخنگو، سخنور، سخن فہم، سخن شناس، حلیم، بردبار ...
عادل، سخی اور رعایا پرور بادشاہ نصیب ہوا۔ دعا ہے کہ خداوندِ عالم بندگانِ ...
کا سایۂ عاطفت ہمارے سر پر ہمیشہ قائم اور برقرار رکھے۔

زندہ کردی چوں مسیحا علم و فن را در دکن
شاد باش اے حضرتِ عثمان علیخاں شاد باش

بندگانِ عالی فارسی، عربی اور اردو تینوں زبانوں میں شاعری فرماتے ہیں۔ فارسی اور اردو میں اس قدر فکرِ سخن فرمائی ہے کہ دونوں زبانوں کے دو دیوان نہایت ضخیم مرتب ہو سکتے ہیں۔

اردو کلام نہایت بلند پایہ اور نفیس ہوتا ہے، زبان نہایت ستھری، خیا...
بلند ترین اور اچھوتے، روزمرہ بہترین اور صاف، مضامین سادہ اور خوش ا...
کیا بلحاظِ رفعتِ تخیل اور کیا بلحاظ محاسنِ شعر ہر غزل اپنی آپ جواب ہوتی ہے
استاد جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر جلیل سے مشورہ فرماتے ہیں ...
فارسی کے علاوہ برج بھاشا پر بھی اعلیٰ عبور ہے، چنانچہ بندگانِ عالی نے ...
اور اعلیٰ ٹھمریاں ارشاد فرمائی ہیں کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے، یوں تو بندگانِ عا...

Marfat.com

حسن کے رعب سے اے یار شبِ خلوت میں
شمع کی لو ہے وہ لرزاں کہ بجھائے نہ بنے

اعلیٰحضرت میر عثمان علی خان بہادر خلد اللہ ملکہ

Marfat.com

Marfat.com

کا سارا مطبوعہ کلام جو جرائد اور رسائل وغیرہ میں اب تک طبع ہو کر نظر سے گزرا ہے اس قابل ہے کہ سنہری حروفوں میں نقل کیا جائے مگر اس وقت صرف چند اشعار بطور نمونہ نقل کئے جاتے ہیں۔

[illegible]
گل ریحان و لالہ سبزہ زار میں ہو گئے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

دیکھ کر چہرہ ترا ماہِ درخشاں کی قسم
پھنس گئے دام میں ہم زلفِ پریشاں کی قسم

اور ہوں گے کہ جو لعل پہ مرتے ہوں گے
ہم تو مٹے لب پہ ترے لعلِ بدخشاں کی قسم

شمع پروانے نے دیکھ کے صورت تیری
جل گئے ہم تو اگر ہو شمعِ شبستاں کی قسم

موسمِ گل کا سماں تو بھی دکھا دے نقشہ
پی لے اے شیخ تجھے سبزہ و ریحاں کی قسم

ہیں ابھی سو بار رہِ عشق میں [illegible]
تنگیِ زلف [illegible]

دیکھ لے قیس اسے جب [illegible]
تار باقی نہ رہا جیب و گریباں کی قسم

ہوگئی ختم نبوت جو نبی پر عثمان
ہے یہ ایمان ازل سے مرا قرآں کی قسم

داغِ غم اشک کے چھینٹوں سے مٹائے نہ بنے
چند قطروں سے لگی دل کی بجھائے نہ بنے

رخِ روشن کا نظارہ تو ہے آسان لیکن
شعلۂ حسن سے دامن کو بچائے نہ بنے

موسمِ گل کا یہ ہم سے ہے تقاضا پیہم
شیخ کو بھی تو بغیر آج پلائے نہ بنے

غنچۂ دل کو کھلائے گی تو کیا بادِ صبا
تجھ سے جب پردۂ رخسار اٹھائے نہ بنے

حسن [illegible] سے لے یار شبِ خلوت میں
شمع کی لو ہے وہ لرزاں کہ بجھائے نہ بنے

[illegible] کچھ ایسا ہوں کہ آج
غم [illegible] اسے بھی سنائے نہ بنے

نہیں ممکن کہ حقیقت کو بدل لو عثمان
یاد رکھ دل ہے ترا اس کو بنائے نہ بنے

Marfat.com

والاشان نواب اعظم جاہ بہادر

Marfat.com

Marfat.com

۱

نواب میر حمایت علی خاں بہادر [illegible] والا شان شہزادہ اعظم جاہ بہادر پرنس آف برار، جنرل، ولی عہد [illegible] آصفیہ

والا شان کی ولادت باسعادت [illegible] ۱۳۲۵ھ کو ہوئی [illegible] اپنی نگرانی میں تعلیم و تربیت فرمائی۔ عربی، فارسی اور انگریزی کی [illegible] تعلیم دی گئی۔ فنون سپہ گری [illegible] میں مہارت حاصل کی۔

۱۹۳۱ء میں والا شان نے یورپ کا سفر فرمایا اور [illegible] ۱۲ نومبر ۱۹۳۱ء (یکم رجب ۱۳۵۰ھ) [illegible] سلطان عبدالمجید خاں سابق سلطان ترکی کی اکلوتی شہزادی [illegible] ۱۹۳۳ء (۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ [illegible] ۱۳۴۳ف) یوم جمعہ کو نواب میر [illegible] بہادر [illegible] تولد ہوئے۔ [illegible] شہریور ۱۳۴۲ف [illegible] سرکار عالی [illegible] حضرت ولیعہد بہادر کو افواج آصفی کی کمانڈر انچیف کے عہدہ سے [illegible] دے ۱۳۴۶ف میں ملکۂ معظمہ نے [illegible] عطا فرمایا۔

والا شان کی تعلیم و تربیت نہایت مکمل اور [illegible] طریقے [illegible] ہوئی ہے

Marfat.com

عربی فارسی اردو اور انگریزی نہایت اچھی جانتے ہیں۔ امور سلطنت سے کما حقہ باخبر ہیں۔ نثر و نظم بھی بہتر ہوتی ہے اور فوجی کرتبوں اور کھیلوں میں بھی بہت حصہ لیتے ہیں۔ رعایا کی فلاح و بہبود اور اہل ملک کی ترقی کی فکر سے غافل نہیں رہتے علمی ادبی مذاق بھی نہایت پاکیزہ ہے۔ مطالعہ ہمیشہ رہتا ہے۔ شعر و سخن سے بھی خاصی دلچسپی ہے۔ اردو میں فکر سخن فرماتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہیں والا شان کا زیادہ کلام نہ مل سکا۔ صرف ایک غزل دستیاب ہوئی ہے جو نقل کی جاتی ہے۔

مار ہی ڈالا مجھے ناز و ادا سے پہلے — جان دینا ہی پڑا مجھ کو قضا سے پہلے
آمد فصل بہاری کی کرامت ہے یہی — گل کھلے جاتے ہیں گلشن میں صبا سے پہلے
نہیں امید کہ ہو دست مسیحا سے شفا — کام یاں ہو ہی گیا اپنا دوا سے پہلے
ہو گیا عشق میں اب خون جگر بھی اپنا — رنگ طرفہ ہوا پیدا یہ حنا سے پہلے
اے تقاضائے محبت میں تصدق تجھ پر — اثر آہ نمایاں ہے دعا سے پہلے
ہائے اس شوخ جفا جو کے ستم کے انداز — اس نے دی مجھ کو سزا بھی تو خطا سے پہلے

زمزم و کوثر و تسنیم سے تو اے اعظم
دھو لے منہ اپنا ذرا حمد خدا سے پہلے

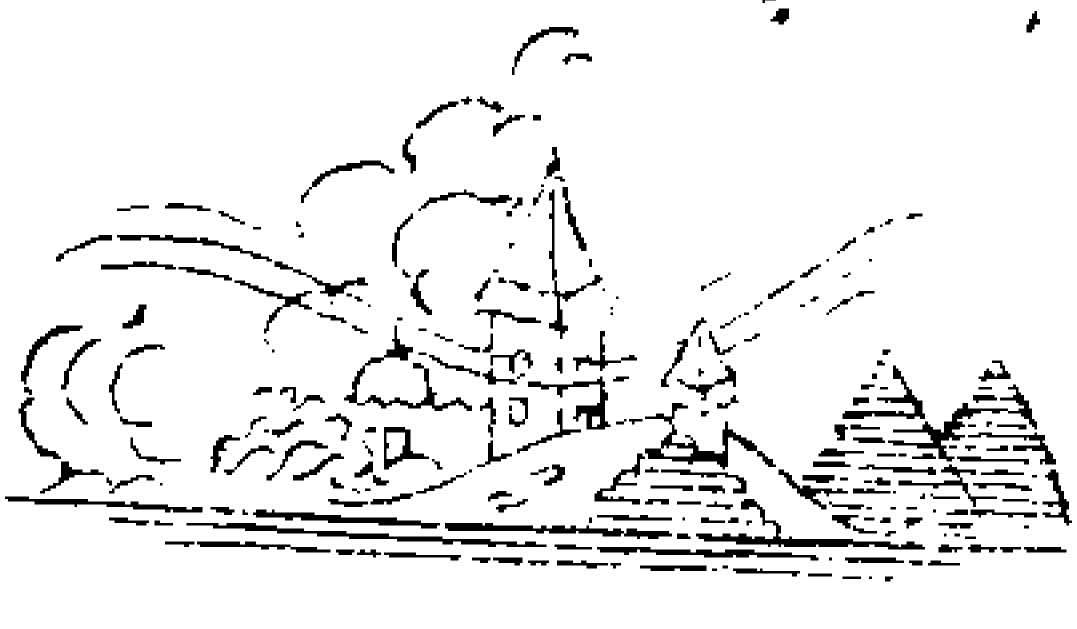

Marfat.com

والاشان نواب معظم جاہ بہادر

Marfat.com

Marfat.com

نواب میر شجاعت علی خان بہادر دام اقبالہ — شہزادہ والا شان میجر جنرل اعظم جاہ بہادر، صدر نشین آرائش بلدہ۔

والا شان کی ولادت ۱۵ ذی قعدہ ۱۳۲۵ھ کو ہوئی۔ حضور بندگان عالی نے اپنی نگرانی میں تعلیم و تربیت دلوائی اور عربی و فارسی و انگریزی زبانوں کی تعلیم دی گئی۔

۱۹۳۱ء میں نواب والا شان نے شہزادہ اعظم جاہ بہادر کے ساتھ یورپ کا سفر فرمایا۔ اسی مبارک سفر میں والا شان کا عقد ۱۲ نومبر ۱۹۳۱ء م ۱۳۵۰ھ روز چہارشنبہ بمقام نیس خلیفۃ المسلمین سلطان عبدالمجید خان ... سلطان کی بھتیجی اور سلطان مراد خان پنجم کی نواسی شہزادی نیلوفر سے ہوا۔

یکم ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ کو بندگان عالی نے منصب صدر نشینی آرائش بلدہ کے عہدہ جلیلہ سے ممتاز فرمایا۔

شہزادہ والا شان نہایت علم دوست ... بہت اچھی یاد ہے۔ مذاق شعر نہایت عمدہ اور اعلیٰ ہے ... کا مطالعہ جاری رہتا ہے۔ دیوان ... چھپ ... ہے۔ سلام و غزل

Marfat.com

پر زیادہ طبع آزمائی فرماتے ہیں۔

آئے گر اُن کی مہربانی سے — موت اچھی ہے زندگانی سے
ختم ہو تو شورِ حشر اُٹھے — متصل ہے مری کہانی سے
کہہ چکے حالِ دل زباں سے بہت — اب سنا لینگے بے زبانی سے
منزلِ عشق میں نشان تیرا — ہم نے پایا ہے بے نشانی سے
رنگِ جوشِ بہارِ اہلِ چمن — مانگ لائے تیری جوانی سے
قتل کرتے ہیں وہ کریں کیا غم — پر جلادیں گے مہربانی سے

کیا ہے نسبت کسی خوشی کو تجیع
غم الفت کی شادمانی سے

محشر کا تھا سماں ترے نازو ادا کے بعد — تا و اجل گئی نگہ سے تہ زا کے
پھر ایسے چاہنے والے نہ ہو سکے — نام وفا ہی مٹ گیا اہلِ وفا کے
جب تک نہ ہو فراق عزا کیا وصال کا — مہر و وفا کا لطف ہے جور و جفا کے
ہے بندگی میں اُن کی ہر اک بندۂ خدا — بت بھی خدائی کرنے لگے مرے خدا
کھولے ہیں بند کیا کسی گل پیرہن نے آج — آتے ہیں کیوں نسیم کے جھونکے
یہ بھی تھا اُن کے لطف و عنایت کا اقتضا — یہ ہم خطا جو مجھ سے ہوئی ہے خطا

عظمت میں اور شرف میں شجاعت میں فضل میں
حسینؑ ہی تجیع رہے مرتضیٰؑ کے بعد

Marfat.com

ہیں یہ الفت کے کرشمے کہ مرے حصہ میں　　زیست ایسی ہے کہ مرتا ہوں قضا سے پہلے
گرچہ بے خود ہوں مگر ہوش ہے اتنا ساقی　　ہوش اُڑے تھے نگہ ہوش رُبا سے پہلے
مجھ کو وہ چین سے مرنے بھی نہ دیں گے شاید　　آ گئے ہیں مرے بالیں پہ قضا سے پہلے

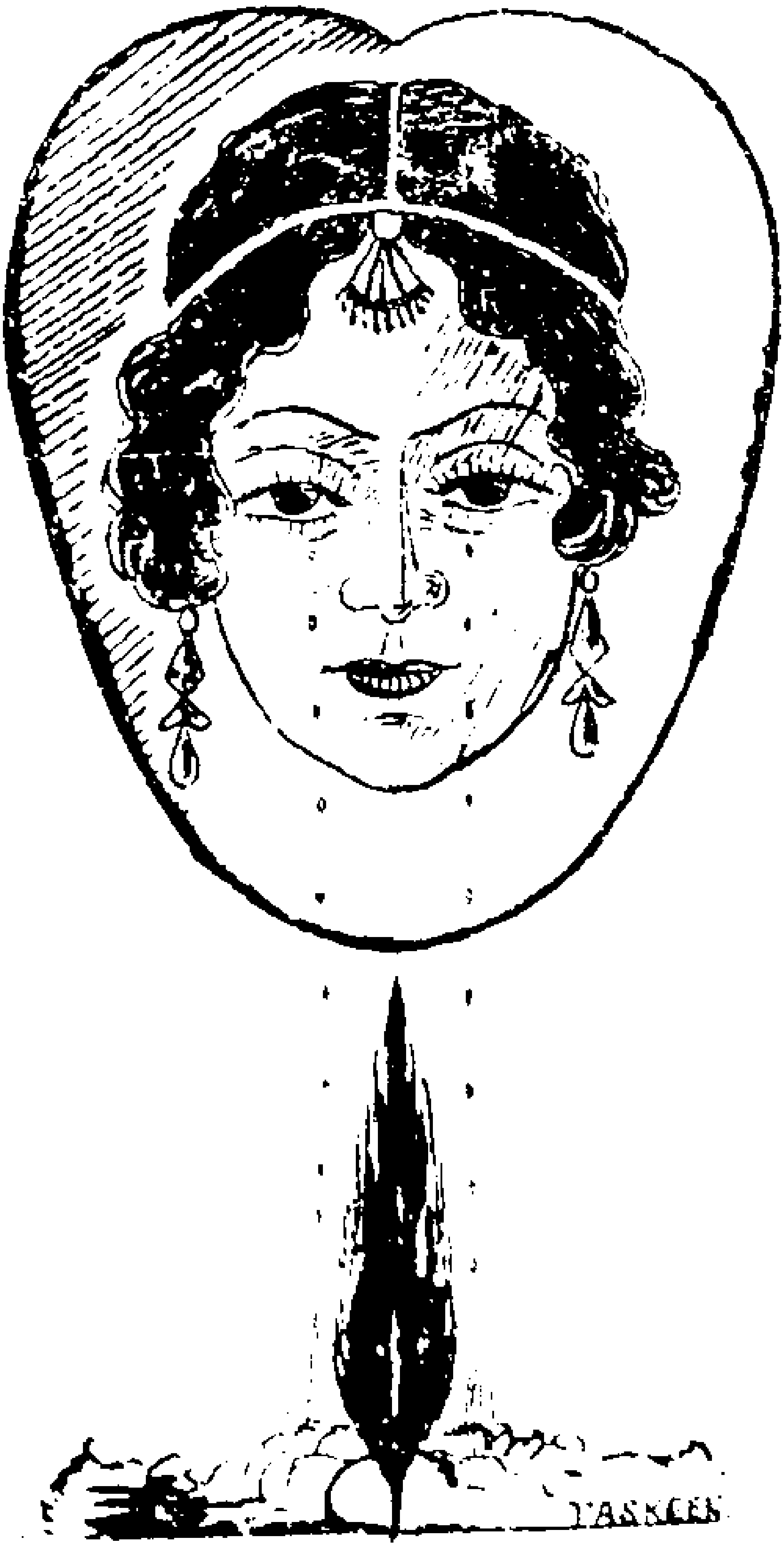

Marfat.com

کاظم

نواب میر کاظم علی خان بہادر (اقبال الدولہ) ——— شہزادہ کاظم جاہ آپ کی ولادت ۵ رمضان سنہ ۱۳۲۲ھ کو ہوئی۔ شاہانہ طور پر نہایت اہتمام کے ساتھ تعلیم و تربیت ہوئی عربی، فارسی، انگریزی اچھی طرح جانتے ہیں، شاعری کا شوق ہے، غزل خوب فرماتے ہیں۔

عجب انداز عجب ناز سے آئی ہے بہار
شاخ پر بار بھی ہے پھولوں کا انبار بھی ہے

جام پر جام پلانے کا ہے موقع ساقی
ابر دُربار بھی ہے بادہ گلنار بھی ہے

یاد آ گئیں ہماری وفائیں جو بعد قتل
قاتل بھی شرمسار ہے جور و جفا کے بعد

صدمے اٹھائے لاکھ مرے دل نے عشق میں
قایل وہ کب ہوئے مرے صبر رضا کے بعد

اب علاج دل بیمار کہاں ممکن ہے
لا دوا ہو گیا درد اپنا دوا سے پہلے

دیکھنا شان حقیقت کا اگر ہے منظور
دل کو آئینہ بنا ذکر خدا سے پہلے

Marfat.com

ہزار نغمے سنائے چمن چمن لیکن ستم کے شکوے پہ کھلتی نہیں زبانِ صیاد
ابھی بہار ہے مجھ کو چمن میں رہنے دے چلا ہے لیکے یہاں سے مجھے کہاں صیاد

تجھ کو خوفِ خدا نہیں آتا فائدہ کیا ہے جانستانی سے
دل ہوا ہے مرا بحمد اللہ مطمئن دورِ آسمانی سے

یہ دل ہے گوہرِ یکتا کے مانند یہ سینہ مثلِ آغوشِ صدف ہے
یہ کہتا ہے مجھے سارا زمانہ شہا تو فخرِ شاہانِ سلف ہے

شاہِ دکن کہ علم کا دریا کہیں جسے وہ ذات ہے کہ دہر میں یکتا کہیں جسے
کاظم یہ شہ کی شان میں کہتا ہے آسماں ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے

خمسہ برغزل بندگانِ عالی

دین کے ساتھ کسی کو زر و دینار کے ساتھ ذوق تقوا کو ہے میخانہ خمار کے ساتھ
عشق پروانہ کو ہے شمع پُر انوار کے ساتھ انس ہے بلبلِ شیدا کو گلزار کے ساتھ
وہی نسبت ہے مجھے کوچۂ دلدار کے ساتھ
جب ہوا آگئی منہ اپنا خزاں نے موڑا یکدمے زاغ نے گلشن کا نہیں اب توڑا

Marfat.com

خوب رندوں کو ملا بنتِ عنب کا جوڑا — موسمِ گل نے نیا آج شگوفہ چھوڑا

کہ اڑی جاتی ہے مئے ساغرِ گلنار کے ساتھ

Marfat.com

حشمت

نواب میر حشمت علیخان بہادر دام اقبالہ

شہزادہ حشمت جاہ، آپکی ولادت ۱۳ صفر سنہ ۱۳۲۱ھ کو ہوئی، تعلیم و تربیت بڑی اچھی ہوئی، شاعری کا ذوق ہے فکر سخن خوب فرماتے ہیں۔

اب خود کو کر لیا ہے ہمیں سر فراز کے بعد | منت پذیر غیر نہ ہوں گا خدا کے بعد
دربار حسن و عشق میں دل پیش کر کے ہم | سیکھا یہ ابتدا نے کہ آب وفا کے بعد
پڑھ دو گل پہ دو آنسو ماتم کناں اگر | روئے گا کون بلبل نغمہ سرا کے بعد
آیا جو یار ناز سے دامن اٹھا | [illegible]

سامنا حسن و ادا میں کوئی کرسکتا نہیں | ہاں ترا ہم شکل ہو تو ترا آئینہ ہے

قطعہ

[illegible] شاہ کا کاشانہ ہو | [illegible]
پڑتی ہیں گر ہوا پہ نہ ہاں تک [illegible] | [illegible]

Marfat.com

نواب میر ہاشم علیخاں بہادر دام اقبالہٗ — شہزادہ ہاشم جاہ، ولادت ۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۱ھ کو ہوئی، تعلیم و تربیت نہایت عمدہ ہوئی ہے، شاعری کا شوق ہے فکرِ سخن خوب فرماتے ہیں:-

حضرت کی ذاتِ پاک ہے ذاتِ خدا کے بعد
پیدا ہوا نہ کوئی نبی مصطفیٰ کے بعد

اگر تیرے در کی ملے خاک خواجہ
تو ہو جاؤں میں خاک سے پاک خواجہ
یہ پائی ہے گنبد نے تیرے بلندی
کہ خم جس کے آگے ہیں افلاک خواجہ

چھوٹ جائے نہ کہیں گیسوئے مشکیں سے تیری
باندھ لے دل کو مرے زلفِ دوتا سے پہلے
ہم کو معلوم ہے دنیا کو فنا ہے ناصح
لوٹ لیں کیوں نہ مزے روزِ جزا سے پہلے

چار دن کی ہے حقیقت میں بہارِ ہستی
زندگی پر کسی انسان کو دھوکہ کیوں ہو
شاہِ عثماں کا پسر دل کا غنی ہو ہاشم
دولت و جاہ و حشم کی مجھے پروا کیوں ہو

Marfat.com

ترانہ سازِ عشرت کا ہی ہر انجمن میں ہے — کوئی لذت اگر ہے تو مئے توبہ شکن میں ہے
یہ موسم یہ گھٹا اور یہ ہوائے سرد کیا کہنا — کھلے ہیں پھول ہر سو نغمہ زن بلبل چمن میں ہے
نسیم صبح اتراتی ہوئی پھرتی ہے عالم میں — و بوئے عطر افشاں آج گل کے پیرہن میں ہے
ہوئے بے پردہ جلوے جم گیا رنگِ نشاط ایسا — نئی تاثیر ساقی جام صہبائے کہن میں ہے
گلستانِ مسرت کا نہ عالم پوچھئے ہاشم — گماں ہوتا ہے جنت کا بہار ایسی چمن میں ہے

کوئی کیا خوش ہو زندگانی سے — سب کو جانا ہے دار فانی سے
ہے منور یہ عالم امکاں — روئے انور کی ضو فشانی سے

Marfat.com

تقی

نواب میر تقی علیخاں بہادر دام اقبالہٗ —— شہزادہ تقی جاہ، آپ ۲ ربیع الاول
کو تولد ہوئے، تعلیم و تربیت اعلیٰ ہوئی ہے فکر شعر بھی فرماتے ہیں، غزل اور ر
خاص طور پر خوب فرماتے ہیں،

دل کی وہی تڑپ رہی زیر مزار بھی — کچھ مل سکا سکون نہ ہم کو فنا کے بعد
سرخی ہو کیا حنا کی حسینوں کے ہاتھ میں — رنگ وفا ہی اڑ گیا اہل وفا کے بعد

شربت دید کا طالب ہوں قضا سے پہلے — کاش بھر جائیں مری آنکھوں کے کا
کوئی تدبیر ہو اے پیر مغاں ایسی بھی — کہ ملے جام بقا جام فنا سے

قطعہ

نام کیا کیا گل و شمشاد سخن کے نکلے — ناز پروردہ سب آغوش چمن کے
اور بھی رنگ تقی جشن گرہ میں دیکھا — جھومتے مست جو صہبائے کہن

Marfat.com

بشارت

نواب میر بشارت علی خاں بہادر دام اقبالہ ——— شہزادہ بشارت جاہ،

آپ کی ولادت ۱۸ رجب ۱۳۳۲ھ کو ہوئی تعلیم و تربیت نہایت اعلیٰ پیمانہ پر ہوئی، غزل گوئی کا شوق ہے فکر سخن خوب فرماتے ہیں۔

شرم کیوں آتی ہے میخانہ میں واعظ تجھ کو   سب ہیں مدہوش یہاں کیا کوئی ہشیار بھی ہے
اے صبا کچھ تو دکھا شان مسیحائی کی   کہ ہوا خواہ ترا نرگس بیمار بھی ہے

بے پر و بال ہو کے ہم آزاد   ہو گئے بند پریشانی سے
لے اڑا جلوۂ شاہد مے کو   حجلۂ جام ارغوانی سے

رکھ دیا بار محبت تیرے شیدائی پر   جو کبھی اٹھ نہ سکا زمیں و سما سے پہلے
درد دل کم جو ہوا اور بڑھا درد جگر   حال بیمار کا اچھا تھا تماشا سے پہلے

بانیٔ دین نے کیا قلع بنائے باطل   منہدم جس سے ہوا بت خانہ کیا خوب کیا

Marfat.com

سعادت

نواب میر سعادت علیخاں بہادر دام اقبالہٗ ——— شہزادہ سعادت جاہ

ولادت ۶ صفر ۱۳۲۱ھ کو ہوئی تعلیم و تربیت اعلیٰ ہوئی ہے، مذاقِ شعر نہایت اچھا ہے۔ شعر و سخن خوب فرماتے ہیں۔

ہے جینے کی فکر ہو تو ہے اُس کی فنا کے بعد   یاد آئے گی وفا انہیں اہلِ وفا کے بعد
کیونکر غم ہم اسے سمجھیں کہ کوئی اور   غمخوار ہو گیا دلِ درد آشنا کے بعد
اچھا ہوا کہ اُن کی اداؤں پہ مر مٹے   باقی نہیں ہے موت کوئی اس قضا کے بعد

چارہ گر آج تری شرم خدا نے رکھ لی   درد جاتا رہا تجویز دوا سے پہلے
لب تک آیا نہ تھا نالہ کہ ہوئے اشک رواں   کارواں چلنے لگا بانگِ درا سے پہلے

جلوہ حضرت ناز دکھلائیے   اب نہ شوقِ دید میں تڑپائیے
صاف کہہ دیجے نہیں مطلوب دل   یوں نہ پائے ناز سے ٹھکرائیے
دل سے دی شہ نے اور سچ پایا ہے   قدر دانی دیکھ لی بس جائیے

Marfat.com

مہاراجہ یمین السلطنت کشن پرشاد بہادر

Marfat.com

Marfat.com

شاد

راجہ کشن پرشاد (ادام اللہ اقبالہٗ) ——— راجہ راجایان ہز اکسلنسی مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر یمین السلطنت کے سی آئی ای، جی سی آئی ای، پیشکار و صدر اعظم باب حکومت۔

آپ راجہ راجایان ہری کشن بہادر کے صاحبزادے اور راجہ نرائن پرشاد نرندر بہادر کے نواسے۔ راجہ چندو لال دیوان دکن کے خاندان سے اور راجہ ٹوڈرمل کی یادگار ہیں، ۱۰ جمادی الآخر سنہ ۱۲۸۰ھ کو آپ کی ولادت حیدرآباد ہی میں ہوئی۔ راجہ نرندر بہادر نے آپ کا نام کشن پرشاد رکھا اور اپنی آغوشِ عاطفت میں پرورش کی، عربی، فارسی، ہندی، سنسکرت اور انگریزی کی تعلیم پائی، علاوہ بریں مرہٹی اور تلنگی بھی آپ نے سیکھ لی، ان زبانوں کو آپ بے تکلف بولتے ہیں۔ فارسی اردو اور سنسکرت پر آپ کو دستگاہ عبور ہے۔ اور ان زبانوں میں شعر بھی کہتے ہیں۔

سنہ ۱۳۱۹ھ میں حضرت غفران مکان نے آپ کو راجہ بہادر خطاب سے سرفراز فرمایا، سنہ ۱۳۲۰ھ میں آپ اپنے نانا راجہ نرندر بہادر مرحوم کی جانشین اور سنہ ۱۳۲۱ھ میں پیشکاری سے سرفراز ہوئے اور راجہ راجایان مہاراجہ بہادر خطاب بھی سرفراز ہوا۔

Marfat.com

اسی کے ساتھ وزارتِ افواج بھی عطا ہوئی۔ ۱۳۱۵ھ میں مجلسِ امراء کے رکن مقرر ہوئے ۱۳۱۹ھ میں منصرم مدارالمہام اور ۱۳۲۰ھ میں مستقل ہوئے۔ ۱۳۲۱ھ میں گورنمنٹ آف انڈیا نے آپ کو نائٹ ہڈ اور کے، سی، آئی، ای، اور ۱۳۲۹ھ میں جی، سی، آئی، ای کا اعزاز اور تمغہ عطا کیا۔ ۱۳۲۰ھ میں آپ کو یمین السلطنت کے خطاب سے معزز کیا گیا، گیارہ سال تک آپ نے قلمدان وزارت سنبھال کر ۱۳۳۰ھ میں استعفا دیا۔ ۱۳۳۶ھ میں آپ صدر اعظم باب حکومت ہوئے اور تادم تحریر اس عہدہ جلیلہ پر فائز ہیں۔

آپ نہایت زندہ دل، سادہ مزاج، منکسر الطبع، حد درجہ پابند وضع، ہمدرد ملنسار، اور امیرانہ وضعداری کے پابند ہیں۔ ملک و مالک کے حد درجہ وفادار شرفا اور امراء کے شفیق اور غمگسار، ماتحتین پر لطف و کرم کرنے میں یکتا ہیں۔ ادبیات سے بہت لگاؤ ہے، کم و بیش پچاس کتابیں آپ کے قلم سے نکل چکی ہیں۔ جو طبع ہو کر نہایت مقبول ہوئیں، افسانہ، ناول، تصوف، عروض، تنقید، تاریخ، سفرنامہ، ادب وغیرہ پر آپ کے بلند پایہ معلومات کا حال ان تصانیف کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے، کلام کے کئی ایک مجموعے، رباعیات کے مجموعے کئی ایک مثنویاں بھی طبع ہو چکی ہیں۔ فنون لطیفہ کا نہایت اچھا ذوق ہے، علم اور خطاطی میں بھی ید طولیٰ حاصل ہے۔ روغنی اور آبی رنگوں (آئیل اینڈ واٹر کلر) میں آپ بڑی اچھی تصویریں بناتے ہیں، آپ کے قطعات خوش نویسی کے بہترین نمونے

Marfat.com

ہوتے ہیں۔

باوجود انتہائی مصروفیت کے اردو اخبارات اور رسائل اور جدید مطبوعات اردو کا مطالعہ جاری رہتا ہے، علماء، فضلاء، اور شعراء سے صحبتیں گرم رہتی ہیں، انشا پردازوں، شاعروں اور اہل علم کی امداد و اعانت ہمیشہ فرماتے ہیں، مدت سے اپنی ڈیوڑھی پر ماہوار مشاعرہ فرماتے ہیں حیدرآباد کے ہر ایک علمی ادبی کام میں نہایت فراخدلی سے حصہ لیتے ہیں۔ ابتداءً حضرت غفران مکان، اور استاد داغ سے مشورہ کیا کرتے تھے، یوں تو تمام اصناف سخن پر کامل عبور ہے مگر غزل، قطعہ اور مثنوی بڑی اچھی کہتے ہیں، طبیعت بڑی اچھی پائی ہے نزاکت و بلندیٔ تخیل ہر شعر سے نمایاں رہتی ہے۔ نہایت جلد اور سیر غزل کہتے ہیں اور اپنے خاص رنگ کے مالک ہیں۔

فنا کہتے ہیں کسکو؟ موت سے پہلے ہی مرجانا — بقا ہے نام کس کا؟ اپنی ہستی سے گزر جانا
جو روکا راہ میں حرؑ نے تو شہ عباسؑ سے بولے — مرے بھائی نہ غصے میں کہیں حد سے گزر جانا
کہا اہلِ حرم نے رو کے یوں اکبرؑ کے لاشے پر — جواں ہونے کا شاید تم نے رکھا نام مرجانا
بقا میں تھا فنا کا مرتبہ حاصل شہیدوں کو — وہاں اس پہ عمل تھا موت سے پہلے ہی مرجانا
نہ لیتے کام گر سبطِ نبیؐ صبر و تحمل سے — لعینوں کا نگاہِ خشم سے آسان تھا جلانا
دکھائی جنگ میں تیور ادھر جا پہنچے کوثر پہ — یہ اصغرؑ ہی کی تھی رفتار ادھر آنا ادھر جانا
یہاں کا زندہ رہنا موت سے بدتر سمجھتا ہوں — حیاتِ جاوداں ہے کربلا میں جا کے مرجانا

Marfat.com

خیال اتنا ہے اے شاؔد برپا جب قیامت ہو
غم سبط نبیؐ میں پیش داور نوحہ گر جانا

اب دماغ و دل میں وہ قوت نہیں وہ بل نہیں — شاؔد اب اشعار میرے درخور محفل نہیں
تو میرے اشک ندامت کی حقیقت کچھ نہ پوچھ — اس کا ہر قطرہ وہ دریا ہے جہاں ساحل نہیں
گھر خدا کا تھا مگر بت اس میں آکر بس گئے — اب مرقع ہے حسینوں کا ہمارا دل نہیں
نکتہ چیں ہو میری رندانہ روش پر کیوں کوئی — میں کوئی زاہد نہیں، واعظ نہیں عاقل نہیں
پردہ داری کرتی ہے در پردہ لیلیٰ عشق کی — جذبۂ دل قیس کا ہے پردہ محمل نہیں
انقلاب دہر سے الٹا زمانے کا ورق — اہل محفل وہ نہیں وہ رونق محفل نہیں

ہند میں چلنے لگی ہے اب ہوائے انقلاب
شاؔد سچ ہے یہ جگہ رہنے کے قابل نہیں

ساغر مے پیش کر کے شیخ سے کہتا ہوں میں — ہدیۂ احقر ہے یہ گو آپ کے قابل نہیں
حق ہیں اب عاشق کے دیکھیں فیصلہ ہوتا ہے کیا — عشق کا دعویٰ حضور حسن تو باطل نہیں

مضمر ہے بقا ہستی عالم کی فنا میں — اک جادۂ وحدت بھی ہے کثرت کی فضا میں
آواز الست آپ کی میں سن تو چکا تھا — اپنے کو پھنسایا ہے بلا کہہ کے بلا میں
نیرنگی انداز نظر دیکھ رہا ہوں — ڈوبی ہوئی ہے شوخ نظر شرم و حیا میں

Marfat.com

نواب لطف الدولہ بہادر مرحوم

Marfat.com

Marfat.com

لطف

نواب لطف الدولہ بہادر مدظلہ العالی ــــــ نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر
کے فرزند اور نواب سر خورشید جاہ بہادر کے پوتے ہیں [illegible] ۱۲ [illegible] ۱۲۹۷ھ
حیدرآباد میں پیدا ہوئے، محمد لطف الدین خاں نام رکھا گیا، مکان پر تعلیم و تربیت
ہوتی رہی، بچپن سے شعر و سخن کا شوق تھا اور اسی زمانے میں شعر کہنا شروع
کیا،

اپنے والد بزرگوار کی وفات کے بعد ۱۱- ذی حجہ ۱۳۲۴ھ کو پائیگاہ خورشید
جاہ کے والی مقرر ہوئے ۱۵ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ سے آپ نے اپنے چھوٹے بھائی
نواب محمد اکرم الدین خاں بہادر کو ساتھ لے کر اپنی پائیگاہ کا کام انجام دینا شروع کیا
۱۷- رجب ۱۳۲۹ھ کو لطافت جنگ اور ۲۹- جمادی الاخر ۱۳۳۱ھ کو
لطف الدولہ خطاب سے سرفراز ہوئے۔ ۲۹ شوال ۱۳۲۹ھ کو معین المہام [illegible]
مقرر ہوئے اور غرہ رجب ۱۳۳۳ھ کو صدر المہام تعمیرات ہوئے بعد ۱۳۳۷ھ میں
صدر المہام عدالت و امور مذہبی مقرر ہوئے اور اب تک صدر المہامی سے
سرفراز ہیں، آپ نہایت علم دوست قابل اور ذی حس ہیں، شعر نہایت [illegible]

Marfat.com

ہے کہتے ہیں ۔

اذیتیں دل کو سب سے پہونچیں بتوں سے کیا اک جہاں ہے ہمکو
شکایت اپنے نصیب کی ہے گلہ نہیں آسماں سے ہم کو

نہ قول و عہد و قسم سے مطلب غرض نہیں ہے نہ ہاں سہی ہم کو
کلام سننا ہے آج کوئی زبان معجز بیاں سے ہم کو

سنائیں کیا حال دل انھیں ہم چھپائیں کیا حال دل کو ان سے
سکوت سے فائدہ نہ کوئی نہ کچھ ہے حاصل بیاں سے ہم کو

یہ صاف معلوم ہو رہا ہے عدو سے ملنا غلط نہیں ہے
تمہارے انداز گفتگو سے تمہاری طرز بیان سے ہم کو

بھلے سہی غیر ہم نے مانا بھلا کہو تم بلا سے ان کو
بُرے سہی ہم مگر نہ بولو بُرا تم اپنی زباں سے ہم کو

وہ جانے والے ہیں غیر کے گھر مدد کرائے شورِ نالۂ دل
جگانا ہے فتنۂ قیامت کو آج خوابِ گراں سے ہم کو

وفا شعاری و جاں نثاری یہی ہے طرزِ روش ہماری
تمہاری چالیں عدو کی گھاتیں بھلا یہ آئیں کہاں سے ہم کو

ازل سے ہے سجدہ گاہ ہماری ہیں گزاریں گے عمر ساری
مشائخ خطا ہیں گو پہلے اوٹھاؤ پھر آستاں سے ہم کو

Marfat.com

انھیں کا ہے نام حضرتِ لطفؔ یہی تو مشہور پارسا ہیں
دکھائی دیتے ہیں میکدہ میں خموں کے وہ درمیاں ہمیں کو

ہے نورِ الٰہی کی جلوہ گری تم سے
کونین منور ہے ماہ مدنی تم سے
ہے باغِ دو عالم کی تم سے چمن آرائی
پھولی ہے گلوں کو بھی گل پیرہنی تم سے

لی وسعتِ رحمت کو دیکھ کر تیری
گناہ اتنے کئے ہیں کہ کچھ حساب نہیں
ں سے شرم ہمیں ہے حجاب ہی سارا
حیا ہمیں تمھیں غیروں سے کچھ حجاب نہیں
کوئی رنگ ہے بیٹھے ہو منہ بنائے ہوئے
یہ کوئی بزم ہے ساغر نہیں شراب نہیں

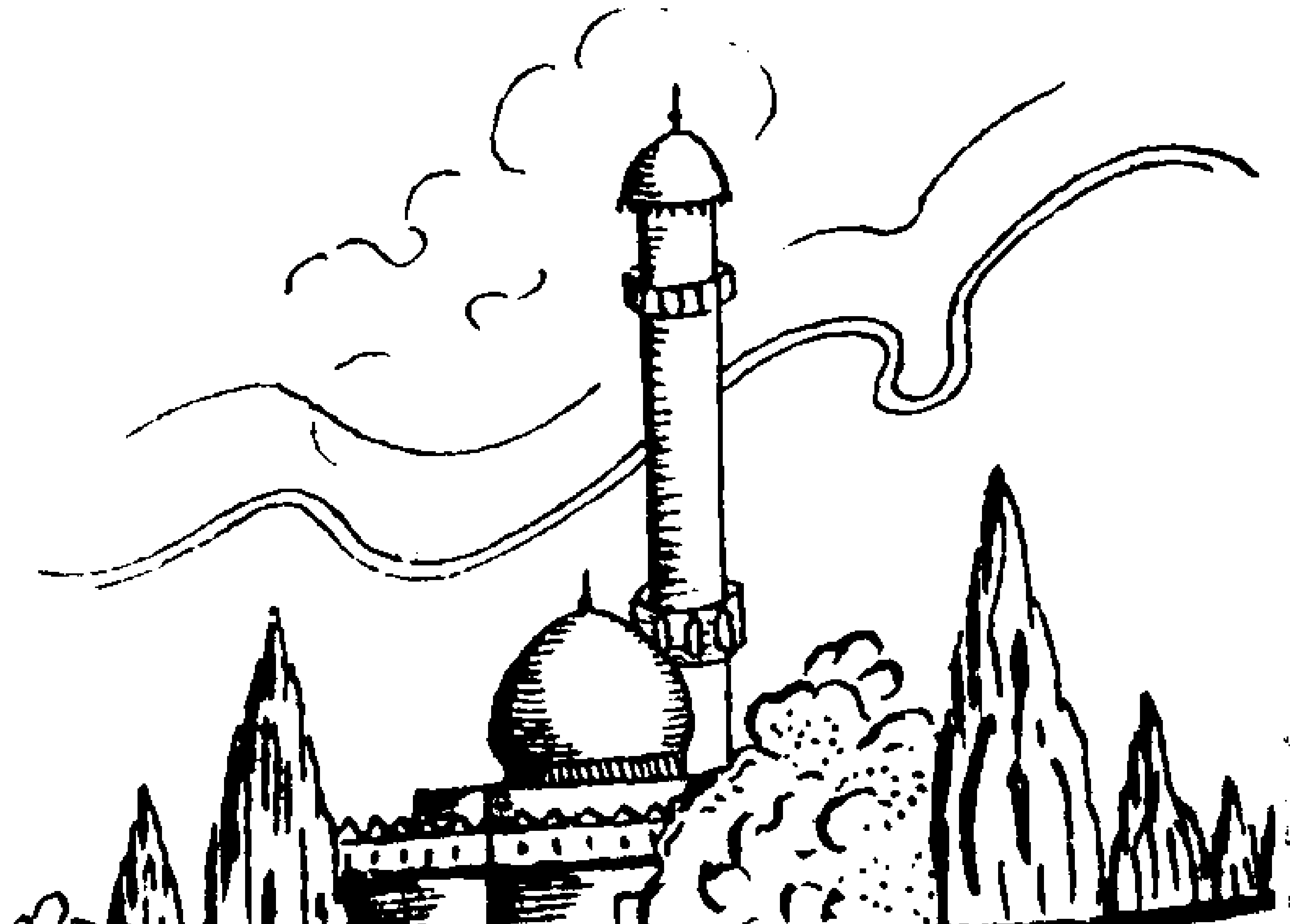

Marfat.com

معین

نواب معین الدولہ بہادر مدظلہ العالی نواب سر آسمان جاہ بہادر کے فرزند ہیں ۷ ذیقعدہ ۱۳۰۱ھ کو حیدرآباد میں تولد ہوئے اور خانگی طور پر تعلیم ہوتی رہی ۱۳۱۷ھ میں آپ کے والد نے خلعت یتیمی دیا تو حضور غفران مکان نے اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیا۔ ۱۳۲۴ھ میں آپ کی والدہ شہزادی پرورش النساء بیگم صاحبہ نے انتقال کیا تو حضور نے پائیگاہ سر آسمان جاہ کا والی آپ کو مقرر فرمایا ۱۳۲۳ھ میں آپ نے محکمۂ مال کے کام کا تجربہ حاصل فرمایا، ۱۳۳۰ھ میں اعانت جنگ اور ۱۳۳۱ھ میں معین الدولہ خطاب سے سرفراز ہوا۔ ۲۵ صفر ۱۳۴۲ھ کو آپ صدرالمہام صنعت و حرفت مقرر ہوئے، غرۂ رجب ۱۳۴۳ھ کو صدرالمہام افواج مقرر ہوئے مگر بعد میں آپ سبکدوش ہوگئے،

آپ کو بچپن ہی سے شاعری اور شکار کا شوق ہے دونوں میں آپ نے خصوصیت حاصل کی ہے نہایت اچھے شاعر ہیں اور بڑے مشہور قادر انداز، ۱۳۳۱ھ میں آپ بغرض شکار کشمیر تشریف لے گئے جہاں بڑے بڑے معرکہ کے شکار کئے ہیں جو مدت تک حیدرآباد کے بچے بچے کی زبان پر

Marfat.com

نواب معین الدولہ بہادر

Marfat.com

Marfat.com

آپ حد درجہ سادہ مزاج، ہمدرد، شفیق اور نیک طینت امیر ہیں۔

بوالہوس عشق میں اے شعبدہ گر کچے ہیں — گو بڑے چاہنے والے ہیں مگر کچے ہیں
آتشِ سوزِ نہاں اور بھڑک تھوڑی دیر — بیخِ مژگاں پہ ابھی لختِ جگر کچے ہیں
یہ چھیڑ اچھی نہیں اس ناوکِ بیداد کے ساتھ — تیرے انگور ابھی زخمِ جگر کچے ہیں
غیر کے فقروں میں آجائیں تو کچھ دور نہیں — لاکھ پختہ ہیں وہ کانوں کے مگر کچے ہیں
چھٹ گئے کنجِ قفس سے بھی تو کیا اے صیاد — تابِ پرواز کہاں ہے ابھی پر کچے ہیں
بڑھ کے شیشہ سے بھی عشاق کے دل ہیں نازک — اے بتو رہتے ہو تم جن میں وہ گھر کچے ہیں

اے معین اہلِ حسد میں نہیں دوراندیشی
پختہ کاری کا تو دعویٰ ہے مگر کچے ہیں

رلا رہا ہے زمانہ ہنسا ہنسا کے مجھے — بگاڑتا ہے مقدر بنا بنا کے مجھے
تم اپنی طرز میں یکتا میں اپنے رنگ میں فرد — جفا کے ڈھنگ تمہیں یاد ہیں وفا کے مجھے
گلہ کروں کسی نا آشنا کا کس منہ سے — کہ یاد ہیں ستم و جورِ آشنا کے مجھے
بتوں کا عشق ہے دل میں مگر یہ خوف بھی ہے — کہ انفعال نہ ہو روبرو خدا کے مجھے

عدو کا ہوں میں عدو اور دوست کا ہوں دوست
معین دیکھ لیا سب نے آزما کے مجھے

غیروں کی دوستی پہ نہیں اعتبارِ دل — یہ رنگ کیا سمجھتے ہو تم پائیدار ہے
وہ ہے عدو کی بزم ادھر اور سو طرح کے رنگ — میں ہوں سکوتِ شب غمِ انتظار ہے

Marfat.com

چاہا جو اُس نے مجھ کو عدو کٹ کے مر گئے
تلوار ہے کوئی کہ ستمگر کا پیار ہے

ہے داغ عشق ہی سے مرے دل کی خیر یاں
یہ ایک پھول لالہ چمن کی بہار ہے

میرا کوئی رفیق نہیں شام ہجر میں
دل ہے تو وہ بھی اس کے لئے بیقرار ہے

دل جس کا خوش ہو اسکو ہے ہر حال میں خوشی
باد خزاں بھی رشکِ نسیم بہار ہے

کیا غم ہے اے **معینؔ** مجھے میزان حشر کا
پلّے پہ میرے رحمت پروردگار ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اعجاز

حضرت ملکۂ دکن دلہن پاشا مدظلہا —— آپ نواب جہانگیر جنگ بہادر ابن نواب حیدر الدولہ حیدر جنگ بہادر ابن حیدر الملک رفیع الدولہ بہادر کی صاحبزادی ہیں، آپ کی دادی راحت النساء بیگم صاحبہ قبلہ نواب احسن الدولہ بہادر خلف غفران منزل نواب ناصر الدولہ بہادر کی صاحبزادی تھیں، آپ کے والد اعزاز موروثی شہزادگی، جاگیر، منصب اور خطاب سے سرفراز تھے، آپ کی تعلیم و تربیت والد بزرگوار ہی کی نگرانی میں ہوئی اور آپ کا عقد مبارک حضور بندگان عالی اعلیٰحضرت نواب میر عثمان علیخاں بہادر خلد اللہ ملکہ سے ۱۹ صفر ۱۳۲۴ھ (۱۳۱۵ف) کو (جبکہ بندگان عالی ولیعہد تھے) حضرت نواب میر محبوب علیخاں بہادر نے فرمایا، والا شان پرنس آف برار نواب میر حمایت علیخاں بہادر اعظم جاہ ولیعہد و سپہ سالار عساکر آصفی آپ ہی کے بطن مبارک سے ۸ محرم ۱۳۲۵ھ کو اور والا شان شہزادہ معظم جاہ بہادر ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ کو تولد ہوئے آپ نے ۱۳۵۴ھ میں فریضۂ حج و زیارت بھی ادا فرمایا ہے، شعر و سخن سے

Marfat.com

آپ کو نعت سے بھی بے حد لگاؤ ہے۔ نعت کے اشعار بھی زبانی ہیں۔

ان کو عہدِ وفا کی لاج نہیں
دردِ دل کا کوئی علاج نہیں

حالِ بیمار عشق کبھی سن تو کرو
کیا حسینوں میں یہ رواج نہیں

دو ہی دن میں بدل گیا نقشہ
کل جو تھا لطف مجھ پہ آج نہیں

بوئے گیسو صبا جو لائی ہے
دل کو تسکین ہے اختلاج نہیں

سچ ہے سب خسروِ دکن کے سوا
کوئی شایانِ تخت و تاج نہیں

سارا عالم ہے بندۂ اخلاق
کوئی سلطان سا خوش مزاج نہیں

درد و رنجش لگا ہوا دل کو
اب دوا کی کچھ احتیاج نہیں

کیا تجھے عشق ان سے اے اعجاز
سنگ و شیشہ میں امتزاج نہیں

میرا مولا درِ اقدس پہ مجھے لایا ہے
آج کیا اخترِ طالع نے شرف پایا ہے

بڑھ کے جب باب علی رضی سے نظر آیا گنبد
مرحبا صلِ علیٰ لب پہ مرے آیا ہے

ہے وہ در آپ کا دربان ہیں جس کے جبریلؑ
اور اسی باب سے خالق کا سلام آیا ہے

روضۂ پاک پہ دیکھی وہ تجلی جس سے
طورِ پر حضرت موسیٰ نے بھی غش کھایا ہے

کیا بشر کی ہے حقیقت جو ثنا و صف کرے
شان میں آپ کی لولاک لما آیا ہے

عرضِ مقصد ہو کیا میں کہ یہاں کی تقریب
کس زباں سے کہوں ملیں جو جواب آیا ہے

اے مسیحِ دو جہاں لطف ہوا اعجاز پہ بھی
سب مریضوں نے یہیں جامِ شفا پایا ہے

Marfat.com

آدا

ف بیگم —— حیدرآباد کی رہنے والی ہیں اکثر نسوانی رسائل میں آپ کا کلام طبع ہوتا ہے بڑے اچھے شعر کہتی ہیں۔

راکر دل پہ اک بجلی سی وہ چلتے ہوئے آخر
تڑپتے رہ گئے ہم رہ گئے نیم جاں ہو کر
وا اب خیر سود کی ہمارے بزم جاناں میں
نگاہیں انکی دلبر ہو گئیں برق تپاں ہو کر

کامیاب ایک مدعا نہ ہوا
نخل امید کا ہرا نہ ہوا
آپ وعدہ تو ہم سے کر لیتے
آ... ست کیا وہ وفا ہوا نہ ہوا

آدا

...حق احمد کی اہلیہ اور بڑی اچھی شاعرہ ہیں عموماً مشاعروں کی طرحوں میں غزلیں ...ہتی ہیں

...ر جہاں ہمارا شہ ذی وقار ہے
یکتائے روزگار یہی شہریار ہے
...شن مہک رہا ہے دکن میں بہار ہے
بلبل چہک رہا ہے کھلا لالہ زار ہے
...ں باغ جھوم رہا ہے خوشی سے آج
نکہت گلوں کی آج گلوں پر نثار ہے
...ان علی کے سایہ میں پھولے پھلے دکن
تجھ سے دعا یہی مرے پروردگار ہے

آدا

...حامد نظامی کی اہلیہ حیدرآباد کی رہنے والی اور بڑی اچھی شاعرہ ہیں۔

...یوں نہ رہے اوج ثریا پہ مقدر
قسمت سے ملا ہے شہِ دیندار دکن کو

Marfat.com

ہر سمت سے آتی ہے ہوا عطر میں ڈوبی
پھولوں نے کیا غیرت گلزار دکن کو

ہر سرو ہی غیرت طوبیٰ ہے یہاں کا
بوٹوں نے بنایا ہے خطر حدار دکن کو

ہر جا پہ زرافت دیکھ کے جاں بخش فضائیں
فردوس نشاں کہتے ہیں اغیار دکن کو

اے ابر سخا جود و کرم عام ہے تیرا
بخشش نے تری کر دیا گلزار دکن کو

روشن ہیں ترے رخ سے علامات سیاست
جلووں نے کیا جنگلے پرانوار دکن کو

ادیب

عابدہ بیگم ـــــ بمبئی میں رہتی اور شعر بھی خوب کہتی تھیں معلوم نہیں اب کہاں ہیں، حیدرآباد ہی کی رہنے والی تھیں۔

قوم ہر مشکل تری ہو کر یوں آساں ہے
ترا ہر فرد ہمدردی کا جب خواہاں ہے

اب بھی ہمت کرے تو ہو کشائش پھر نصیب
پھر نگاہوں میں وہی اگلی سی تیری شان ہے

چھوڑ دے اب تو نفاق اور کر لے باہم اتفاق
تیری کلفت دور ہو پھر عیش کا ساماں ہے

کام لو ایثار سے ہمت کرو ہمت کرو
قوم کے کام آؤ لوگو تن میں جب تک جاں ہے

اسیر

رحمت بیگم ـــــ حیدرآباد کی رہنے والی ہیں رسالہ شہاب میں آپ کا اکثر طبع ہوتا ہے شعر خوب کہتی ہیں۔

دیکھنا پیدا ہوا اس سے کسی کو اشتباہ
روئے زیبا پر نگاہِ شوق جم جانا نہیں

ناصحا اس لطف سے بالکل ہی تو نا آشنا
خوب ہم سمجھے ہوئے ہیں ہم کو سمجھانا نہیں

Marfat.com

اشتیاقِ دید میں ہر دم گزرتا ہے اسیرؔ	ہم نے کب ملنے کو ان کے منتظم جانا نہیں

افسرؔ

ام الخیر عزیز فاطمہ ـــــــ حیدرآباد کی رہنے والی ہیں محبوبیہ گرلز اسکول میں تعلیم پائی ہے شعر بھی خوب کہتی ہیں۔

اے میرے وطن کے بھائی بہنو!	آؤ میری ایک بات سن لو!
ہے علم کا اب جہاں میں چرچا	بجتا ہے ہر اک جگہ یہ ڈنکا
ہمت سے کرو جو کام اپنا	روشن ہو جہاں میں نام اپنا
ہے تم میں ضرور ہوشمندی	پیدا ہو خیال میں بلندی
ہمت سے بنے ہیں سینکڑوں کام	ہمت والوں کا ہے بڑا نام
کہنے کا مرے برا نہ مانو	مجھکو اپنی رفیق جانا

انجمؔ

نواب حیدر یار جنگ طباطبائی مرحوم کی دختر ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں۔

سختی کے بعد آتی ہے سرحد مراد کی	یہ شاہراہ ملتی ہے دشتِ بلا کے بعد
انجمؔ ہے یہ آصف سابع بعزّ و جاہ	فتح و ظفر جلو میں ہو فضلِ خدا کے بعد

انجاد

کمال النساء ـــــــ نواب خسرو جنگ بہادر فرزند ارجمند افسر الملک مرحوم کی اہلیہ سکندر جہاں بیگم کی والدہ ہیں، سکندر بیگم نے ۱۳۴۰ھ میں بائیس سال

Marfat.com

کی عمر میں انتقال کیا، تو آپ کو اپنی جواں مرگ بیٹی کا بے انتہا غم ہوا چنانچہ اسی سلسلہ میں آپ نے ایک مثنوی "غمگسار بیوہ" کے نام سے شائع کی، حیدرآباد کے شریف اور معزز گھرانے سے ہیں، سکندر بیگم مرحومہ کی قبر پر رہتی ہیں ساری دنیا کو چھوڑ کر بیٹی کی گور پر بیٹھی رہتی ہیں۔

حمد باری میں سر جھکا کے قلم ۔۔۔ شاخ طوبیٰ کا بن گیا ہمدم
بارور کیوں نہ ہو وہ ذی پایہ ۔۔۔ حمد حق ہے اسی کا سرمایہ
نَے میں گویا زباں اسکی ہے ۔۔۔ ہر رگِ گل میں جان اسکی ہے
یہی خامے سے آرہی ہے صدا ۔۔۔ حیّ و قیوم تیری ذات سدا
دو جہان تیرے اختیار میں ہے ۔۔۔ عقل انسان کی کس شمار میں ہے
یاں نہیں عجز کے سوا چارہ ۔۔۔ جُہد لکھنے کا ہے کسے یارا
سرورِ کائنات فخرِ رسل ۔۔۔ باغِ عالم کے سر سبد ہیں گل
بے حساب ان پہ ہو درود و سلام ۔۔۔ کہ وہ ہادی ہیں اور خیر انام

اے سکندر جہاں کہاں ہو تم ۔۔۔ دخترِ مہرباں کہاں ہو تم
کس نے تمکو جدا کیا ہم سے ۔۔۔ نہ رہا لطفِ زندگی غم سے
میری نورِ نظر کہاں ہو تم ۔۔۔ رنج فرقت سے مرے ہوش ہیں گم
عدم آباد کو کیا آباد ۔۔۔ مجھ ضعیف کو کر دیا برباد

Marfat.com

باطن
حسینی بیگم

حسینی بیگم ـــــ حیدرآباد کی رہنے والی ہیں اور شعر بھی خوب کہتی ہیں۔ نثر بھی بڑی اچھی جانتی ہیں۔ ایک کتاب "حمایت الاسلام" کے نام سے شائع کر چکی ہیں جس میں فرائض اور اخلاق پر چند سبق ہیں۔ نظم و نثر دونوں لکھتی ہیں۔

شاہِ دکن کی ہم پہ عنایت عظیم ہے   اہلِ دکن سے اس کو محبت عظیم ہے
خاک کا پتلا ہے باطن آدمی   دل کو دیکھئے تو اپنا پایا نہ تھا

باقرہ
عصمت النساء بیگم

عصمت النساء بیگم ـــــ حیدرآباد کی رہنے والی اور صاحبزادی سعادت النساء بیگم (بنتی سر وقار الامراء بہادر) کی اتالیقہ تھیں۔ شعر بھی بڑے چپکے کہتی تھیں۔ چند سال سے معلوم نہیں کہاں ہیں۔

عیب سے خالی نہیں کوئی بشر   دوسروں کے عیب پر مت کر نظر
مان لو میرا کہا اے ساجو   یاد رکھو یہ نصیحت دوستو!
تم کرو ضائع نہ ان اوقات کو   کام میں لاؤ انہیں دن رات کو
آج کا جو کام ہے ہو جائے آج   کامیابی کا رہے تا سر پہ تاج

بلبل
…النساء بیگم

…النساء بیگم ـــــ کیپٹن سید محمد صاحب مرحوم کی صاحبزادی اور مسٹر شیخ یاور علی صاحب دل تعلقدار ضلع کریم نگر کی اہلیہ ہیں۔ تعلیم یافتہ خاتون

Marfat.com

اور شعر بھی بڑے اچھے کہتی ہیں۔

گلدستۂ ریاضِ رسولِ خدا علیؑ
مشکل کشا علی و شہ لافتیٰ علی ...

نفسِ نبی و قاسمِ فردوس ظلِ رب
کشتیٔ دینِ حق کے ہو تم ناخدا ...

سب دور ہو بلا نہ ہے کچھ بھی خوف و بیم
جب ڈر کے وقت منہ سے نکلتا یا ...

سردار انبیا و وصیٔ رسولِ حق
سالارِ اولیا و شہِ دوسرا ...

برق

بشیر النساء بیگم —— نواب محمد عمر خاں وفا مرحوم کی صاحبزادی اور نوا... سر افسر الملک کی نواسی تھیں، شعر بڑے اچھے کہتی تھیں عین جوانی ... فوت ہوئیں۔

ہم ترے بندے ہمارا تو خداوند کریم
دستِ قدرت میں ترے دونوں جہا...

بن ترے حکم کے پتا نہیں ہلتا ہرگز
اذن سے تیرے ہی چلتی ہے زمانے میں ...

تجھ سے پوشیدہ نہیں راز کسی کا کوئی
کہ تری ذات سے ہے اسرارِ نہانی ک...

تیرے کوچے کی گدائی کی تمنا ہے مجھے
میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ ملے ...

کر دئے برقِ تجلی نے مگر حوصلے پست
تم کو واللہ بڑی دور کی سوجھ...

بشیر

بشیر النساء بیگم —— مرزا ضامن علی غازی کی رفیقۂ حیات ہیں ... ہی کی رہنے والی اور بڑی اچھی شاعرہ ہیں، جامعۂ عثمانیہ سے بی اے کیا ...

Marfat.com

ضبط کب تک ہو کہاں تک جان مشکل میں رہے / اب تو ناممکن ہے میرا رازِ دل دل میں رہے
جان جاتی ہے چلی جائے بلا سے مجھ کو کیا / آبرو میری جو چشمِ نازِ قاتل میں رہے
الٹ جاتی ہے قسمت بھی زمانہ جب پلٹتا ہے / جواب دشمن ہے اپنا وہ کبھی تھا ہم راز اپنا
یقین امید کیا رکھیں چمن میں ہم صفیروں سے / لگائی آگ انھوں نے جب جلایا آشیاں اپنا

ترک

اقبال بیگم —— گرامی کی بیوی ہیں شعر بھی اچھے کہتی ہیں سرکار کی طرف سے کچھ وظیفہ مقرر ہے۔ گرامی کے انتقال تک حیدرآباد میں تھیں اب غالباً لاہور میں ہیں۔

گرفتاری کا سودا عاشقِ دلگیر رکھتے ہیں / کہ گردن میں کمند اور پاؤں میں زنجیر رکھتے ہیں
ہے کیا حاجت بھلا کوسِ علم کی ہم فقیروں کو / کہ ہم آہِ سحر اور نالۂ شبگیر رکھتے ہیں

تراب

تراب النساء بیگم —— حیدرآباد کی رہنے والی ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں۔

چشمِ بد دور آج مرکز بن گیا / حیدرآباد دکن تعلیم کا
جانتے ہیں سب حقیقت علم کی / علم کیا شے ہے کہوں کیا میں بھلا
آدمی بنتا ہے اس سے باتمیز / اور آتا ہے سلیقہ کام کا
چاہیئے تعلیم نسواں میں ضرور / ہم کریں عربی کا جاری سلسلہ
پڑھتی ہیں انگریزی اردو فارسی / لڑکیاں اپنی بصد صدق و صفا

Marfat.com

کیسی غفلت کیسی نادانی ہے یہ　　　مطلقاً جانیں نہ وہ عربی ہے کیا

تقیہ

تقیہ بیگم —— حیدرآباد کی رہنے والی اور مدرسہ انجمن خواتین دکن کی اُستانی نہایت شریف، پاکباز اور تعلیم یافتہ خاتون تھیں انجمن کے مدرسہ میں مفت تعلیم دیتی تھیں انہیں کی کوشش اور محنت سے مدرسہ نے اس قدر ترقی کی تھی کہ اسکی تعلیمی حالت کی عمدگی کی وجہ سے سررشتۂ تعلیمات نے ماہوار چالیس روپیہ کی امداد منظور کی تھی، اسی مدرسہ کی خدمت کرتے کرتے ۱۹۲۵ء میں مریں، شعر بھی خوب کہتی تھیں، انجمن کے سالانہ جلسہ میں ایک نظم پڑھی تھیں جس کے چند شعر نقل کئے جاتے ہیں۔

پھولا پھلا رہے یہ باغ دکن ہمارا　　　یہ ہے چمن ہمارا یہ ہے وطن ہمارا

دل تیرِ جہل سے تھے مدت سے اپنے مجروح　　　اب بھر چلا ہے کچھ کچھ زخم کہن ہمارا

ہم نفسِ بد کو ماریں اس سے مراد یہ ہے　　　اے بی بوا سی ستے ہے نام زن ہمارا

خذ ما صفا کے معنی دع ما کدر کا مطلب　　　یہ چال ہو ہماری یہ ہو چلن ہمارا

ثریا

ز بیگم —— حیدرآباد کی رہنے والی اور آج کل ورنگل میں مقیم ہیں، شعر خوب کہتی ہیں۔

وفورِ جوشِ عقیدت سے شاخ شاخ ہے خم　　　کہ باغباں نے نیا خلعت کتاں بدلا

Marfat.com

حیاتِ نو متبسم ہے پھول پھول پہ آج
کلی کلی کا جنم کیا ہی دلستاں بدلا
شجر شجر پہ بہارِ زمردیں چھائی
روش روش پہ نیا فرش کہکشاں بدلا

جہاں

جہاں بانو نقوی ——— مسٹر ابو رضا بیرسٹر مرحوم کی دختر نواب دولت یار جنگ فدائی کی نواسی اور نور الحسن نقوی بی، اے کی شریک حیات ہیں، جامعہ عثمانیہ سے بی، اے کامیاب کیا ہے، فوقانیہ گرلس اسکول کی صدر معلمہ ہیں آج کل اعلیٰ تعلیم کے لئے یورپ گئی ہوئی ہیں نظم و نثر خوب لکھتی ہیں، افسانوں کا ایک مجموعہ "رفتارِ خیال" کے نام سے طبع ہو چکا ہے۔ شعر بھی خوب کہتی ہیں:

صبا کی چال پہ نکہت کی بادہ پیمائی
عجب نہیں جو روش شیخ ناگہاں بدلا
چٹک چٹک کے بنی رشکِ کہکشاں غنچے
چمک چمک کے ستاروں نے آسماں بدلا
جبیں سائی کا سودا اُدھر ہی لے کے گیا
جہاں جہاں دہ صنم سنگِ آستاں بدلا
نگاہِ ناز اُدھر سے ادھر کو پھرنا تھا
کہ مثلِ قبلہ نما طالعِ جہاں بدلا
بزمِ ہستی آشنائے شامِ مستی ہو چلی
مہرِ تاباں کی درخشانی میں پستی ہو چلی
نادرِ انجم چھپ گیا تاروں کی بستی ہو چلی
اور مسلط چار سو یک گونہ مستی ہو چلی
شام کے آغوش میں مہرِ تاباں روپوش ہے
شب کی تاریکی میں دنیا عمل روپوش ہے

Marfat.com

جیلانی

نواب سردار نواز جنگ بہادر سابق ناظم ٹپہ سرکار عالی کی صاحبزادی ا
نواب ظہیر یار جنگ بہادر اول تعلقدار گلبرگہ شریف کی اہلیہ ہیں، شعر و سخن
بڑی دلچسپی ہے بڑے اچھے شعر کہتی ہیں رسالۂ النسار میں ایک معمہ شا
ہوا تھا جسے آپ نے حل کر کے بھیجا تھا اُسی کو نقل کیا جاتا ہے،

آپ کا اُردو رسالۂ النسار — مجھ سے تعریف اسکی ہو کیونکر ادا
صفحۂ انتیس کا مضمون بھی — غور سے میں نے اسے دیکھا پڑھا
کیا عبارت اور کیا اچھا سوال — آپ ہی کی عقل تھی دل آپ کا
عرض جو کچھ ہے اسے کیجے قبول — گر قبول افتد زہے عز و عطا
بات تو یہ ہے ذرا سی فکر میں — بھید جو کچھ تھا وہ سارا کھل گیا
خط سے جیلانی کا دل کہتا ہے یہ — واہ کیا اچھا معمہ حل ہوا

جیلانی

جیلانی بیگم —— حیدرآباد کی رہنے والی خواجہ حسن نظامی سے بیعت
ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں۔

اے شاہِ کربلا تو ہمارا سلام لے — اے آلِ مصطفیٰ تو ہمارا سلا[م لے]
دی جان اپنے نانا کی امت کیواسطے — فرزند مرتضیٰ تو ہمارا سلا[م لے]

شمر سے شہ نے کہا کیسی ستمگاری ہے — سر کے لینے کی میرے ہوتی یہ تیا[ری]
ہائے افسوس چمن لوٹ لیا زہرہ کا — ہوئی کونین میں کسطرح تری خو[اری]

Marfat.com

حافظہ

قمر النساء بیگم —— حیدر آباد کی رہنے والی ہیں شعر بھی اچھے کہتی ہیں

بیٹھے بیٹھے آگیا اک دن خیال — اسکے آنے سے ہوا بیحد ملال
یاد تڑپانے لگی ماں باپ کی — زندگی میں قدر جنکی کی نہ تھی
چل بسے دنیا سے آیا ہوش تب — رنج کرنا اس گھڑی تھا بے سبب
جا کے گورستان میں مل لیجئے — حال دل کچھ اپنا کہہ سن لیجئے
الغرض سے شہر خموشاں کو رواں — ہوگئی میں دل تھا بیحد ناتواں
جب پڑی مرقد پہ پیاروں کے نظر — خاک میں سوتے پڑے تھے بیخبر
ایک برچھی آن کر دل پر لگی — تھام ہاتھوں سے کلیجہ میں جھکی

حجاب

امۃ الزہرا —— نواب شہید یار جنگ بہادر کی شریک حیات ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں۔

ستارہ اوج پہ ہے دور آسماں بدلا — گرہ کھلے جشن نے پھر رنگ بوستاں بدلا
مجھے بھی دھن تھی کہ کچھ مدح نقش پا لکھوں — جو یوں ضمیر پکارا کہ وہ گماں بدلا
یونہیں ہو جشن مسرت سدا بجاہ و حشم — ہو جوش گل میں یونہی رنگ بوستاں بدلا
حضور عالیہ شہزادگان والا تبار — شباب سرور بہجت نوجواں بدلا

حیاؔ

صغرا بیگم ——— ڈاکٹر صفدر حسین مرزا مرحوم کی صاحبزادی اور ہمایوں مرزا بیرسٹر ایٹ لا کی اہلیہ اور بڑی قابل خاتون ہیں، سارے ہندوستان اور یورپ کا سفر کر چکی ہیں، کئی ایک تصانیف شائع ہو چکی ہیں مدت تک رسالہ النساء بھی نکالتی رہیں، قومی کاموں کا بڑا شوق ہے، کچھ نہ کچھ کرتی ہی رہتی ہیں۔

گل میں شجر میں تو ہے شمس و قمر میں تو ہے ہر جا چمک رہا ہے ہر جا پہ تیری بو ہے
الٰہی تو دے اپنی الفت مجھے ہو دنیائے فانی سے نفرت مجھے
میں دنیا میں جب تک کہ زندہ رہوں عطا کر خدایا تو صحت مجھے
آنکھ میں نور ہو دل میرا منور ہو جائے بجز تجلی کے تیرے اور نظر کچھ بھی نہ آئے
بے خبر سب سے رہوں محو تصور ہو کر یاد تیری مجھے دنیا کے بکھیڑوں سے چھڑائے
ناز کیوں کر نہ کروں اپنے مقدر پہ بھلا کھل گئی دل کی کلی روضۂ خواجہ دیکھا
میرے خواجہ مری بگڑی کے بنانیوالے مقصدوں اور مرادوں کے دلانیوالے
کوئی کیوں آئیگا تربت پہ بھلا مرے بعد خاک آ آ کے اڑائیگی صبا میرے بعد
جیتے جی قدر کسی نے بھی نہ جانی افسوس روئیگا کون میرے غم میں بھلا میرے بعد

حیاؔ

کسی مدرسۂ نسواں کی معلمہ اور مفید صاحب سے مشورہ کرتی ہیں حیدرآباد کی رہنے والی ہیں، مشاعروں میں اپنی غزل بھی بھیجتی ہیں۔

Marfat.com

شہ انبیا پہ میرا جو نہ دل نثار ہوتا — تو حیا جہان بھر میں نہ میرا وقار ہوتا
جو کرم کا تیرے خالق نہ امیدوار ہوتا — نہ گناہ بندہ کرتا نہ گناہگار ہوتا
برے دل پہ کاش پڑتا جو نبی کے رخ کا پرتو — میری جان میں جان آتی مجھے کچھ قرار ہوتا
دین کی آج الفت جو نہ ہوتی اپنے دل میں — یہ محال تھا حیا کا کوئی پردہ دار ہوتا

رابعہ

بیگم —— رقیہ بیگم کمتر مرحومہ کی دختر اور رسا کی بہن ہیں، رابعہ اور نعیمہ دونوں تخلص کرتی ہیں، خاصی تعلیم یافتہ ہیں، محبوبیہ گرلز اسکول میں معلمہ شعر خوب کہتی ہیں۔

ہوں چہکنے والی بلبل ہے نام میرا — پھولوں کی ڈالیوں پہ ہر دم قیام میرا
ل پہ جا چہکنا اس گل پہ جا پھدکنا — میٹھے سروں میں گانا سننا یہ کام میرا

برہم تھی مزاج یار اگر برہم نہ تھا — بخت یاور تھا دل وحشی مگر بے رم نہ تھا
یا کس وقت یارب مریض غم کے پاس — لب میں گویائی نہ تھی آنکھوں میں باقی دم نہ تھا
یہ جب سے طبیعت خوگر حرماں ہوئی — تھا ہجوم یاس لیکن دل پہ بند غم نہ تھا

رعنا

یم —— حیدرآباد کی رہنے والی ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں رسالہ نسا لاہور میں آپ کا کلام اکثر طبع ہوتا ہے مضمون بھی لکھتی ہیں۔

ن تم سے ہم، اگر معلوم یہ ہوتا — تمہاری چاہ مجبور نہ دیگی آسماں ہو کر

Marfat.com

کیا گرویدہ تم نے جس سے اس سے تو بہتر ہے ‏ ‏ کرو تسخیر اک عالم کو تم شیریں زباں ہو کر

زہرہ

زہرہ بیگم ـــــــ سید امیر حسن صاحب وظیفہ یاب اول تعلقدار کی دختر اور علم دار حسین صاحب کی اہلیہ ہیں۔

دیکھ کر تاج محل ہو گئی حیرت مجھ کو ‏ ‏ کیا کہوں کیسی ہوئی پھر تو مسرت مجھ کو
ایک ہی دفعہ جو دیکھی ہے عمارت اسکی ‏ ‏ دیکھوں کیونکر جاکے یہی ہوتی ہے خواہش
عقل کو دخل نہیں ایسی ہے تعمیر اسکی ‏ ‏ ساری دنیا میں جدا ہی تو ہوتی ہے تصویر اسکی
صبح سے تمام ممالک کے لوگ چلے آتے ہیں ‏ ‏ ہو کے حیرت زدہ سیاح چلے جاتے ہیں
دیکھنا جس کو ہو قدرت کا نمونہ دیکھے ‏ ‏ چاندنی راتیں ہی ... دونا دیکھے

زہرا

زہرا بیگم ـــــــ ڈاکٹر محمد عبد الرب وظیفہ یاب سنٹرل جیل سرجن گلبرگہ کی صاحبزادی اور مولوی سید محمد یوسف الدین مرحوم صوبہ دار گلبرگہ کی ہمشیرزادی کے بطن سے ہیں تعلیم یافتہ اور شاعرہ ہیں، نظم اور نثر دونوں خوب لکھتی ہیں مضمون نگاری کا بھی شوق ہے بڑے اچھے شعر کہتی ہیں، واقعہ ہجرت کو نظم کیا ہے جس کے چند شعر نقل کیے جاتے ہیں۔

مشرکوں نے جو کیں گستاخیاں آنحضرت سے ‏ ‏ آپ نے ترک وطن کا کیا قصد ...
وقت دوپہر کا شدت کی تپش گرم ہوا ‏ ‏ آپ اس دھوپ میں تنہا گئے صد...

Marfat.com

اور فرمایا کہ اے یارِ وفادار سنو! | تم بھی اب چھوڑنے کیواسطے تیار رہو گھر
اس قدر انکو ہوئی اپنی معیت کی خوشی | آ گئے آنکھوں میں صدیقؓ کے آنسو بھر بھر
اور ادب سے یہ کیا عرض کہ ماں باپ فدا | خدمتِ پاک میں دو اونٹنیاں ہیں حاضر

یہ دشت بلا میں ہوئے سامان مہیا | نورِ نظر سید ابرار کی خاطر
خنجر جو تجھے زہر میں تلواریں چڑھیں باڑ | لختِ جگر حیدرِ کرار کی خاطر

مٹ گئے سارے نشانِ اہلبیت | لٹ گیا سب خاندانِ اہلبیت
دھوپ میں پیاسے لڑے بھوکے مرے | پر نہ کھوئی آن بان اہلبیت
ہے یہ حسرت جی میں دیکھوں کربلا | میں رہوں اور آستانِ اہلبیت

سارا

سارا بیگم ——— رقیہ بیگم کمترؔ مرحومہ کی دختر ہیں خاصی تعلیم یافتہ اور اچھی شاعرہ ہیں مدت تک محبوبیہ گرلز اسکول کی معلمہ رہ چکی ہیں۔

جوششِ گریہ نے کر دیا خاموش | قصۂ غم انھیں سنا نہ سکے
کی دمِ نزع اپنے پرسشِ حال | لب کو جنبش ہوئی بتا نہ سکے
یوں سما جاؤ میری نظروں میں | پھر کوئی دوسرا سما نہ سکے

اگر اس نے پوشاک بدلی ہے دھانی | میرا زخمِ دل کیوں ہرا ہو رہا ہے
یہاں خون ہے چشمِ گریاں سے جاری | وہاں اس کو شوقِ حنا ہو رہا ہے

Marfat.com

سلمیٰ

جمال النساء بیگم———مولوی نادرالدین کی دختر اور جناب امجد کی اہلیہ تھیں، نثر اور نظم دونوں لکھتی تھیں چار چھ سال ہوئے کہ آپ نے انتقال کیا، شعر بہت اچھے کہتی تھیں،

وہ یوسفِ گم گشتہ کس جائے نہاں ہوگا کس پہلو میں پوشیدہ وہ راحتِ جاں ہوگا
یہ عالمِ کثرت کب توحید نشاں ہوگا اس جسم کی مسجد میں کب شورِ اذاں ہوگا
میرا عربی آقا اللہ کہاں ہوگا

نہ ہو کوئی ہمرہی ہمرہی ہے نہ ہوں بے خبر میں یہی آگہی ہے
کبھی ہے قیام اور کسی وقت سجدہ کبھی سرکشی ہے کبھی عاجزی ہے
کبھی ٹیس دل میں کبھی لب پہ آہیں مری جان کو اک نہ اک دل لگی ہے
نہ میری سنیں گے نہ بولیں گے مجھ سے عجب بے کسی ہے عجب خامشی ہے

سلطانہ

اکبر النساء بیگم———نواب باقر نواز جنگ مرحوم کی پوتی اور ڈاکٹر مرزا رضا خاں وظیفہ یاب سیول سرجن کی اہلیہ ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں۔

طریقہ آپ نے اپنا جو مہرباں بدلا ادہر زمانہ ادہر رنگ آسماں بدلا
ہوا کچھ ایسی چلی رنگِ دوستاں بدلا زمانہ بدلا زمیں بدلی آسماں بدلا
چمن میں سیر کو آیا جو وہ گلِ رعنا بہار آئی نئی موسمِ خزاں بدلا

Marfat.com

سلطانہ

نواب ذوالقدر جنگ بہادر کی صاحبزادی اور مسٹر محمد اللہ خاں سیشن جج اورنگ آباد کی شریک زندگی ہیں، شعر بھی خوب کہتی ہیں؛

آپ کی دید ہے خدا کی دید — مظہر کبریا سلام علیک
وجد میں آ کے آج سلطانہ — کہہ رہی ہے شہا سلام علیک
عیاں ہوتے بوٹے سے ہے شانِ رحمت — ہے کیا جانفزا مرغزارِ مدینہ

سکینہ

سکینہ بیگم —— نواب خدیو جنگ بہادر مرحوم کی صاحبزادی نواب عماد الملک مرحوم کی نواسی سید رحمت اللہ صاحب قادری کی اہلیہ ہیں نہایت اچھی تعلیم ہوئی ہے شعر بھی خوب کہتی ہیں، اپنے نانا عماد الملک کی مدح میں ایک قصیدہ کہا تھا جس کے چند شعر یہ ہیں۔

عالم ہو تم شفیق ہو تم نکتہ داں ہو تم — فاضل ہو تم ادیب ہو تم خوش بیاں ہو تم
فخرِ دکن ہو باعثِ فخرِ جہاں ہو تم — باذل ہو تم لطیف ہو تم مہرباں ہو تم
اُستادِ شاہِ ملکِ دکن ہو فہیم ہو — عاقل ہو تم عزیز ہو تم قدرداں ہو تم
اقبال و عمر میں ہو ترقی دعا یہ ہے — مونس ہو تم شفیق ہو تم نانا جان ہو تم
مدح و ثنا سکینہ کہاں تک رقم کرے — یکتا ہو تم زمانے میں فخرِ جہاں ہو تم

Marfat.com

نش بیگم

حیدرآباد کی رہنے والی تھیں نظم و نثر دونوں لکھتی تھیں، غزل بھی خوب کہتی تھیں افسوس ہے کہ جوانی میں وفات پائی۔

سینہ چھلنی ہو گیا سن کر فغانِ عندلیب
آہ کیا حسرت بھری تھی داستانِ عندلیب

روز لیجا تا ہے لاکھوں توڑ کر بیدرد پھول
باغباں لینے لگا اب امتحانِ عندلیب

آسماں ہے ایک اور مہر منور بے شمار
لو ابھر آئے ہیں اب داغِ نہانِ عندلیب

شاکرہ

شاکرہ بیگم ——— یوپی کے ایک قدیم اور شریف گھرانے کی خاتون اور مشہود علی صاحب وکیل کی بیوی ہیں، مدتوں حیدرآباد میں رہیں اب غالباً اپنے والد کے ہمراہ وطن چلی گئی ہیں، سالگرہ مبارک ۱۳۵۳ھ کے مشاعرہ میں غزل کہی تھی۔

ٹھیری جو تیری دید ہماری قضا کے بعد
کیونکر جئیں گے وعدۂ صبر آزما کے بعد

دست طلب دراز ہیں کس کی جناب میں
آمین کہیں فرشتے ہماری دعا کے بعد

غفلت میں کھو یا عہدِ جوانی ہزار حیف
ہے فکر زادِ راہ کی بانگ درا کے بعد

جدت پسند ہو تو ستم ہوں نئے نئے
ہاں اور کوئی تازہ جفا اس جفا کے بعد

Marfat.com

شریف

شریف بانو ——— حیدرآباد کی رہنے والی ہیں اور شعر بہت خوب کہتی ہیں، آپ کی نظمیں اکثر رسائل میں طبع ہوتی رہتی ہیں۔

سنتے ہیں ہر خوشی کیلئے یہ ضرور ہے ‌ ‌ سینے میں دل ہو دل میں سکون صبر سے مزید
گھر ہو، وطن ہو، دوست ہوں خاطر ہو مطمئن ‌ ‌ گلشن ہو آشیانہ ہو اور ہو گلوں کی دید
جب یہ نہیں تو عیش و مسرت میں سب آگ ‌ ‌ فرقت میں ذکر وصل بھی ہے کلفت شدید
اندوہگیں دلوں کو مسرت سے کیا غرض ‌ ‌ انکی بلا سے عید قریب آئے یا بعید
دل ہی نہیں کہ جس کی دل کے شاد ہوں ‌ ‌ کسکی نگاہ لطف کو دکھلائیں شوق دید
کنج قفس میں کون ہے بلبل کا ہم نفس ‌ ‌ پھولوں کو کیا پڑی ہو سنائیں نوید عید
کیف شباب عمر میں یوں مست عیش ہو ‌ ‌ ہر شب شب برات ہو ہر روز روز عید

شہزاد

حیدرآباد کی ایک خاتون ہیں شعر بھی نہایت اچھے کہتی ہیں ان کا ایک لاجواب سہرا ہمارے پاس ہے جس کے چند شعر نقل کئے جاتے ہیں اور حالات معلوم نہ ہو سکے۔

گڑیا کا سہرا

سر اقبال پہ باندھا گیا ہے گلفشاں سہرا ‌ ‌ لڑی مقیش کی کیا ہی بنا ہے کہکشاں سہرا
یہ بیلا ہے یہ گیندا ہے یہ ہے بٹ موگرا دیکھو ‌ ‌ دھتورے کا یہ پھول اس میں ٹکا ہے زرفشاں سہرا

Marfat.com

چنبیلی موتیا جوہی وغیرہ کی سبقت کیا — بنایا ہے فرنگی گل سے تیرا باغیاں سہرا
تری شادی کی محفل کیا ہے اک طرفہ تماشا ہے — کہ سارنگی بجائیں غوک گائیں مچھلیاں سہرا
عجب طبلے کی دیتا ہے ہے شتر تال کیا کہنا — کہ جس سے مست ہو کر کہا رہا ہے قلفیاں سہرا
مبارکباد شہزادے دولہا اور دلہن کو — ہوا ان دونوں کے سر تاجوں کے سر پر گلفشاں سہرا

عصمت

عصمت النساء بیگم —— حیدرآباد کی رہنے والی اور تعلیم یافتہ خاتون ہیں شعر بڑے اچھے کہتی ہیں،

ہم اپنے دل میں آپکا جو گھر بنائیں گے — کعبہ کو توڑ دیر مقدر بنائیں گے
قوس قزح تو آپکی بن جائے گی کماں — کیا اب ہلال عید کو خنجر بنائیں گے
قصر بہشت آپکے لائق ہے واعظو! — ہم اپنا کوئے یار ہی میں گھر بنائیں گے
لکھیں گے گل بدن کو جو خط برگ گل پہ ہم — رگ ہائے گل کو کھینچ کے مسطر بنائیں گے

صغرا

صغرا بیگم غلامخان —— محبوبیہ گرلز اسکول میں تعلیم پا رہی ہیں بڑی اچھی طبیعت پائی ہے خوب شعر کہتی ہیں۔

خموشی سی عالم پہ جب چھا رہی تھی — یہ ہستی سوئے عدم جا رہی تھی
عجب وحشت انگیز تھا وہ سماں بھی — میں صحرانوردی سے گھبرا رہی تھی
اکیلی تھی میں اور دل میں مرے ڈر — مجھے اپنی تنہائی دہلا رہی تھی

سُہانا تھا دشت اور اُجلا سماں تھا ... جہاں بادِ صرصر بھی منڈلا رہی تھی
اور اسوقت میں مجھ کو رحمت خدا کی ... خوش آیند لوری سے بہلا رہی تھی
غرض شانۂ لطف سے شانِ رحمت ... مری اُلجھی زلفوں کو سُلجھا رہی تھی

صفیہ

صفیہ بیگم —— کپتان شہرت مرحوم کی دختر ہیں شہرت نے بڑی محنت سے تعلیم دی تھی شعر بھی خوب کہتی ہیں۔

ہوائے عیش چلی رنگ بوستاں بدلا ... چمن میں بلبلِ شیدا نے آشیاں بدلا
پلادے بادۂ گلرنگ توڑ دے توبہ ... ہمارا طور بھی ساقیٔ مہرباں بدلا

رہ گیا ہے ہر زباں پر ایک افسانہ تیرا ... یوں بنا کر عالمِ ہستی کو چھپ جانا تیرا
اصل مقصد سب کا تو ہی گو جدا گانہ ہو راہ ... ہے کلیسا تیرا کعبہ تیرا بت خانا تیرا

عابد

عابد النساء —— سید عارف الدین صاحب کی دختر ہیں محبوبیہ گرلز اسکول میں تعلیم پا رہی ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں۔

غفلت ہوئے خدا کیا ہم کو ذرا دکھا دے ... الفت تمام کس کا الفت ہمیں سکھا دے
دنیا کا ذرہ ذرہ الفت سے باخبر ہے ... الفت کیا ہے مطلب ہم کو بھی یہ بتا دے
الفت کی لذتوں سے محروم ہو گئے ہیں ... الفت کی نعمتوں کا ہم کو مزا چکھا دے
دنیا کی فرقہ بندی بڑھتی ہی جا رہی ہے ... آپس کے بیر کو سب اب تو خدا مٹا دے

Marfat.com

عزیز

عزیز النساء بیگم ——— مدرسۂ رحمانیہ کی صدر معلمہ تھیں، مدارس نسواں کے مصنوعات کی نمائش ہوئی تو آپ نے ایک نظم کہی بڑے اچھے شعر کہے ہیں، معلوم نہیں محترمہ اب کہاں ہیں،

یہ لوگ آج ہزاروں کدھر کو جاتے ہیں ۔۔۔ عیاں ہے صاف ہمایوں نگر کو جاتے ہیں
لگائی ہے جو نمائش مسز ہمایوں نے ۔۔۔ معلمات و نسواں ادھر کو جاتے ہیں
نہیں ہے یہ کوئی مینا بازار یا میلا ۔۔۔ جہاں پہ عورتیں سب شور و شر کو جاتے ہیں
یہ طالبات کی ہے دستکاریوں کا نمود ۔۔۔ ہزاروں دیکھنے جنکے ہنر کو جاتے ہیں
یہاں پہ جانا ہمارا ہے قوم کی خدمت ۔۔۔ نہ سینما کو نہ ہم ناچ گھر کو جاتے ہیں
مسز ہمایوں مبارک ہو آپ کو یہ کام ۔۔۔ ہم آئے خوش ہوئے اب اپنی گھر کو جاتے ہیں

عسکری

حکیم میر نادر علی رعد کی دختر بلند اختر ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں،

جشن ہر سال شادمانی سے ۔۔۔ ہو فزوں عمرِ جاودانی سے
حیدرآباد مامنِ عالم ۔۔۔ شاہِ عثمان کی قدردانی سے
آپ سلطانِ ملکِ علم و کمال ۔۔۔ رحمتِ حق ہیں مہربانی سے
تا قیامت ہو جشن سالگرہ ۔۔۔ شادمانی سے کامرانی سے

Marfat.com

فاطمہ

فضل النسار ـــــ محمد درویش خاں صاحب کی صاحبزادی اور شمس الدین محمد صاحب علم کی اہلیہ تھیں افسوس ہے کہ سال گذشتہ عین شباب میں فوت ہوئیں شعر بھی کہتی تھیں،

داحمد میں بس اب اے دلِ مضطر نہ مچل
چل مدینہ کی طرف چل تجھے لے چلتے ہیں چل

قمر

صفیہ بیگم ـــــ حیدرآباد کی رہنے والی ہیں آج کل ورنگل میں رہتی ہیں، شعر بھی خوب کہتی ہیں،

زمانے کی گردش کو دیکھا کئے
مقدر کے لکھے کو رویا کئے

چلا کچھ بھی تقدیر پر جب نہ زور
تو لاچار قسمت کو رویا کئے

جو کہا تم نے سب بجا نکلا
جو کہا ہم نے ناسزا نکلا

ظلم تیرا کہ میری مظلومی
جو ہوا حد سے وہ سوا نکلا

چاک کر ڈالا نامۂ عصیاں
تری رحمت کا آسرا نکلا

کریم

کریم النسار ـــــ حیدرآباد کی رہنے والی ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں،

مرادِ ترقی شگوفے کھلے سماں بدلا
نکل قفس سے او بلبل اب آشیاں بدلا

ملا ہے ایک زمانہ خود شہنشہ سلطاں سے
دکن میں دورِ ترقی کا بے گماں بدلا

Marfat.com

حرم میں جلوہ اسی کا ہے بتکدہ میں بھی — مکین ایک ہے دونوں کا پر مکاں بدلا
کہانی قیس کی قصہ مرا نہیں ہے جدا — حقیقت ایک ہے اندازِ داستاں بدلا

کمتر

رقیہ بیگم ——— سید احمد مدنی صاحب کی اہلیہ اور محبوبیہ گرلز اسکول کی معلمہ تھیں، شعر بھی خوب کہتی تھیں،

تجھ کو دیکھا تو نہ آنکھوں میں سمایا پھر عرش — واہ کیا شان ہے اے گنبدِ خضرا تیری
جان اُن پر فدا کئے ہی بنی — تیغِ قاتل کو سر دئے ہی بنی
دل کے ہاتھوں سے ہو گئے مجبور — بارِ الفت کو سر لئے ہی بنی
زمانے نے بنایا ہے کمتر کو ایسا — کہ مرنے سے پہلے فنا ہو رہی ہے

کنیزہ

کنیز فاطمہ ——— حیدرآباد کی رہنے والی ہیں اور خیل گوڑہ میں رہتی ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں ایک ولولہ انگیز نظم کے چند شعر نقل کئے جاتے ہیں،

وہ ہمت کیا ہوئی ہم میں جو تھی اسلام کی بہنو! — مسلمانی ہماری رہ گئی اب نام کی بہنو!
فلاکت چھا رہی ہے چار سو ہم پر زمانے کی — خبر لیکن ہمیں اب تک نہیں انجام کی بہنو
تباہی اک طرف اور پھر شماتت اہلِ دنیا کی — تسلی ہو تو کیونکر ہو دلِ ناکام کی بہنو
زمانہ میں کبھی پلہ ہمارا سب سے بھاری تھا — نہ تھی مطلق ہمیں پرواہ کبھی آرام کی بہنو
کہیں بہتر ہے اک دم ڈوب مرنا ایسی خواری سے — یہ ذلت کی بھی آخر زندگی کس کام کی بہنو!

Marfat.com

نیرِ مہ قوم کی بہبود ہے تعلیم نسواں پر ۔ انہیں پر منحصر ہے اب بقا اسلام کی بہنو!

گوہر

کلثوم بیگم ـــــــ سید علی رضا صاحب منصب دار کی صاحبزادی ہیں
یم یافتہ ہیں اور شعر بھی خوب کہتی ہیں،

ن کے شاہ کو یہ جشن شاہانہ مبارک ہو ۔ شہ عثمان علیخاں جوبلی آنا مبارک ہو
ے میں یہی تھی آرزو کہ جوبلی دیکھیں ۔ مرادیں دل کی اپنی آج بر آنا مبارک ہو
کے رہنے والو قدر جانو اپنے مالک کی ۔ خدا نے تم کو دی یہ نعمت عظمیٰ مبارک ہو
ثمان علیخاں تا قیامت شمس دوراں تک ۔ ہنسی سے اور خوشی سے حکمراں رہنا مبارک ہو

لطیف

فضل النساء بیگم ـــــــ سید مظفر الدین صاحب مہتمم کوتوالی کی صاحبزادی
پروفیسر سید یوسف کی اہلیہ اور منشی فاضل، مولوی فاضل، میٹرک کامیاب
با محبوبیہ زنانہ کالج نام پلی کی معلمہ ہیں شعر بھی بڑے اچھے کہتی ہیں اپنی
می افضل النساء بنت نظام الدین مرحوم تحصیلدار کی شادی میں سہرا کہا تھا

فضل یہ یہ سہرا مبارک تم مبارک ہو ۔ سماں عیش و عشرت کا مبارک تم مبارک ہو
پھول کی کلیاں لچکتی گوہریں لڑیاں ۔ چمک سہرے کی کیا کہنا مبارک ہو مبارک ہو
دریدر شاداں ادہر بھائی بہن خنداں ۔ تمام احباب ہیں گویا مبارک ہو مبارک ہو
ہ شادمانی کا خوشی کی دھوم ہے ہر جا ۔ جہاں میں شور ہے برپا مبارک ہو مبارک ہو

Marfat.com

یہی دلکی دعائیں ہیں یہی سب کی صدائیں ہیں
یہی ہے ہر طرف چرچا مبارک ہو مبارک ہو
خدا کی رحمتیں چھائیں صدائیں عرش سے آئیں
بہارِ گلشن دنیا مبارک ہو مبارک ہو

لیلیٰ

لیلیٰ بیگم —— حیدر آباد کی رہنے والی ہیں، خوب شعر کہتی ہیں،

الٰہی تو یہ قیامت فراق کا غم ہے
تمہارے ملنے سے جتنی خوشی ہو کم ہے
نگاہِ شوق سے گستاخیاں ضرور ہوئیں
مناؤں کیسے وہ نازک مزاج برہم ہے
نئی جفا کوئی پیشِ نظر ہوئی شاید
ستم رسیدہ پہ کیوں آج لطف پیہم ہے

نہ سہی مجھ سے ملاقات جو منظور نہیں
دور ہو مجھ سے مگر دل سے مرے دور نہیں
قدرداں دل ہے تیری جلوہ نمائی کا ضرور
کیا ہوا اگر نگہِ شوق جو مشکور نہیں
مذہبِ عشق میں آسان ہے ہر دشواری
میں بھی مجبور نہیں آپ بھی مجبور نہیں

محمودہ

ڈاکٹر رضا خاں کی صاحبزادی ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں محمودہ اختر کے نام سے آپ کے مضامین بھی سفینۂ نسواں میں طبع ہوتے رہتے ہیں،

موسم بہار کا ہے چمن پر بہار ہے
بلبل فدائے گل ہے گلوں پر نکھار ہے
پھولوں میں تل رہی ہیں سبھی گل کی ڈالیاں
ہر نخل باغ رشکِ صد لالہ زار ہے
میلادِ شہ کا دن ہے کہ یہ روزِ عید ہے
اک بادہ خوار کا سا صبا میں خمار ہے
بلبل چہک کے کہتی ہیں مدت کے بعد پھر
گلشن میں آج آمدِ فصلِ بہار ہے

Marfat.com

مدنی

شہزادی بیگم ——— حیدرآباد کی رہنے والی ہیں آج کل ورنگل میں رہتی ہیں ہندوستان کے اکثر رسائل میں آپ کا کلام طبع ہوتا ہے شعر خوب کہتی ہیں

جہاں کا رنگ پلٹا اک زمانے کی ہوا بدلی
اثر تہذیبِ مغرب کا یہ ہے ساری فضا بدلی

فقط تعلیم نسواں سے نہ اک پردہ ہوا رخصت
مسلمانوں کی طرزِ زندگی حد سے سوا بدلی

ہمیں آزادیٔ مشرب نے بے پردا کیا اتنا
کہ جس فیشن کو دیکھا اپنی نیت بر ملا بدلی

ہمارا خلق بدلا ڈھنگ بدلا ہر عمل بدلا
ہماری چال بدلی طرز بدلی ہر ادا بدلی

ہوائے مغربی نے جوشِ غیرت تک کیا ٹھنڈا
کہ حتیٰ آج اپنی فطرتی شرم و حیا بدلی

خلوصِ باطنی کو ظاہری اخلاق نے بدلا
زمانہ کی ہوائے فطرت از سر تا بپا بدلی

جسے دیکھو وہ شیدائے تہذیبِ مغرب ہے
یہ وہ دَور جس نے سارے مشرق کی فضا بدلی

مریم

مریم بیگم ——— کپتان سید علی رضا مرحوم کی صاحبزادی اور ڈاکٹر صفدر حسین مرزا مرحوم کی اہلیہ تھیں ایرانی الاصل اور شاہانِ مصر کے خاندان سے بلکہ ہز ہائنس سر آغا خان کی بنت عم تھیں، اردو فارسی پر عبور تھا، شعر بھی خوب کہتی تھیں صغرا بیگم صاحبہ ہمایوں مرزا حیا، آپ ہی کی صاحبزادی ہیں،

قیس کا کیا ذکر ہے میرا فسانہ چاہیئے
حال پر غم پر مرے آنسو بہانا چاہیئے

Marfat.com

میرے مرنے کی خبر سنکر وہ بولے طنز سے ۔۔۔ مرنے والے کیلئے کوئی بہانا چاہیئے
اس جہاں میں جا کے بیٹھیں ہم کہاں خبر کوی دوست ۔۔۔ کوئی اپنا بھی تو آخر اک ٹھکانا چاہیئے
قبر میں تنہا ہی مریم امتحاں کا وقت ہے ۔۔۔ یا علیؑ امداد کو اس دم تو آنا چاہیئے

مریم

مریم بیگم ـــــ محمد اسحٰق صدیقی کی ہمشیر اور بڑے اچھے شعر کہنے والی ہیں۔ حیدرآباد کے تعلیم یافتہ طبقہ سے ہیں، کسی کی شادی میں ایک مبارک باد کہی تھی جس کے چند شعر یہ ہیں۔

یہ تجمل تجھے یہ شان مبارک ہووے ۔۔۔ عیش و عشرت کا یہ ساماں مبارک ہووے
خانہ آباد رہے شادی سے دل شاد رہے ۔۔۔ پیارے نوشاد کو مہماں مبارک ہووے
بعد شادی کے تمنائے دلی بر آئے ۔۔۔ اچھے ارمانوں کا ارماں مبارک ہووے
تہنیت کی در و دیوار سے آتی ہے صدا ۔۔۔ جشنِ شادی کا یہ ارمان مبارک ہووے

اسی زمین میں ایک غزل بھی کہی ہے جس کا ایک شعر ہے۔

ہم قفس ہی میں رہے اور رہیں گے مریم ۔۔۔ بلبلو تم کو گلستاں مبارک ہووے

منعم

امۃ الفاطمہ ـــــ عبدالسلام صاحب مرحوم تحصیلدار کی اہلیہ نواب صاحب ارکاٹ کے خاندان سے تھیں، اپنے شوہر کی وجہ سے ... آگئیں اور یہیں عمر گزاری، مضامین بھی اچھے لکھتی تھیں جو النساء وغیرہ ...

Marfat.com

طبع ہوتے تھے، ایک کتاب نظم نامۂ خواب طبع ہو چکی ہے اشعر بھی خوب کہتی تھیں چند ہی سال ہوئے کہ وفات پائی،

مبارک عید قرباں آئی ہر ہر ایک شاداں ہے
خدا کی رحمتوں سے شادماں ہر ایک انساں ہے

رکھے قائم خدا دائم میرے سرکار عالی کو
سخی اور پاک نیت شاہ عثمان علیخاں ہے

گرانی سے پراگندہ تھے محتاج و غنی سارے
کیا خالق نے فضل اپنا یہ سرکا لطف و احساں ہے

نہ کیونکر اپنے دلکو ہو خوشی اس عید قرباں کی
ادہر خالق کی رحمت ہے ادہر شہ حال پرساں ہے

تقاوی دیکے دفع قحط کر ڈالا میرے شہ نے
رعیت ہے دعاگو عید کا ہر گھر میں ساماں ہے

الٰہی ملک و مالک کو مبارک عید قرباں ہو
رہیں آباد سب باہم یہی منشعم کا ارماں ہے

نسیم

ع۔ بیگم ——— حیدرآباد دکن رہنے والی اور بڑی اچھی شاعرہ ہیں، زیب النساء میں آپ کا کلام اکثر نظر آتا ہے،

یہی پوچھا تھا کیا ہے رنگ صحبت ان نوں صاحب
مرے پہلو سے اٹھکر چل دیے وہ بدگماں ہو کر

اثر جذب محبت کا نسیم ان پر ہوا آخر
گلے آکر ملے عاشق سے اپنے شادماں ہو کر

تیر ان کا کبھی خطا نہ ہوا
دل بچا یا جگر نشانہ ہوا

آزمایا ہے کرکے ترک وفا
وہ جفا پیشہ باوفا نہ ہوا

جان دے دی تمہاری فرقت میں
موت آنے کا اک بہانہ ہوا

Marfat.com

نفیس

ن بیگم ——— حیدرآباد کی رہنے والی ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں اکثر رسائل میں آپ کا کلام شائع ہوتا ہے،

جو تجھکو لطف تھا مجھپے تو سب موافق تھے — تری نگاہ جو بدلی تو اک جہاں ...
بیتابئ فراق نہ پوچھو کہ رات بھر — لب پر تمہارا نام تھا نامِ خدا کے ...
ہمارا حالِ دل اور تذکرہ انکی محبت کا — ہوا مشہور اس دُنیا میں آخر داستاں ...

کہاں ہوں کیا کہوں کیا ہوں جہاں ہوں میں پریشاں ہوں
میں فریادِ عنادل ہوں میں دودِ شمع سوزاں ہوں

نالۂ دل مرا رسا نہ ہوا — نامہ بر یہ بھی کام کا نہ ہوا
مثل موسیٰ کے ہوش اُڑ جاتے — خیر گذری کہ سامنا نہ ہوا

نکہت

ع بیگم ——— حیدرآباد کی رہنے والی ہیں، شعر بھی بڑے اچھے کہتی ہیں ...

جفائیں تھیں جو وطن میں وہی ہیں غربت میں — زمیں بدل گئی لیکن نہ آسماں ...
مریضِ غم کی دوا بھی ہوئی دعا بھی ہوئی — یہ سب ہوا نہ مگر حالِ ناتواں ...
گرے بھی رہرواں کوئے دلبر شادماں ہوکر — بچھڑ کر رہ گیا میں ہائے گردِ کارواں ...
صبا چلتی بنی لیکر چمن سے بوئے گل آخر — کہا تو نے نہ کچھ بھی ہائے ظالم باغباں ...
کب لگایا نہ اس نے ہاتھوں میں — خونِ عاشق کا کب حنا نہ ہوا
موسمِ گل کے آتے ہی نکہت — میکدہ کی طرف روانہ ہوا

Marfat.com

نوشابہ

نوشابہ خاتون قریشیہ ——— عبدالحق صاحب وظیفہ یاب مددگار ناظم آبکاری اضلاع کی دختر ہیں، حیدرآباد ہی میں تولد ہوئیں اور یہیں تعلیم و تربیت پائی ۱۹۲۴ء میں جامعہ عثمانیہ سے بی۔اے کامیاب کیا آپ حیدرآباد کی ایک ممتاز اور مشہور شاعرہ ہیں نظم بڑی اچھی کہتی ہیں، زنانہ کالج نامپلی کی معلمہ ہیں،

آہ اے آفت زدہ مجروح و مظلوم ستم — آہ اے تصویر حسرت اے مجسم درد و غم
اے اسیر صد مصیبت اے گرفتار الم — اے وہ امت جس کا ہے لقب خیر الامم
زور و طاقت مٹ گئی دم خم گیا کس بل گیا
اے مریض نیم جاں کیوں تیرا منکا ڈھل گیا
مسلم بیکس تیری وہ شان و شوکت مٹ گئی — ظلم کا چرچا ہوا حق کی حمایت مٹ گئی
سلطنت جاتی رہی افسوس طاقت مٹ گئی — ہائے کس منہ سے کہوں یارب خلافت مٹ گئی
ہے ہجوم جور بے جا دامن اسلام پر
برق آفت گر نہ جائے خرمن اسلام پر

قا

فسہ سلطانہ ——— حیدرآباد دکن کی رہنے والی ہیں جامعہ عثمانیہ سے بی اے کیا ہے، کلیۃ البنات جامعہ عثمانیہ کی لکچرار ہیں شعر بھی اچھے کہتی ہیں۔

ذوق بھی عتاب بھی لطف و عطا کے بعد — ملتا ہے روز زہر ہی مجھکو دوا کے بعد

Marfat.com

کافر تری نگہ مرا ایمان لے چکی — جاتی رہیگی جان یہی ناز و ادا کے بعد
پیدا ہوا نہ ہم سا کوئی جان نثار پھر — رسم وفا ہی مٹ گئی اہلِ وفا کے بعد
عصیاں کے داغ دہو گئے یہ اشکِ انفعال — رحمت کو جوش آئیگا عذرِ خطا کے بعد

ہاجرہ

ہاجرہ بیگم —— مولوی سید عبدالرحیم مرحوم اول تعلقدار سرکارعالی و ناظم اسٹیٹ غالب جنگ بہادر کی صاحبزادی اور سید یوسف الدین مرحوم صوبہ دار گلبرگہ کی ہمشیر زادی حضرت تجلی کی بیوی اور تمکین کاظمی صاحب اور رشید کاظمی صاحب کی والدہ تھیں کم سنی ہی میں والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا تھا، یوسف الدین صاحب نے تعلیم و تربیت دی تھی، اُردو و فارسی کا اچھا ذوق تھا، ایک ناول بھی لکھا تھا جو ضائع ہو گیا شعر بھی کہتی تھیں، تمکین صاحب کی انشا پردازی مرحومہ ہی کی تربیت اور محنت کا نتیجہ ہے، فروردی ۱۳۲۸ف میں بعارضہ پلیگ انتقال کر گئیں۔

نازبرداری ہم جو کرتے ہیں — تو وہ کرتے ہیں ہم سے نفرت اور
جتاؤ نہ صاحب محبت زیادہ — وگرنہ تمہیں ہوگی نفرت زیادہ
نہیں ہے کچھ انہیں قول و قسم کا پاس نہیں — وہ جھوٹ کہتی ہیں لیکن انہیں ہراس نہیں

یہ دُنیا مکر کی دُنیا ہے یہ بستی پاپ کی بستی ہے
یاں دشمن بھائی بھائی کا یاں پھوٹ کی آگ برستی ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

سخنوران دکن

آفت

جمشید جی پستن جی —— آپ بمبئی کے تاجر ہیں پارسی ہیں مگر عربی اور اردو کے دلدادہ شعر بھی اچھے کہتے ہیں

اہل محشر سے کہیں کیا چپ ہی رہنی تھی ضرور
دل نے فریاد کیا جب سے تری جدائی کا

آہ کے ساتھ دھواں ہو تو نکلتا ہے مگر
دم نکل جائے گا اک دن یوں ہی تنہائی کا

آنف

میر جہانگیر علیخاں —— حیدرآباد کے قدیم شرفا و جاگیرداروں میں سے ہیں نسباً انصاری اور سلسلۂ گیلانیہ ہیں شعر خوب کہتے ہیں یادگار گذشتہ ہیں

رہا نہ عشق کے ہاتھوں سے بے نیاز کوئی
یہ ناز ہے جو پرستار ناز ہم سے ہیں

تمہاری ناز پرستی کی انتہا یہ ہے
نیاز مند سے ہم بے نیاز ہوتے ہیں

نہ تمنا ہے وصل کی نہ غم ہے ہجر کا
کیا بتاؤں کیا میں ہوں حسرت کا استادہ ہوں

بندۂ عشق سے میں بت تو درکار ہوا
اب کسے سجدہ کرے دل آپ کو سجدہ کرے

Marfat.com

نازبردارِ محبت یہی ہیں گستاخ عجیب عذر کر لیتے ہیں تقصیر ہمیشہ کر کے

آرزو

نواب میر جعفر علیخاں ——— رئیس کرنول جناب محفوظ شاگردِ داغ کے شاگرد تھے۔

شوق تھا تیغ آزمائی کا کہیئے کیا حال ہے کلائی کا

بچا ان بتوں کے ہاتھوں سے تنگ ہے قافیہ خدائی کا

بن ٹھن کے پیشِ داورِ محشر چلے تو ہو ہوجائے سامنا نہ کہیں دادخواہ کا

ہوئی جاتی ہیں وہ ترچھی نگاہیں پار سینوں کے دلِ خوں گشتہ پر تیروں کی یہ بوچھار کیسی ہے

آرام

قاضی غلام احمد شریف ——— کلیۂ جامعۂ عثمانیہ کے طالب العلم ہیں شعر بھی کہتے ہیں اور نثر نگاری کا شوق بھی ہے۔

دستِ جفا سے دامنِ حسرت ہے تار تار منزل گہِ سکون کہیں تیرا پتہ بھی ہے

امید ہے حرارتِ سیمابِ زندگی پوشیدہ ہے سکون غمِ لازوال میں

کیا ہو سلوک ہستیِ ناکام کا گلہ اسکے سبب کہیں بھی یارب نہیں ہے

آرام ماسوا سے نہ پائیگا توصلہ کیوں آستانِ غیر پہ تیری جبیں رہے

آزاد

محمد حسین ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور پرانے شاعر ہیں ۱۲۹۰ھ ؛

Marfat.com

تولد ہوئے، منشی فاضل، اور سررشتۂ تعلیمات میں ملازم ہیں شعر خوب کہتے ہیں،

ہے مصطفیٰؐ کا رتبۂ عالی خدا کے بعد
لکھتے ہیں نعتِ پاک بھی حمد و ثنا کے بعد

کیا مرتبہ صحابہؓ کا ہے مصطفیٰؐ کے بعد
یہ بھی تو رہنما تھے اسی رہنما کے بعد

ہم عاصیوں پہ رحمتِ عالم کا ہے کرم
انکے سوا ہے کون ہمارا خدا کے بعد

غارِ حرا سے نکلے چھپے غارِ ثور میں
نمبر ہے غارِ ثور کا غارِ حرا کے بعد

آزاد

رائے گوہرن بلی ——— رائے رایان راجہ شیو راج دھرم ونت کے خاندان سے تعلق ہے پہلے محکمۂ مال میں ملازم اور شاید پیشکار تھے اب کسی اسٹیٹ میں ملازم ہیں، نہایت زندہ دل مرنجان مرنج شاعر ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

خدایا خیر جانِ ناتواں کی
کڑی ہوتی ہے منزل امتحاں کی

زباں پر حرفِ مطلب بنکے نکلی
کہاں پر بات آئی ہے کہاں کی

رباعی بھی درست اچھی کہتے ہیں، حکیم عمر خیام کی رباعیوں کا ترجمہ رباعیوں ہی میں کیا ہے:

آئی یہ ندا ست کو میخانے سے
اور تھا یہ خطاب اپنے دیوانے سے

اٹھ جام اٹھا پیا پیا جلد کہ یہاں
چھلکے گی عمر اپنے پیمانے سے

آزاد

آزاد انصاری ——— یوپی کے رہنے والے اور بڑے پرگو شاعر ہیں باوجود ایک سال

Marfat.com

سے حیدرآباد میں مقیم ہیں، غزل اور نظم خوب کہتے ہیں آپ کے کلام کا مجموعہ تراب علی خان صاحب آزرؔ نے چھپوایا ہے جو زیرِ اشاعت ہے، آپ کی نظمیں آجکل کے رسائل کی جان ہوتی ہیں نہایت اچھا کہنے والے ہیں،

پھر دل میں یاس و حسرت و ارمان کا جوش ہو ۔۔۔ پھر دل کی آرزو ہے کہ گم کردہ ہوش ہے

اللہ رے! بہارِ رخِ گلفشانِ دوست ۔۔۔ دامانِ ہر نظر سبدِ گلفروش ہے

یہ جلوۂ جمال، یہ موسیقیٔ مقال ۔۔۔ القصہ وقت فیصلۂ چشم و گوش ہے

حالِ تلاطمِ غمِ الفت نہ پوچھیے ۔۔۔ اک بحر ہے کہ آٹھ پہر گرمِ جوش ہے

جاں اب بھی جسم میں ہے مگر مثلِ خارِ جسم ۔۔۔ سر اب بھی دوش پر ہے مگر بارِ دوش ہے

جو دل کہے ہمیشہ اُسے گوشِ دل سے سُن ۔۔۔ غافل! صدائے دل ہی صدائے سروش ہے

وہ دن گئے کہ معتکفِ خانقاہ تھے ۔۔۔ اب ہم ہیں اور سنگِ درِ مے فروش ہے

آزادؔ اور فکرِ کم و بیشِ یا سبب غلط ۔۔۔ آزاد فارغِ غمِ فردا و دوش ہے

آزادؔ

عبدالبصیر ـــــ سیوہارہ ضلع بجنور کے متوطن اور حضرت ناظم سیوہاروی کے بھتیجے ہیں، جوان العمر شاعر اور انشا پرداز ہیں، نظم و نثر دونوں خوب لکھتے ہیں محکمۂ صدر محاسبی سرکارِ عالی میں ملازم ہیں،

شادِ عثمان ظلِ یزداں ہے ۔۔۔ جم خدم ثانیٔ سلیماں ہے

ملک شاداب ہے رعایا شاد ۔۔۔ جنسِ راحت یہاں فراواں ہے

Marfat.com

ابرِ فرحت محیطِ عالم ہے | جشنِ سیمیں شاہِ عثماں ہے
کیوں ڈرے دورِ چرخ سے آزاد | زیرِ ظلِ حضورِ سلطاں ہے

امجد

محمد اصغر صدیقی —— حیدرآباد کے رہنے والے اور بڑے اچھے شاعر ہیں تاریخ گوئی میں بڑی مہارت ہے جشن سیمیں کی تاریخیں کہی ہیں۔

جلوۂ عثماں سے روشن ہے دکن | ہاں یہ نورِ دیدۂ محبوب ہے
سالِ ہجری تم ہی اے امجد کہو | جشنِ سلور جوبلی کیا خوب ہے

۱۳۴۵ ف

بر آیا مقصدِ دل آج امجد | نہ کیوں حاصل مسرت ہو خوشی ہو
یہی تھی آرزو تا زیست کے ساتھ | شہِ عثماں کی سلور جوبلی ہو

۱۳۵۴ ف

امجد

محمد اسمٰعیل —— کہنہ مشق شاعر ہیں۔

جو قائل ہو نہ وحدت کا مسلماں ہو نہیں سکتا | بجز حُبِّ محمد کامل ایماں ہو نہیں سکتا
کرے جو بندگی حق کی محمد کا جو پیرو ہو | وہ خوفِ حشر سے ہرگز ہراساں ہو نہیں سکتا
لبِ دندانِ حضرت کو بھلا تمثیل کس سے دوں | مقابل لعل و گوہر اور مرجاں ہو نہیں سکتا
چھپانے سے نہیں چھپتا ہے عشقِ احمدِ مرسل | یہ پنہاں ہو نہیں سکتا یہ پنہاں ہو نہیں سکتا

Marfat.com

آبر

غلام دستگیر ـــــــ نائب ناظر عدالت دیوانی بلدہ، تخمیناً پچاس سال کی عمر ہے۔ فن عروض پر آپ کی تصانیف بھی ہیں، پرانے شعر کہنے والے ہیں، حبیب کنتوری سے تلمذ ہے۔ خوب شعر کہتے ہیں، آپ کے شاگرد بھی بہت ہیں۔

خدا کو پا لیا حُب تسیمِ حوضِ کوثر سے
مٹا یا خودی کو اس شرابِ روح پرور سے

تاسف مجھ پہ گر مایوس پھر جاؤں ترے در سے
برہمن جب مرادیں اپنی پالیتا ہے پتھر سے

نہ تھا جلوہ کسی کا ہم نے مانا طور پر لیکن
صدائیں لن ترانی کی نہیں آتی ہیں پتھر سے

ترے جلوے کی فیضِ عام نے یہ مرتبہ بخشا
گہر نیساں کے قطرے سے بنے یاقوت پتھر سے

طلسمِ وہم تھا نیرنگِ آفریں برسوں
رہا حجاب ہی میں جلوۂ یقیں برسوں

ستم ہے لطفِ نہاں کو نہ مدتوں سمجھے
رہا ہے نیش کے پردے میں انگبیں برسوں

ابرار

ابرار احمد ـــــــ حضرت ضامن کنتوری کے شاگرد اور نوجوان شاعر ہیں۔

غرض تجھ سے ہی ساقی کام مے سے ہے نہ ساغر سے
کہاں جاؤں گا اُٹھ کر میں ترے میخانہ کے در سے

جہاں مل جائیں دو ظالم وہاں فتنہ بپا ہوگا
نکلتے ہیں شرر پتھر جو ٹکراتے ہیں پتھر سے

رقیب رو سیہ جل جل کے کیا کیا خاک ہوتے ہیں
نکلتے دیکھتے ہیں جب تجھے ایجاں مرے گھر سے

گرے گا ایک عالم مثلِ موسیٰ غش میں غش کھا کر
اٹھا دو گر نقابِ ایجانِ جاں تم روئے انور سے

ابو ظفر

ابو ظفر عبد الواحد ——— سٹرانٹر میڈیٹ کالج کے لکچرار ہیں، غالباً علی گڑھ سے ایم، اے کیا ہے، غزل بھی کہتے ہیں اور نظم بھی، بعض انگریزی نظموں کا ترجمہ کیا ہے،

نہیں معلوم بہتر کیا ہے جینا یا کہ مر جانا
ہے بہتر ناوک اندوہ سے یا دل سے تڑپانا

یونہی یا غوطہ زن بحرِ حوادث میں رہیں پیہم
بالآخر اس کشاکش میں رہیں اسطرح غالب ہم

کہ گم ہو جائیں اس دارِ فنا سے چین سو ئیں
لحد میں پر خیال ناگہاں آتا ہے یہ دل میں

اجل کی نیند کیا خواب پریشاں ہمکو دکھلائے
جب اپنا طائرِ روحِ مقید تن سے اُڑ جائے

ابراہیم حسینی

ابو الخیر سید شاہ ابراہیم حسینی ——— حیدرآباد کے سادات اور مشائخ گھرانے کے چشم و چراغ ہیں، جامعہ عثمانیہ کے فارغ التحصیل اور اچھے شاعر ہیں" بیمار کے آخری لمحات" ایک نظم ملاحظہ ہو،

ضیاء روزِ روشن کی گھٹنے لگی تھی
سیاہی شبِ غم کی بڑھتی چلی تھی

رخِ مہرِ گردوں اُدھر فق ہوا تھا
زمانہ پہ اندھیر چھانے لگا تھا

دعا بانے نعمت ادھر تھیں زباں پر
ادھر صرفِ جنگ و جدال تھے منامہ

ادھر تھی رہی آسرا پہ نظر تھی
نگاہِ اجل اس طرف منتظر تھی

کبھی آس تھی اور کبھی نا امیدی
اطبا کے چہروں پہ سب کی نظر تھی

گئی رات آدھی تو سب نے یہ دیکھا
مرض میں یکایک ہوا کچھ افاقہ

Marfat.com

افاقہ تھا ظاہر یہ باطن میں کیا تھا
لیا مرنے والی نے تھا کچھ سنبھالا
کھلی آنکھ تو اس نے شوہر سے اپنے
کہا کان میں اسکے یہ چپکے چپکے
چلی میں تو دنیا سے تم غم نہ کرنا
مگر یاد دل سے مری کم نہ کرنا
مجھے ہے یقین اب نہیں ہوگی صحت
اجل ہی مجھے دیگی کلفت سے راحت
یہ کہکر چھوا اس نے بچے کو اپنے
لگے چشم پر نم سے آنسو ٹپکنے
بس اک آن واحد میں یوں نقش بگڑا
ہوئی نبض ڈھیمی تو بس سانس اکھڑا
چلی جب نہ پیش اجل کچھ کسی کی
طبیبوں نے اپنے شکست کی ٹھانی

آشفتہ

صدیق احمد ــــــ استاد جلیل (نواب فصاحت جنگ بہادر) کے بڑے فرزند اور ناظم عدالت ضلع ہیں، نہایت ذی خلق صاحب ذوق اور سنجیدہ شاعر ہیں شعر خوب کہتے ہیں۔

زلف انکی پریشاں جو صبا کر کے چلی ہے
کتنوں کو گرفتار بلا کر کے چلی ہے
غمزہ ہو کہ عشوہ ہو ادا ہو کہ نگہ ہو
ہر تیغ تری خون وفا کر کے چلی ہے
لائی تھی صبا کس گل رخسار کی خوشبو
ہر پھول کو تصویر حیا کر کے چلی ہے
آئی ہے مگر رنگ یہ اب فصل بہاری
رنگیں جو ہر اک گل کی قبا کر کے چلی ہے

آشفتہ

مرزا احمد اللہ بیگ ــــــ ذوالفقار علی شاہ سجادہ نشین عم کے بیٹے

Marfat.com

آغا شاعر کے شاگرد تھے،

فصلِ گل تو جا چکی کمبخت چھٹ کر کیا کرے
تھی رہائی میں اسیری بلبلِ ناشاد کی

پاؤں سے مرے دلکو نہ مل اے بتِ کافر
اللہ کا گھر ہے ارے اللہ کا گھر ہے

افقر

سید جلال الدین شطاری ـــــــــ حیدرآباد کے مشائخ زادے اور اچھے شاعر ہیں،

تم آؤ تو آباد ہو ویرانہ کسی کا
تم جا ہو تو گلشن بنے کاشانہ کسی کا

لنڈھا دے خم کے خم محفل میں پیارے
تہی میخانہ ہو خالی سبو ہو

اثر

احمد علی خاں ـــــــــ حضرت عیش سے تلمذ ہے۔ حیدرآباد کے رہنے والے ہیں، شعر اچھے کہتے ہیں،

بس گئی جب سے ستمگر تری صورت دلمیں
چٹکیاں لیتی ہے دزدانہ محبت دلمیں

مجھکو مرنا ہے تو مرجاؤں ترے کوچہ میں
کچھ اگر ہے ہی تو بس یہی حسرت دلمیں

سب تری چال زمانہ کی دورنگی سے ہے کم
تیری باتوں میں محبت ہے عداوت دلمیں

کیوں نہ داغ غمِ فرقت کو رکھوں جان کیساتھ
کیوں چھپا کر نہ رکھوں انکی امانت دلمیں

اثر

محمد عزیز اللہ ـــــــــ اکثر مشاعروں میں شرکت کرتے ہیں، رسائل میں بھی

Marfat.com

آپ کا کلام نظر آتا ہے،

شوق اپنا ہے خوشی اپنی ہے مرضی اپنی — جان اپنی ہے گلا اپنا ہے خنجر اپنا
شکر کی جا کہ نہیں حضرت زاہد کی طرح — دل خرابِ ہوسِ لذتِ کوثر اپنا
زندگی واقف انداز سکون کیا ہوگی — چرخ کے ساتھ ہی گردش میں مقدر اپنا
سودا اپنا ہے جنوں اپنا ہے وحشت اپنی — ہاتھ اپنے ہیں، سر اپنا ہے۔ یہ پتھر اپنا

اثر

میر افتخار علیخاں — خلف میر مظہر علی خاں عرف مہدی نواب، آپ کو حضرت ضامن سے تلمذ ہے،

تری الفت کا سودا جائیگا کیونکر مرے سر سے — بنا کر مجھکو دیوانہ نکالے گا یہی گھر سے
نہ ہے تم سے گلہ کوئی نہ شکوہ آسماں سے ہے — اگر ہے بھی شکایت تو شکایت ہے مقدر سے
وہ تیرا حسن ہے کوئی مقابل ہو نہیں سکتا — نہیں بڑھکر چمک خورشید کی بھی روئے انور سے
عنایت دیکھ لی ساقی ترا لطف و کرم دیکھا — کہ جو ہوں مستحق محروم ہوں وہ ایک ساغر سے

اجلال

سید علی محمد — سادات بارہہ سے ہیں، آپ کے اجداد بجنور کے مضافا[ت] کے پرگنہ دار تھے لکھنؤ میں پیدا ہوئے وہیں عربی، فارسی کی تعلیم پائی، مجلس بہت اچھی پڑھتے ہیں، شاعری سے خاص شغف ہے۔ تقریباً جملہ اصناف سخن پر عبور ہے۔

نکلگئے شہر نبی سے باہر خدا کی بہر میں پڑا پہرا کر — علی سا بندہ کہاں ملیگا خدا خدا کر خدا خدا [کر]

Marfat.com

گھٹایا جس نے ہوا منافق بڑھایا جس نے بنا نصیری — یہ وادی معرفت ہے اسمیں قدم کو رکھو بچا بچا کر
علی کی الفت نبی کی الفت نبی کی الفت خدا کی الفت — خدا کے عاشق نبی کے شیدا علی کی الفت کا دم بھرا کر
لہو علی کا لہو نبی کا جو گوشت انکا وہ گوشت انکا — علی کو پالا ہے مصطفیٰ نے زباں اپنی چسا چسا کر

احمد

احمد علیخاں ـــــ نواب صولت جنگ بہادر مرحوم کے فرزند ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

محفلِ یار میں گر تجھ سے مقابل ہو عدو — گر پڑے نظروں سے اور شرم سے پانی ہو جائے
سب جو چوسے تو کہا شوخ نے اس شوخی سے — ارے ناداں نہ کوئی ان پہ نشانی ہو جائے

دلِ عشاق کو پہلو سے اڑا لیتے ہیں — وہ جسے دیکھتے ہیں اپنا بنا لیتے ہیں
دید کا اسکی تصور میں مزا لیتے ہیں — بے خبر فتنوں کو سوتے سے جگا لیتے ہیں
چٹکیاں لیتا ہی بیٹھا ہوا دل میں کوئی — درد اٹھتا ہی تو پہلو میں دبا لیتے ہیں
لذت سوز جگر پوچھ نہ ہمدم ہم سے — آگ لگتی ہے تو سینہ میں بجھا لیتے ہیں

احمد

امیر احمد ـــــ مشاعروں کے گلدستوں میں آپکا کلام نظر آتا ہے،

عشق کے واسطے یہ چاہیے ساماں ہونا — داغِ سوزاں، غمِ پنہاں، دلِ بریاں ہونا
اجی لاحول ولا قوۃ الا باللہ — حضرت شیخ کا ہم پایۂ انساں ہونا

Marfat.com

احمد

احمد علی شاہ ــــــ قادری اور چشتی گھرانے کے واعظ ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں،

چمن آرائے دکن کی چمن آرائی کی ــــ حور و غلماں ہیں جناں سے اتر آنے کیلئے
کہیں لالہ کہیں نسریں کہیں سوسن کی بہار ــــ قدرِ رعنا ہے کہیں دل کے لبھانے کیلئے
نکہتِ گل کی ہے تقسیم میں مصروف نسیم ــــ آج ہر چیز کی خوشبو میں بسانے کیلئے
آج میخانۂ ساقی کے ہیں ابواب کھلے ــــ جام پر جام مسرت ہیں پلانے کے لئے

احمد

سید احمد ــــــ حیدر آباد کے رہنے والے تحصیل چیتا پور علاقہ پائیگاہ کے صیغہ دار ہیں، شعر اچھے کہتے ہیں،

آج ساقی کی مہربانی سے ــــ مست ہوں جامِ ارغوانی سے
تا ابد ہو یہ جشنِ سالگرہ ــــ عیش و عشرت سے شادمانی سے
عدلِ عثمان سے ظلم ہے معدوم ــــ آگ ٹھنڈی ہوئی ہے پانی سے
تاجدارِ دکن رہیں احمد ــــ جاوداں عمرِ جاودانی سے

احقر

احقر صدیقی ــــــ جالنہ (اورنگ آباد) میں قیام ہے۔ رسائل میں آپکا کلام طبع ہوتا رہتا ہے۔

اے ناز کامیابی ــــ اے راز کامیابی

Marfat.com

ہے پاس انتہائی — آغازِ کامیابی
پیدا کئے جنوں نے — اندازِ کامیابی
سنئے کہ ہیں یہ آہیں — آوازِ کامیابی
ناکامیوں میں مضمر — ہے رازِ کامیابی

اختر

اختر یار جنگ بہادر —— (لطیف احمد مینائی) حضرت امیر مینائی کے فرزند ہیں ۱۲۸۶ھ میں لکھنؤ میں تولد ہوئے، اپنے والد ماجد کے پاس تعلیم و تربیت پائی، حضرت امیر حیدرآباد تشریف لائے تو آپ بھی آ گئے اور حیدرآباد ہی کو وطن بنالیا، ابتداً مددگار معتمد عدالت کوتوالی امور عامہ ہوئے اور ناظم و معتمد امور مذہبی کی خدمت پر رہ کر وظیفۂ حسنِ خدمت حاصل کیا، نہایت شریف النفس کم سخن اور بڑی خوبیوں کے بزرگ ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

قرار آئے کسی دم وہ اضطراب نہیں — جو دن کو چین نہیں ہے تو شب کو خواب نہیں
شباب میں نہ ہو غفلت تو وہ شباب نہیں — شراب سے ہو جدا نشہ تو شراب نہیں
وفا کی قدر محبت کا لطف کیا جانو — تمہارے کھیل کے دن ہیں ابھی شباب نہیں
ذرا سا ہنس کے لہو روئے زخمِ دل برسوں — یہ پھول وہ ہیں کہ جنکو ہنسی کی تاب نہیں

اختر

سید علی اختر —— حضرت باقر کے فرزند ہیں، نظم خوب کہتے ہیں، یادگاری

Marfat.com

سے ملازمت کا تعلق ہے۔ آپ کے کلام میں "یاسیت" بہت غالب ہے۔ کبھی کبھی غزل بھی کہہ لیتے ہیں، علیگڑھ یونیورسٹی سے انٹرنس کامیاب کیا ہے۔ اردو فارسی ادب پر بھی عبور ہے۔ نہایت نیک دل اور شریف الطبع، آشنا پرست، مخلص ہیں،

قدرِ وفا ہوئی انہیں عرضِ وفا کے بعد — رکھ لی خدا نے شرم مری التجا کے بعد
اس حسنِ اعتماد کے قربان جائیے — بیٹھا ہوں انتظارِ اثر میں دعا کے بعد

دمِ زندگی سے رہا ہوا غمِ زندگی سے گزر گیا — یہ حیات قابلِ رشک ہے وہی جی رہا ہے جو مر گیا
وہی سوزِ درد حیات ہے جو رگوں میں گرمیِ خوں ہوا — وہی نالہ نالۂ درد ہے جو کسی کے دل میں اتر گیا
جو بہار آئی بھی اب تو کیا کہ وہ دل میں ذوقِ طرب کہاں — وہ جو روحِ لذتِ دید تھا وہ لطیف کیفِ نظر گیا
اثرِ بہار طرب فزا، یہ حسین دائرۂ فضا — دلِ زار تو بھی ہو شادماں کہ وہ غم کا وقت گزر گیا

چلا ہوں سوئے مدینہ اختر دلِ شکستہ کی نذر لیکر — یہ کیوں کہوں میں کہ میری فریاد آشنائے اثر نہیں ہے
حضور کی التفات پر ہے مدارِ ان غلاموں کی شرم رہنا — جنہیں زمانہ تو اور شے ہے یہاں خود اپنی خبر نہیں ہے
بہار آئی بھی اور گئی بھی جلی بھی شمع طرب بجھی بھی — قفس میں ہے دردمند بلبل اسے کچھ اسکی خبر نہیں ہے

زندگی خواب سہی خواب کی تعبیر تو ہو — بہرِ آسائشِ منزل کوئی تدبیر تو ہو
کٹ کے گر جائیگی اے قیدیٔ زندانِ ستم — تجھ کو احساسِ گرانباریٔ زنجیر تو ہو

اختر

اختر قریشی ——— حیدرآباد کے تعلیم یافتہ اور پرجوش نوجوانوں میں سے ہیں،

Marfat.com

فنونِ لطیفہ سے بڑی دلچسپی ہے۔ حسن کارانہ معلومات بہت کافی ہیں، نظم و نثر خوب لکھتے ہیں۔ غزل، نظم، سلام، مرثیہ وغیرہ اچھا کہتے ہیں، تقریباً پانچ سال سے رسالۂ سفینۂ نسواں کامیابی کے ساتھ شائع کر رہے ہیں، نہایت کم سخن، زندہ دل، آشنا پرست مخلص اور راقم الحروف کے خاص کرم فرما ہیں۔

کیجئے مشقِ ستم ہاں بندہ پرور کیجئے — کب میں کہتا ہوں کہ مجھ میں رحم کے قابل مجھے
پیر کر پہونچوں وہاں تک آہ یہ ممکن نہیں — تک رہا ہوں پاس سے ساحل کو میں ساحل مجھے
بچ رہا اور دل کے حصے سے یہ درد و رنج و غم — سب اکٹھا کر کے دے ڈالا بجائے دل مجھے
پھونک دی ہستی مری او سوزِ الفت پھونک دی — ناامیدی یاس سے اب کرنے لگی غافل مجھے
پاؤں تھک جائیں تو سر کے بل پہونچ جائیگا شوق — کیا ڈرا سکتی ہے اختر دوری منزل سے مجھے
لطف تو جب ہے کہ قلبِ سنگ سے ٹپکے لہو — نالہ و شیون میں بلبل یہ اثر پیدا تو کر

اختر

احترام احمد اسمٰعیل ——— اورنگ آباد کے رہنے والے ہیں، کبھی کبھی مقامی اخبارات میں آپ کا کلام نظر آتا ہے،

واقفیت تھی کسے نورِ دنیا سے پہلے — دہر تاریک تھا محبوبِ خدا سے پہلے
رب یہ کہتے ہیں حضور آپ پہ قربان ہو کر — کچھ خبر ہی نہ تھی راہِ ہدا سے پہلے
صدق بوبکرؓ سے اور عدل عمرؓ سے چمکا — کیا عثمانؓ نے خبردار حیا سے پہلے
جس شجاعت کا ہوا ہے درِ خیبر پہ ظہور — کس سے ظاہر ہوئی وہ شیرِ خدا سے پہلے

Marfat.com

ادیب

محمد حسین ـــــ بی، اے، ای ڈی، اور کسی مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر ہیں مدت سے دکن میں ہیں معلوم نہیں کہاں کے متوطن ہیں نظم بھی کہتے ہیں، نثر پر اچھا عبور ہو مضامین خوب لکھتے ہیں،

آج ہے فضلِ داوری ۔۔۔ بخت نے کی ہے یاوری
لائی بہارِ جاں فزا ۔۔۔ رشتۂ ابر آذری
ہونے لگی بصد ادا ۔۔۔ صبح امید رونما
پھول کھلے ہیں جا بجا ۔۔۔ پھولی ہے ہر طرف کلی
ژالہ ہوا میں گھل گیا ۔۔۔ لالہ کا داغ دُھل گیا
بلبل کا گل پہ شور ہے ۔۔۔ مستِ خرام مور ہے

ارمان

سید قادر محی الدین ـــــ پندرہ ایک سال پہلے آپ کا کلام اکثر گلدستوں اور رسالوں میں نظر آتا تھا، حیدرآباد ہی کے رہنے والے اور اچھے شاعر تھے شعر بڑے اچھے کہتے تھے معلوم نہیں اب کہاں ہیں۔

مزا دکھائیگی کیا کیا بہار عید کے دن ۔۔۔ ملینگے ان سے گلے بار بار عید کے دن
گلے لگا کے انہیں بار بار عید کے دن ۔۔۔ یونہیں نکالیں گے دل کا بخار عید کے دن
خوشی کے یوں تو ہیں سامان بیسیوں لیکن ۔۔۔ مزا تو جب ہے کہ آجائے یار عید کے دن

Marfat.com

ابھی تو آئے ہو لو عطر پان بیٹھو بھی　　یہ ماتا سینکڑوں ہیں کار و بار عید کے دن

انزل

حافظ محمد اسمٰعیل شریف ——— منشی فاضل، مولوی فاضل، مولوی کامل، آنرز، مدرس مدرسہ فوقانیہ پربھنی سنہ ۱۳۰۵ھ میں تولد ہوئے مدرسۂ محبوبیہ اور مدرسہ نظامیہ میں تعلیم پائی، حیدرآباد کے بڑے بڑے علماء سے استفادہ کیا، مدت سے اُردو، فارسی شعر کہتے ہیں، اُردو شعر حضرت ہاتف کو دکھاتے تھے اور فارسی حضرت ترکی کو، کہنہ مشق ہیں،

بھرتے ہیں دم ہمیشہ سب خاص و عام تیرا　　کیا شیخ کیا برہمن جپتے ہیں نام تیرا

ہر ذرہ سے عیاں ہے قدرت تیری الٰہی　　ہر قطرہ میں نہاں ہے یا رب پیام تیرا

چلے کا حشر میں دلدادہ کیا گیسوئے احمد کا　　یہ تجلی ہیں ہے عالم یہاں جب سنگ اسود کا

قندیل سے طور ہے گرد رُخِ محمدؐ　　زنجیر درِ عرش ہے گیسوئے محمدؐ

منظور وصف روئے بت لالہ فام ہے　　بس ایک ہی غزل میں گلستاں تمام ہے

مرگ عدو خوشی کا بھلا کیا مقام ہے　　اس کا اگر ہے کوچ تو کس کا مقام ہے

ترا وہ ظلم بیگانہ یگانہ　　مرا یہ حال دشمن مہرباں ہے

تم آؤ یا پیام موت آئے　　مجھے اب زندگی بار گراں ہے

ہر ذرہ ذرہ میں ہے تجلی برق طور　　اس مہروش کا جلوہ عزیز و کہاں ہے

ما تا کہ زندگی میں نہیں قدر و منزلت　　افسانے یاد آئیں گے میری وفا کے بعد

Marfat.com

یہ مل گیا جسے اسے سب کچھ ہی مِل گیا کیا چاہیئے بہلا دلِ دردآشنا کے بعد

اسد

میر صدیق علی —— ہز اکسیلنسی سر مہاراجہ بہادر کے کتب خانہ کے مہتمم ہیں خوشنویس ہیں مگر شعر اچھے کہتے ہیں،

اسکی بزمِ عیش میں جانے کے میں قابل نہیں
سچ ہے ناکامِ تمنا لائقِ محفل نہیں

اک دمِ امید سے قائم ہے میری زندگی
ورنہ بیمارِ محبت زیست کے قابل نہیں

میں اسے دیکھوں تو میری دردِ دل میں ہوسکون
وہ اگر پردہ کرے تو اسکو کچھ حاصل نہیں

بستے ہیں یوں تو سبھی اپنے پرائے ای اسد
بستی دُنیا میں لیکن رازدارِ دل نہیں

اسد

احتشام احمد —— اسرائیلی، سیلو (اورنگ آباد) میں قیام ہے۔ وکالت کرتے ہیں اور شعر بھی کہتے ہیں۔

گر تمنا ہے کہ پُر ہوں تیرے کاسے پہلے
بے نوا ہاتھ اُٹھا مانگ خدا سے پہلے

وقف تھے کوثر و تسنیم کے چشمے لیکن
آب خنجر سے نوازے گئے پیاسے پہلے

ہو رہی ہے دیکھئے قدرت سے تائیدِ صدف
مائل گوہر فشانی ابر نیساں کیوں نہ ہو

کھلتے ہی جاتے ہیں باب نصرت و فتح و ظفر
لائقِ فخر و مباہات عہدِ عثمان کیوں نہ ہو

اسد

محمد صفی اللہ خاں —— فاروقی حضرت ضیغم کے بڑے فرزند ہیں

Marfat.com

اچھے کہتے ہیں،

جنوں کی دست درازی ہی یونہیں ہر سوں
کہ نذر جیب رہی اپنی آستیں برسوں

رقیب جور و جفا کی نہ تاب لائے گا
اٹھائیں گے تیری ظلم و ستم ہمیں برسوں

اسعد

محمد سعید الرحمٰن —— محمد عبدالولی صاحب کے فرزند اور محمد وزیر صاحب وزیر کے پوتے ہیں حیدرآباد میں پیدا ہوئے مدرسۂ نظامیہ سے مولوی عالم کامیاب کیا، طب بھی جانتے ہیں، پائیگاہ آسمان جاہی کے مقبرہ جات کے منتظم ہیں، حامد قریشی سے تلمذ شعر بھی کہتے ہیں،

داغ فرقت سے شگفتہ غنچۂ دل ہو گیا
پھول اب یہ گیسوی جاناں کے قابل ہو گیا

یاد روئے یار نے کیا کیا دکھائیں گرمیاں
پھر ہجوم یاس میں دل شمع محفل ہو گیا

کون ہی عالم میں جو اسکا شناسائی نہو
اسکو سودا ہی جو اس ظالم کا سودائی نہو

کسی کے بیمار پھولوں کا یہ مجھپر بوجھ کیوں آخر
اڑا دے خاک تربت بھی کسیدن آسماں میری

اسمٰعیل

محمد اسمٰعیل —— قصبۂ دہارور کے باشندے اور وہاں کے قدیمیوں میں سے ہیں، مدرسہ طبیہ کے سند یافتہ اور مولٰینا حکیم وحیدالدین عالی کے شاگرد ہیں ۱۲۹۶ھ میں تولد ہوئے، ۱۳۱۸ھ میں طبیب یونانی کی حیثیت سے ملازم ہوئے علمی قابلیت اچھی ہے۔ بعض چھوٹی چھوٹی کتابوں کے مولف بھی ہیں فارسی

Marfat.com

اور اردو میں خوب شعر کہتے ہیں، طعام المحمود کے نام سے قواعد خورد و نوش اردو میں نظم کیا ہے جس کے چند شعر نقل کئے جاتے ہیں،

حفظ صحت کا ہی لازم علم ہر خاص عام
اسلئے لکھتا ہوں میں اقوال اطبائے کرام

اشتہا صادق جو پیدا ہو تو فوراً کہائے
جمع ہونگے ورنہ معدے میں رطوبات ہائے خام

پیٹ بہر کر خوب کہا لینا طعام اچہا نہیں
معدہ تن جائے تو ہوتا ہے قصور انہضام

اسقدر کہائیں غذا جس سے نہ ہو کوئی ضرر
سانس اور پانی کا حصہ کچھ تو ہو بعد طعام

اشہر

سید منظر علی ــــــ مولانا سید امجد علی اشہری کے فرزند اور کئی ایک کتابوں کے مصنف ہیں۔ حیدرآباد سے ایک رسالہ اولڈ بوائے جاری کیا مگر افسوس ہے کہ زیادہ دن تک رسالہ چل نہ سکا، نہایت زندہ دل و ظریف النفس بزرگ ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں،

رباعی

یہ صبح کا وقت اور یہ پہولوں کی مہک
دیکھیں تو کہیں صل علیٰ آکے ملک

اس منظر خوش کے دیکھنے کو اشہر
سرنگے ابھی نکلا ہے سیاح فلک

دیگر

اخلاق کسی کے تم جو معلوم کرو
احباب کو پہلے خوب اس کے دیکھو

اچھے جو ہیں تو وہ بھی اچھا ہے ضرور
بد ہیں تو وہ بد ہے اسکی صحبت سے بچو

دیگر

تم میں ہے اگر ترقی کا دل گردہ
غفلت میں ہو کس واسطے اور افسردہ

حاصل کرو علم تم کہ حیدر کا ہے قول
عالم زندہ ہیں اور جاہل مردہ

Marfat.com

اشک

محمد جلال الدین ـــــ جامعہ عثمانیہ کے قدیم طالب العلم ہیں مدت تک مجلہ عثمانیہ کے اڈیٹر ۱۳۳۸ھ میں رہ چکے ہیں،

سلطان رضیہ میدانِ جنگ میں

ہاتھ میں تیر و کمان اور کمر میں تلوار
دوش پر زلفِ سیاہ گوش میں درِ شہوار
زیرِ ران اسپ سبک سیر و صرصر رفتار
تمتمائے ہوئے گرمی سے وہ دونوں رخسار

آج میدان میں رضیہ کی سپہداری ہے
کچھ انوکھی یہ زمانے سے طرحداری ہے

غنچے کہلتے ہیں صدا سے تیری
طور جلتے ہیں ندا سے تیری
گوہرِ اشک صلہ ہے تیرا
شاہ بھی ایک گدا ہے تیرا
شدتِ غم سے ہو ہر لختِ جگر
دیدۂ تر سے نکلتا باہر
دلِ مضطر میں خلش ہو جسدم
سوزِ فرقت کی تپش ہو جس دم
ہائے اسوقت ترا کیف وجود
دردمندوں کا ہے تنہا مقصود
تو نہ ہوتا تو جہاں تہا یہ خراب
گوہرِ اشک یہ ہوتے نایاب

اشرف

میر اشرف الدین علیخاں ـــــ خلف میر فرخندہ علی خاں صاحب مرحوم تعلقدار بیدر شریف، آپ ۱۳۲۷ھ میں تولد ہوئے اسوقت جامعہ عثمانیہ میں تعلیم

Marfat.com

یار ہے ہیں، نوجوان صاحب زادے اور اچھے شعر کہتے ہیں،

آنکھ ساقی نہ چرانا کسی مستانے سے — ورنہ اُٹھے گی قیامت ترے میخانے سے
لذتِ آزارِ محبت کی ہے راحت افزا — اور آرام ہوا درد کے بڑھ جانے سے
میرے ساقی کی ادائیں ہیں قیامت اللہ — کبھی چُلّو سے پلائی کبھی پیمانے سے
کچھ عجب قہر ہے آفت ہے بلا ہے ظالم — ڈر کے رہتی ہے قیامت ترے دیوانے سے

اشرف

سید محمد نصیر —— منشی فاضل، حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

اس سوختہ نصیب کی قسمت پہ روئیے — جینا رہے جو وعدۂ صبر آزما کے بعد
اس فتنہ خو کے آگے خدا جانے کتنی بار — آنسو ٹپک پڑے ہیں مرے التجا کے بعد
جی میں ہی کچھ کہوں مگر ایسا ہی رعبِ حُسن — مُنہ بند ہے حکایتِ رنج و بلا کے بعد
اس باخبر کے جذب کا عالم نہ پوچھئے — جو مسکرا دیا ستمِ ناسزا کے بعد

اشرف

علی اشرف —— اخبار صبحِ دکن کے معاون مدیر ہیں، نظم و نثر دونوں خوب لکھتے ہیں، حیدرآباد کے رہنے والے اور جوان العمر شاعر ہیں،

جو جلوہ تیرے تصور کا ہم جمال نہ ہو — وہ مجھ سے گرمِ تکلم رہے مجال نہ ہو
جلائے جا کہ یہی سوز ہے متاعِ حیات — عروجِ زیست کہیں بر سرِ زوال نہ ہو
ہنوز ہے دلِ غم آشنا رہینِ کرم — کسی کی سعیِ وفا سوز کو ملال نہ ہو

Marfat.com

ہے اعتمادِ نوازشش بجا مگر ساقی
مزا تو جب ہے کہ گنجائشِ سوال نہ ہو
ترا فریبِ تقرب ارے معاذ اللہ
یہ فکر ہے کہ مجھے زندگی محال نہ ہو

اشرف

اشرف حسین ——— شعرا جو کہتے ہیں، کبھی کبھی آپ کا کلام گلدستوں میں نظر آتا ہے۔

زینتِ حسن پسِ پردہ ہے پنہاں ہونا
عصمتِ شمع ہے فانوس میں تاباں ہونا
پڑھ تو لے لوحِ لحد کو کہ مکیں ہیں تہِ خاک
ثبت ہے خانۂ آباد کا ویراں ہونا

اصغر

اصغر یار جنگ ——— محمد اصغر بار ایٹ لا، ڈاکٹر انصاری اور حکیم نابینا کے بھائی ہیں مدت تک حیدرآباد میں بیرسٹری کرتے رہے اب ہائیکورٹ کے جج ہیں، نہایت شریف، زندہ دل، بامذاق شاعر ہیں، شعر خوب کہتے ہیں اکثر مشاعروں میں بھی شرکت کرتے اور خود بھی مخصوص مشاعرے کرتے ہیں۔ بہترین شاعر ہیں، اور اس کے ساتھ ہی ساتھ حاجی الحرمین بھی۔

قیامت تھا مرنفسِ غم کا وہ خاموش ہو جانا
پھر آ کر ہوش میں بیہوش کا بیہوش ہو جانا
گناہوں کا میری گردن پہ اصغر بوجھ کیا کم ہے
ستم اسپر فرشتوں کا ہے بارِ دوش ہو جانا
مجھے کیفِ جامِ الست سے جسے چھوڑ کر نہ اتر گیا
یہ نشہ نہیں ہے شراب کا کہ سرور آیا اتر گیا
دلِ زار پر یہ کرم کرو انہیں چٹکیوں میں نمک بھرو
کوئی اور زخم میں درد ہو کہ وہ اپنا دردِ جگر گیا

Marfat.com

جو میں کہہ رہا ہوں اسے سنو مری ایک بات یہ مان لو | چلو گھر کو بہر خدا چلو کہ سرور آتش تر گیا
نہ دعا یہ پیر مغاں کی تھی نہ یہ میگسار ونکی بد دعا | یہ خدا کی مار تھی محتسب جو شراب خانہ میں مر گیا
کبھی سرخ تھا میرا پیرہن کبھی لال تھی مری آستیں | میری آنکھ سے جو لہو بہا تو وقار دیدۂ تر گیا
یہی شغل ہوگا شباب کا وہی مشغلہ مے ناب کا | وہی نغمہ ہو گا رباب کا ہیں بہشت میں بھی اگر گیا
کبھی اشک آنکھوں سے ہیں رواں کبھی آنکھیں اپنی ہیں خونچکاں | شب و روز رونا پڑا مجھے کہ شعار اہل نظر گیا

اظہر

اعظم اللہ حسینی ـــــ حیدرآباد کے رہنے والے اور انعام دار ہیں، شعر بھی کہتے ہیں

پھوٹی ہی کیا غضب کی ہے زلف دوتا کے بعد | پیچھے پڑی ہوئی یہ بلا ہے بلا کے بعد
آرام کے لئے ہے قیامت کا سامنا | جنت نصیب ہوگی سزا و جزا کے بعد
دنیا کے مخمصوں سے تو مل جائیگی نجات | دو مرحلے ہیں اور بھی باقی قضا کے بعد
ملتے رہو گے کف افسوس بعد مرگ | عاشق ملے گا کوئی نہ مجھ باوفا کے بعد

اظہر

بشیر احمد ـــــ حیدرآباد کے متوطن اور اچھے شاعر ہیں، نظم اچھی کہتے ہیں ایک نظم "پھول" کے چند شعر ہیں،

کیا کہوں اے پھول تو اس باغ عالم میں ہے کیا | کس طرح تیری ہوئی ہستی کی یہ نشو و نما
ہے اسی کا غم کہ تو بھی خاک سے روئیدہ ہے | زندگی کی یہ نئی تعمیر بھی بوسیدہ ہے
گر ریاض دہر میں ہونا ہے تجھکو سرخرو | اے گل رنگیں نہ کرنا رنگ و بو کی جستجو

Marfat.com

بے ثباتی کا سبق تو گلشنِ عالم سے لے
پا کہ گل ہو کر ابھارِ چند روزہ چھوڑ دے

اطہر

سید محبوب علی —— حیدرآباد کے مشہور خوشنویس اور کاتب ہیں، دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ سے ملازمتی تعلق ہے۔ کہنہ مشق شاعر اور حضرت ضامن کنتوری کے شاگرد ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

دستِ سوال ابھی نہ اٹھا تھا سوئے کرم
دامن کو آنکھ نے دُرِ دُرحاب سے بھر دیا

اے ساکنانِ دیر و حرم دور سے سلام
تم نے تو مجھ کو اور گنہگار کر دیا

دل کے جگر کے سینہ کے بھرتے نہ تھے جو زخم
ان پر نمک چھڑک کے ستمگر نے بھر دیا

اطہر ہمارے دل کو کسی کی نگاہ نے
خالی جو دیکھا حسرت و ارماں سے بھر دیا

اطہر

سید دلدار حسین —— حیدرآباد کے رہنے والے اور مدرسہ دارالشفا کے مدرس ہیں، حال ہی میں ایک مناجات (۵۳۴) شعر کی شائع کی ہے۔ جس میں اسمائے الٰہی نظم کئے گئے ہیں، یہ کتاب کراؤن سائز کے (۴۸) صفحات پر نہایت بین وسیل شائع ہوئی ہے جس پر نواب مہدی یار جنگ بہادر ایم اے آکسن مدارالمہام سیاسیات و تعلیمات نے تقریظ بھی لکھی ہے۔

اے خالقِ بے مثال و ہمتا
اے مالک قادر و توانا

اللہ تو ہی تو ہی خدا ہے
ہر چیز کی تجھ سے ابتدا ہے

Marfat.com

رحمٰن بھی تو رحیم بھی ہے
اور ذات تیری قدیم بھی ہے
خالق میں تجھی کو جانتا ہوں
رازق تجھے دل سے مانتا ہوں
جب دل سے ہوا میں تیرا قائل
کیونکر درِ غیر پہ ہو سائل
مجھ کو تو غرض نہیں کسی سے
میرا تو سوال ہے تجھی سے

اظہر

منصور علی ـــــــ اکثر مشاعروں میں شریک ہوتے ہیں، شعر بھی اچھے کہتے ہیں،

ایک عالم ہے ترے پردہ سے محو حیرت
قہر ہی ڈھائیگا پردہ سے نمایاں ہونا
قمریاں سرو کو بھولیں گے عنادل گل کو
دیکھیں گلشن میں اگر تیرا خراماں ہونا

اعظم

سید یاور علی ـــــــ ذیقعدہ ۱۳۰۱ھ میں حیدرآباد میں تولد ہوئے، سید داؤد علی شاہ رمال کے خاندان سے تھے، حیدرآباد ہی میں تعلیم و تربیت پائی اور شعر کہنے لگے، اُستاد داغ آئے تو ان سے تلمذ اختیار کیا، شاعری کے ساتھ ڈرامہ نویسی کا شوق ہوا اور ڈرامے لکھنے لگے، چنانچہ سنجی لٹیرا، حور با نو آفتابِ شرافت، لکھ کر حیدرآباد کی مون پارسی تھیٹریکل کمپنی کے ذریعہ پیش کیا جنہیں پبلک نے بہت پسند کیا،

امپیریل ناٹک کمپنی اور دوسری کمپنیوں نے بھی آپ کے سینکڑوں ڈرا۔

اسٹیج کئے آپ نے بیسیوں ڈرامے لکھ کر فروخت بھی کر دئیے جو دوسروں کے نام سے اسٹیج ہوئے، آپ کے نام سے حسب ذیل ڈرامے اسٹیج ہو کر بہت مقبول ہوئے۔

ایشیائی ستارہ، فتنۂ محشر، حور بانو، سخی لٹیرا، آفتاب محبت، ڈاکو کی دلہن، آج کل، سوتیلی ماں، تیرِ ہوس، لیلیٰ مجنوں، شیریں فرہاد، دُکھیا دلہن، شبابِ جہاں، قصرِ شیریں، باپ کی بددعا، شاہی ڈاکو، تلوار کا دھنی، بچہ سقہ، دنیا میں جنت، ایمان کا سودا، سراج الدولہ، فلورنڈا، تقدیر کی تاثیر، زوالِ ہندوستان، فریبِ حسن، شکستہ دل، مظلوم محسن،

عربی فارسی اور انگریزی سے واقف تھے ڈرامہ نگاری کا اچھا ذوق تھا چھچھورے اور جگمگاتے ہوئے سین اور ڈریس کو اسٹیج پر سے نکال لئے اور قافیہ بندی اور مقفع مکالموں کا خاتمہ کرنے کی بڑی کوشش کی مگر اچھے اداکاروں کے فقدان اور نااہل مالکوں کی وجہ سے کمپنیوں نے آپ کا ساتھ زیادہ نہیں دیا بریں ہم آپ نے فنِ ڈرامہ کی بڑی خدمت کی، آپ حیدرآباد کے پہلے ڈرامہ نویس ہیں جن کے ڈرامے اسٹیج ہو کر کامیاب ہوئے۔

اپنی فطری لاابالیت اور رند مزاجی کی وجہ سے آپ نے اپنے ڈرامے تو اپنے کلام ہی فروخت کر دیا، اکثر تصانیف اور دیوان لوگوں نے خرید کر اپنے نام سے شائع کر لیا، آپ نے اپنے آخری ایامِ زندگی نہایت عسرت اور تنگدستی

Marfat.com

سے گزارے اور اسی عالم افلاس میں ۴ رمضان ۱۳۵۱ھ کو افلاس کدۂ جہاں سے ہمیشہ کے لیے نجات پائی۔

یوں مریں اہل کمال آشفتہ حال افسوس ہے
اے کمال افسوس ہے تجھ پر کمال افسوس ہے

آپ کے ایک شاگرد سید قربان علی قربان ڈرامائسٹ نے تذکرۂ اعظم کے نام سے ۱۳۵۲ھ میں آپ کا کچھ کلام اور مختصر حالات چھپوائے ہیں۔ اس کتاب کے سوا کوئی اور کتاب اس دکنی شکسپیر کی کاغذی صورت میں نظر نہیں آتی کاش قربان صاحب اعظم کے ڈرامے بھی چھپوا دیتے۔ کلام کا کچھ انتخاب پیش کیا کیا جاتا ہے۔

ترا نام مالک دو جہاں تو مقام ہے ترا لامکاں
یہ سنا تھا پر جو تلاش کی نہ ملا کہیں بھی ترا نشاں
نہ نشاں ملا ہوا نیم جاں لگے کہنے رک کے دل و زباں
یہ مجال تیری سوا کسے کہ بھری غریب کی جھو[illegible]
جو کبھی غریب رہا نہ ہو وہ کسی غریب کو دیگا کیا

دوسرے کر لینا

ستارے نور جو نیل و نہار دیتے ہیں
درخت پھول کے جو ہم کو ہار دیتے ہیں
یہ بحر جو گہر آبدار دیتے ہیں
تو کب کسی کو وہ چیزیں ادھار دیتے ہیں
خدا کا ہے یہی قانون جو کہ جاری ہے
جو دیکھے لیتا ہے کم ظرف ہے بھکاری ہے
کہ جب سے ہم نے دوستی اک برہمن کے ساتھ
تب ہم سے جھک کے ملنے لگے حسن ظن کے [illegible]
طرز بیاں کو دیکھو اپنی زباں کو دیکھو
ہیں واقعات سارے اپنی ہی داستا[illegible]

Marfat.com

ہر دشمن ہیں میرے دوست نیر دوست دشمن ہیں — زمانے میں کسی کو ایسی قسمت مل نہیں سکتی

زندگی ہی میں مردہ بدست زندہ ہیں — وہ شیخ جی جو ہیں شیخ ہوئے ہیں زمانے میں

جو دام ہو دامِ زلف سوا اس دام کے کچھ بھی دام نہیں

دم دیتے ہیں دام میں لا کے وہ اور یہ اس پہ ہو دام نہیں

دشمن کو دکھ دینے کا ہرگز نہ کبھی ارمان کرو — جس نے دیا ہو غم اسکو ہنسی خوشی اس کو پریشان کرو

بدن کو تو آرا کاٹے صندل اسکو خوشبو دے — دشمن کے گھر ہو اور ظالم پہ احسان کرو

بشنی شام و سحر تر دیتے ہیں — کو دریا ہی لعل گہر دیتے ہیں

راہ بے جان تم اہر گل تر دیتے ہیں — جو بھی داتا ہیں وہ آنکھ بھر دیتے ہیں

تم دولت کبھی ہو جائے تو گھر دیتے ہیں — اور گھر بھی نہ رہے باقی تو سر دیتے ہیں

یمن کے پیٹ پر انسان سب کو بھولا ہے — جا کر جہد کرے تو عقلمی داتا جاتی ہے

پن اس نظام کا آدم سے پیدا کیسے یہی ہے — وہ اتنے ظالم سے کر زندگی بھر بڑی تیزی ہے

دن یہ زندگی ہر نیکیاں کر دی ہی جاتی ہے — اگر دیتے ہیں تو آخر راحت میں سدا تی ہے

ہی آدم کے اوج قسمت چراغ اکھیں تاریکی — زمانہ بیان ہو انسان اسکے چلیں ایک

رسم کی ہے ... ہی سیاہی سے — نام اس شوخ کا پتہ ان ہی خدا خیر کرے

... واسطے ... تجھ کو دولت دریا — مگر تمہیں ... اک گل کر ... دیا

ہاتھ موڑ کے چلا آتا ہے جلیں گر — ... کیا ... آگ بھی نیزائی ہے

... ہو کہ قسمت ابتر ... جاتا ہے — کر آمد کی ... کی ... جاتا ہے

Marfat.com

ایمان مرا ڈاڑھی منڈانے سے گیا | سنت اور لونڈر کے لگانے سے گیا
اسلام اسی پہ ہے جو زاہد موقوف | تسلیم میں یوں نجات پانے سے گیا

اعظم

خواجہ اعظم علیخاں ——— جہانگیر علی خاں آنف کے برادر زادے اور شاگرد ہیں، غزل اچھی کہتے ہیں،

تمہارے دل سے آخر مٹ گیا نقشہ عداوت کا | کہو کیسا تماشہ تم نے میرے جذبِ الفت کا
ہوا حاصل تو یہ حاصل ہوا تیری محبت میں | ہوا ناسور بڑھتے بڑھتے دل میں زخمِ حسرت کا

اعجاز

اعجاز حسین ——— مہاراجہ بہادر کے مشاعرہ میں عموماً غزل پڑھتے ہیں، اچھے شاعر ہیں،

جسے لذت ملی دردِ نہاں کی | اسے حاجت نہیں آہ و فغاں کی
نگہ پڑتی ہے برق و آسماں کی | الٰہی خیر کرنا آشیاں کی
ہمارا ہر قدم ہو ایک منزل | مدد کرنا توانی ناتواں کی
نہیں ہے آزمائش صرف میری | غضب میں جان ہے ساری جہاں کی

اعجاز

محمد یعقوب خاں ——— بیدر کے متوطن ہیں، ابتدأً کسی مدرسہ میں مدرس تھے ۱۳۰۶ف میں امتحان وکالت درجہ اول کامیاب کر کے وکالت شروع کی،

Marfat.com

اور اب بیدر کے ایک کامیاب وکیل ہیں، وسیع المعلومات اور قابل بزرگ ہیں گلدستۂ نعت اور اقوال حکمار کے نام سے دو کتابیں طبع ہو چکی ہیں، شعر اچھے کہتے ہیں،

دہر دل ہو گیا بیتاب لب پر جان ادھر آئی ؎ تری فرقت میں یہ نوبت ہماری او ستمگر آئی
حرم سے دیر کو آیا تو کیا بیجا ہوا زاہد ؎ طبیعت ہی طبیعت ہے جدھر آئی ادھر آئی
وصالِ یار کی آخر ہوئی شب تو کہا دل نے ؎ مصیبت کی گھڑی آئی تمنا جب کہ بر آئی

کہا بہارِ چمن کا ذرا سماں صیاد ؎ دلِ حزیں ہو مرا کچھ تو شادماں صیاد
سناؤں کیا کہ نہیں طاقتِ بیاں صیاد ؎ بہت ہے درد بھری میری داستاں صیاد
وہ کیفیت تھی بہارِ چمن کی پیشِ نظر ؎ وہ بات کنجِ قفس میں نصیب اب کہاں صیاد

افضل

فضل الدین —— [illegible] شعر اچھے کہتے ہیں،

[illegible] وحشت کی بہار آئی ہے [illegible] ؎ گریباں [illegible] کیوں نہ دامن [illegible]
[illegible] کسی دن داستانِ درد الفت [illegible] ؎ [illegible] اپنی نالوں کو [illegible]
[illegible] سے زندگی [illegible] ؎ [illegible]
[illegible] ؎ زمانہ [illegible]

افسر

حشمت علی —— [illegible]

سے ملازمتی تعلق ہے۔ اب شاید مطیع رکاب سعادت کے لگرلں ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں،

ہمیں یہ تلتی رہی اسکی تیغ کیں برسوں
ہمیں پر اس نے چڑھائی ہی آستیں برسوں

ہے پیاری شکل ہی طفلی بھی بھولی باتیں بھی
رہے الہٰی اسی حسن میں حسیں برسوں

افسر

شیخ محمد ——— اکثر مشاعروں میں غزل پڑھتے ہیں اشعار جو کہتے ہیں،

کیا قہر ہے جو اس نے کیا رازداں مجھے
گویا زباں دے کے رکھا بے زباں مجھے

کچھ تخلیہ جو رہا بزم غیر میں
کیا کیا نہیں ہوا ہے شگر گماں مجھے

ناقابلِ جواب سمجھتا ہوں غیر کو
سمجھا ہوا ہے ایک جہان بے زباں مجھے

اقدس

محمد عباس ——— محکمہ طبابت سرکار عالی میں ملازم تھے شعر اچھے کہتے تھے اور وقت واحد میں کئی ایک شعرا سے مشورہ کرتے تھے چھ، سات سال ہوئے کہ عین شباب میں انتقال کیا، ایک مجموعہ کلام کا شائع ہو چکا ہے،

عشق کہتا ہے کہ جذبات کا طوفان کہئے
حسن کہتا ہے کہ غارت گر ایمان کہئے

دلکو اُجڑی ہوئی بستی کا مشابہ کہئے
خاک اُڑتی ہے تو تصویر بیاباں کہئے

جلوہ ہائے رخ رنگیں کا تماشائی ہے
ناز پروردہ آغوشِ حسیناں کہئے

غم کے جذبات کو بیٹھے ہوئے اکساتا ہے
یہ وہ فتنہ ہے اسے فتنۂ دوراں کہئے

Marfat.com

پچھلی راتوں کو جو رونے کی صدا آتی ہے دلکو ماتم کدۂ سوگ نشیمناں کیسے
بڑھ جاتی ہیں پھر گستاخیاں شوقِ فراوانکی دلِ بیتاب سے چھڑیں چلینگی حسنِ جانانکی
دلِ بیتاب کی ہر ہر تڑپ پر دم نکلتا ہے رگوں میں کوند جاتی ہی جو بجلی دردِ پنہانکی

اقبال

ملک عبدالوحید خان ـــــ نظام کالج کے قدیم طالب علم اور آجکل فوج باقاعدہ میں لفٹننٹ ہیں، جوان عمر شاعر ہیں نظم خوب کہتے ہیں،

حسن

حسن سے ہوتا ہی دلمیں ایک ہی محشر بپا کوئی دنیا میں تو ملتی ہی نہیں اسکی دوا
حسن ہی ہے جو دلِ پُر درد کی تسکین ہے عشق کیا ہی؟ حسن کی چھوٹی سی اک تلقین ہے
حسن کیا ہی؟ یہ قدرت کا اک اعجاز ہے اور حسینوں کی ادا قدرت کی پاک آواز ہے
اس ادا میں کچھ کسی کو اور ہی منظور ہے یہ وہ جلوہ ہی جو کوہِ طور میں مستور ہے

اکبر

سید اکبر علی ـــــ ۱۳۰۶ھ میں اورنگ آباد میں تولد ہوئے، بچپن ہی میں اپنے والد کے ہمراہ حیدرآباد آگئے اور یہیں تعلیم و تربیت پائی، مدرسۂ دارالعلوم سے مولوی فاضل کامیاب کیا اور ۲ صدر محاسبی میں ملازم ہو گئے، طبیعت صحافت کی طرف مائل تھی اس لئے ابتداً رسالہ صحیفہ ماہوار جب حضرت کیفی نکالنے لگے آپ نے لے لیا اور مدت تک اسے ماہوار ہی نکالتے رہے،

Marfat.com

حضور بندگان عالی کی تخت نشینی کے بعد ماہوار صحیفہ کو روزانہ کردیا جو اب تک کامیابی کے ساتھ جاری ہے، آپ عربی فارسی کے زبردست عالم ہیں انگریزی بھی بقدر ضرورت جانتے ہیں اُردو بڑی اچھی لکھتے ہیں، ادبی مذاق بڑا اچھا ہے طالب العلمی ہی کے زمانے میں ایک عربی ناول "انسان الغاب" کا ترجمہ "جنگلی انسان" کے نام سے کیا تھا جو بہت مقبول ہوا، حیدرآباد کی سب سے پہلی ڈائرکٹری آپ ہی نے شائع کی اور حضور بندگان عالی کا پہلا سفرنامہ بھی آپ ہی نے مصور فوٹو آفسٹ سسٹم پر شائع کیا، نہایت باذاق، پختہ مغز، پابند وضع بزرگ ہیں، شعر گوئی حال ہی میں شروع کی ہے نعت بڑی اچھی کہتے ہیں ایک بے نظیر قصیدہ نعت میں کہا ہے جو افسوس ہے کہ اس وقت ہمیں مل نہ سکا مولوی سید مبارک صاحب بی، اے کے ناظم معلومات عامہ ہونے پر آپ نے جو مبارکبادی ہے اس کے چند شعر نقل کیے جاتے ہیں،

جلسۂ تبریک کی شرکت کی دعوت آئی ہے — کیا عجب میری دعا کی استجابت آئی ہے
یہ مبارک کام تھا جب تو مبارک کو ملا — کیوں نہ سمجھوں اسم با موسوم خدمت آئی ہے
ہو مبارک آپ کو یہ صیغۂ معلومات کا — آپ کے سر اس سررشتہ کی نظامت آئی ہے
میں سمجھتا ہوں اسی دن سے ہوا اس کو زوال — جب سے مجھ نا اہل کے گھر میں صحافت آئی ہے
انکی تدبیروں سے معلومات کے جاگیں نصیب — نسل سید میں ازل ہی سے سیادت آئی ہے
دور میں سید مبارک کے صحافت ہو وسیع — دور ہو جو کچھ مطابع پر مصیبت آئی ہے

Marfat.com

اکبرؔ اب طولِ سخن کے بدلے کچھ دیدیجئے دعا
آپ کے حصے میں فکرِ ملک و ملت آئی ہے

اکبرؔ وفاقانی

سید محمد اکبر ـــــــ وفاقانی، حیدرآباد کے رہنے والے ہیں، جامعہ عثمانیہ سے بی، اے کیا ہے بحث ۱۳۳۲ف میں مجلہ عثمانیہ کے مدیر تھے، حسن کار کے نام سے ایک رسالہ مدت سے نکال رہے ہیں، نظم اچھی کہتے ہیں،

تاج محل کو دُور سے دیکھ کر

اک خواب کی دُنیا میں کھڑا دیکھ رہا ہوں
میں دہر میں تعبیر فنا دیکھ رہا ہوں

وہ گنبد و محراب وہ مینار نگینہ
ہوں محوِ تبسم کوئی خوابیدہ حسینہ

یوں دُور درختوں میں جو جلوہ نظر آیا
بادل سے کوئی چاند نکلتا نظر آیا

ہر شئے متناسب کوئی گوہر کی لڑی ہے
اک حور ہے جو مرمری جالی میں کھڑی ہے

ہر قبہ چمکتا ہوا ہیرے کی کنی ہے
یہ ہند کا اقدام زلیخا بدنی ہے

دوشیزۂ اقبال سلاطین کہیں اسکو
تیمور کی اولاد کی تمکین کہیں اس کو

گنبد ہے کہ یہ تختِ دل شاہجہاں ہے
جو اپنی تمنا کے لئے خود نگراں ہے

”حسن کی دیوی“

(وینس آف میلاس (حسن کی دیوی) کا مجسمہ دیکھکر)

نفسِ ملموس مرمریں میں کھڑی ہوئی اک حسین تشنہ ہے
دلوں کے حق میں سکون مجسم نظر کے حق میں لطیف دھ ہے

Marfat.com

حُسنِ کلام ہی کی جان شاعر کے دل سے پیدا ہوئی ہے گویا
حسین خیال کی آرزو شکلِ آذری میں چھپی ہوئی ہے
شباب کا جوش کم سنی کی شرارتوں سے نکھر گیا ہے
جو زلف دل کھا کے رنگ گئی ہو تو محرمِ ناز ابھر گیا ہے

اکرم

نواب اکرم الدین خاں بہادر ——— نواب ظفر جنگ شمس الملک

مرحوم کے فرزند اور نواب لطف الدولہ بہادر کے بھائی ہیں، ۲۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو
ہوئے حیدرآباد ہی میں تعلیم و تربیت پائی فارسی، عربی، انگریزی تعلیم گھر پر پا
مطالعہ بہت اچھا ہے، شاعری سے بڑی دل چسپی اور ادب سے بہت شغف ۔
شعر خوب کہتے ہیں، مدت تک نواب لطف الدولہ بہادر کے ساتھ اپنی پائیگاہ کا
کرتے رہے انتظامی اور ریاستی امور پر خاصا عبور ہے، بڑے نیکدل، خلیق اور ا

امیر میں،

ہم دیکھیں گے ترا حسنِ عقیدت اے دل
لے ترے سامنے مصحف بھی ہے رخسار
لوٹتے ہیں ترے میخوار برنگِ بسمل
نگہِ مست بھی ساقی تری تلوار ہے

بقدرِ ظرف مے دیتا ہے ہم کو
بری نیت نہیں پیرِ مغا
لب خاموش میرے کم نہیں ہیں
نہیں طاقت نہ ہو آہ و فغ
تیری صورت ہے پہچانی ہوئی سی
مگر ہو گی شناسائی کہا

Marfat.com

بحرِ حسن و عشق یکتائی کے دعویدار ہیں — یہ نہیں ہے ایک کی تو ایک کا ساحل نہیں
انکی نزدیکی قیامت انکی دوری ہے بلا — وصل کے لائق نہیں ہیں ہجر کے قابل نہیں

دونوں مکھڑوں میں نہیں ہے اک بال بھر کا فرق — زلفِ سیہ ہو اب شبِ انتظار ہے
اک دلکو میرے بیچ میں کیا اس نے لے لیا — کونین پر حکومتِ گیسوئے یار ہے

اکبر

محمد اکبر قادری —— قصبہ بھکنور تعلقہ کاماریڈی ضلع نظام آباد کے رہنے والے ہیں۔ سنہ ۱۳[illegible]ھ میں پیدا ہوئے کمسنی ہی میں اپنے والد غلام محی الدین صاحب کے ہمراہ حیدرآباد آ گئے۔ یہیں تعلیم و تربیت پائی، گھڑی سازی کی دوکان کرتے ہیں طبیعت اچھی پائی ہے میر غضنفر علیشاہ قادری بیتاب (شاگردِ شائق) سے تلمذ ہے شعر خوب کہتے ہیں

غیر آئے تو آئے نظر کس طرح — خود نظر میری بد نظر ہو گئی
عکس آئینہ آئینہ گر بن گیا — شکلِ خالق ہی شکلِ بشر ہو گئی
دعوئ دیر و موسیٰ غلط ہو گیا — [illegible]
ذاتِ وحدت ہی خود شانِ کثرت بنی — تخم ہی سے خود شجر ہو گیا

الم

میر مہدی حسین —— رضوی [illegible] الم اور علم تخلص کرتے ہیں میر جعفر علی صاحب کے بیٹے ہیں۔ آپ [illegible] نواب [illegible] حسین خان میرزا کے بھتیجے تھے سنہ ۱۲۸۲ھ میں

Marfat.com

پیدا ہوئے، ۱۳۰۵ھ میں اُستاد داغؔ کے شاگرد ہوئے، ڈاکٹر ہیں اور سیول سرجن رہ کر وظیفہ لے چکے ہیں، صاحب دیوان شاعر ہیں، گلبنِ تاریخ وغیرہ کئی ایک تصانیف چھپ چکی ہیں،

اللہ اللہ بیکسی کی موت بھی کیا موت ہے ۔۔۔ لے گئیں حوریں جنازہ عاشقِ ناشاد کا
دیکھا نہیں ہے تم کو گزری ہے اک مدت ۔۔۔ دیدار کو تمہارے آنکھیں ترس رہی ہیں
جب دیکھئے بلند سوئے آسماں ہیں ہاتھ ۔۔۔ زاہد قبول بھی ہوئی تیری دعا کبھی؟
عشق دلمیں ہے وفا دلمیں ہے چاہت دلمیں ۔۔۔ اور ان سب سے ہی بڑھ کر تری حسرت دلمیں
ہو بُرا کثرتِ ارمانِ وفا کا یارب ۔۔۔ کیا مچا رکھی ہے مدت سے قیامت دلمیں

امید

ابوالحسنات میر شاد علیخاں ـــــــ آپ نواب صاحب کرنول کے نواسے ہیں، شعر خوب کہتے ہیں، پہلے نظامیہ سلسلہ میں منسلک تھے اب اپنے نام کے ساتھ قادری لکھتے ہیں، محترم شاد لقب اختیار کیا ہے،

گو دل رہے رہے نہ رہے اس کا غم نہیں ۔۔۔ تیغ ادا کی نذر کو اک نقد جاں رہے
قاصد سنادے حال مرا انکو صاف صاف ۔۔۔ کیا فائدہ جو الجھی ہوئی داستاں رہے

امین

امین علیشاہ ـــــــ چشتی، شاگرد وطن شعر اچھے کہتے ہیں،

عشق احمد میں مجھے غم نہیں رسوائی کا ۔۔۔ لطف آتا ہے عجب دردِ شکیبائی کا

Marfat.com

اک نظر او شبِ معراج کے جانے والے
یہ بھی ارمان ہے آخر ترے شیدائی کا

امجد

امجد حسین ——— ۱۳۰۲ھ میں حیدرآباد ہی میں تولد ہوئے، مدرسۂ نظامیہ میں تعلیم اور تربیت پائی، پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل کامیاب کیا، اور مدرس ہو گئے، مدرسی پسند نہ آئی تو دفتر صدر محاسبی سرکار عالی میں منتقل ہو گئے اور اب منتظم ہیں، یوں تو آپ کم سنی ہی سے شعر کہتے تھے مگر ۱۳۲۶ھ کی طغیانی نے آپ کو آپ کے سارے خاندان کے ساتھ غرق آب کر کے آپ کی طبیعت میں واقعی طغیانی پیدا کر دی اور آپ نے عجیب رقت آمیز شاعری شروع کی اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شعر کہتے ہیں، فارسی ترکی کو بتاتے تھے اور اردو جناب حبیب کنتوری کو، یوں تو غزل، نظم، قصیدہ وغیرہ سب ہی کچھ کہتے ہیں مگر آپ نے رباعی کو "اپنا لیا" ہے اور آج ہندوستان میں "واحد رباعی گو شاعر ہیں" نذرِ امجد، جمالِ امجد، حجِ امجد، وغیرہ آپ کی نثر کے مرقع شائع ہو چکے ہیں، حال ہی میں گلستانِ امجد کے نام سے گلستانِ سعدی کے تاثرات کو لفظی نہیں بلکہ تخیلی اور مفہومی حیثیت سے اردو میں منتقل کیا ہے جو آپ کی نثر اور نظم دونوں کی قدرت کا یکساں مظہر ہے، ریاضِ امجد، خرقۂ امجد وغیرہ ناموں سے آپ کی رباعیات کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں، مولوی نصیرالدین ہاشمی نے آپ کی شاعری پر ایک مستقل کتاب شائع کی ہے، اور آپ کے موبات

Marfat.com

بھی شائع کئے ہیں،

تاریکئ دہر میں اُجالا نہ ملا — اس دور میں کوئی ہم پیالا نہ ملا
ہم عید میں کس سے عید ملتے امجد — جب وہ اپنا ہی ملنے والا نہ ملا

چھایا ہوا اک عالم بیہوشی ہے — کونین کی فکروں سے فراموشی ہے
آنکھیں لذت میں ڈوب کر بند ہوئیں — یہ نیند ہے یا تیری ہم آغوشی ہے

اس ابر کی تہ میں برق خنداں بھی ہے — یہ گوشۂ تنگ محشرستاں بھی ہے
بجلی سی بھری ہوئی ہے اسکے اندر — یہ تن کا پہاڑ آتش افشاں بھی ہے

گیسو ہرا سکے ناگ ہو جاتا ہے — نوحہ آخر کو راگ ہو جاتا ہے
ہر چند دیا سلائی اک تنکا ہے — صرف اک رگڑ سے آگ ہو جاتا ہے

کام کیا حسب مدعا نہ ہوا — اسکے فضل و کرم سے کیا نہ ہوا
ہم تو اک بار اس کے ہو جائیں — وہ ہمارا ہوا ہوا نہ ہوا
کیا ملا وحدت وجودی سے — بندہ بندہ رہا خدا نہ ہوا
بندگی میں یہ کبریائی ہے — خیر گذری کہ میں خدا نہ ہوا

برسوں کے بچھڑے ملگئے داغ دونوں کے دھل گئے — لپٹی ہے انکی خاک پا میرے سر نیا
دل کی شکستگی نے آج جوڑ دیا کسی کے ساتھ — دیکھ لیا رخ حسین اس در پہ

امیر

حسن علی خاں —— حیدرآباد کے قدیم شرفا سے تھے ۱۲۷

Marfat.com

احمد حسين - امجد

Marfat.com

Marfat.com

پیدا ہوئے حیدرآباد ہی میں تعلیم و تربیت پائی، استاد داغ کے مخلص دوستوں اور رشید شاگردوں میں سے تھے، صفر ۱۳۵۴ھ میں انتقال کیا، صاحبِ دیوان تھے اور بڑے اچھے شعر کہتے تھے۔

بیٹھ ہم ٹھہر سکتے نہیں ہیں دیر و کعبہ میں — وہیں جا نا پڑ گا ہم کو رہتے تھے جہاں پہلے
مردوں کی پھر کشاکش پر زندانِ دیکھئے — بند ایک دن اگر در میخانہ رہ گیا
مشکل ہو کوئے یار ہو یا ہو کوئی مقام — دل لگ گیا جہاں وہیں دیوانہ رہ گیا
رُخ پہ چلمن نقاب کی دیکھو — ان کو سوجھی حجاب کی دیکھو
جوشِ مستی ہیں محتسب سے ہم — پوچھتے ہیں کدھر ہے میخانہ
دن گزرتا ہے بیقراری میں — رات کٹتی ہے [illegible]
سب کی جو غلطت ہے ... [illegible] — [illegible]
اٹھو امیرِ بت ... [illegible] — [illegible]

امیر

امیر ——— اور نگ آباد ... [illegible]
تعلیم و تربیت پائی جامعہ عثمانیہ سے بی اے اور علیگڈھ یونیورسٹی ...
[illegible] کامیاب کیا، آجکل ہیڈ ماسٹر ہیں اپنی نظموں کا ایک مجموعہ ... کی بانسری کے نام سے شائع کر چکے ہیں، پروفیسر وحید الدین سلیم کی حیات، انشا پردازی اور شاعری پر ایک تفصیلی تنقید کتابی صورت میں شائع کی ہے نظم اچھی کہتے ہیں

Marfat.com

آپ کی ایک نظم جو براؤننگ کی نظم "ربیع بن عذرا" کا ترجمہ ہے "شعیب و شباب" کے نام سے بہت مشہور اور مقبول ہوئی، حیدرآباد کے صاحبِ ذوق اور نوجوان شعرا میں آپ کا شمار کیا جاتا ہے،

سابرمتی جو آئی سورج نکل چکا تھا — منہ ہاتھ اپنے دھو کر کپڑے بدل چکا تھا
جوں ہی کہ ریل ٹھہری گاڑی سے نیچے اترا — دنیا ہیں آرزو کی پہلو میں لے کے نکلا
ناگاہ دل میں میرے اک تیر آ کے بیٹھا — تھی کچھ خبر نہ مجھ کو کس نے جگر کو تاکا
دیکھا تو ایک لڑکی پیغامِ جنگ دیکر — منہ موڑ کر جا رہی تھی خوش رنگ پھول لیکر
دوشیزگی میں ڈوبی شرماتی جا رہی تھی — معصومیت کی گنگا اٹھلاتی جا رہی تھی
جنبش سے ابروؤں کی گرد دل اڑا رہی تھی — گردش سے پتلیوں کی فتنے جگا رہی تھی
رخسار تھے شفق کے گویا بلا کے ڈھیلے — لب برگہائے گل سے نازک تھے اور رسیلے
زلفوں کی وہ بناوٹ وہ مانگ پیاری پیاری — تھی جھانکتی لبوں میں بجلی کی ایک دھاری
دیتا تھا اک تبسم پیغام زندگی کا — دل کو لبھا رہا تھا اک جام زندگی کا

ڈاکٹر امیر احمد ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور شکل سے بڑے شگفتہ نوجوان شاعر ہیں خوب شعر کہتے ہیں،

شاد ہوں اپنی کامرانی سے — مست ہوں جامِ ارغوانی سے
میں پریشان ہوں جور سے تیرے — یا ستم ہائے آسمانی سے

Marfat.com

اس محبت میں ہائے دونوں کا　　　کام بگڑا ہے بدگمانی سے
آزمائیں گے اپنا بخت امیر　　　آج معروضہ زبانی سے

امید

شیخ نبی

———— ۱۳۰۹ھ میں قصبہ نارائن پور (ضلع گلبرگہ) میں پیدا ہوئے
غلام جیلانی صاحب قادری سے اردو فارسی پڑھی بتیس سال کی عمر میں طب یونانی
لی سندلی، ۱۳۲۹ھ سے میر غضنفر علی شاہ بیتاب کو کلام دکھانے لگے شعر اچھے
کہتے ہیں،

اسطرح سے ہے پوشیدہ میری رگ رگ میں　　　گو نہیں ہستی ہے جس طرح گل کی بو روپوش
با ہے مجھکو برا اور بھلا جو کہتے ہیں　　　بھلا ہی وصف برائی ہی ہے مجھ میں نہ روپوش
رم میں دیر میں آنکھوں میں دل میں ای امید　　　ہوا ہے اک بت ہرجائی جا بجا روپوش
اؤں سے ہوا محفوظ طیبہ چلکے جو آیا　　　نبی کا آستان پاک ہے دار الاماں بیشک

انوار

تیقت نما شاہ قادری

———— انوار تخلص کرتے تھے حضرت
ار علیشاہ کے خلیفہ تھے "کشف الاسرار" کے نام سے ۱۳۴۵ھ میں آپ کا دیوان
ہے۔ پرانی وضع کے بزرگ تھے چونکہ حضرت وطن کے خلیفہ تھے اس لئے شاعری
انہیں کے رنگ کی ہے

لا کو جان نظر آیا ساہوا۔ کلا منسن گوشوارہ　　　یہی ملک نے کیا ہے بجا ہی کا رتبہ ہے سب میں بالا

Marfat.com

اسی کو ہے علم صورت کا یہی تو ہے راز داں حق کا
اسی کو عرفان خود سری تو اسی کو دم کا ہے سب نظارہ

خوبی محبت اسے کہتے ہیں بہ منت غیر
تجھ کو حاصل ہے جمال رخ انور ہر روز

دیر میں کون ہے کعبہ میں گذر کس کا ہے
ہر جہت شیخ ہے دونوں میں اثر کس کا ہے

امجاد

غلام محمد خاں ——— حضور بندگان عالی کی پیشی مبارک کے عز نفس خواص ہیں
شعر بھی اچھے کہتے ہیں

اسیر کیا ہے جو مر گیا اس سے بچا کے بعد
آئے گا نہ ہم کو یہ بہار جسے التجا کے بعد

قید دنیا سے کہو نہ رہے گی تمنا کے بعد
باہر رہا کیے بند غم سے فنا ہی تمنا کے بعد

آخر ہی گئے تصور میں کہ یاد کی وہ دلی بھر گئی
یاد رہے گئے آشنائی کا دم آشنا کے بعد

آئے زاہد ہر طرف سے مرے دل اپنے تجلی میں
برسے گی کیوں نہ بارش رحمت خدا کے بعد

افتخار

باقر حسین ——— بھائی ذوالج کے دکنی بزرگ اور بہت تیز مزاج کے
ہیں شعر شاعری کے شوقین ہیں اسی انداز سے پڑھتے ہیں نو دس سال ہو گئے کہ نظر
شعر آرہے ہیں معلوم نہیں زندہ ہیں یا مر گئے

مرا ہے مری گنگا نہا کے
الٰہی تو بچا اس کو مگر سے

نشہ میں یوں ہوا مدہوش زاہد
وضو کرنے لگا آب مگر سے

Marfat.com

ہمیں افسوس ہے کہ محمد معظم خان صاحب اختر اور حکیم قاسم علی بیگ صاحب اخگر کا کلام ردیف الف کی کتابت ختم ہونے کے بعد دستیاب ہوا جس کی وجہ سے آخر میں شریک کیا جا رہا ہے،

اختر

محمد معظم خاں ــــــ اکثر مشاعروں کے گلدستوں میں آپکا کلام نظر آتا ہے،

سنبھل اے دل نہ کہیں بندۂ جاناں ہونا ۔۔۔ اسکے قبضہ میں کہیں جا کے نہ حیراں ہونا
مدلے جذبۂ عشق اب دمِ آخر ہے مرا ۔۔۔ چاہتا ہوں قدمِ یار پہ قرباں ہونا

اخگر

حکیم قاسم علی بیگ ــــــ حیدرآباد کے رہنے والے یونانی طبیب ہیں شعر خوب کہتے ہیں،

زبانِ ناز سے ممکن نہیں کہ ہاں نکلے ۔۔۔ کہ جس کے لب پہ رہی ہی نہیں نہیں بیول
جنوں کے جوش میں حالت نہ پوچھ مجنوں کی ۔۔۔ ہمیں دل چاک ہے داماں تو آستیں پہ سول

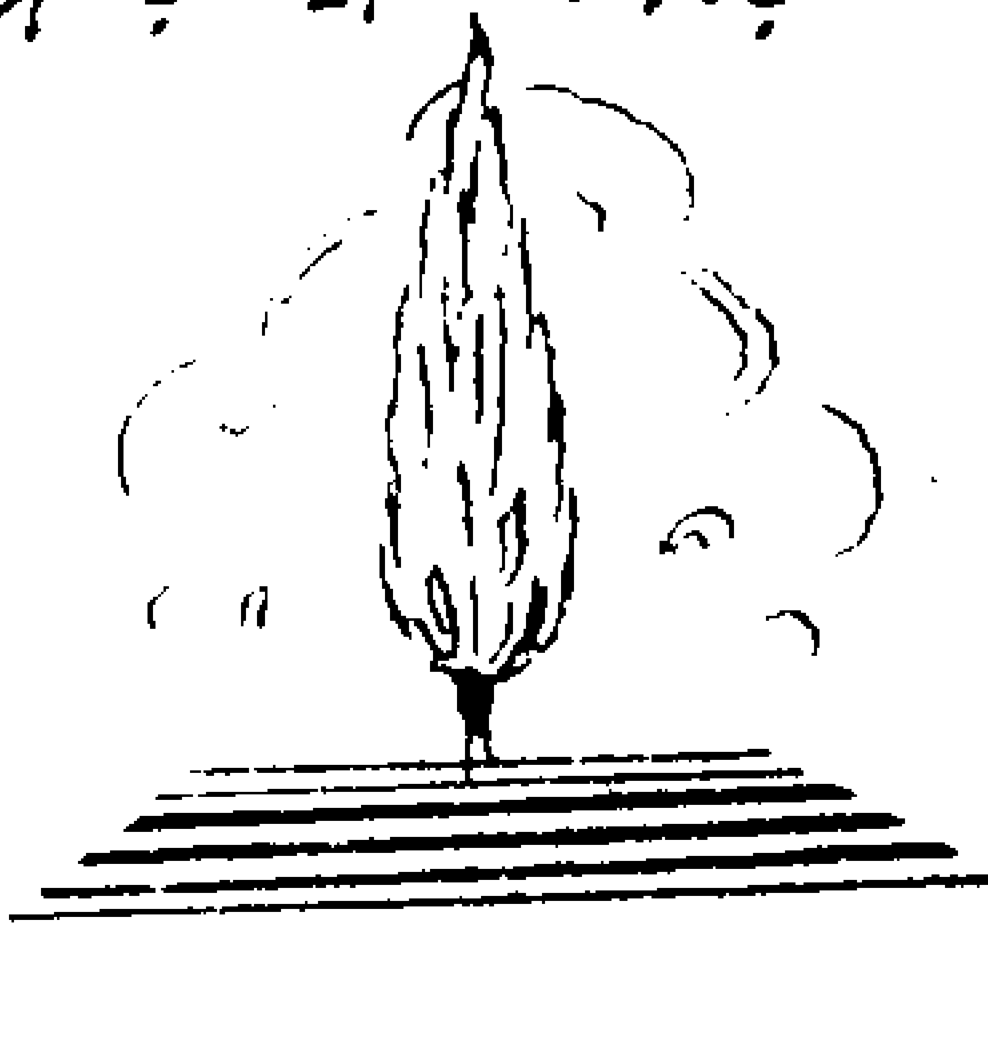

Marfat.com

ب

بابر

ظہیر الدین احمد —— حیدرآباد کے باشندے جامعہ عثمانیہ کے بی، ایس، سی ہیں، شعر خوب کہتے ہیں، نظمیں اور گیت بھی بڑے اچھے لکھتے ہیں، ایک گیت "جنگل کا راجہ" کے دو بند یہ ہیں،

جاؤ بیٹا کھیت کو فوراً گیدڑ گھس کر آتے ہیں — ادھر کی جو فصل کھڑی ہے کھا کھا کر بہلاتے ہیں
تیری بوڑھے ہے باپ کے بیٹا دیدی نیند کے ماتے ہیں — جاؤ بیٹا کھیت کو فوراً گیدڑ گھس کر آتے ہیں

ساری تارے جاتی ہیں فرزند سعادتمند گیا — کھیت کی مینڈھوں پر ہی ہوتا دہقاں کا دلبند گیا
ہاتھ میں اپنی بنسی لیکر شاد گیا خورسند گیا — ساری تارے جاتی ہیں فرزند سعادتمند گیا

باز

محمد تراب علیخاں —— دکن کے قدیم جمعدار خاندان سے ہیں، حضرت کیفی سے تلمذ تھا اب شاید آزاد انصاری سے کبھی کبھی مشورہ کر لیتے ہیں، طبیعت اچھی پائی ہے۔ شعر خوب کہتے ہیں، غزل اور نظم دونوں بے تکلف موزوں کر لیتے ہیں۔

Marfat.com

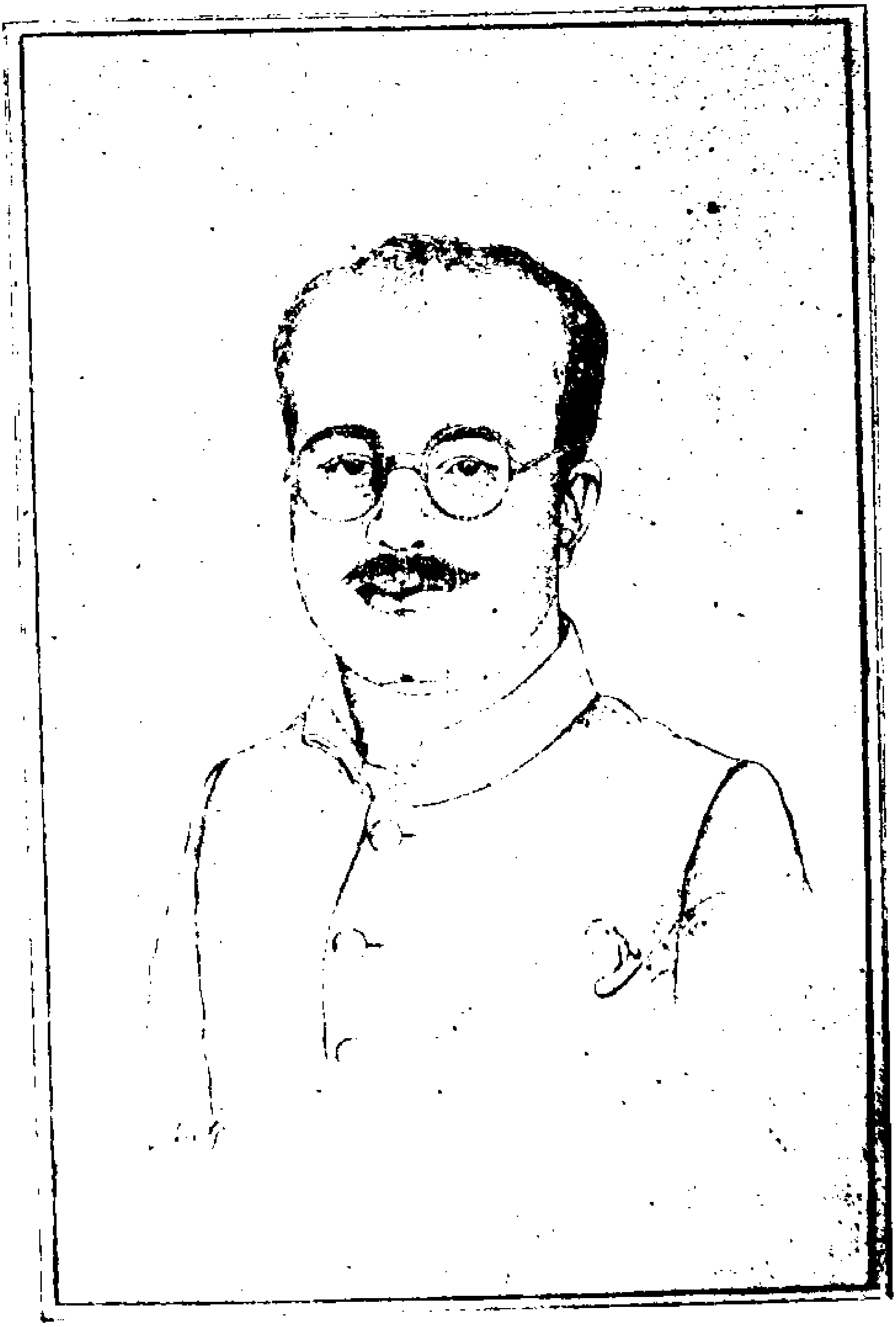

تراب علی خان - باز

Marfat.com

Marfat.com

نہایت خلیق، آشنا پرست، علم دوست اور جدت پسند شاعر ہیں، آپ کا کتب خانہ بہترین قلمیات اور مطبوعات سے پُر ہے، اس تذکرہ کیلئے بھی آپ نے اپنے کتب خانہ سے بڑی امداد دی ہے راقم کے کرمفرما اور مخلص ہیں،

شب وصال کی وہ شوخیاں خدا کی پناہ
خمارِ عشق کی انگڑائیاں خدا کی پناہ

شب فراق میں کاٹی پہاڑ سی راتیں
کسی کے ہجر کی وہ سختیاں خدا کی پناہ

کعبہ جسے سمجھے تھے اسکی یہ حقیقت ہے
دل کثرت عصیاں سے کالا نظر آتا ہے

فرشتوں کا استاد حیراں تہا
یہ مٹی کا انسان کیا چیز ہے

محبت میں چھوٹا بڑا ایک ہے
یہاں شوکتِ شان کیا چیز ہے

ابھی دو دن کی بہار دِن ہے خزاں ابھی ہے
ہم اجڑتے ہوئے دیکھے ہیں گلستاں کتنے

ترے نام لیوا کہیں مٹ نہ جائیں
نگاہِ کرم تاجدارِ مدینہ

خدا نے مجھے خوب دولت عطا کی
محبت کا سینہ میں ہے اک دفینہ

میرے آتے ہی یہ کہکر وہ محفل سے ہوئے رخصت
ابھی تہا ذکر جسکا وہی خانہ خراب آیا

محبت کو غلط ٹہرایا چاہت کو کہا دھوکا
ہمارے خط کی اک اک لفظ کا الٹا جواب آیا

سب کچھ ہے مگر کچھ بھی نہیں ہے جہان میں
اک خواب ہے حقیقتِ دُنیا کہیں جسے

نم گئے، صبر گیا، چین گیا، نیند گئی
ایک دل سے بہری بیتابی فرقت نہ گئی

بازغ

محمد عبدالحی —— حافظ محمد حسین فروغ سرکردہ کوتوالی بلدہ کے فرزند تھے

Marfat.com

حافظ میرزا منیر الدین ضیا گورگانی دہلوی سے تلمذ تھا۔ حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ تعلیم و تربیت یہیں پائی۔ اچھے تعلیم یافتہ اور صاحب ذوق بزرگ تھے۔ تعلقہ داری میں ملازم رہ کر وظیفہ لیا اور پندرہ ایک سال ہوئے کہ انتقال کیا۔ بڑے اچھے شاعر اور حیدرآباد کی آج سے تیس سال پہلے کی صحبتوں کی روحِ رواں تھے۔

کسی استاد نے یہ بات کیا اچھی بتائی ہے ۔۔۔ بھلا ہو کر بھی برائی ہی برائی میں بھلائی ہے
وہیں پہ صد ہا نحوست ہیں جہاں یہ خود پرائی ہے ۔۔۔ وہیں پہ لا کھوں مصائب ہیں جہاں پہ بے پارسائی
بری صورت رہی حالت پہ تو کوئی ہو مکوسب ۔۔۔ تو کوئی منہ کا بھلا ہو یہ آپ کی بھلائی ہے
ہر ایک سانس مطلب کے روابط سے مطلب ہے ۔۔۔ جو غرض کا مطلب ہو غرض کی آشنائی ہے
زمانے کا نہ دیں کیا ساتھ تو دشوار ہے جینا ۔۔۔ روابطِ اہلِ دنیا سے نہیں تو برائی ہے

کاظم علی ۔۔۔۔۔۔ کا گنج ضلع ایٹہ صوبہ متحدہ کے رہنے والے تھے۔ ۱۲۷۶ھ میں علیگڈھ کی پیدائش ہے، گوالیار، رامپور وغیرہ میں ملازمت کی اور پھر حیدرآباد آ کر تعلقہ داری (تحصیلداری) کرنے لگے۔ استاد داغ کے شاگرد ہیں۔ شعر خوب کہتے ہیں۔ ایک زمانے میں مشاعرے بھی کرتے تھے۔

جو غذا ہے وہ غذا ہے یہی اختلاط کا نام ہے ۔۔۔ یہ شباب تھا کہ وہ شباب تھا جو بہار حسن گزر گیا
کہیں طور کی تھی تجلیاں کہیں حسنِ جلوہ کی بجلیاں ۔۔۔ شبِ غم تصور یار میں کہاں کہاں گزر گیا
ترے ناز میں جو نیاز ہے وہ نیاز حسن کا راز ہے ۔۔۔ یہ نگاہ شرم سے جب جھکی تو رنگ اڑ گیا

وہ جو دل ہوا ہے تمنائے شکست کو بھی چلے ہیں بچنے سے | گل مدعا کا ورق ورق جو تبہ ہوا تو بکھر گیا
نہیں ہے تجھ سے ملنا ہی تو وصال ہوں تو [illegible] | میں وہ خیال ہوں جو کبھی دیکھا تو وہی حسن جو [illegible] دیا
کبھی یار آ کے ملا بھی تو امید آ کے چلا گئی | تری عمر بانٹ یہی [illegible] بھی تو اٹھا کبھی مر گیا

باقیؔ

عبدالقیوم خاں ——— نواب احمد نواز جنگ بہادر فانیؔ کے فرزند اور جامعہ عثمانیہ کے ایم اے اور ریسرچ اسکالر ہیں۔ ۱۹۴۲ء میں جامعہ عثمانیہ کے مدرسہ انگریزی میں [illegible] ہیں۔ شعر خوب کہتے ہیں۔ ایک غزل نقل کی جاتی ہے۔

افسانۂ آدم

بن کے تصویر میں شبیر [illegible] مرا | [illegible] و تحیر ہے افسانہ مرا
جب انفاس کو [illegible] | [illegible] ہے کاشانہ مرا
قطرہ [illegible] دریا ہے [illegible] | [illegible] مرا
[illegible] | [illegible] مرا
[illegible] | [illegible] مرا
[illegible] | [illegible] مرا
[illegible] ہوں [illegible] آسمان | [illegible] مرا
[illegible] آستان | [illegible] مرا

Marfat.com

باقر

میر باقر علی ـــــ ایم اے، حیدرآباد کے رہنے والے اور محکمہ کروڑ گیری میں ملازم ہیں، اچھے شعر کہتے ہیں،

قتل کرتے ہیں مجھے ناز و ادا سے پہلے ۔۔۔ زہر کا کام وہ لیتے ہیں تفضل سے پہلے
آپ کہتے تو ہیں عاشق کو نہیں تاب جفا ۔۔۔ پوچھ لینا تھا مگر اہلِ وفا سے پہلے

بانی

سید محمد حسین ـــــ مجلس بلدیہ حیدرآباد سے ملازمت کا تعلق ہے شعر بھی خوب کہتے ہیں،

وہ جو ملتے ہیں رک رک کے تو چلتا ہی پتہ ۔۔۔ صاف باطن نہیں رکھتے ہیں کدورت دلمیں
وہ تصور میں مرے آٹھ پہر رہتے ہیں ۔۔۔ روز افزوں ہوئی جاتی ہی محبت دلمیں
سرخئی اشک یہ کہتی ہے تری فرقت میں ۔۔۔ اب تو کچھ حد سے بڑہی جاتی ہی الفت دلمیں

بدر

ابو الکلام بدر الدین ـــــ جامعہ عثمانیہ کے فارغ التحصیل ہیں، حیدرآباد کی علمی، ادبی جد و جہد میں پیش پیش رہتے ہیں، شعر خوب کہتے ہیں، خصوصاً نظم بہت اچھی لکھتے ہیں،

آرزو

اے امید دکھلا بہاروں کے جلوے ۔۔۔ شبِ تار میں چاند تاروں کے جلوے

Marfat.com

مقابل ہیں مانگے ہے ترسا ہوا دل
بتوں کے نظارے نگاروں کے جلوے

اسیرِ قفس کو وہ رنگینیاں دے
نظر میں پھریں سبزہ زاروں کے جلوے

شرارِ محبت حقیقت نما ہو
تماشائے سینہ ہو پیاروں کے جلوے

فراق وطن سے بدوہ مارے ہوئے ہیں
رولائیں جنہیں کوہساروں کے جلوے

خدایوں کرے بدر پھر ہوں میسر
وہ جنگل کے سبزآبشاروں کے جلوے

غزل کا نمونہ یہ ہے،

غم جو چھا جاتا ہے دل پر تو برس جاتا ہوں
اے فلک تو نے سکھایا مجھے نیساں ہونا

کوچۂ یار میں آ دیکھنا منظور ہے گر
خاک کے فرش کا اورنگ سلیماں ہونا

ذرے ذرے میں نظر آتے ہیں تیرے جلوے
چمنِ دہر کی قسمت تھی پرستاں ہونا

بدر

بدرالاسلام —— حافظ عبدالحیٔ صاحب مرحوم کے فرزند اور مولینا کرامت علی صاحب دہلوی کے خاندان سے ہیں علم و فضل خاندانی میراث ہے، قانون سے دلچسپی ہے اسی لئے مدت سے وکالت کرتے ہیں، طبیعت اچھی پائی ہے شعر بھی خوب کہتے ہیں، متوسط العمر شاعر ہیں، حیدرآباد میں قیام ہے،

کچھ بھی ہو صورتِ تقدیر تو ہے
گو عبارت نہیں لکیر تو ہے

کوئی دلکا خواہاں کوئی جان کا طالب
زمانے میں ہیں مہرباں کیسے کیسے

طبیبو اٹھو بس شفا ہو چکی
دوا کر چکے بس دوا ہو چکی

Marfat.com

بدیع

سید بدیع الدین احمد ——— شعر اچھے کہتے ہیں، مشاعروں میں بھی شرکت کرتے ہیں،

لب پہ اظہارِ محبت ہے عداوت دلمیں — شکر ہے انکی زباں پر تو شکایت دل میں
اسکا جلوہ ہے نگاہوں میں بقدرِ دیدار — اوسکی الفت ہے باندازۂ وسعتِ دل میں
کبھی آباد ہوا تو کبھی ویرانہ ہوا — کیا رہا کیا نہ رہا تیری بدولت دل میں
چار لوگوں کی نگاہوں سے جو گر جاتا ہے — ایسے انساں کی ہوتی نہیں عزت دل میں

برتر

نادر علی ——— غازیپور کے رہنے والے ہیں، چالیس ایک سال ہوئے کہ حیدرآباد آکر راجے رایاں بہادر اور ہز اکسیلنسی سر مہاراجہ بہادر کی ڈیوڑھیوں سے متعلق ہو گئے، حیدرآباد کچھ ایسا دامنگیر ہوا کہ یہیں رہ گئے آپ حیدرآباد کی بڑی بڑی صحبتیں دیکھ چکے ہیں، داغ اور امیر کے معرکوں کا لطف اٹھا چکے ہیں کروڑوں مشاعروں میں شرکت کی ہزاروں شاعر بنا ڈالے، اب بھی آپ کے سینکڑوں شاگرد موجود ہیں،

حضرت کیفی حضرت تجلی اور حضرت ترکی سے بہت خلوص تھا، حیدرآباد اور حضور بندگانعالی سے آپ کو بڑی عقیدت ہے۔ خدا سلامت رکھے ع

ابھی اگلے بزرگوں کے نمونے پائے جاتے ہیں

ہوئی مشقِ تصور سے جلا کچھ اور حیرت پر — نظر پڑتی ہے آئینے میں بھی اس بت کی صورت پر

Marfat.com

دیہم بزم، وہ نادم ہوئے کیا کیا — میرے اشکوں سے پانی پھر گیا کچھ رنگِ صحبت پر
ادونگا اثرِ حسنِ ملاحت خیز کا تم کو — کھلیں گے جب لبِ زخمِ جگر شورِ قیامت پر
ہو بدگمانی کا غضب میں جان ہی یوں بھی — کہ وہ محجوب کیوں ہوتے ہیں دشمن کی شکایت پر

برتر

احمد —— یوپی کے باشندے ہیں، مدت سے حیدرآباد میں رہتے ہیں
دکن کو وطن بنا لیا ہے، ہائیکورٹ کے وکیل اور بڑے اچھے شاعر ہیں، نظم اور غزل
سال قدرت ہے،

ہا گیا نہ وہ رخِ روشن حجاب میں — آہوں نے اٹھ کے آگ لگا دی نقاب میں
دری انکی موجِ تبسم نقاب میں — بجلی سی ایک کوند رہی ہے سحاب میں
وریا رہے میری چشمِ پرآب میں — دریا کو میں نے بند کیا ہے حباب میں
مجھ کو ہجر دہر کی سناتا ہے داستان — کونین غرق ہیں میرے جامِ شراب میں

برق

سلطان محمود مرزا گورگانی —— شاہانِ مغلیہ کی یادگار ہیں، آج کل
رآباد میں قیام ہے، شعر بھی خوب کہتے ہیں، سر مہاراجہ بہادر کے مشاعروں
ہمیشہ شریک رہتے ہیں

ں میں کیا کروں کہ وہ آپ کے قابل نہیں — نذر دل کرتا مگر دل ہی رہا وہ دل نہیں
ست یوسف کو کیا نسبت ہے تجھسے گلبدن — ہمسری تیری تو کر سکتا مہِ کامل نہیں

Marfat.com

طالب امن و اماں ہیں آپ سے شاہِ دکن — پوتا عالمگیر کا ہے غیر سے سائل نہیں
برق جب چاہیں گے وہ تجھپر کرم فرمائیں گے — عقدۂ لاحل کا حل بھی شاد کو مشکل نہیں

برق

نواب عباس حسین خاں —— حیدرآباد کے قدیم جاگیرداروں میں
اور کسی ضلع کے ناظم عدالت (مجسٹریٹ) ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

شرمندہ وہ ہوئے ستمِ ناروا کے بعد — اب کچھ وفا کی قدر ہوئی ہی جفا کے
سمجھو کہ ایک مجرمِ الفت تھا مر گیا — کیوں آپ رنج کرتے ہیں میری قضا
اچھی صورت تو حقیقت میں غضب ہوتی ہی — دیکھکر یہ دلِ شیدا نہ مچلتا کیو
بات پردے کی ہے کہتے ہوئے آتا ہی حجاب — سامنے ان کے ہوا اظہارِ تمنا کو

برقی

سید غوث اللہ شاہ —— قلندریہ سلسلہ کے شاعر ہیں، اندازِ سخن
قلندرانہ ہے،

مجھ کو کہہ دیں سرِ محشر جو پیمبر اپنا — پھر تو میدانِ قیامت ہے مقد
حوصلہ پست ترا اور وہ شاہی دربار — عرض احوال ہو کیونکر دلِ مضطر
دل جو اٹھتا ہے دکن سے تو یہی کہتا ہے — چل کے طیبہ میں لگا دیجئے ب

بسمل

سید امین الحسن رضوی —— آپ کے اجداد یوپی کے شرفا سے

Marfat.com

کی ولادت حیدرآباد ہی میں ہوئی اور یہیں تعلیم و تربیت بھی، عزیز لکھنوی کی صحبت نے شاعری کا شوق پیدا کیا اور آپ نے شعر کہنا شروع کیا ۱۳۱۰ف میں نواب سالار جنگ بہادر کے اسٹیٹ میں ناظم مقرر ہوئے اور اضلاع پر رہنا پڑا انتہائی کی وجہ سے مشقِ سخن بڑھ گئی اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ آجکل آپ عدالت خفیفہ کے ناظم دوم ہیں۔

نہایت شریف النفس اور منکسر المزاج آشنا پرست بزرگ ہیں، غزل اور سلام خوب کہتے ہیں، خاصی مشق ہے،

بلی آنکھ کچھ ہمسے پھری معلوم ہوتی ہے
نظر گہری ہے لیکن سرسری معلوم ہوتی ہے

زوغِ قدرتِ حق ہے تیری تصویرِ ہستی سے
اسی صورت سے تو صورت گری معلوم ہوتی ہے

تیری مستانہ آنکھوں کی قسم اب تو یہ عالم ہے
کہ دخترِ رز بھی نظروں سے گری معلوم ہوتی ہے

مانہ کچھ کہے لیکن انہیں زیبا نہیں کہنا
ذرا سی بات بھی انکی بُری معلوم ہوتی ہے

ہُنیا اور اسکی کشمکش میں کیا کہوں بسمل
مجھے تو ایک جنگِ زرگری معلوم ہوتی ہے

زہے قسمت ملا ایسا ٹھکانا
فراغت ہے کہیں آنا نہ جانا

میرا تو شیوۂ دیرینہ یہ ہے
ستم ہے یار کا آنسو بہانا

ٹلے دعوے تھے ترکِ عاشقی کے
دلِ ناداں ذرا آنکھیں ملانا

بتا دیتے ہیں آنکھیں میری ہر اک شکوۂ غم پر
نئی ترکیب سے عرضِ ستم پر صاد ہوتا ہے

برباد کی ہیں ختم حیرانیاں ترکِ محبت کی
خیالِ عیشِ ماضی سے اگر دل شاد ہوتا ہے

Marfat.com

بسمل

محمد عبدالرزاق ——— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں، دارالعلوم کے طالب علم رہ چکے ہیں، ادبی ذوق بڑا اچھا ہے "صنفِ نازک" اور "تذکرۂ بسمل" دو تالیفات شائع کر چکے ہیں، شہاب کے نام سے ایک ماہوار رسالہ بھی دو تین سال سے نکال رہے ہیں، نہایت سنجیدہ اور مرنجان مرنج ادیب اور شاعر ہیں، شعر خوب کہتے ہیں مزاحیہ مضامین بھی اکثر لکھتے ہیں،

کچھ نہیں پوشیدہ میرا اہلِ دل سے حالِ زار
کیوں ہوا شوریدہ میرا آشفتہ تر گل سینہ فگار

عالمِ امکاں میں جب ہستی میری ظاہر ہوئی
کیا خبر تھی آ گئے چلتے ظالم ہوا رنگے سب بے شمار

غنچۂ نورستہ جب تک تھا تو میری خیر تھی
ہو گیا آگے قدم رکھتے ہی گلچیں کا شکار

کچھ دیے شبنم نے چھینٹے چاند نے کچھ مہر کی
گدگدایا پھر صبا نے ہنس دیا بے اختیار

میرا ہنسنا تھا ستم نکہت ہوئی پران رہیں
ہر طرف سے دیکھنے شیدا آ گئے مستانہ وار

کوئی کہتا تھا کہ آ دل میں تجھے رکھ لوں ذرا
اے مرے نازک بدن شیریں ادا تیرے نثار

کوئی کہتا تھا کہ ہوں میں مثلِ بو آوارہ گرد
تیری الفت میں ہوا جاتا ہے دامن تار تار

بشر

ابوالمظفر ملک حسین عبدالحلیم ——— تاریخی نام مختار احمد ہے جس سے ولادت ۱۲۹۷ھ نکلتا ہے۔ مولوی عبدالعزیز عزیز ابن مولینا محمد نمدی ناصر ابن عارف الدین خاں رونق کے فرزند ہیں قدیم خاندان اور ایک با عزت اور عالم

خاندان کے رکن اور پشتینی شاعر ہیں، حیدرآباد میں پیدا ہوئے اور یہیں تعلیم پائی حضرت شیفتہ کنتوری سے مشورہ سخن کرنے لگے، سررشتہ کروڑگیری میں ملازم ہو کر وہاں سے انعام لیا اور اب درس و تدریس کا مشغلہ ہے۔ تاریخ بڑی اچھی نکالتے ہیں اور خوب مشق ہے۔ شیخ صدیقی ہیں، چونکہ نام شغب ہے اس لئے اپنے مسلک کی وضاحت اس قطعہ کے ذریعہ کی ہے۔

کہتے ہیں عبدالحلیم بندہ ہے کلب حسین
اور تخلص لشغب سنی من المحبین

دل سے یہی ہے دعا تا دمِ مرگ ابتدا
چھوٹے نہ سنت کوئی اور یہی فرضِ عین

شعر خوب کہتے ہیں، خصوصاً نعت بہت اچھی کہتے ہیں،

ساغرِ توحید ملتا ہی نہیں تو ہرگز [illegible]
ہاتھ آجائے اگر جامِ سفالِ مصطفیٰ

کیا زمیں کیا آسماں کیا عرش اور کیا لامکاں
ہر جگہ ہے نورِ حسنِ بے مثالِ مصطفیٰ

فیضِ آلِ سرورِ دیں ہے ہر اک چشمہ جہاں
نخل آباد ہے ہر شاخِ نہالِ مصطفیٰ

مجھ سا خوش قسمت بشر کب ہے زمانے میں شغب
ہوں فدائے مصطفیٰ شیدائے آلِ مصطفیٰ

[illegible]

صالح بن ناصر الیعقیطی —— جناب گلشن حیدرآبادی

سے تخلص [illegible] ہیں مگر اردو کے شیدا اور اچھے شاعر ہیں،

لیے پھرتا ہے مجھے شوقِ جنوں صحرا میں
جوش مستی ہے کبھی ہے کبھی وحشت دل میں

اُٹھے جس وقت الٹ دی رخِ انور سے نقاب
کھنچ کے آنکھوں میں اتر آئی ہے صورت دل میں

Marfat.com

چین دنکو مجھے ملتا ہے نہ شب کو آرام | چٹکیاں لیتی ہی ظالم تیری الفت دلمیں
راہ جسوقت نکلنے کی نہ پائی شبِ غم | ہوگئی دفن ترے وصل کی حسرت دلمیں

بشارت

بشارت علی ــــــ حیدرآباد کے اچھے شاعروں میں سے ہیں، آپ کا کلام اکثر اخباروں میں طبع ہوتا رہتا ہے،

چمن ہے اور گھٹا چھائی ہوئی ہے | یہ مدہوشی کے چھا جانے کے دن ہیں
یہی راتیں ہیں ہشیاری کی راتیں | یہی دن مست ہو جانے کے دن ہیں
نہیں زاہد عبادت کی یہ راتیں | نہ یہ حوروں کے افسانے کے دن ہیں
نہ ترسا ہمکو اے ساقی نہ ترسا | نہ ترسا یہ ترس کھانے کے دن ہیں

بلیغ

محمد انوار الدین فاروقی ــــــ شعر خوب کہتے ہیں کبھی کبھی رسائل میں بھی آپکا کلام نظر آتا ہے،

سرسبز پھر بہار سے سارا چمن ہوا | گلبن پہ عندلیب حزیں نغمہ زن ہوا
در پردہ بدظنی کا بھی ہے اسمیں شائبہ | میری طرف سے انکو اگر حسنِ ظن ہوا

بلال

احمد عبد العلی ــــــ حیدرآباد کے خوش فکروں میں سے ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

Marfat.com

جان کر رکھا نہ پہلے ہی قدم — اب جو کچھ ہو کھوئیے یا پائیے
دل سی شئے، اور مول اک ترچھی نگاہ — جائیے حضرت سلامت جائیے
ہم جو کہتے ہیں غلط، بیشک غلط — جانے دیجئے آپ ہی فرمائیے
سُن چکے احوال سارا تو کہا — اے بلال اب ٹھنڈی ٹھنڈی جائیے

بہار

سید علی ——— سید عبدالحق صاحب مدراسی کے فرزند تھے، قادریہ گھرانے کے مرید اور حنفی المشرب بزرگ تھے امیر مینائی سے تلمذ تھا مولداً مدراسی تھے مگر مدت سے حیدرآباد میں رہ گئے تھے، ۱۳۴۹ھ میں انتقال کیا اخبار مخبرِ دکن مدراس سے آپ کا تعلق تھا، اسی کی توسیع اشاعت اور نامہ نگاری میں منہمک رہتے تھے، اردو، فارسی شعر اچھے کہتے تھے،

نیم بسمل میرے قاتل نے مجھے چھوڑ دیا — اور آفت میں پڑا رحم کے قابل ہو کر
سختیاں بعدِ فنا بھی وہی باقی ہیں بہار — سنگِ مرقد میری چھاتی پہ رہا سل ہو کر
تیری نیچی نگاہیں کہہ رہی ہیں صاف صاف — مجھ سے بڑھ کر وصل کا ارماں تیرے دل میں ہے

بہادر

بہادر علیخاں ——— جامعہ عثمانیہ کے بی، اے ہیں شعر خوب کہتے ہیں اور انگریزی نظموں کا ترجمہ بھی بڑی عمدگی سے کرتے ہیں، چنانچہ "رچرڈ کاربٹ بشپ آف آکسفورڈ" کی ایک نظم کا ترجمہ کیا ہے،

Marfat.com

دعائے پدری

کون بتلائیگا میں چھوڑونگا کیا تیری لئے | سب کہیں گے چاہتا ہوں میں بھلا تیر...
بسم و زر سے بیشتر ای دن ہے میری یہ دعا | صحت جسمانی و روحانی ہو تجھکو عط...
فہم و دولت کی نہو حاصل فراوانی تجھے | بسکہ یہ کمبخت کر بیٹھے گی دیوانی...
علم دے تجھکو خدا جو ہو نمائش سے پرے | وہ بھی اتنا خود تجھکو اور کو سمجھا کرے
پر نہ اتنا کم کہ مثل صاحبانِ خوش لباس | میز پر یا گرد گلشن گفتگو ہو بے اسا...
اپنی ماں کی خوبیاں گر تجھکو ورثہ میں ملیں | باپ کی دولت مراتب تجھکو ترکہ میں...
ہو میسر دوست ایسا ایک ہو دربار میں | تیرا حامی ہو تنا گر ہو نہ جو دربار م...
دوست ہوں ایسے رہیں جو ظلم سے تجھکو بری | پر نہ ایسے راستے سے جنکی ستم کرتا ر...
صلح جوئی کام میں ہر اک ہے بس تیرا شعار | مستی و نفسیہ سے تیری زندگی ہ...

بیگم

عابد مرزا ——— ریختے میں بیگم اور ریختی میں بیگم تخلص کرتے ہیں شہزادہ ... ہیں، آپ کے بزرگ دربار اودھ میں کتاب خوانی کی خدمت پر مامور تھے ... کے والد حسین مرزا نواب فخر محل بیگم خاص نواب واجد علیشاہ کی سـ... ملازم تھے، آپ ۱۸۵۷ء میں پیدا ہوئے کلکتہ کے مٹیا برج میں واجد علی... زیر سایہ پرورش پائی، محلات کی تربیت کی وجہ سے ریختی گوئی کا شوق ہوا... ریختی کہنے لگے آغا حجو شرف کو دکھاتے تھے ۱۳۱۵ھ میں نواب لطف...

Marfat.com

کے بیٹے نواب ابراہیم علیخاں نے پٹنہ میں مشاعرہ کیا تو آپ کی ریختی کا چرچا سن کر خاص طور پر بلوایا' واجد علیشاہ کے انتقال کے بعد آپ نے بھوپال کا قصد کیا وہاں سے حیدرآباد آئے اور یہیں رہ پڑے' ہز اکسیلنسی سر مہاراجہ بہادر نے قدردانی کی اور آپ کو اپنے دربار میں جگہ دی چنانچہ آپ اب تک مہاراجہ بہادر ہی کی ڈیوڑھی سے متعلق ہیں' اپنی وضع کے ایک ہی بزرگ ہیں اور اب ہندوستان میں آپ تنہا ریختی گو رہ گئے ہیں' اور واقعہ یہ ہے کہ خوب کہتے ہیں' آپ کی ریختی گندگی سے پاک اور نہایت سلجھی ہوئی ہوتی ہے۔

جھٹ مرے سوت سے رکھے جو محبت دلمیں | نوج ہو اس موئے بیدرد کی چاہت دلمیں
نام سے مردوئے کے آتی ہے فرحت دلمیں | کیا اثر بخشا ہے اللہ کی قدرت کے نثار

فال کھلوانے کہاں جاؤں کوئی فال نہیں | دیکھتی ہوں خواب دہشتناک جب سوتی ہوں میں
او اموئے سمجھا ہی تو شاید خدا عادل نہیں | ظلم کرتا ہی مرے اوپر جو ناحق بیدھڑک

بہن بی پوچھے میکے جاؤں کیونکر | اطاعت فرض ہی مجھپر میاں کی
مزے میں نے اڑائے زندگی کے | نگوڑی سوت ہی نے خاک پھانکی
نہ ہاری مانتا ہے تو نہ جیتی | موئے تجھ میں ہی ہٹ دہرمی کہانکی
مقدر ہی برا ہے اپنا بیگم | شکایت کیوں کروں دل میں آ… انکی

بیتاب

میر غضنفر علی قادری الجمالی —— بیدر ہی کے متوطن اور اچھے شاعر ہیں۔

Marfat.com

یاس آلود ہے دیدار کی حسرت دل میں — پردۂ غم کا کئے بیٹھی ہے مسرت دل میں
اب تصور ہے مقید نہ تخیل مطلق — بن گئی خانہ نشیں خود تری الفت دل میں

بیکسؔ

محمد غوث الدین قادری —— حیدرآباد کے کہنہ مشق شعراء میں سے ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں، شاگردوں کی تعداد بھی خاصی ہے،

تابِ نظارہ نہ لانا بھی غضب ڈھایا ہے — ہائے پھر رہ گئی دیدار کی حسرت دل میں
صاف دل مجھسا زمانہ میں نہ ہوگا کوئی — اپنے دشمن سے بھی رکھتا ہوں محبت دل میں
عشق جب سے ہوا اس بتِ ہرجائی کا — خوف کچھ بھی نہ رہا ذلت و رسوائی کا
تم سے اچھا کوئی بیمارِ محبت نہ ہوا — اور دعویٰ ہے تمہیں اپنے مسیحائی کا
حشر میں کاتبِ اعمال کو حیرانی ہے — دھل گیا اشکِ ندامت سے جو دفتر اپنا
کیوں نہ ہو فخر ہمیں روزِ قیامت بیکسؔ — حشر اپنا ہے خدا اپنا پیمبر اپنا

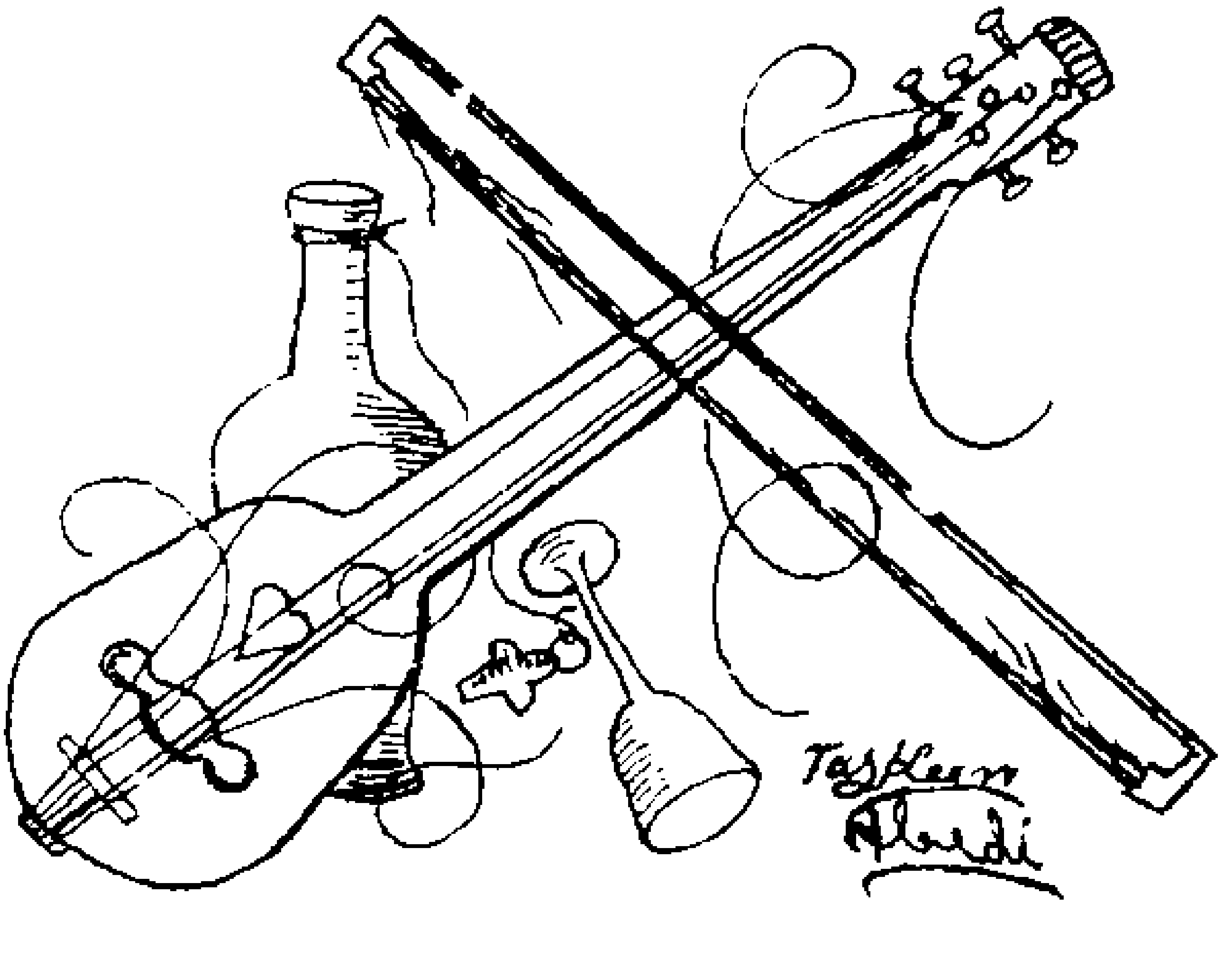

Marfat.com

پہلوان

محمد غفار ——— ہمت صاحب کے شاگرد اور واقعی پہلوان ہیں، شاعری کے داؤں پیچ سے بھی واقف ہیں، شعر بھی کہہ لیتے ہیں، مشاعروں میں اکثر شرکت کرتے ہیں،

جم گئی ہے بت رعنا کی جو صورت دل میں — تختۂ مشق ہے ظالم کی محبت دل میں
نقد دیدار ضیا بار سے محروم نہ کر — ہم بھی رکھیں گے تری دی ہوئی نعمت دل میں
کیوں نہ ہم تم کو پہلوان کہیں مرد سخن — جب کہ تم کرتے ہو اذکار کی کثرت دل میں

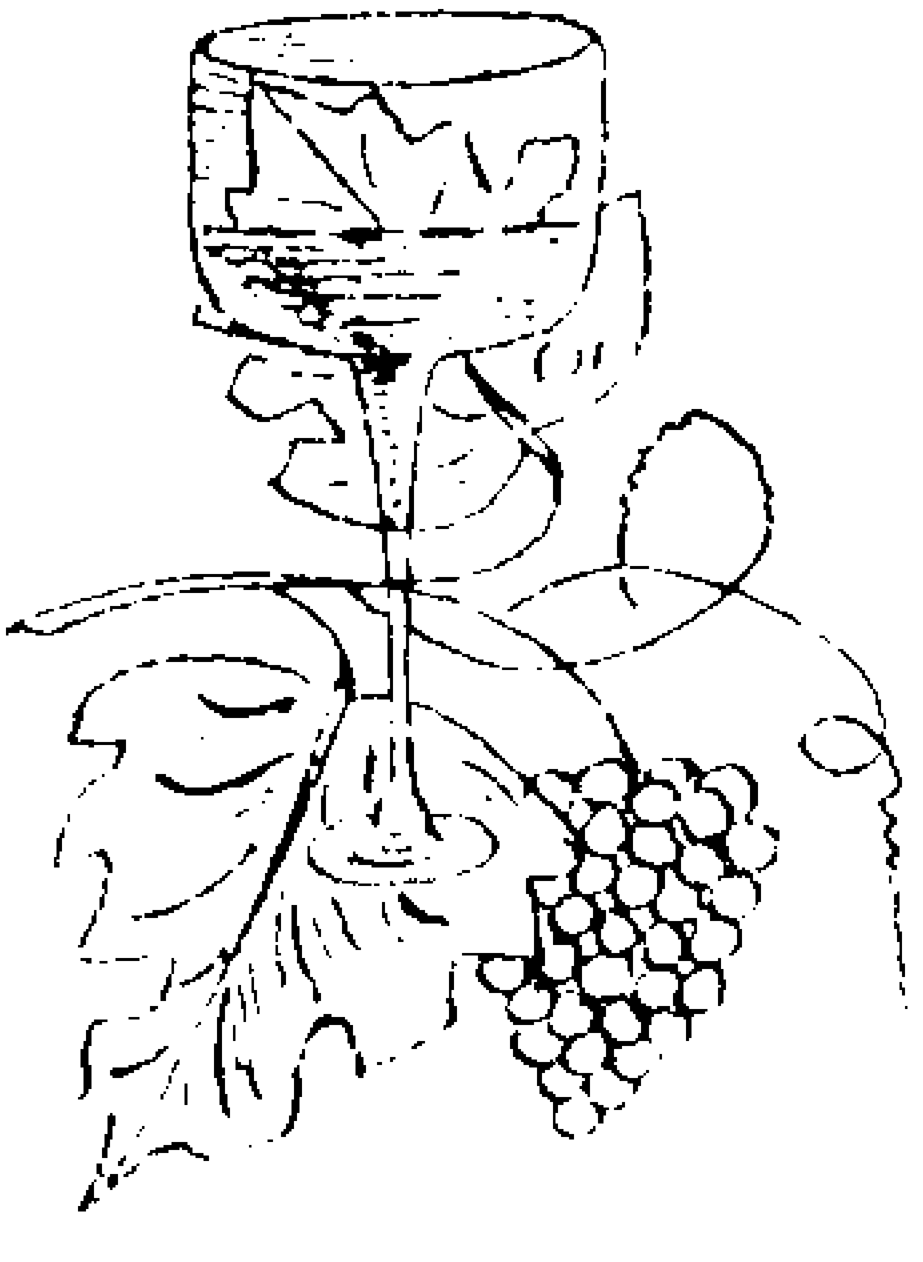

Marfat.com

ت

تاثیر

ندیم الحسن —— یوپی کے رہنے والے جامعہ عثمانیہ کے بی، اے ہیں نوبلز کالج کے لکچرار اور شاعر بھی ہیں،

کھلا جو مسلمِ پر جوش پر درِ توحید — زباں پہ آگیا بے ساختہ لہ التحمید
ہزار شکر کہ توفیقِ نعمت اس نے دی — ہے ساتھ حمد کے نعتِ رسول کی تاکید
اگرچہ حمدِ خدا بھی ہے عین نعتِ رسول — احد میں ہو گئی احمد کی میم سے تمدید
ملا طفیل سے جس کے وہ ظل سبحانی — کہ جس کے دم سے تھی تاباں کمال کی ناہ

تاج

محمد تاج الدین —— پائیگاہ آسماں جاہی کے متوسل اور قدیم خاندان سے متعلق ہیں، نہایت اچھے شاعر ہیں، زیرک صاحب سے تلمذ ہے ۱۰ رجادی الاول سنہ... کو پیدا ہوئے۔

اٹھتی ہے دل میں ہوک سی ہوتا ہے اختلاج سا — پچھلے دنوں نہ تھا کبھی حال خراب آج سا

Marfat.com

تیر مژگاں بن گئے تلوار آنکھیں ہو گئیں
دل کے دو ٹکڑے ہوئے جب چار آنکھیں ہو گئیں

کیوں زلف پریشاں ہے عارض پہ یہ کیا دھج ہے
بے وجہ الٰہی کیوں آج ابر میں سورج ہے

شریکِ حال ہو کیونکر سیہ بختی میں پھر کوئی
اندھیرے میں جدا مجھ سے ہوں جب پرچھائیاں میری

تائب

سید صبغۃ اللہ ——— مدرسہ دار العلوم کے مدرس ہیں، شعر و سخن کا بچپن ہی سے شوق ہے۔ خصوصاً نعتیہ شعر بڑے اچھے کہتے ہیں، نہایت شریف اور مرنجان مرنج بزرگ ہیں، راقم الحروف کے اُستاد اور خاص عنایت فرما ہیں،

رمزِ الفت سے نہیں جبکہ تو واقف ناصح
پھر ملے گا تجھے کیا بدلہ جبیں سائی کا

منزلِ عشق میں سب ایک ہیں گورے کالے
زعم باطل ہے یہاں نسبتِ آبائی کا

تبارک

سید تبارک علی ——— آپ کا کلام اکثر گلدستوں میں نظر آتا ہے۔ شعر اچھے کہتے ہیں،

تیری تقدیر میں تھا خسروِ خوباں ہونا
میری قسمت میں تھا آئینہ حیراں ہونا

میرے ایمان کو دکھاتی ہی محبت کی اُمنگ
نگہِ ناز کا غارت گرِ ایماں ہونا

تجلی

ابو المعنی سید منتجب الدین ——— آپ کے اجداد شہر اور گنج بخارا کے شرفا اور سادات سے تھے، آپ کے دادا نواب سید یار جنگ بہادر ابتداً بخارا سے دکن آئے

Marfat.com

اور خطاب، منصب اور جاگیر کے علاوہ صوبہ داری اورنگ آباد سے سرفراز ہوئے، آپ
کے والد نواب میر سیادت علی خاں بہادر ناظم دیوانی بلدہ تھے، آپ صحیح النسب سید
ہیں اور امام موسیٰ کاظمؓ سے سلسلۂ نسب ملتا ہے۔ ربیع الثانی ۱۲۹۲ھ ۱۸۸۴ء میں آپ حیدرآباد
میں تولد ہوئے، ابتدائی تعلیم مکان پر پائی پھر مدرسہ دارالعلوم اور مدرسہ دینیہ سے تکمیل
کی، اپنے چچا نواب سید برہان الدین خاں بہادر ناظم دیوانی بلدہ (جو بعد کو ہجرت کرکے
مدینہ منورہ چلے گئے تھے) سے ادب اور حدیث، مولانا عبدالصمد سمرقندی سے تفسیر
فقہ اور منطق، مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سے صرف و نحو پڑھی، حضرت آغا داؤدؒ سے بیعت
کی، بچپن سے شعر و سخن کا ذوق تھا اور مرشد چونکہ صحو تخلص کرتے تھے اسلئے آپ محو
تخلص کرنے لگے پھر خمار اور اس کے بعد تجلی تخلص اختیار کیا، اُردو، فارسی دونوں زبانوں
میں شعر کہتے تھے ابتدأً فارسی آغا شوستری کو دکھاتے تھے ان کے انتقال کے بعد ترک
کو دکھانے لگے، اُردو میں ابتدأً میکش سے مشورہ کرتے رہے پھر حافظ مرزا منیر الدین فد
گورگانی سے، اور اُستاد داغ کے حیدرآباد آنے کے بعد سے داغ سے مشورہ کرنے لگے۔
۱۳۱۱ف میں موعود الخدمت تحصیلداری ہوئے اور ۱۳۱۷ف میں صوبہ داری گلبرگہ
میں صیغہ دار کی حیثیت سے مامور ہوکر ۱۳۱۸ف میں ضلع رائچور کے صدر خزانہ دار ہوئے پھر
میں محاسب ضلع ہوکر عثمان آباد گئے اور ۱۳۳۱ف میں پھر صدر خزانہ دار ہوکر گلبرگہ شریف
گئے اور ۹ مہر ۱۳۳۶ف (۱۶ اگست ۱۹۲۷ء) کو گلبرگہ شریف ہی میں انتقال کیا اور در
خواجہ بندہ نوازؒ کے پائیں میں آسودہ ہوئے، حضرت تمکین کاظمی آپ ہی کے خلف ارجمند ہیں،

Marfat.com

مولانا تجلی مرحوم

ولادت
ربیع الثانی ۱۲۹۲ ہجری - حیدرآباد دکن

وفات
[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

شعر بہت اچھے کہتے تھے جملہ اصنافِ سخن پر عبور تھا، غزل اور قصیدہ میں بڑی مہارت تھی، آخر عمر میں غزل گوئی کم کردی تھی، نعت بہت کہتے تھے، اُردو اور فارسی میں دیوان مکمل کرلیا تھا، آپ کی سوانحعمری اور اُردو دیوان آجکل مولینا تمکین کاظمی مرتب کررہے ہیں، یقین ہے کہ عنقریب شائع کردیں گے،

تجلی حیدرآباد کی اُس علمی اور ادبی پارٹی کے روحِ رواں تھے جو غلام حسین داد، عبدالحی بازغ، رضی الدین کیفی، نادر علی برتر، قطب الدین تسلی، بادشاہ محی الدین، وجودی مدد علی خاں ناظم وغیرہ پر مشتمل تھی خصوصاً داد، بازغ، تجلی اور کیفی نے حیدرآباد میں بڑی علمی و ادبی جد و جہد کی، چونکہ ۱۳۱۰ف میں ملازمت کی وجہ سے گلبرگہ چلے گئے اس لئے حیدرآباد کی علمی سرگرمیوں میں آخر عمر تک حصہ نہ لے سکے گلبرگہ، رائچور، عثمان آباد جہاں جہاں آپ رہے علمی خدمت کی، ان مقامات پر آپ کے سینکڑوں شاگرد موجود ہیں،

حضرت تجلی نہایت اچھے خوشنویس بھی تھے اور فنونِ لطیفہ سے بھی شغف رکھتے تھے نثر بھی اچھی لکھتے تھے، پابندِ صوم و صلوٰۃ، مخیر اور ہمدرد، مخلص اور قدیم وضع کے بزرگ تھے، طبعاً گوشہ نشین اور غیر شہرت پسند واقع ہوئے تھے آبائی منصب سے بھی سرفراز تھے اور نہایت قانع، نہ تو ترقی کے لئے کوشش کی اور نہ شہرت و نام و نمود کی خواہش، نہایت خاموشی کے ساتھ اپنی زندگی گزاردی،

ہر وقت یہ فرماتے تھے استاد تجلی　　یہ میری زبان ہے، یہ اُڑایا ہے میرا رنگ

[illegible] ہوتے ہیں جتنے [illegible] نکلتے ہیں　　تمہارے پاؤں کیا کیا [illegible]

عدو سے بزم میں سرگوشیاں دیکھی نہیں جاتیں
تمہارے گھر سے ہم اشکوں سے منہ دھو کر نکلتے ہیں

بھلا کس واسطے منت پذیر برق و باراں ہوں
ہمیں پہلے نہ کیوں برباد اپنا آشیاں کر لیں

میخانوں کی غیبت سے بھلا حضرت زاہد
دوزخ کے سوا آپ کو ہاتھ آئیگا کیا خاک

دل و جان کھو کے بیٹھا ہوں حسینوں کی محبت میں
اٹھائے نفع کے بدلے بہت نقصان الفت

کچھ تو بتوں کے عشق میں دیکھا جو کھو گئے ہوش
دیوانہ میں نہیں ہوں بڑا ہوشیار ہوں

قیامت میں جمالِ حق ہی ہے دیدارِ حضرت ہی
کیسے دیکھوں ابھی سے میری ڈانواں ڈول نیت

ولولہ وحشتِ دل خاک نکالے اپنا
یاں گریباں ہی گلے میں نہیں دامن کہ

اس شوخ مزاجی پہ شریر دیکھی ہے صحبت
کیا جانئے لائیگی طبیعت تیری کیا رنگ

ہوا تقوی میرا برباد ان مخمور آنکھوں سے
ملائیں ہائے کیوں آنکھیں تیری مشہور آنکھو

جام مے گلرنگ ادہر ہی میرے ساقی
دس بیس نہیں ہیں تو نہیں دو چار کبھی

اب نہیں سوا تیرے کوئی اے خدا اپنا
آشنا وہ غیروں کا ہو گیا جو تھا اپنا

دیکھئے بنے کیسی جان پر محبت میں
آنکھ جنگجو ان کی دل بکھیڑیا اپنا

دلِ آغشتۂ خوں فالتو ایک آبلہ سا ہے
انہیں یہ فکر کیا لینا مجھے یہ شرم کیا

کلس پر رات دن چھایا ہوا اک ابرِ رحمت ہے
زمیں گنبد کی ہے فردوس تو عرشِ بریں

ہمارے حق میں ہے یثرب کا کانٹا پھول سے بہتر
ہمارے حق میں صحرائے مدینہ باغِ جنت

وہ دریائے شفاعت جوش پر ہے میرے آقا کا
ہے محرک کون میرا قطرہ اشکِ ندامت

Marfat.com

عبد الحکیم - تدبیر

Marfat.com

Marfat.com

تدبیر

محمد عبد الحکیم ــــــ ۲ شعبان ۱۳۰۹ھ کو پیدا ہوئے حیدر آباد کے قدیم اور شریف گھرانے سے ہیں، مدرسۂ دار العلوم سے منشی عالم اور مولوی فاضل کامیاب کیا اور فقہ، تفسیر وغیرہ کی تکمیل علامۂ شمسی مرحوم سے کی، توفیق سے مشورۂ سخن کرتے تھے اب اپنے طور پر شعر کہتے ہیں، مدرسۂ گوشۂ محل کے مدرس ہیں بڑے اچھے شعر کہتے ہیں طبیعت میں ثقاہت سنجیدگی بہت ہے نہایت کم سخن مخلص اور نیک نفس بزرگ اور راقم الحروف کے شفیق ہیں،

بہ بے رنگی تو دیکھو رنگ تک آتا نہیں لیکن — نکالا دیتے ہیں ہاتوں کی مہندی چلبلے پن سے

سکھلایا ادا ؤں نے یہ، لطف و ستم ورنہ — کب انکی نظر میں تھی جادو نظری اتنی

سکون قلب گیا اضطراب ہو کے رہی — محبت آئینہ انقلاب ہو کے رہی

دلِ حزیں کی نظر میں خوشی زمانے کی — خیال ہو کے رہی اور خواب ہو کے رہی

ایک کیا سینکڑوں دل ہو گئے پامالِ خرام — فتنہ ساماں مرا جس راہ گذر سے نکلا

آئینہ طلعتِ زیبا کا ہے کاشانۂ دل — حسن کا ایک مرقع ہے پری خانۂ دل

چشمِ مخمور میں ہوتی ہے شگفتہ جو بہار — ہے اسی رنگ میں ڈوبا ہوا پیمانۂ دل

موجزن اس میں حقیقت کا بڑا دریا ہے — دیکھنے کے لئے چھوٹا سا ہے پیمانۂ دل

کلیجے جنکے ہوں فولاد کے یا دل ہوں پتھر کے — گھٹے جائیں گے شاید نے نا اتفاقِ مضطر کے

یہ کس کا کام ہے اپنی نگاہ سے پوچھو — زرا سی چوٹ آئے اور دل میں درد پیدا ہو

Marfat.com

ترکی

ترک علی شاہ قلندر ـــــــ فردوسی طوسی کے خاندان سے تھے، آپ کے اجداد نادر شاہ کے ساتھ ہرات سے آکر لاہور میں اقامت گزیں ہوئے، والد کا وطن نور محل (مضافات لاہور) تھا مگر والدہ ہرات کی رہنے والی تھیں اس لئے آپ اپنی مادری زبان فارسی سمجھتے تھے، فارسی پر کامل عبور تھا، سترہ سال کی عمر سے شعر کہتے تھے، گل محمد خاں ناطق مکرانی سے تلمذ اور حضرت غوث علی شاہ قلندر پانی پتی سے بیعت تھی، مولوی شہاب الدین ثاقب ہراتی، اور مولوی امام بخش ناسخ صہبائی دہلوی سے بھی تلمذ رہا، ریختہ میر علی اوسط رشک کو دکھاتے تھے،

تمام ہندوستان کا دورہ کرکے حیدرآباد آئے اور یہیں رہ پڑے، تقریباً پینتیس سال تک حیدرآباد میں رہ کر چھیانوے سال کی عمر میں ۱۳۲۸ف میں یہیں انتقال کیا،

ضرورت سے زیادہ زندہ دل، یار باش، مرنجان مرنج بزرگ تھے، فارسی میں استادی کا درجہ رکھتے تھے اساتذہ کے ہزاروں شعر نوک زبان تھے، حیدرآباد کے مشہور شعراء تجلی، ناظم، شائق، امجد وغیرہ اپنا فارسی کلام آپ ہی کو دکھایا کرتے تھے،

ہز اکسلنسی مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر کے متوسل تھے، آپ کی کئی ایک تصانیف طبع ہو چکی ہیں، جن میں سے دیوان سرمایہ پیری، گلبانگ ترکی، تذکرہ سخنوران چشم دیدہ وغیرہ بہت مشہور ہوئے،

اردو شعر یوں تو آپ نے اتنے کہے کہ دیوان مکمل کرکے چھپوا دیا مگر واقعہ یہ ہے کہ

Marfat.com

آپ کی اردو شاعری آپ کے لئے موجبِ ننگ ہی تھی،

ناگاہ جو اس بت کا سراپا نظر آیا — اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا

کبھی اے شیخ پوچھو جا کر اس بت سے کہ اے کافر — بنا ہے سجدہ گاہِ خلق تیرا آستاں کیونکر

میں بھول گیا رشکِ غزالانِ ختن کو — کل دیکھ کر اک آہوئے لاہور کی آنکھیں

ان کے در پہ جو کبھی جا کے دعا دیتے ہیں — گالیاں آ کے وہ دو چار سنا دیتے ہیں

حور و غلماں کا پسند آئیگا کب عارفوں ہیں — ہمنے دیکھی ہیں بت نازک قدم کی ایڑیاں

ساری نہ سنو بیٹھ کے تم رام کہانی — دو چار تو سن لو دلِ ناشاد کی باتیں

شیخ کچھ اپنی کرامت تو دکھا دے مجھ کو — تو ولی ہے اگر اس بت سے ملا دے مجھکو

ہر گھڑی مجھ کو دکھایا ید حسن کہتا ہے — میری اچھی ہے کہ یوسف کی تصویر [illegible]

قطب الدین علی

حضرت شوری کے ارشد تلامذہ سے ہیں، آپ [illegible] وضع کے بزرگ اور بڑے اچھے شاعر ہیں، کو قوال افسانہ ع سے بالا بستی تعلق ہے۔ شعر نہایت اچھے کہتے ہیں، ہائی اور نظم پر بھی یکساں عبور ہے،

ایک دو ہاتھ میں سب صاف ہی میدان دیکھا — باقی وحشت میں نہ دامن نہ گریباں دیکھا

اور باتیں تو ترے عشق میں مشکل نکلیں — ایک مرجانا ہی اس راہ میں آساں دیکھا

اور دیکھوں گا جو کچھ تیرے سبب دیکھوں گا — دیکھا جو کچھ ترے باعث دلِ ناداں دیکھا

آگے اب دل سے تمہو تیرا جاتا ہی نہیں — یہ نئے رنگ نئے ڈھنگ کا مہماں دیکھا

Marfat.com

مہرباں آج سے کچھ مجھ پہ نہیں دست جنوں — آنکھ جب کھولی ہی چاک اپنا گریباں دیکھا
پھیکے پکوان ہیں پر اونچی دکان کی ہے قدر — یاں تسلی کوئی جو ہر کا نہ پرساں دیکھا
وہ بھی اک دن تھے کہ ارمانوں سے تھی جان تنگ — اب تو رہتی ہے تمنا کی تمنا دل میں

رباعی

بھولا تجھے، قسمت نے پلٹ دی روداد — غفلت نے مری کر دیا مجھ کو برباد
اب بعد سزا بھی ہے تغافل باقی — فریاد "میرے بھولنے والے" فریاد

تسکین

سید عبدالکریم ——— ابن مولوی سید برہان الدین صاحب عابدی مرحوم راقم الحروف کے اجداد ایران کے شرفا اور سادات سے تھے، چونکہ سلسلۂ نسب امام زین العابدینؑ پر منتہی ہوتا ہے اس لئے اپنے نام کے ساتھ عابدی لکھتا ہوں، ۸ صفر ۱۳۳۱ھ (۱۶ جنوری ۱۹۱۳ء) کو حیدرآباد میں ولادت ہوئی، ابتدائی تعلیم گھر پر اپنے برادر بزرگ مولوی سید عبدالغفور صاحب مرحوم اہلکار نظامت زراعت سرکار عالی اور مدرسہ دار العلوم میں پائی، حضرت مولانا تمکین کاظمی سے فارسی اور عربی وغیرہ پڑھی، شعر بھی استاد حضرت تمکین کاظمی ہی کو دکھاتا ہوں، کبھی کبھی شعر کہہ لیتا ہوں، مضمون نگاری کا شوق ہے۔ افسانہ اور ڈرامہ اکثر لکھتا ہوں،

زمیں پہ نام مرا لکھ کے پھر مٹاتا جا — اسی طرح سے مجھے خاک میں ملاتا جا
ٹیس پہلو کی کم نہیں ہوتی — درد دل سے جدا نہیں ہوتا

Marfat.com

بوندیں پڑتی رہیں گھنگھور گھٹا چھائی ہو ۔ وہ رہیں، میں رہوں، ہوتل رہے تنہائی ہو

جس سر میں نہیں سودا وہ سر نہیں تیہر ہے ۔ جسمیں نہ محبت ہو وہ دل ہی کوئی دل ہو

یہ تیر توڑ دیں فولاد کے حصاروں کو ۔ ہے کون روکنے والا نظر کے واروں کو

جبکہ دیدار عام ہوتا ہے ۔ کس قدر اژدہام ہوتا ہے

چین سے زندگی گزرتی ہے ۔ شغل مے صبح و شام ہوتا ہے

تم ہو لیلیٰ ہو، یا کہ شیریں ہو ۔ خوب رو سب شریر ہوتے ہیں

جو تھا دوست دشمن مرا ہو گیا ۔ خدایا زمانے کو کیا ہو گیا

کٹا سر کہ ایک بار ہلکا ہوا ۔ بُرا کر گئے وہ بھلا ہو گیا

داغِ دل، داغ جگر تمغے ہیں یہ ۔ جو ملے ہیں حُسن کی سرکار سے

حیا سے منہ چھپا رکھا ہے محشر میں جو وہ ظالم ۔ خدا کی شان تو دیکھو قیامت میں قیامت ہے

تسلیم

محمد بشیر الدین ـــــــ حیدرآباد کے قدیم اور شریف منصب دار حضرت شاہ محمد امام الدین صاحب فاروقی مرحوم کے پوتے اور حضرت حاجی ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب مرحوم کے نواسے اور مولوی شاہ محمد نذیر الدین صاحب فاروقی کے فرزند ہیں حیدرآباد ہی میں ولادت اور تعلیم و تربیت ہوئی حضرت مولینا سید خورشید علی صاحب ناظم دفتر دیوانی و مال و ملکی وغیرہ سرکار عالی نے جو آپ کی پھوپی زاد بھائی ہیں آپ کو بچپن ہی میں اپنی نگرانی میں لے لیا اور بالکل اپنے فرزند کی طرح تعلیم و تربیت کی علیحدہ علیحدہ

Marfat.com

اساتذہ عربی، فارسی، انگریزی وغیرہ کے لئے مقرر کئے اور آپ نے مدرسۂ عالیہ سے میٹرک کامیاب کیا، چونکہ آپ نے مولٰنا سید خورشید علی جیسے عالم اور علم دوست اور انشاپرداز بزرگ کے دامنِ تربیت میں نشوونما پائی ہے اسلئے ادبی علمی مذاق بھی اچھا ہے، نثر اور نظم خوب لکھتے ہیں آپ کے اکثر مضامین رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں، نہایت کم سخن، متین، سنجیدہ، خلیق، ہمدرد اور ذہین نوجوان ہیں، شعر بہت کم کہتے ہیں مگر خوب کہتے ہیں،

سرکارِ دو عالم سے

دامن ہمیں رحمت کا للہ اُڑھا دیجئے
جلوہ ہمیں قدرت کا للہ دکھا دیجئے

بھٹکے ہوئے ایسے ہیں رستہ نہیں ملتا ہے
اس پردۂ ظلمت کو دل پر سے اُٹھا دیجئے

پہچان سکے ہم خود کو، اللہ کو پہچانیں
ایسا کوئی سرمہ پھر آنکھوں میں لگا دیجئے

پتوار ہے ٹوٹی سی دریا میں طلاطم ہے
منجدھار میں کشتی ہے ساحل سے لگا دیجئے

ناکام محبت ہے تسلیم، مرے آقا!
رستہ اسے طیبہ کا للہ دکھا دیجئے

تسنیم

سید قمر الدین حسین ——— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں شعر بھی کہتے ہیں،

دو چار ہم سے آج وہ غنچہ دہن ہوا
ٹھیری نہ گفتگو کی تو وہ ہم سخن ہوا

آزارِ عشقِ عندلیب غضب برقِ حسنِ گل
یہ دلگداز اور وہ ناوک فگن ہوا

زخمِ کہن جو تھے سو جنوں نے ہرے ہوئے
داغوں سے لالہ زار مرا تن بدن ہوا

Marfat.com

پھر دل نے چوٹ کھائی ہوئے زخم خشک تر
کھلا گیا تھا پھر تر و تازہ چمن ہوا

تسنیم

اسمٰعیل احمد ——— امیر مینائیؒ کے خلف اکبر منشی محمد احمد مینائی صیرؔ مرحوم کے بڑے فرزند ہیں، ۱۹۱۱ء میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم رامپور، لکھنؤ اور مراد آباد میں پائی۔ ۱۹۲۷ء میں انٹرنس اور ۱۹۲۹ء میں الیف۔ اے، ۱۹۳۱ء میں بی۔ ایس۔ سی اور ۱۹۳۶ء میں جامعہ عثمانیہ سے ال۔ ال۔ بی کیا، جامعہ عثمانیہ کے طلبا میں آپ کو ایک امتیازی درجہ حاصل ہے۔ ۱۹۲۹ء سے شاعری شروع کی، شعر اچھے کہتے ہیں حضرت استاد جلیل سے تلمذ ہے،

یا الٰہی یہ ہے دنیا کہ عزا خانہ ہے
جو یہاں آیا وہ کرتا ہوا فریاد آیا

میں چھپاؤں گا بہت رازِ محبت لیکن
میرے چہرے سے عیاں حسرت ارماں ہونگے

وہ ابھی اٹھ گئی یہ کہہ کے مری بالیں سے
ہم کبھی اور شریکِ شبِ ہجراں ہونگے

یہی سمجھ کے اسیرِ قفس پہ رحم کرو
کہ اس کو یاد نہ آئے ... کی آشیانے کی

یہ کہہ کے بخشدیا روزِ حشر رحمت نے
ترے گناہ کہاں تک کوئی شمار کرے

تشنہ

سید محمود احمد ——— ۱۲۹۵ھ میں پیدا ہوئے حسینی سید ہیں ... جاگیرداری میں ملازم تھے ۱۳۴۱ف میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے ہیں۔ بچپنا سے شعر و سخن کا شوق ہے اردو میں تشنہ اور فارسی میں خفائی تخلص کرتے ہیں، اردو میں حضرت احسن مارہروی سے

تلمذ ہے۔ اُردو، فارسی دونوں زبانوں پر یکساں عبور ہے۔ شعر خوب کہتے ہیں، نیک، ملنسار خلیق اور منکسر مزاج شاعر ہیں،

نزع میں بھی ہے تمنائے شراب | یاالٰہی کہیں مل جائے شراب
واعظ آیا تو ہے میخانے میں | شرط ہے خود پئے پلوائے شراب
ہم تو دیوانے ہیں مجنوں کی طرح | اپنا معشوق ہے لیلائے شراب
ایک دو جام سے کیا سیری ہو | ساقیا بخش دے دریائے شراب
ہے طبیعت بھی تمنائی کتنی | دوڑ پڑتی ہے جہاں پائے شراب
رنج فرقت اب سہاجاتا نہیں | پڑ گیا ہے زندگی میں انقلاب
کس قدر جلدی بڑھاپا آگیا | اب کہاں سے پاؤنگا عہد شباب
مدتوں انکے محل کے ہم نے بھی | جھونپڑی میں بیٹھکر دیکھے ہیں خواب

تصور

سید علی نواز ـــــــ رضوی امانت خانی، حیدرآباد کے رہنے والے اور بڑے اچھے شاعر ہیں،

سبک روی میں تم آگئے کہیں صبا کے چلو | نفس کیطرح تنِ عاشقاں میں آ کے
کدہر کا کعبہ کہیں جھونکیں آگ میں نہ خلیل | چراغ دہری سے اپنی کو لگا کے
فنا کا رنگ بھر دو آرزو کے خاکوں میں | نگارخانۂ ہستی کو یوں سجا کے
کسی کی بات نہ پوچھیں گے بت ہیں تہر کے | قیامت آئنے تو دو سامنے خدا کے

Marfat.com

تفضل

تفضل حسین —— حیدرآباد کے قدیم لوگوں میں سے تھے، ہز ایکسلنسی سر دھاراجہ بہادر کے متوسل اور بڑے خوش گو شاعر تھے، پڑھتے بھی بڑی عمدگی سے تھے، اپنی ایک خاص وضع بنالی تھی، دس بارہ سال ہوئے کہ آپ نے انتقال کیا، حضرت ترکی سے بہت ربط و ضبط تھا،

تفضل جبکہ تو ہو جائے بوڑھا — نہ ایسے وقت میں عورت جوان کر

برادر کہتے ہیں کوئی تو ہم ہمشیر کہتے ہیں — تجھی کو سرپرست اپنا بت بے پیر کہتے ہیں
جو ہم افیون کھاتے ہیں تو اسکے ناشتے کو ہی — اٹھا کر ایک پوری اور تھوڑی کھیر کہتے ہیں
پکڑتے ہیں دھنگانا اور دبیے لیتے ہیں دلہا سے — بڑے وہ صاحب قسمت ہیں جو ہمشیر کہتے ہیں

نہ ولایت نہ بخارا نہ خراسان دیکھا — موسی ندی پہ گیا رات کو شیطان دیکھا

ہوا ہے جب سے مجھے عشق ایک بہشتن کا — مکان میں چھوٹا سا پانی کا اک کنواں دارم
اگرچہ نام تفضل حسین ہے میرا — سوائے دوسرا اک نام میر خاں دارم

لئے پھرتا ہے مجھکو ہر جگہ دل — ہوا ہے آجکل میرا اچپا دل
سحر سے شام تک کہتا ہوں جیء یار — غرض پھر مانگتا ہے نا آشنا دل
تفضل ذات سے تم تو ہو اچھے — ولیکن ہے تمہارا بے حیا دل

پھاڑ کر ملبوس سارا تار تارم کردہ اند — رشتۂ تار و کو گویا رشتہ دارم کردہ اند
ہل کے وعدہ پہ از بس بیقرارم کردہ اند — ایک بوسے کیلئے امیدوارم کردہ اند

Marfat.com

وہ نہ آتے تھے جو آئے تو قیامت ساتھ لائے — دامنِ ساڑی سے گُل شمع مزارم کردہ اند

تمنا

محمد ابراہیم علی —— نلگنڈہ میں وکالت کرتے ہیں، نعت خوب کہتے ہیں،

میں سمجھتا ہوں جو ہیں داغِ محبت دل میں — خلد دل میں ہے ارم دل میں ہے جنت دل میں
دل کو میں کعبہ کہوں یا کہ مدینہ سمجھوں — جلوۂ رب تری صورت میں ہے صورت دل میں
ناز ہے دل کو نگہ پر تو نگہ کو دل پر — آپ نظروں میں ہیں اور آپکی تصویر دل میں

تمکین

محمد قادر الدین خان —— نواب وجیہ الدین خاں بہادر کے فرزند اور حیدرآباد کے قدیم شرفاء اور جاگیردار گھرانے سے ہیں، نواب معین الدولہ بہادر سے بھی قرابتِ قریبہ رکھتے ہیں، جوان العمر، خوش گو شاعر ہیں،

شاخِ گل جھوم کے سو بار اٹھی گلشن میں — صبحدم دیکھنے عالم تری انگڑائی کا
خواہشِ جامِ مئے عشق میں بےچین ہے حسن — کھل گیا آج یہ عقدہ تری انگڑائی کا
او مئے حسن کے مخمور خبر لے اپنی — دیکھ کھلتا ہے بھرم نازِ خود آرائی
دہرِ موہوم میں ہونا ہے نہ ہونے کی دلیل — رونقِ بزمِ جہاں نقص ہے بینائی

تمکین کاظمی

سید مصباح الدین —— آپ کا اصلی نام ہے اور تمکین تخلص، چونکہ تمکین تخلص کے اکثر لوگ ہیں اسلئے آپ نے اپنی نسبی نسبت کو جزو نام بنالیا، آپ

Marfat.com

سید [illegible] کاظمی

Marfat.com

Marfat.com

حضرت تجلی کے فرزند ارجمند ہیں، خاندانی حال حضرت تجلی کے حالات میں لکھا جا چکا ہے
آپ ۱۳۲۰ھ ۱۹۰۲ء میں حیدرآباد میں تولد ہوئے، ابتدائی تعلیم گھر پر اپنی والدہ سے پائی اور
پھر مدرسہ مفید الانام، دھرم ونت اسکول، مدرسہ اعزہ، سٹی ہائی اسکول، مدرسہ دار العلوم
اور مدرسہ منصبداران حیدرآباد اور رائچور اور عثمان آباد ہائی اسکول میں بھی تعلیم پاتے رہے،
مولوی احمد سعید قادیانی سے عربی، مولوی غلام حسین سے فارسی اور اپنے والد حضرت
تجلی سے حدیث اور تفسیر، حضرت ناظم سے عروض پڑھی ۱۹۲۳ء میں منشی فاضل کامیاب
کیا، ابتداً محکمہ کوتوالی کروڑگیری، مال ذخیرہ میں کام کرتے رہے پھر صوبہ داری گلبرگہ شریف
میں ملازم ہو گئے، صوبہ داری تخفیف ہو گئی تو آپ لوکل فنڈ گلبرگہ کے سپروائزر ہو گئے اور
اسی زمانہ میں صیغہ حساب اور مال کا کام اول تعلقہ داری گلبرگہ میں کرتے رہے،
۱۳۴۳ف میں دفتر دیوانی و مال و ملکی وغیرہ میں منتقل ہو گئے اور اب بھی وہیں ہیں
بعض اخبارات کے اڈیٹوریل اسٹاف میں بھی کام کر چکے ہیں اٹھارہ سال سے مسلسل
ملک کی علمی و ادبی خدمت کر رہے ہیں، ہندوستان کا شاید ہی کوئی ایسا بدنصیب رسالہ
ہو جس میں آپ کے مضامین نہ طبع ہوتے ہوں،

غنچہ تبسم، تذکرہ ریختی، ارنسٹ، معاشقہ نپولین، آپ کی تصانیف شائع ہو چکی
ہیں، آج کل تاریخ دکن پر کام کر رہے ہیں، اعظم الامرا ارسطو جاہ کی بڑی اچھی سوانح حیات
مرتب کی ہے جو زیر طبع ہے بعض اور اہم تاریخی تصانیف بھی اس وقت زیر ترتیب ہیں،
راقم الحروف کے استاد اور محسن ہیں، نہایت زندہ دل [illegible]

Marfat.com

بزرگ ہیں،

در میخانہ سے کیا بے بہا گوہر نکلتے ہیں ہزاروں خوبرو لاکھوں پری پیکر نکلتے ہیں
آنکھوں میں تیری صورت ظالم بسی ہوئی ہے دل پر کھُدا ہوا ہے مانو گرام تیرا
دلدادہ وہ دیوانہ ہوں میں اپنے چمن کا تمکین مجھے بھول ہی کانٹا ہی وطن کا
حباب پھوٹ کے کملا کے پھول کہتے ہیں ہر ایک چیز یہاں آئی ہے فنا کے لئے
دلکو کوئی روکے کہ جگر کو کوئی تھامے کس کس کی خبر لے کوئی کس کس کو سنبھالے
یا تو نظر سے کہدے یا میں زباں سے کہدوں یہ رازِ عشق ورنہ کس طرح فاش ہوگا
تیوری چڑھی بل کھائی کمر کھل گئے گیسو واللہ کس انداز سے تلوار نکالی
جو درد سے واقف ہیں درماں کے جو طالب ہیں وہ لاکھ چھپیں لیکن زنہار نہیں چھپتے
میں اس علم و عمل کو مشت پڑے کر نہ لوں ہرگز کہ بیگانہ جو کر دے غازیوں کو تیغ و خنجر سے
تجھے مل جائے جس قیمت میں لیلے فائدہ ہوگا ملے دل اور اکِ زخم انری قوتِ بازوئے حیدر سے
ہماری زندگی کیا ان کے قدموں پڑے رہنا ہماری موت کیا قدموں سے انکے دور ہو جانا

دل وہ دے اللہ جو پُر غم رہے آنکھ وہ دے جو ہمیشہ نم رہے
گر ہوس ہو تو تمنا کی ہو ہوس غم رہے تو زندگی کا غم رہے
وہ ادھر کھاتے ہوئے ٹھوکر چلے ہم ادھر تھامے دلِ مضطر چلے

توفیق

سید جلال الدین ——— سید ابراہیم صاحب تصدیق کے فرزند تھے ۱۲۸۱ھ

Marfat.com

حیدرآباد میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم اپنے والد سے اور پھر مولوی سید عطا اللہ، مولوی سید نصرت، مولوی احمد علی سیالکوٹی اور مولوی احمد علی قندہاری سے صرف و نحو، طب وغیرہ کی تعلیم پائی، حضرت جیلانی صاحب پنجہ کش (شاگرد مظفر الدین خاں امیر یاور جنگ) سے خوشنویسی سیکھی خط شفیعہ اور ثلث خوب لکھتے تھے، ۱۲۹۵ھ سے شعر کہنا شروع کیا، اپنے والد حضرت تصدیق ہی کو دکھلانے لگے اعلیٰحضرت میر محبوب علیخاں بہادر کی چہل سالہ جوبلی کی تقریب میں باغ عام میں مشاعرہ ہوا تو آپ نے ایک قصیدہ سنایا جس کا مطلع تھا:

گل ہیں خاموش یہ سنسان چمن میں کیا ہے ۔۔۔ بات کرتے نہیں غنچوں کے دہن میں کیا ہے

اس مطلع نے لوگوں کو چونکا دیا اور آپ کی شاعری رفتہ رفتہ شہرت پانے لگی، حضرت توفیق خاموش اور منکسر المزاج، سیدھے سادھے بزرگ تھے گوشہ نشینی میں شغل شعر گوئی جاری رکھا اور مرنے تک کبھی اپنا پروپگنڈا کیا اور نہ ایسے شاگردوں کو فراہم کیا جو پروپگنڈا کرنے والے ہوں،

ایک اردو اور ایک فارسی کا دیوان مکمل ہے اور رباعیات کا ایک مجموعہ بھی، اردو کا ایک دیوان (حد درجہ غلط) "فانوس خیال" کے نام سے طبع ہو چکا ہے اور رباعیات کا مجموعہ "صد پارۂ جگر" کے نام سے چھپ چکا ہے۔ طبع دیوان کے بعد کی کہی ہوئی غزلیں افسوس ہے کہ اب تک منظرِ عام پر نہ آسکیں، فانوس خیال باوجود غلط طبع ہونے کے اتنا مقبول ہوا کہ اب اس کا ایک ایک نسخہ بیس بیس روپیہ کو بھی دقت سے

Marfat.com

ملتا ہے۔ حضرت توفیق کے شاگردوں کی تعداد بھی بہت ہی کم ہے کیونکہ اپنی فطری گوشہ نشینی اور منکسر مزاجی کی وجہ سے بہت کم لوگوں کو شاگرد کرتے تھے، اس وقت یوسف الدین تنویر، شہاب الدین توقیر، عبدالحکیم تدبیر، اللہ بخش توحیدی ای، بی، ٹی آپ کے شاگردوں میں مشہور ہیں،

تجلی، کیفی، ناظم، ضامن وغیرہ آپ کے معاصر تھے مگر آپ نے ان حضرات سے کبھی چشمک نہیں کی اور ان سب بزرگوں کے ساتھ حد درجہ خلوص رکھا،

صدر محاسبی سرکار عالی سے ملازمتی تعلق تھا انسٹھ سال کی عمر میں ۱۶ ذیحجہ ۱۳۲۹ھ کو حیدرآباد میں انتقال کیا، فرقۂ مہدویہ کے رکن اور پیرزادے تھے، آپ کے فرزند سید امیر الدین توصیف نے آپ کے دیوان کو بہت محنت اور جانفشانی کے ساتھ غیر مطبوعہ کلام شریک کر کے دوسری بار چھپوایا ہے۔ مولینا مکین کاظمی نے حضرت توفیق سے متعلق ایک بسیط مضمون رسالۂ نگار لکھنؤ بابتہ ستمبر ۱۹۳۳ء میں لکھا ہے۔ اس مضمون کے علاوہ اور کسی نے توفیق کی شاعری سے متعلق آج تک کچھ نہیں لکھا، حضرت توفیق دکن کے بہترین غزل گو شاعر تھے، آج سے پندرہ بیس سال قبل حیدرآباد میں صرف دو ہی شاعر تھے۔ ایک توفیق دوسرے کیفی اگر توفیق اپنے وقت کے میر تھے تو کیفی سودا دونوں کے کلام میں بھی ایسا ہی رنگ تھا جیسا کہ میر اور سودا کے کلام میں تھا، توفیق نے حیدرآباد کے علمی ہنگاموں میں دلچسپی نہیں لی، پارٹی بندی اور پروپگنڈا کر کے اپنے آپ کو "لسان العصر" مشہور کیا اور نہ "امیر الشعراء" خاموشی سے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے شعر

Marfat.com

کہتے رہے مگر ان کے شعروں میں پیوست ہونے والے اور دماغ میں ہیجان پیدا کرنے والے، روح کو وجد میں لانے والے ہوتے تھے، غزل گوئی میں ان کے معاصرین میں کوئی بھی ان کے پایہ کا شاعر نہ تھا۔

خود مری: شمع سنا دے گی انہیں حال مرا — میرا خاموش ہی رہنا مری گویائی ہے

پھر طور ہو تیری نگہ ہوش ربا ہو — بے ہوش ہوں موسیٰ کی طرح ہم تو مزا ہو

کون سوتے ہوئے فتنے کو جگائے توفیق — کون پوچھے کہ رہے رات کو سرکار کہاں

کرلی ہے ہم نے بھی مشقِ بیقراری ہائے شوق — دل کے صدقے میں ہمیں بھی کچھ تڑپنا آگیا

داغِ حسرت، جوشِ ناکامی، ہجومِ اضطراب — ایک بے مہری سے تیری ہائے کیا کیا دل میں ہے

ایک دل ہی میرے پہلو میں سو وہ بھی صد چاک — لائق نذر نہیں قابلِ سوغات نہیں

میری بیتابی کی مشکل آپ آسان ہوگئی — بڑھ گیا دردِ دلِ بیتاب تو کم ہوگیا

مانا کہ ہوس کاری میں ای حرج نہ تھا ہم سا کوئی — بتلا کہ تیرے کیا ہاتھ آیا تو نے جو ہمیں بدنام کیا

اچھا ہی ہوا ظالم مارا تری غفلت نے — ہم یوں بھی تو مر جاتے آخر کبھی مرنا تھا

کیا اور نہ تھیں راہیں کہ بھر غیر کے جانے کی — کیا میرے ہی گھر سے آج انکا گزرنا تھا

حسرتِ مردہ نویدِ وصل سنکر جی اٹھی — موت کا پیغام اعجازِ مسیحا ہوگیا

میں اپنے اختصارِ مدعا سے خود پریشاں ہوں — نہ چھیڑ افسانۂ طول [illegible] پریشاں ہو

ہاں سچ ہے کہ بھیجا ہے کبھی تم نے کسی کو — ہاں سچ [illegible] کو میں کہیں [illegible] مانتا

ہزارہا پردۂ حیا میں بھی جلوہ گر حسنِ یار ہوگا — چھپے گا جتنا یہ راز سنکر اسی قدر آشکارا ہوگا

Marfat.com

لئے ہوئے چشمِ شوق میں ہم ہزار ہنگامۂ تماشا — انہیں امیدوں پہ جی رہے ہیں کبھی تو عالم دوچار ہوگا

کیا ہو جو مدتوں تمسخر ہنسا ہو جو زندگی پہ برسوں — امید کیا مرگ پر ہمارے وہ سنگدل اشکبار ہوگا

لہو میں ڈوبے ہیں گل سراپا قلم سرِ شاخ ہوگی یکسر — چلیں گے وہ تیغ ناز بنکر چمن میں خونِ بہار ہوگا

جو مر ہی جائینگے ہم تو ہم سے ہوائیں بچکر چلا کرینگی — نہ پھول بکھریں گے داغ بنکر نہ گل چراغِ مزار ہوگا

کبھی پردہ در رہوں میں راز کا کبھی ہوں میں پردۂ راز میں
کہ حقیقت اک مری مشترک ہے حقیقت اور مجاز میں
مری ٹھوکریں مجھے کھینچ لائیں فریب دیکھ وگرنہ میں
وہ طلسمِ عالمِ راز ہوں کہ رہا ہوں مدتوں راز میں
وہ طلسمِ گمشدگی ہوں میں کہ فنا ہے اپنی بقا مجھے
میری خاموشی ہے نواگری میں نہاں ہوں پردۂ ساز میں

لٹ گئے چمن میں ہم نازِ خندۂ گل سے — برق نے جلا ڈالا ہائے آشیاں اپنا

حیران ہوں یا الٰہی دونوں میں کس کو توڑدوں — پیمانہ ہاتھ میں ہے پیماں سامنے ہے

یوں تو مری پرسش کو احباب تمام آئے — پر کوئی نہیں آیا ایسا کہ جو کام آئے

توحید

سید اللہ بخش ——— فرقۂ مہدویہ کے پیرزادوں میں سے اور حضرت توفیق کے عزیز قریب ہیں، جامعہ عثمانیہ سے بی۔ اے اور علیگڈھ سے بی، ٹی کامیاب کیا ہے، نہایت اچھے شاعر ہیں، حضرت توفیق سے تلمذ تھا، پہلے تعلیمات میں مدرس تھے

Marfat.com

ب کورٹ آف وارڈز کے منتظم ہیں،

تل کرتے نہ تھے یوں تیغِ ادا سے پہلے — منہ چھپا لیتے تھے وہ اپنا حیا سے پہلے

رد کے بعد ہی راحت کا مزا ملتا ہے — لطف جب ہے کہ وفا بھی ہو جفا سے پہلے

ہرا بے اثری کا کہ پہونچ جاتی ہے — درِ تاثیر پہ کمبخت دعا سے پہلے

تل کا میرے نہ ہو جائے کہیں راز افشا — رنگ لو ہاتھوں کو تم رنگِ حنا سے پہلے

Marfat.com

ثاقب

نجم الدین ـــــ بدایوں کے قاضیوں سے ہیں، مدت سے حیدرآباد میں قیام ہے، شعر خوب کہ
ہیں اردو، فارسی دونوں زبانوں میں دیوان مکمل کر لیا ہے. حیدرآباد میں آپ کے سیکڑوں شاگرد ہیں، ا
ہزاکسیلنسی سر مہاراجہ بہادر صدر اعظم کے متوسل رہے، شاید اب بھی اسی ڈیوڑھی سے تعلق
کہنہ مشق، پختہ رنگ، نہایت پاک طینت، صاف دل اور شریف الطبع بزرگ ہیں، استاد
شاگرد ہیں،

بڑھ چلی پھر خلش خار محبت دل میں — مدد اے گریہ نہیں ضبط کی طاقت دل

دل سے دنیائے مصیبت ہے سراسر آباد — اور آباد ہے دنیائے مصیبت دل

کفر و اسلام کا مسکن ہے یہی خانہ خراب — حرم و دیر و کلیسا کی ہے وسعت دل

اب نہ وہ ہم ہیں نہ وہ دل ہے نہ وہ عہد شباب — یاد ایام کہ تھا درد محبت دل

کہتے ہو پڑا اثر تیری آہ و فغاں نہیں — لو خیر آج ہم نہیں یا آسمان

اٹھ جاؤں کوئے یار سے وہ ناتواں نہیں — افتادہ بخت ہوں کوئی عمر رواں

در پر تمہارے روکنے والا مرا اگر — ہے بھی تو پاس وضع ہے کچھ پاسبان

کہہ دیگی صاف صاف تیری شرمگیں نگاہ — جو راز چشم شوق سے میرے عیا

ہیں اگر دیر و حرم سجدہ گہ خلق تو ہوں — اب نہ وہ سر نہ وہ سودا ہے جبیں

ہاتھ کانوں پہ نہ رکھ دیکھ لے منہ دفن کے وقت — خاموشی کام نہ دیگی مری گو

Marfat.com

ج

جامی

شید احمد —— خوش فکر نوجوان ہیں، نظم اچھی کہتے ہیں، غالباً جامعہ عثمانیہ میں
لیم پا رہے ہیں،

، درختوں کا سایہ سکوتِ پرتوِ راز
فسونِ شام میں افسانہائے سوز و گداز

ںا پل سے ندی کے کوئی گزرتا ہے
کہیں چراغ کسی جھونپڑے میں جلتا ہے

دمیں کہیں اپنے گھروں کو جاتی ہیں
فسردہ شام کا غمگین گیت گاتی ہیں

منہ پھول سیاہی میں منہ چھپاتی ہیں
کہیں چراغ ستاروں کے جھلملاتے ہیں

را اپنے سنہری پروں کو پھیلا ئے
ہوائے سرد کی سرشاریوں میں لہرائے

شیاں سرِ کہسار کیف کا عالم
سنا رہے ہیں محبت کا نغمۂ پیہم

، یہ ابر کے اڑتے ہوئے سفینے ہیں
شفق کی گود میں بکھرے ہوئے نگینے ہیں

لے سامنے پھیلی ہوئی حسین دنیا
تصورات کے رنگین خواب ہیں گویا

Marfat.com

جاوید

مصطفیٰ احمد قریشی ——— دکن کے رہنے والے ہیں، ۱۳۲۰ف میں محبوب نگر میں پیدا ہوئے، ازل سے تلمذ ہے، شعر خوب کہتے ہیں، مسلم یونیورسٹی میں تعلیم پا رہے ہیں،

سبق آموز عبرت ہے جہاں میں داستاں میری — میں ہمراز فنا ہوں اور فنا ہے راز داں
میں بلبل ہوں تلاش گل میں ہر سو خاک اڑتی کی — بگولہ بنکے اڑتی ہے چمن میں باغباں م
رہا کر دے مجھے صیاد تو اس قید سے ورنہ — قفس کو پھونک دیگی برق بنکر خود فغاں

جدت

خواجہ محی الدین ——— حیدرآباد کے قدیم اور شریف خاندان سے ت
فارغ التحصیل اور امتحان وکالت میں کامیاب تھے ابتداً وکالت کی پھر کوتوالی بل
صدر امین ہو گئے تھے علم دوست اور شاعر تھے معلم العلوم کے نام سے ایک رسالہ بھی
کیا تھا، وجودی صاحب کے بھائی تھے ۱۳۲۳ھ میں انتقال کیا،

صدمے لاکھوں ہیں الم لاکھوں مصائب لاکھوں — اور میں ان کے مقابل میں خدا
ہم اپنے آپ دشمن ہیں زمانے کی خطا کیا ہے — گھٹی قدر شرافت جب شریفوں
حد سے بڑھتی نہ اگر مہر و محبت اپنی — نام بدنام نہ ہوتا کبھی میرا

جذب

راگھوشیدر راؤ ——— قصبہ عالم پور ضلع رائچور کے رہنے والے ہیں، ماد

Marfat.com

راکھویندر راؤ - جذب

Marfat.com

Marfat.com

کنڑی ہے مگر اُردو سے خاص دلچسپی ہے۔ فارسی سے بھی واقف ہیں، وکالت کرتے ہیں، چالیس سال کے قریب عمر ہے، فطرتاً صوفی واقع ہوئے ہیں، چونکہ تصوف اسلام اور ہندو ویدانت کا مطالعہ خوب کیا ہے۔ اس لئے تصوف آمیز رباعیات اچھی کہتے ہیں، بلکہ ویدانت اور تصوف کو ملا کر کچھ ایسے نمک پارے تیار کرتے ہیں جو سب کے لئے چٹخارے دار ہوتے ہیں، یوں تو حیدرآباد میں رباعی کہنے کے مدعی بہت سے ہیں مگر حق یہ ہے کہ پنڈت جی کی رباعی حقیقتاً رباعی ہوتی ہے۔ آپ کے نئو رباعیات کا مجموعہ "رباعیاتِ جذب" کے نام سے نظامی پریس لکھنؤ سے پیوستہ سال شائع ہو چکا ہے۔

اشراف سے کم ظرف نہ پیدا ہوگا — اچھا ہے جو بیج پھل بھی اچھا ہوگا
کیا ایسا ہوا کہ جو پشیمان ہوئی ہا — معدن میں پتھر کے ساتھ شیشہ ہوگا

کر جاتی ہے تاثیر بروں کی صحبت — یعنی کہ بگڑ جاتی ہے اچھی خصلت
ملتے ہی سمندر میں وہ کھارا ہوگا — گنگا کا وہ پانی جو ہے میٹھا شربت

جو ذال دل آزار ہو اس فال سے بچ — جس چال میں ہو فریب اس چال سے بچ
اٹھ اور کمر یادِ خدا پر کس لے — عالم ہے اگر تو تو بد اعمال سے بچ

کہلاتا ہو اے جذب نہیں نیک اگر — پیدا کر دو آپ میں تم اوصافِ شجر
دیکھو خود دھوپ میں کھڑا رہتا ہے — اوروں کو کر دیتا ہے ٹھنڈا سایہ و ثمر

لگاتے ہیں جو اتفاق کا ملک میں آگ — بے شبہ انہیں کے جاگتے ہیں کہ بھاگ
اے جذب وہ جلکے راکھ ہو جائیگا — جس ملک میں پھوٹ کی سلگتی ہو آگ

Marfat.com

اس میں نہ پھنسو کیونکہ ہے دنیا دلدل ۔۔۔ اور اتنے نہ کھا گو کہ لباؤ جنگل
سب میں رہو اور سب سے جدا تم اے جذب ۔۔۔ مرشد نے کیا ہے یہ معمہ یوں حل

جلیل

محمد اسمعیل ــــــ عثمانیہ کالج ورنگل کے قدیم طالب علم ہیں، شعر خوب کہتے
نعت کی طرف زیادہ میلان ہے،

دل سوزاں تھا آشفتہ جو انوار محمد کا ۔۔۔ فرشتہ بن گیا پروانہ میری شمع مرقد کا
کثافت کو جلا دیتی ہے تیزی نور عرفاں کی ۔۔۔ تجلی جس کو کہتے ہیں وہ سایہ ہے محمد کا
گنہگاروں کے سر پر ابر رحمت بنکے ٹھیرا ہے ۔۔۔ نظر آتا نہیں اسواسطے سایہ ترے قد کا

جلیل

حافظ جلیل حسن نواب فصاحت جنگ بہادر ــــــ مولوی حافظ عبدالکریم صاحب
کے فرزند ہیں، ۱۲۸۳ھ میں مانک پور یو، پی، میں پیدا ہوئے، وہیں تعلیم و تربیت پائی
اور کلام مجید حفظ کیا، حضرت امیر مینائی سے تلمذ اختیار کیا تو حضرت امیر نے لٹریری سکریٹری
کی حیثیت سے اپنے ساتھ رکھ لیا، چنانچہ آپ نے ان کے انتقال تک رفاقت کی
۱۳۱۸ھ میں حضرت امیر کے ساتھ حیدرآباد آئے اور یہیں رہ گئے ۱۳۲۷ھ میں حضور
بندگانعالی نے پانچسو روپئے ماہوار مقرر فرمائی اور اپنی استادی کی عزت سے ممتاز
فرمایا اس کے بعد بہت سا سرفرازیاں ہوتی رہیں اور بہت اضافے ہوئے حضور بندگانعالی نے
فصاحت جنگ خطاب سے بھی سرفراز فرمایا،

Marfat.com

نہایت جادو بیان، پختہ مشق اُستاد ہیں، تمام اصناف سخن پر عبور رہے۔ اپنے عہد کے اساتذہ میں شمار ہوتا ہے اب ماشاء اللہ سے ساٹھ سال سے زائد عمر ہے مگر پھر بھی طبیعت جوان ہے،

حضور بندگان عالی کی شاعری پر حضرت جلیل نے کیا اچھا تبصرہ کیا ہے،

کلام خسروی کیونکر نہ دُنیا سے نرالا ہو ــ سخن یکتا کا ہر مضمون یکتا ہو ہی جاتا ہے
خدا رکھے جہاں دو گل کھلائے طبع رنگیں نے ــ گلستاں، بوستاں کا رنگ پیدا ہو ہی جاتا ہے
زباں پر طوطیٔ ہندوستاں کو وجد آتا ہے ــ بیاں پر بلبل شیراز شیدا ہو ہی جاتا ہے
غلق کو داغ، آتش کو جلن، جانی کو بیہوشی ــ صبا کو بیکلی، سودا کو سودا ہو ہی جاتا ہے
بجا ہے سامعین کا مثل قمری نعرہ زن ہوتا ــ کہ اک اک شعر موزوں سرو رعنا ہو ہی جاتا ہے
زمین سخت میں بھی معنیٔ روشن نکلتے ہیں ــ صدف میں دُر، حجر میں لعل پیدا ہو ہی جاتا ہے
بناوٹ کی ضرورت کیا تصنع کی ہی حاجت کیا ــ طبیعت ہو جو بانکی شعر بانکا ہو ہی جاتا ہے

رخیہ قائم مری نظر نہ ہوئی ــ دید جاتا ہوئی مگر نہ ہوئی
ٹوٹ کر کب شراب کی بوتل ــ لخت دل پارۂ جگر نہ ہوئی
گرچہ شب بھر کھلی رہیں آنکھیں ــ نیند کی شکل جلوہ گر نہ ہوئی

رندوں کو غم بادۂ گلفام نہیں ہے ــ آنکھیں تو ہیں ساقی کی اگر جام نہیں ہے
جلنے کی اجازت ہے فقط تیغ رواں کو ــ قاتل کی گلی رہگذر عام نہیں ہے
لیا جانئے گیا لے کے کدھر ناوکِ قاتل ــ سینے میں خلش ہے دل ناکام نہیں ہے

Marfat.com

کچھ دام و قفس پر نہیں موقوف اسیری — بلبل کے لئے کیا رگِ گل دام نہیں ہے

ضبطِ نالے سے آج کام لیا! — گرتی بجلی کو میں نے تھام لیا

پائے ساقی پہ توبہ ٹوٹ گئی — ہاتھ میں اس ادا سے جام لیا

دیکھ لی اس نے کسی قبر جلیل — چلتے چلتے جگر کو تھام لیا

جمال

سید محمد جمال الدین حسین خاں ــــــ خلف نواب قیام جنگ غضنفر الدولہ مرحوم نواب کلیانی، حیدرآباد کے قدیم امرار کے خاندان سے ہیں اور شعر اچھے کہتے ہیں،

جنونِ عشق میں دامان و جیب کا کیا ذکر — کہ چاک مثلِ گریباں تھی آستیں برسوں

جب سے دیکھا ہے تیرے حسن دل افروز کا حال — اور دل اور کلیجہ ہے تمنائی کا

جمیل

میر تراب علی ــــــ خوش گو شاعر ہیں، کبھی کبھی مشاعروں کے گلدستوں میں آپ کا کلام نظر آتا ہے،

ہے وہ وحشت کہیں امروز نہ فردا ہو جائے — ورنہ فردا کی نہیں نام کو دہشت دل میں

آپ کے جاتے ہی اندھیرا چھا جاتا ہے — آپ کے آتے ہی آجاتی ہے ہمت دل میں

رنج ہے درد ہے سوزش ہے خلش ہے پیہم — کیا کہوں کس سے کہوں کیا ہے مصیبت دل میں

جنوں

نذیر حسین صدیقی ــــــ حیدرآباد کے رہنے والے اور نہایت قابل بزرگ ہیں

Marfat.com

معتمدی فینانس کے منتظم ہیں، بڑی اچھی طبیعت پائی ہے کہنہ مشق شاعر ہیں شعر کم کہتے ہیں مگر خوب کہتے ہیں،

تسکینِ اضطراب کا ساماں نہ ہو سکا — پایانِ شوق شوق کا پایاں نہ ہو سکا
میری نگاہِ شوق میں کھنچ کھنچ کے بھر گیا — تصویر کا وہ رخ جو نمایاں نہ ہو سکا
بے اذنِ دوست دل متبسم ہو کس طرح — بے حکمِ حسن غنچہ بھی خنداں نہ ہو سکا
دل میں ہجومِ شوق تھا لب پر سکوتِ شوق — اظہارِ حالِ دل کسی عنواں نہ ہو سکا

تجمل

سید محمد —— حیدرآباد ہی میں پیدا ہوئے یہیں زندگی بسر کی اور یہیں سپردِ خاک ہوئے۔ مدرسۂ نظامیہ میں تعلیم پائی تھی نہایت عسرت اور بے کسی میں زندگی بسر کی، چونکہ خود مستغنی المزاج تھے اسلئے کلام بھی مختصر رہا،

حضرت سید محمد حسین خلیق حیدرآبادی کے شاگرد تھے تخمیناً [illegible] سال کی عمر میں انتقال کیا،

ہم اب تو لاکھ کے عشق میں بدنام ہو چکے — اچھا ہوا برا ہوا جو کچھ ہوا ہوا

شرابِ آتشیں نے خاک کر ڈالا جگر اپنا — جلا ہے گرم پانی سے [illegible]
نظر آیا نہ ہمکو خواب میں بھی عیش کا ساماں — رہا حیرت [illegible]

نہ پوچھو حال تم افتادگانِ راہِ الفت کا — زمیں پر نقش [illegible]

Marfat.com

تم جو یکتا ہو ستم میں، جور میں، بیداد میں
میں بھی کیا کم ہوں فغاں میں، آہ میں، فریاد میں

دن وہی اچھا ہے جوہرؔ جو کٹے فریاد میں
رات وہ اچھی ہے جو گزرے کسی کی یاد میں

ایک وہ ہیں بھول کے سوتے ہیں ہم کو چین سے
ایک ہم ہیں تارے گنتے ہیں کسی کی یاد میں

جوہر

تلجارام —— حیدرآباد کے رہنے والے سمستان گرگنٹہ کے ناظم عدالت تھے شعر بھی اچھے کہتے تھے معلوم نہیں اب کہاں ہیں،

پھول جھڑتے تھے تری منھ سے بوقت تقریر
گفتگو میں تری ہم نے چمنستاں دیکھا

جب سے دیوانہ ترا قید سے مر کر نکلا
پھر نہ آباد کبھی خانۂ زنداں دیکھا

ہوں وہ شوریدۂ قسمت کہ نہیں کچھ بنتی
کبھی دل سے نہ نکلتا ہوا ارماں دیکھا

Marfat.com

ح

چاق

بدالرزاق —— گلبرگہ شریف کے ... رہنے والے تھے۔ عربی، فارسی سے ت اردو کا ذوق رکھتے تھے۔ نہایت خوش ... رنگین طبع اور زندہ دل بزرگ عمر خاصی تھی مگر طبیعت جوان پائی تھی ... سے مشورہ کرتے تھے پانچ چھ سال ہوئے کہ انتقال کیا

ب ہے روح پیری میں ہوا شباب قدم ... گیا دل کبریا ہے آشیاں چھوڑ کر
تا نہ گل سے نہ گلشن سے ہے ... ان کے جوبن سے ہے
ے کتنی کیوں نہ ہو دل آشنا ... دخواری کا ساون سے ہے
ا ہے نہ چشم نگر نگ سے ہے ... انداز گردن سے ہے

حجا

اسحق —— دہلی کے رہنے والے ... ابتدا اول تعلقداری ضلع رائچور

Marfat.com

میں ملازم ہوئے، پھر باب حکومت میں منتقل ہو گئے پچاس ایک سال کی عمر پا[…]
تقریباً چھ سال ہوئے کہ انتقال کیا، ذکا یہ شعر بڑے اچھے کہتے تھے،

مجلس شعر میں سب کامل و عاقل آئے — ہم ہی لکھے نہ پڑھے نام کے فاضل […]
بس سمجھ لو کہ بڑی خانہ خرابی کی بنا — کسی احمق کا کسی پہ جو کبھی دل آ[…]
میں جو بی اے میں ہوا فیل تو کیا غم ہے چچا — عشق بازی میں تو ممبر مرے فا[…]

چشتی

حکیم محمود صدیقی —— پرنی میں مطب کرتے ہیں، اور شعر بھی کہتے ہ[…]
معلوم نہ ہو سکے۔

کیا خوب مری ہو گئی گل شمع شبستاں — سرسبز گلستاں کو صبا کر کے چ[…]
مقتل میں کھلیں کیوں نہ تری تیغ کے جوہر — پہلے میرا سر تن سے جدا کر کے چ[…]

Marfat.com

حامد

حامد علیخاں —— نواب صولت جنگ بہادر عابد مرحوم کے فرزند ہیں

...ترا دل ہے کہ ہوتا نہیں آہوں کا اثر ہو جو پتھر تو پگھل کر ابھی پانی ہو جائے

...ملے دل میں نہ ہو آنکھوں میں نہ ہو جلوۂ یار دل وہ برباد ہو اور آنکھ وہ کالی ہو جائے

حامد

...امد محی الدین قریشی —— نظامت کوتوالی عنقریب ملازم ہیں استاد ...لیل سے تلمذ ہے، شعر خوب کہتے ہیں طبیعت اچھی پائی ہے،

...کشمکش میں یہ بیاں نے کیا ہے مطلب سنبھل سنبھلکر گرپڑتے ہیں گرگر کر سنبھل رہے ہیں

...ت جو درد کی تھی فغاں سے نکل گئی دل کی بھڑاس تھی کہ زباں سے نکل گئی

قسم خدا کی کہ میرے آگے نہ دیکھا اس عمر میں آئینہ تم

نظر سے حسرت ٹپک رہی ہے کسی کے دل کی امنگ ہو کر

...تم پہ جان دیتا ہوں تمہیں باور نہیں آتا یہ دنیا ہے کہو تم کس کا دل کس پر نہیں آتا

Marfat.com

حامد

احمد سعید ـــــــ حیدرآباد کے خوش فکر نوجوانوں میں سے تھے، عرب خاندان سے تعلق تھا مگر اردو شعر خوب کہتے تھے حضرت کیفی سے تلمذ تھا ۱۳۴۶ھ میں انتقال کیا

نکلیں اشک اے دل زیر خنجر دیدۂ تر سے ... شہادت تو اسی کی ہے جو پانی کیلئے تر...
کم از کم سیکڑوں اتنا اثر پیدا تو ہو تم میں ... جہاں آئے خیال کھینچی بارش ہو ...
خدا کی شان دیکھو اجرم اظہار محبت ... تمہارا کہنا ہے کہ مکتا ہے میرا آنسو ...

پیار کی باتیں کرو کچھ ڈھب ... پیار سے ملنا ہو تو سیکھو طریقہ حیا ...

ساقی نے اگر مئے دو انقلاب ہوگا ... مے پانی پانی ہوگی پانی شراب ہوگا
جب دیکھنے کے قابل تیرا شباب ہوگا ... خود جھک کے ... تجھ سے حجاب ہوگا

حبیب

سید حبیب اللہ بیابانی ـــــــ دکن کے مشہور بزرگ حضرت افضل بیابانی کی اولاد سے ہیں، حیدرآباد میں ... اور شعر بھی کہتے ہیں، ان کا ہیات ... دلچسپی ہے،

میری طرف سے اسکو عبث سوئے ظن ہوا ... مجھکو یقین ہے کہ عدو ...
سنتے ہیں استغاثہ ضرر کا ہوا ہے پیش ... جھگڑا عدو سے کل جو ہوا ...
نگرانی تھی کہ سلسلہ دور سے چلے ... اس ضابطے میں غیر نہ کچھ رخنہ ...
اشکال تیرہ ہوتے ہیں ڈگری میں نقد کی ... قرضہ کا لینا باعث رنج و محن ...

Marfat.com

حزیں

شعیب احمد ——— جامعہ عثمانیہ کے قدیم طالب العلم اور اچھے شاعر ہیں، نظم خوب کہتے ہیں، ایک نظم "ایک یادگار رات" کے چند شعر یہ ہیں،

سنہری گرمیوں کی رات تھی خاموش تھی دنیا
پیامِ حسن سننے کو سراپا گوش تھی دنیا

مگر خاموشیِ کامل میں اک کیفِ ترنم تھا
ادھر فطرت کے ہونٹوں پر نمایاں اک تبسم تھا

ہر اک گلشن کے نازک ہاتھ میں زریں پیالا تھا
زمانے بھر میں جس سے مستیوں کا بول بالا تھا

فلک سے نور گرتا تھا زمیں پر چاندنی بن کر
برستا تھا دلِ عالم پہ کیفِ بیخودی بن کر

یکایک ایک نالے نے یہ کیفیت بدل ڈالی
سکوتِ شب کی وہ نازک کلی گویا مسل ڈالی

کسی نے سسکیاں لیں رات کی بیہوش محفل میں
کسی نے جوگ چھیڑا حسن کی خاموش محفل میں

بلا کا درد تھا نالے میں غضب کا سوز پنہاں تھا
فضا کی وسعتوں میں ایک شعلہ سا پریشاں تھا

جو ذرے سو گئے تھے وہ بھی سارے تلملا اٹھے
جو بالکل بےخبر تھے وہ ستارے تلملا اٹھے

فضا میں کھو گئی آواز تھراتی ہوئی غم کی
بہا کر لے گئیں خاموشیاں فضائے عالم کی

مرے دل میں مگر وہ دکھ بھری فریاد ہے اب تک
وہ درد انگیز نالے وہ غم کی ہوک ہے اب تک

حسرت

سید محمد عبد القدیر ——— حیدرآباد کے قدیم اور اہل علم خاندان کے بزرگ ہیں، جامعہ عثمانیہ کے پروفیسر تھے حال ہی میں اس خدمت پر سبکدوش ہوئے ہیں، عالم و فاضل ہونے کے علاوہ شاعر بھی اچھے ہیں، آپ کے کلام کے کئی ایک مجموعے شائع ہو چکے ہیں، فارسی خوب

کہتے ہیں،

ہمکو بھی حسن پرستی کا ہمیشہ سے ہے شوق
شوق ہے انکو ہمیشہ سے خود آرائی کا

باہر آؤ تو ہیں صورت کی بلائیں لیلوں
کیسے ناقدرے ہو کیا شوق ہے تنہائی کا

حسرت

سید محمد ذکراللہ ——— یوپی کے باشندے اور مشائخ گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں، محکمہ کروڑ گیری میں ملازم تھے، چار سال ہوئے کہ وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے ہیں، حیدرآباد کو وطن بنالیا ہے۔ شعر بھی خوب کہتے ہیں،

الٰہی سلامت رہے حشر تک
مزا انکی الفت کا دشمن سے ہے

جوانی کے آتے ہی کُھل جائے گی
طبیعت میں جو بات بچپن سے ہے

وہ کیوں فاتحہ پڑھنے آتے یہاں
اُنہیں کیا غرض میرے مدفن سے ہے

حسرت

میر غلام محی الدین خاں ——— طبیعت اچھی پائی ہے۔ مشاعروں میں عموماً پڑھتے ہیں،

قتل کے بعد ہو کیوں دست تاسف ملتے
کارِ عاقل نہیں آخر میں پشیماں ہونا

لاکھ سر ہوں گے قلم سیکڑوں بسمل ہونگے
اک غضب ہے تری شمشیر کا عریاں ہونا

حسن

حسن نواز جنگ بہادر ——— (مرزا ابوالحسن) نواب ماہرالدولہ بہادر کے فرزند نامدار حجستہ نہاد ہیں حیدرآباد ہی میں تولد ہوئے ہیں تعلیم و تربیت پائی اب معتمد سیاسیات

Marfat.com

کے عہدے پر فائز ہیں، نہایت خلیق، ملنسار، منکسر نفس، پاکیزہ مذاق شاعر ہیں، کبھی کبھی شعر کہتے ہیں مگر خوب کہتے ہیں۔

سالِ نو جلوہ نما ہے گل بہ گلزار بھی ہے — دل عقیدت سے شہنشاہ کے سرشار بھی ہے
عندلیبانِ چمن نغمہ سرا ہیں ہر سو — رحمتِ حق سے اٹھا ابرِ گہربار بھی ہے
گلشنِ شاد میں ہے جلوہ فگن نیلوفر — تاجِ خسرو میں منور دُرِ شہوار بھی ہے
نام عالم میں ہے روشن یہ عنایت حق کی — علم و حکمت کے سدا مطلعِ انوار بھی ہے

حسن الدین

میر حسن الدین —— جامعہ عثمانیہ کے قدیم طالب العلم اور بی اے، ایل ایل بی ہے [illegible] وکالت کرتے ہیں [illegible] شعر و شاعری سے بھی خاصا لگاؤ ہے، [illegible] نہایت [illegible] نظم خصوصاً بڑی اچھی کہتے ہیں۔ آپ کا [illegible] پیش کیا جاتا ہے

صبح

کارواں انجم کا لیکر راہ پر رخصت ہوا — آمدِ خورشید سے [illegible]
آسمانِ پیر پر آنے لگا ہے عہدِ شباب — چہرۂ مشرق پہ گلگونہ [illegible]
نسیمِ صبح بھی ہونے لگی ہے بے قرار — [illegible]
صبحدم اک مطربِ خوش گو کنارِ جوئبار — نغمہ پیرائی سے [illegible] بے قرار
زندگی کی لہر دوڑا دی تنِ بے جان میں — اک تڑپ [illegible]

Marfat.com

صدمۂ ہجر سے جس دم سخت گھبراتا ہے دل
قید سے انکار کے آزاد ہو جاتا ہے یہ
قیمت اسکی کچھ نہیں بس اک آہ سرد ہے
ساز دل کیواسطے پر عشق ہی مضراب تھا
پیار کی نیچی نظر ہی نغمۂ خاموش ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... دل ... کا اکثر پڑھتے ہیں

[illegible]

سخت دشوار تھا کافر کا مسلماں ہونا
یاد ہے ہمکو وہ چھپ چھپ کے نمایاں ہونا
[illegible] ہوا تیغ کا عریاں ہونا
[illegible] تنگ مجھے چاک گریباں ہونا

[illegible]

[illegible] ... اور بڑے اچھے شاعر ہیں

[illegible]

[illegible] ... بالا رحم ...
ہے نمایاں چشم نرگس سے خمار ...
ہو رہی ہے رو رو ... [illegible]

[illegible]

Marfat.com

غلام دستگیر —— ایک زمانہ میں [illegible]

[illegible] شعر خوب کہتے ہیں [illegible]

[illegible]

حکیم

اورنگ آباد کے رہنے والے اور مولینا محوی لکھنوی کے شاگرد ہیں، شعر خوب کہتے ہیں

معاذ اللہ! نکل سکتا ہی اب کیا دل کی ہستی ہے
دل وحشی کو زلفِ یار کی زنجیر کستی ہے

بلندی اک کسوٹی اک کسوٹی شانِ پستی ہے
متاعِ آدمیت آگے ارزاں ورنہ سستی ہے

سنبھلکر جلوہ گاہِ ناز میں اے دل قدم رکھنا
حکومت شمع کی ہے اور یہ پروانوں کی بستی ہے

نگاہِ التفاتِ دوست کی قیمت کہاں ممکن
اگر دونوں جہاں دیکر بھی مل جائے تو سستی ہے

مرے آباد دلکو یوں نہ کر برباد اے ظالم
یہ امیدوں کی دنیا ہے تمناؤں کی بستی ہے

حکیم اس معرضِ ہستی میں پیدا و فنا کام الفت ہے
مری بگڑی ہوئی تدبیر پر تقدیر ہنستی ہے

حکیم

دلدار علی ——— والاجاہی خاندان کے چشم و چراغ اور حکیم امانت علی صاحب مرحوم کے فرزند ہیں، نظم و نثر دونوں خوب لکھتے ہیں، آجکل میر سعید نواز جنگ بہادر صدر اعظم دکن کی سوانح حیات کارنامۂ حیدری کے نام سے مرتب کر رہے ہیں۔

ای لحد! ہے مسکنِ آسائش و آرام تو
مطمئن رکھتی ہے انسانوں کو صبح و شام تو

کون ہو وہ جسکو اس گھر کا مکیں بننا نہیں
کون ہے وہ جسکو ویرانے میں بسنا نہیں

تو تخیل سے الگ اک پردۂ ظلمات ہے
صبح ہونی غیر ممکن ایسی لمبی رات ہے

زیست کی مے پینے والا اس جگہ مدہوش ہے
دم بخود ہر بولنے والا یہاں خاموش ہے

روندتے پھرتے ہیں جو قبریں غرور و ناز سے
ہنس رہی ہے موت انکے بے تکے انداز سے

Marfat.com

جمال الدین خاں صادق جنگ بہادر

جمال الدین خاں صادق جنگ بہادر —— حیدرآباد کے قدیم بزرگ تھے مدت تک حضور نظام کی خدمت [illegible] ۱۳۳۷ھ میں انتقال کیا۔ اردو شعر اور بھاشا میں شعر بہت خوب کہتے تھے "پریت کی ریت" کے نام سے ہندی [illegible] طبع ہو چکی ہیں کوئی دیوان شائع نہیں ہوا

کہتے ہو کہ داغِ دلِ سوزاں نہیں دیکھا | کیا تم نے چراغِ تہِ داماں نہیں دیکھا
جب پاؤں پڑے دامنِ صحرا ہوا پرزے | جب ہاتھ اٹھے اپنا گریباں نہیں دیکھا
حسرت ہے کہیں بیکسی و یاس کہیں ہے | کس کس کو سرگرمِ غریباں نہیں دیکھا
مومن بھی تجھے دیکھ کے ہو جاتے ہیں کافر | ایسا کوئی غارت گرِ ایماں نہیں دیکھا

ادھر آنکھیں ملیں اور دل ادھر جاتا رہا اپنا | حسینوں کی نگاہوں میں غضب کی تیز دستی ہے
خدا محفوظ رکھے ان بتوں کی لن ترانی سے | نہیں ہر بات میں پانی [illegible] دستی ہے

زندگی سب جانتے ہیں زندگی ہی کو کمال | گر کمال اس کا جو پوچھو آپ [illegible] ہے
موت کا کچھ مزا ہے زندگی کے ساتھ [illegible] | زندگی کا لطف سچ پوچھو تو [illegible] ہے

حکیم محمد عباس آفندی

حکیم محمد عباس آفندی —— [illegible] حیدرآباد کی شعر [illegible] آپ سے خاصی چہل پہل رہتی ہے شعر بھی خوب کہتے ہیں

[illegible] کسی کو نہ میسر [illegible] | [illegible] ان کو [illegible] نہیں [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible] سو جا

[illegible] | سو جا سو جا ... چاک گریباں سو جا

[illegible] ہزار | تجھ پہ قرباں ... مژگاں سو جا

[illegible] | [illegible] سو جا

[illegible] | [illegible] سو جا

[illegible] آگیا سہرا | [illegible] جاؤ

[illegible] قوالی [illegible] تعلق تھا مگر اب

[illegible]

[illegible] | [illegible] دل میں

[illegible] | آپ [illegible] دل میں

[illegible] کیسی | [illegible] دل میں

[illegible] | [illegible] دل میں

[illegible]

سیف اللہ خاں

ـــــ حکیم رحیم اللہ خاں ... کے فرزند ہیں۔ آپ کے اجداد عرب کے یافعی قبیلہ سے تھے ارکاٹ کے نوابوں ... پٹھان کا خطاب ... اب آپ لوگوں کے جزو نام ہوگیا ہے۔ آپ ۵ ... ۱۳۲۲ھ کو تولد ہوئے حیدرآباد ہی میں تعلیم پائی اور شعر کہنے لگے۔ سید یحییٰ ...

ہم نہ دنیا میں کسی سے آج تک دب کر رہے ... اور خود ... رہے

جب ملے غیروں سے تم اخلاص ہنس کر ملے ...

یہ خریدار ہے اپنے ہی خریداروں کا ... خود اپنے ...

راے سورج نارائن

ـــــ ...

اور شعرا جیسے کہتے ہیں استاد ظہیر کے شاگرد ...

مائل ہوا ہے یار وفا پر جفا کے بعد ... زبان ... کے بعد

Marfat.com

رحم و کرم سے اسکے عجب کیا جو بخش دے — بندہ کے ہر قصور کو اسکی خطا کے بعد
جلوہ دکھا کے دل تو وہ پہلے ہی لے چکے — باقی ہے گی جان بھی ناز و ادا کے بعد
اپنی مراد بھی جو بر آئے تو کیا عجب — انسان کو کیا ملا نہیں فضلِ خدا کے بعد

خسرو

حسین یاور خاں اور محمد معراج الدین نام تھا، حسین نواز جنگ خطاب، نواب اکرام اللہ خاں مرحوم نواب یار جنگ کے نواسے تھے، کاکوری (لکھنؤ) وطن تھا وہیں پیدا ہوئے مگر عنفوان شباب میں حیدرآباد آگئے اور تحصیلداری سے ترقی کرتے ہوئے اول تعلقداری کی خدمت حاصل کی ۱۳۳۶ف میں وظیفہ پر سبکدوش ہوئے اور ۱۳۳۹ف میں اپنے وطن کاکوری چلے گئے جہاں ۲۶ مارچ ۱۹۳۵ء کو انتقال کیا، نہایت پرگو اور بڑے اچھے شاعر تھے، چونکہ ان کی شاعری کی نشو و نما حیدرآباد اور عہدِ عثمانی میں ہوئی اس لئے حالات شائع کئے جا رہے ہیں، مرحوم نے ذیل کی غزل ہمارے تذکرہ کے لئے روانہ کی تھی،

الجھ الجھ کے نکلتے ہیں جو نعلے دل کے — کہ انکی زلف میں ہیں پیچ میری مشکل کے
قرار چھوٹ گیا تم سے نہیں ہے مل کے — خدا کسی کو نہ ڈالے عذاب میں دل کے
میں کیفِ بیا زدنی کا دیکھ لوں گلے مل کے — چلے جو تیغ تو صدقے ہوں دستِ قاتل کے
غمِ فراق سے بیمار کی یہ حالت ہے — جب آہ کرتا ہے رستے ہیں آبلے دل کے
میرے لہو کی پڑی تھیں جو جابجا چھینٹیں — تمام ذرے چمک اُٹھے کوئے قاتل کے

Marfat.com

دفورِ شوق میں لپٹا ہے ان کے دامن سے — ہمارے دل کا یہ عالم ہے خاک [illegible]

حنا کا وہ رنگ اُدھر میرے خون کا رنگ اِدھر — چھری کو چوموں کہ [illegible]

ہنسی جو آئی چمن میں تو گلعذاروں سے — صبا [illegible]

پہنچ گیا ہوں تلاطم سے قعرِ دریا تک — [illegible]

یہ کیا اشارے ہیں اب آنکھ چشم وا ہو سکے — [illegible]

یہی ہیں کہ شعر [illegible] — [illegible]

[illegible]

محمد بہادر خاں نواب [illegible] کے فرزند اور قدیم جاگیردار و رئیس [illegible] اچھے مقرر ہیں شعر بھی کہتے ہیں [illegible] کہی ہے مولانا شمسی [illegible] سے تلمذ تھا

ہم کس کو تیرے بعد کہیں آفتاب [illegible] — [illegible]

سینے میں تیر [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

تجھ میں [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

Marfat.com

خلیق

محمد حسین ——— پڑھے لکھے شاعر اور صاحب ذوق ہیں، رسائل میں آپ کا کلام اکثر نظر آتا ہے معلم پیشہ ہیں، شعر خوب کہتے ہیں، ابتداً غالباً کیفی سے مشورہ کرتے تھے، اب حکیم بہبود علی صفی کے شاگرد ہیں، فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں شعر کہتے ہیں،

کیوں نہ ہو ناز کے قابل یہ مقدر اپنا ۔ مصطفی اپنے ادہر خالق اکبر اپنا

زلفِ مشکیں کا تصور رخِ انور کا خیال ۔ رات دن شغل یہی رہتا ہے اکثر اپنا

خلیق اب باز آئیں آپ عشقِ زلف و عارض سے ۔ کہ جھگڑا چھڑ گیا ہے آجکل ہندو مسلماں کا

شاد ہے وہ جسکے پہلو میں دلِ ناشاد ہے ۔ جو اسیرِ زلف ہے تیرا وہی آزاد ہے

خلیل

سید ابراہیم ——— مولوی سید عبدالرحیم صاحب شمس کے خلف اکبر و محمد یعقوب علیصاحب جوہر کے نواسے ہیں ۱۳۱۲ھ میں پیدا ہوئے ۱۳۲۹ھ سے شعر کہتے ہیں، پہلے اپنے والد جناب شمس کو کلام دکھاتے تھے پھر جناب واصفی جناب مجاہد کو کلام دکھانے لگے،

دل ... در رہ کے آئینہ دیکھو ۔ تم کو اپنی نظر نہ ہو جائے

عالم تمام کہتا ہے شیدا تیرا مجھے ۔ تو ہی تو یہ بتادے سمجھتا ہے کیا مجھے

کیا آرزو ہو دیدِ رخِ بے نقاب کی ۔ ہے یاد کوہِ طور کا سب ماجرا مجھے

گر میرے دلمیں بال برابر بھی کھوٹ ہو ۔ جو چور کی سزا ہو وہی دے سزا مجھے

Marfat.com

خلیق

محمد حسین ——— پڑھے لکھے شاعر اور صاحبِ ذوق ہیں، رسائل میں آپ کا کلام اکثر نظر آتا ہے معلم پیشہ ہیں، شعر خوب کہتے ہیں، ابتداً غالباً کیفی سے مشورہ کرتے تھے، اب حکیم بہبود علی صفی کے شاگرد ہیں، فارسی اور اُردو دونوں زبانوں میں شعر کہتے ہیں،

کیوں نہ ہو ناز کے قابل یہ مقدر اپنا ۔۔۔ مصطفیٰ اپنے ادہر خالقِ اکبر اپنا

زلفِ مشکیں کا تصور رخِ انور کا خیال ۔۔۔ رات دن شغل یہی رہتا ہے اکثر اپنا

خلیق اب باز آئیں آپ عشقِ زلف و عارض سے ۔۔۔ کہ جھگڑا چھڑ گیا ہے آجکل ہندو مسلماں کا

شاد ہے وہ جسکے پہلو میں دلِ ناشاد ہے ۔۔۔ جو اسیرِ زلف ہے تیرا وہی آزاد ہے

خلیل

سید ابراہیم ——— مولوی سید عبدالرحیم صاحب شمس کے خلفِ اکبر اور محمد یعقوب علیصاحب جوہر کے نواسے ہیں ۱۳۱۲ھ میں پیدا ہوئے ۱۳۲۹ھ سے شعر کہتے ہیں، پہلے اپنے والد جناب شمس کو کلام دکھاتے تھے پھر جناب واصفی، جناب مجاہد کو کلام دکھانے لگے،

دل ۔۔۔ درد کے آئینہ دیکھو ۔۔۔ تم کو اپنی نظر نہ ہو جائے

عالمِ تمام کہتا ہے شیدا تیرا مجھے ۔۔۔ تو ہی تو یہ بتا دے سمجھتا ہے کیا مجھے

کیا آرزو ہو دیدِ رخِ بے نقاب کی ۔۔۔ ہے یاد کوہِ طور کا سب ماجرا مجھے

گر میرے دل میں بال برابر بھی کھوٹ ہو ۔۔۔ جو چور کی سزا ہو وہی دے سزا مجھے

Marfat.com

خواب

احمد علی ـــــــ شعلہ کے شاگرد تھے، منصب دار اور فوجداری بلدہ میں ملازم تھے، شعر خوب کہتے تھے ۱۲۳۸ھ میں انتقال کیا،

بِ تبسم میگوں لبِ لعلیں تیرے سبحان اللہ
اللہ اللہ قدِ موزوں رخِ زیبا تیرا

خوشدل

سید محمد رحمت اللہ ـــــــ قدیم دکنی خاندان سے اور باگمار خاں کے پوتے ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں،

د جفا کار دل آزار ہے دلدار بھی ہے
تیرے مانند ستمگر کوئی عیار بھی ہے

وشِ مستی میں بھی ظالم وہ نگاہِ غماز
مست ہے مست ہے ہشیار سے ہشیار بھی ہے

یکھ وہ چشمِ فسوں ساز ستمگر تیری
ہے علاجِ دلِ بیمار بھی بیمار بھی ہے

خوشتر

بن سنگھ ـــــــ حیدرآباد کے خوش فکر اور جناب زیرک مرحوم کے شاگرد ہیں، نظم و نثر دونوں لکھتے ہیں، کئی ایک ناولیں طبع ہو چکی ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

ـا اک تڑپ میں کردں لاکھ بجلیاں پیدا
اگر میری ہی بیتابیاں رہیں برسوں

ہی فغاں میں اثر ہوا ہی سے کیا معنی
کہ شق چاہیئے مجھکو دلِ حزیں برسوں

Marfat.com

رنگ محفل میں جاتے ہیں وہ یکتائی کا
لو ہوا شوق انھیں انجمن آرائی کا
ساتھ چھوٹے نہ رخِ یار سے رعنائی کا
حسن کے ہاتھ میں دامن ہے زیبائی کا

خورشید

خورشید احمد ـــــــ حکیم فقیر احمد صاحب فقیر کے فرزند ارجمند ہیں اور حیدرآباد کے خوش گو نوجوان شاعروں میں سے ہیں،

یا نبی آپ کی پنہاں ہے محبت دلمیں
ہے اسی نام مبارک سے مسرت دلمیں
درحقیقت یہ وسیلہ ہے میری بخشش کا
آل واصحاب نبی کی ہے محبت دلمیں
ظاہرا یادِ الٰہی میں ہیں زاہد مصروف
اور سچ پوچھو تو حوروں کی ہی چاہت دلمیں
یہ تمنا ہے کہ آباد رہیں گھر دونوں
کبھی آنکھوں میں رہیں اور کبھی حضرت دلمیں

خورشید

کریم بخش ـــــــ سردار بخش افسر نقالان کے فرزند اور حضرت زیرک کے شاگرد ہیں، نعت اچھی کہتے ہیں، ایک مجموعہ "گلزار نعت" کے نام سے ۱۳۴۵ھ میں طبع ہو چکا ہے،

فراقِ شاہ میں کیونکر کہوں جو دلکا عالم ہے
الم ہے، رنج ہے، ناکامیاں ہیں، یاس ہے، غم
میں یہ سمجھوں گا کہ فردوس کو بس دیکھ لیا
دشتِ طیبہ کو اگر اب کے برس دیکھ لیا

خیبر

ابوالخیر محمد خیر اللہ ـــــــ ورنگل کے رہنے والے اور تعلیم یافتہ بزرگ ہیں،

Marfat.com

مسئو سیہ گھرانے کے مرید اور ورنگل کے کامیاب وکیل اور بڑے اچھے شاعر بھی ہیں ورنگل میں مذہبی خدمات بہت انجام دیتے ہیں،

صد مرحبا یہ انبساط و ابتہاج | ہے دکن کے ذرہ ذرہ سے مسرت جلوہ گر
جوبلی کا سال تو بھی خیر ہو کر با ادب | آصف سالع مبارک جشن تجھکو عرض کر

۵۴   ۱۳

خیال

عبدالحمید قریشی ——— حضرت شاہ اسمٰعیل قادری گھوڑواڑی کے خاندان سے ہیں، حضرت کاتب سے تلمذ ہے۔ حیدرآباد کے خوش فکر نوجوانوں میں سے ہیں شعر بہت اچھے کہتے ہیں، اس تذکرہ کی ترتیب کے ضمن میں آپ نے بہت سے شعراء کے حالات اور کلام کے نمونے دئے۔

اسکے ہر خار کو تم رشک گلستاں سمجھو | ہر گلی کوچے کو اسکے چمنستاں سمجھو
جوش جب الوطنی کا یہ تقاضا ہے خیال | حیدرآباد کو تم رشک گلستاں سمجھو

جو روٹھے تم تو روٹھی مجھسے جان ناتواں میری | وہ میری آنکھ تم نے پھیر لیں ہاں پتلیاں میری
میری مرضی میں اس بت کو خدا کہتا ہوں اے زاہد | کسی کا کیا اجارہ ہے دہن میرا زباں میری
ہوا ہی جمع آہوں کا دھواں گردوں کی صورت میں | اکھٹی ہو کے بجلی بن گئیں بیتا بیاں میری
ملیں کچھ موج دریا کو ہوا کچھ برق کا حصہ | زمین و آسماں میں بٹ گئیں بیتابیاں میری

Marfat.com

خیالی

عبدالحمید —— حیدرآباد کے اچھے شعرا میں سے ہیں نظامت امور مذہبی میں ملازم ہیں

رات بھر بیتاب دل تڑپا کیا تو کیا کیا ۔ اسنے اپنے بھولنے والے کو بھی اپنا کیا
عشق میں غیروں کے طعنے بیرخی احباب کی ۔ کان سے سنتا رہا ہیں آنکھ سے دیکھا کیا
دشمنوں کے ہوش کھوئے دوستوں کی جان لی ۔ ایک جلوے نے ترے کافر ادا کیا کیا کیا
اب اسی کا جی نہ چاہے تو کسی کا کیا قصور ۔ ہیچ والوں نے تو جتنا ہو سکا اتنا کیا

Marfat.com

دل

اشرف الحکماء لقمان الدولہ افلاطون جنگ نواب محمد حمید خاں بہادر ——

۱۲۷۷ھ میں تولد ہوئے، حیدرآباد ہی میں ڈاکٹری کی تعلیم پائی ۱۲۹۹ھ میں امتحان کامیاب کیا۔ اعلیحضرت غفران مکان کے طبیب خاص تھے، نہایت اچھے ڈاکٹر تھے، آپ کے والد بزرگوار حکیم محمد اشرف صاحب حیدرآباد کے مشہور طبیب تھے، آپ نہایت زندہ دل خوش گو اور شیریں کلام شاعر تھے استاد داغ سے تلمذ تھا ۱۳۴۲ھ میں انتقال فرمایا۔

دل سے وصل جاناں کی آرزو نہیں جاتی ۔۔۔ خاک ہو گئے لیکن جستجو نہیں جاتی
مثل نقش پا برباد اپنا کیوں نشان ہوتا ۔۔۔ ہم نہ خاک میں ملتے تو جو مہرباں ہوتا
اے شعلہ سوزاں درد دل بھی نہ بتلا اور ۔۔۔ اے رنج و غم درد نہاں بس نہ ستا اور
تڑپتے ہوئے چھوڑ کر عزیزوں کو ۔۔۔ کس آرام سے ہو گئے سونیوالے
غم و حسرت و رنج و یاس و تمنا ۔۔۔ مری لاش پر رو گئے رونیوالے

درخشاں

مومن علی —— سکندرآباد میں رہتے ہیں کبھی کبھی آپ کا کلام دیکھنے میں آتا ہے

ایسی روشن ہے مری شمع محبت دل میں ۔۔۔ جس سے بچ جائیگی تاریکی تربت دل میں
چھوڑا بسمل ہی بنا کر مجھے قاتل تو نے ۔۔۔ وار پورا نہ کیا رہ گئی حسرت دل میں
دامن ہوش چلا دامن دل کے ہمراہ ۔۔۔ بڑھ گئی حد سے سوا جب میری وحشت دل میں

Marfat.com

درد

میر محمد علی ــــــ تخلص درد۔ کاکوری (لکھنؤ) کے رہنے والے اور مشائخ گھرانے سے ہیں۔ ... اورنگ آباد میں بسلسلۂ ملازمت قیام ہے۔ شعر خوب کہتے ہیں۔

اگر کہیئے کہ عشق اک آگ ہے تو ہم یہ کہتے ہیں
کہ پھر عاشق کی کیا تم آنکھوں سے کیوں یہ چشمے بہتے ہیں
اگر کہیئے کہ جس کو عشق کہتے ہیں وہ پانی ہے
تو پھر کیوں آہ عاشق کے جگر دل سے نکلتی ہے
اگر کہیئے کہ عشق اک سانپ ہے اپنی حقیقت میں
تو کیوں یہ جوش و خروش اتنا ہے عاشق کی طبیعت میں
اگر کہیئے کہ جس کو عشق کہتے ہیں وہ نعمت ہے
تو اس کو بھول کے لیتے ہیں کیوں عاشق کو راحت ہے

درویش

سید ... شمس الدین ــــــ حضرت زردعلی شاہؒ کے خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ ... میں تولد ہوئے۔ عربی و فارسی کی تکمیل کی ہے۔ نواب ... یار جنگ ... طباطبائی مرحوم کو غزلیں دکھاتے تھے۔ تین چار تصانیف مذہب سے متعلق شائع ہو چکی ہیں۔ شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

نہ کہنے کی اجازت ہے نہ خاموشی کی عادت ہے   تو ایسے چاہنے والے بڑی مشکل میں رہتے ہیں

Marfat.com

دکھا دو نگاہ روزِ محشر کیا نیا رنگ لائیں گے
جو دل کے خونِ ناحق دامنِ قاتل میں رہتے ہیں

تلاطم خیز ہو جاتا ہے بحرِ عشق کو درد لیش
بہا دو جانتے کیا ہیں جو جو ساحل پہ بیٹھے ہیں

نہ در دل پردہ عیاں کس طرح ہوا
منصور کے یہ دو زباں کس طرح ہوا

خنجر بکف جو قتل پہ آمادہ ہو گئے
ہم جانتے کہ تو یہ گماں کس طرح ہوا

والیار

سید محمد ——— گلبرگہ شریف کے باشندے اور خوش فکر شاعر ہیں۔ مدرسہ دینیہ میں مدرس ہیں۔ شعر اچھے کہتے ہیں۔ جناب شکر ناداں بازی سے تلمذ ہے۔

یہ دل پہ داغ زیادہ ہے زلفِ یار کا
رہتا ہے دل پہ ... سودا اور یار کا

جب خیال آیا مجھے زنداں میں رخسار کا
بن گیا ہر شیشہ در روزنِ دیوار کا

کہتی ہے زبانِ حال سے کہنا یہ چشمِ یار کا
ہو سکا کس طرح ... بیمار کا

داغ ہائے عشق سے گل کی ...
سینہ پر داغ ... جیسے گلزار کا

Marfat.com

ذبیح

ماجد علی ـــــ قصبہ دیوہ (یو پی) کے باشندے وارثی سلسلہ کے مرید، ناطق لکھنوی کے شاگرد ہیں، مدت تک گلبرگہ کے دفتر مہتمی مجالس میں تھے اب نظامت مجالس کے دفتر میں ہیں، شعر اچھے کہتے ہیں،

سامنے آکر دکھا دو معجزہ رخسار کا — دم لبوں پر آگیا ہے طالبِ دیدار کا
دل مرا آئینہ خانہ ہے انہیں دو چار کا — گیسو و رُخ کا مژہ کا ابروئے خمدار کا
میرے سینے سے کلیجے کی بھی صحت نہ کہئے — گھر کہیں تیر دل کا ہے کہیں آہیں کہیں تلوار کا
ابھی تک تو وابستہ دامن سے ہے — وہ درد مصیبت جو بچپن سے ہے

درد

دلدار علی ـــــ حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

مہر وش بام پہ آمادہ ہے آنے کیلئے — دولتِ حسن خداداد لٹانے کے لئے
جلوۂ حسنِ حقیقت تو عیاں ہے لیکن — دل حق آگاہ نہیں لطف اٹھانے کیلئے
وقت یہ جان غنیمت ہو نہ غافل زنہار — قافلہ کوچ کا تیار ہے جانے کیلئے
ہوں شناسائے دریا ازل سے اے شیخ — آپ زحمت نہ کریں راہ بتانے کیلئے

ذکی

سید محمد علی ـــــ مہاراجہ بہادر کے اسٹیٹ کی پولس میں ملازم تھے، قریہ پرلی تعلقہ مومن آباد کے رہنے والے تھے ۱۳۳۷ھ / ۱۳۲۸ف میں کچھ کلام "دریائے ذکاوت"

Marfat.com

کے نام سے حیدرآباد میں طبع ہو چکا ہے۔ غلام محمد صاحب شوق حیدرآبادی سے تلمذ تھا، معلوم نہیں آجکل کہاں ہیں،

باغ میں کس لئے اے بلبل ناشاد آیا
دیکھ پیچھے سے ترے پھانسنے صیاد آیا

شہید ناز کی کب روح پانی کو ترستی ہے
کبھی ابر کرم برسا کبھی شبنم برستی ہے

سنی ہے کون سے گلرو کے آمد کی خبر اسنے
کلی بھی کھلکھلا کر مثل گل گلشن میں ہنستی ہے

گل نہ ڈالے مزار پر نہ سہی
فاتحہ تو پڑھا کرے کوئی

ذکی

عبدالسلام ——— مولوی قادر علی صاحب مرحوم وکیل کے فرزند ہیں ۱۳۱۵ھ میں تولد ہوئے، حیدرآباد کے قدیم اور شریف خاندان سے ہیں، جامعہ عثمانیہ سے سند فراغت حاصل کی ہے۔ تعلیم المعلمین کے بھی سند یافتہ ہیں، مدت سے سررشتۂ تعلیمات میں ملازم اور کسی مدرسہ کے مدرس ہیں، مشق سخن بھی عرصے سے ہے۔ ابتداً حضرت کیفی سے تلمذ تھا ان کے بعد حضرت سلیم مرحوم کو کلام دکھانے لگے، سلیم کے بعد جناب امجد اور حضرت محوی اور جناب آزاد انصاری سے مشورہ کرتے ہیں، نظم و نثر کی کئی ایک کتابیں شائع کر چکے ہیں،

گلزار اطفال (نظم) جذبات عالیہ (نظم) شہادت نامہ (نثر) آئین اردو کیا یاد ہے (نظم) آپ کی علمی خدمات کی یادگار ہیں، غزل اور نظم اور سلام وغیرہ سب کچھ کہتے ہیں طبیعت اچھی پائی ہے جو کچھ کہتے ہیں خوب کہتے ہیں،

Marfat.com

باقی نہیں نشان کسی کے مزار کا | انجام ہے یہ زندگی مستعار کا
گلزارِ دہر میں گلِ خنداں ہے جس کا نام | اک خندۂ جمیل ہے اس گلعذار کا
اک نور کی لرزش کا تماشا ہے دمِ رقص | اک برق نظر میں ہے تو اک لوچ کمر میں
دمِ رفتار چلئے آہستہ | کہیں دُہری کمر نہ ہو جائے
اس ادا سے نہ دیکھ آئینہ | تجھکو اپنی نظر نہ ہو جائے
ملی کشتیٔ طوفانِ متصل سے نجات | خوشی تو ہو مجھے کیوں اپنے ڈوب جانے
ضمیر ہی ہے جو صرف مجبا ہونے والے | یہ نالے نہیں ہیں رسا ہونے والے

ذکی

قاضی غلام جیلانی ——— حیدرآباد کے خوش فکر شاعر اور جناب عیش کے شاگرد ہیں

اسکے پیکانِ ستم روز بپا کرتے ہیں | حشر پر حشر قیامت پہ قیامت دل پر
آرزو ہی ہے تمنا ہی ہے ارمان ہی ہیں | اور کیا کیا نہیں الفت کی بدولت دل پر

ذہین

غلام مصطفیٰ ——— حیدرآباد کے قدیم لوگوں میں سے اور دارالعلوم کے فارغ التحصیل تھے، صدر محاسبی سرکار عالی سے ملازمتی تعلق تھا، نہایت منکسر شریف النفس اور ہمدرد بزرگ تھے، ۱۳۴۹ھ میں آپ نے انتقال کیا، نظم بھی کہتے تھے، خصوصاً بچوں کے لئے بڑی اچھی نظمیں کہتے تھے کئی ایک مجموعے

Marfat.com

ہو چکے ہیں، انگریزی نظموں کے ترجمے بھی خوب کرتے تھے،

معیار حقیقت

بہار سمجھیے دل میں جو بہر دو قسمت نہ ہو | مئی کے ڈھیلے آنکھیں ہیں جن میں حیا نہ ہو
وہ کیا صبا کہ جس سے گرہ دل کی وا نہ ہو | وہ کیا نسیم چلکے اگر جاں فزا نہ ہو
وہ کیا مرض جو حد سے بڑھے اور شفا نہ ہو | وہ درد کس [illegible] ہے درد جو بڑھ کر دوا نہ ہو
وہ پھول کیا کہ رنگ ہو بو نے وفا نہ ہو | بلبل وہ کیا جو شیدا ہر گل پہ [illegible] نہ ہو

[illegible]

سید خواجہ محی الدین لطافی —— ابن سید خواجہ معین الدین [illegible]
معتمدی تعمیرات سرکار عالی میں اسسٹنٹ [illegible]
حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ تک [illegible]
۱۳۱۸ھ میں پیدا ہوئے ابتدا سے شعر بڑے بھائی خواجہ [illegible]
دکھاتے تھے، صاحب دیوان ہیں، غزل اور نظم خوب کہتے ہیں [illegible]
اور خوش فکر شاعر ہیں،

بسمل پہ خنجر قاتل سے بنے گل بوٹے | [illegible]
گیسوئے یار کا بل کھا کے بکھرنا ٹش پر | آہ وہ [illegible] کے [illegible]

جو اٹھ اٹھ کے [illegible]
کبھی ہوش اپنے کھوتا ہوں [illegible]

Marfat.com

تری سرد مہریوں سے بھڑک اٹھی آگ دل کی
نہ ہوائیں ٹھنڈی چلتیں نہ یہ شعلہ بار ہوتا

محبت کر کے یہ حاصل ہوا ہے اس ستمگر سے   کہ جام دل کے ٹکڑے ہو گئے ٹکرا کے پتھر سے
بے خود ہوں دیکھ دیکھ کے گردش نگاہ کی   بیٹھا ہوا ہوں ساغر و مینا لئے ہوئے

Marfat.com

ڈاکٹر

حیدرآباد کے ایک قدیم اور شریف گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، جا نوروں کے ڈاکٹر تھے، لوگ ان کو ڈاکٹر جی کہتے تھے، شعر خوب کہتے تھے مشاعروں میں بھی غزل پڑھتے تھے داغ کا ہی رنگ غالب تھا آٹھ دس سال ہوئے که انتقال کیا۔

ڈاکٹر اس لیے تخلص ہے — شاعروں کا علاج کرتا ہوں
عشق جب سے یاروں کا ہو گیا — میں سر بازار رسوا ہو گیا

Marfat.com

ر

راز

محمد عبدالغفور صوفی ـــــ حیدرآباد کے مشہور و معروف اور صاحب طریقت ہیں تخلص راز ہے اُردو و فارسی میں کلام کا ایک مجموعہ سنہ ۱۳۴۲ھ میں طبع ہوچکا ہے کبھی کبھی غزلیں بھی حضرت داغ کو دکھاتے تھے

آواز کسی کی ہے جو پردہ میں چھپی ہے
اس پردہ میں پوشیدہ وہ کون آ کے چھپا ہے

سنتے تھے کہ اس یار کا گھر عرش بریں ہے
دیکھا جو اسے دل کے مکاں میں تو مکیں ہے

ہاں داغ کا سر ہے کہ در یار پہ جھکا ہے
یاں دیکھ لے بیٹھا ہے گدا گوشہ نشیں ہے

ہیں گرم سفر لاکھوں ہزاروں سے ہی دیکھو
آگیا نہ قدم راز جہاں نقش سجود ہے

راز

محمد رضا احمد ـــــ علیگڈھ یونیورسٹی کے قدیم طالب العلم اور دار العلوم کے مددگار ہیں۔ حیدرآباد کے قدیم اور شریف گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں اچھے شاعر ہیں

Marfat.com

یہ بھی سوچا ہے کبھی غور کیا فکر بھی کی — آپ نے کس کو سزا دی ہے خطا سے پہلے
آج شوخی سے دکھاتے ہیں وہ آنکھیں مجھکو — نیچی کر لیتے تھے نظریں جو حیا سے پہلے
لائیں گی رنگ آپ کی رنگین مزاجیاں — عاشق کے خون سے ہاتھ رنگے ہیں حنا کے بعد
اٹھکھیلیاں جو کرتی ادھر سے گزر گئی — کچھ مسکرا کے رہ گئے غنچے صبا کے بعد

راز

نواب اصالت جنگ بہادر مرحوم کے فرزند اور نواب اکبر جنگ مرحوم کو نوال بلدہ کے پوتے ہیں، راز قاسمی کے نام سے مضامین بھی لکھتے ہیں اور غزل و نظم بھی نوجوان ہیں اور محنت سے کہتے ہیں، جامعہ عثمانیہ میں زیر تعلیم ہیں،

بہار آئی کھلے گل ہر طرف عشرت کا ساماں ہے — گلستاں غیرتِ جنت ہوا صحرا گلستاں ہے
کہیں اٹھکھیلیاں کرتی نسیمِ صبح پھرتی ہے — کہیں غنچے چٹکتے ہیں کہیں بلبل غزلخواں ہے
کہیں ہے سوسن و نرگس کہیں ہے لالہ و سوری — چمن تو کیا چمن کا ذرہ ذرہ گل بداماں ہے
وہ فرشِ مخملی سبزے کا اور اس پر وہ گلکاری — یہ منظر دیکھکر چشمِ فلک بھی آج حیراں ہے

راحت

شرافت علی ——— مجددیہ گھرانے کے بزرگ ہیں، اورنگ آباد میں قیام ہے شعر اچھے کہتے ہیں،

آپکی نظروں میں جو ایسا ذلیل و خوار ہے — وہ ازل سے جلوۂ مطلق کا پردہ دار ہے
اے مسیحا ہم بھی مری بالیں سے یہ کہکر اٹھے — موت جس پر جان دیتی ہے وہ یہ بیمار ہے

Marfat.com

رہرو راہِ محبت ہوں مجھے راحت کہاں
میرا ہر تارِ نفس لذت کش آزار ہے

میرا اندازِ جنوں کہتا ہے رازِ دل مرا
میری آنکھوں سے نمایاں حسرت دیدار ہے

راسخ

حکیم میر عباس حسین "باذوقی" ـــــــ جناب زیرک کے شاگرد اور حیدرآباد کے بڑے اچھے شاعر ہیں۔

الفت میں بدگمانی کا اب یہ چلن ہوا
سایہ بھی میرا میرے لئے اہرمن ہوا

صحرا سے گرد ابر سے نم لائے چشم تر
اس طرح سے کبھی کا غسل و کفن ہوا

موسیٰ نے کھو دی ذوقِ تکلم کی چاشنی
کس وقت ناگوار ہمارا سخن ہوا

بلبل کے چہچہے تھے گلوں پر بہار تھی
برباد کیسے وقت ہمارا چمن ہوا

راشد

عبدالرزاق ـــــــ حیدرآباد میں پیدا ہوئے، حیدرآباد سیول سروس میں کامیاب ہو کر مددگار صدر محاسب مقرر ہوئے، اب مددگار معتمد فینانس ہیں، نہایت اچھا مذاق رکھتے ہیں، نظم اور نثر دونوں پر یکساں قدرت ہے۔

ہے تیری قدم میں لب تشنگی ذوق حیات
خضر سا راہبر چشمۂ حیواں ہو جب

آمد و رفتِ نفس سے یہ صدا آتی ہے
دو گھڑی کے لئے اس دہر میں مہماں

جب اُٹھاتا ہوں قدم منزلِ الفت کی طرف
شوق چلتا ہے مرا رادنما سے پہلے

کتنی بیتاب جبیں تھی مری اللہ اللہ
نقش سجدوں کے نقشِ کفِ پا سے پہلے

Marfat.com

راہی

محمد علی مرزا ——— حیدر آباد کے نوجوان جاگیردار ہیں، حضرت ضیا دہلوی سے تلمذ ہے، شعر اچھے کہتے ہیں، خصوصاً قطعہ، رباعی اچھی کہتے ہیں، اکثر اپنے مکان پر مشاعرے کرتے ہیں، رباعیات اور قطعات کا ایک مجموعہ طبع ہو چکا ہے،

توبہ کر دو توبہ کر دو راہی توبہ
ہرگز نہ کبھی تم نے نباہی توبہ
توبہ شکنی کرتے ہو توبہ کر کے
یہ بھی کوئی توبہ ہے الٰہی توبہ

محشر میں مجھے آنے کو شرم آتی ہے
یہ منہ تجھے دکھلانے کو شرم آتی ہے
سب روز جزا جمع رہیں گے یارب
نامہ ہے یہ لانے کو شرم آتی ہے

اے جو میرے زخم جگر میں خراش ہو
ایسی دوا کر دل کہ جگر پاش پاش ہو
بے منحرف ہوا تو بگولے خلاف ہیں
یارب ہماری خاک کہیں کو بکو نہ ہو

رحمت

رحمت اللہ ——— دفتر ٹیلیفون کے محاسب ہیں، نعت اور مدح بڑی اچھی کہتے ہیں، خوش فکر شاعر ہیں، رقیہ رزیڈنسی کی تاریخ بڑی اچھی کہی ہے،

بات ہی کیا ہوئی تھی ایسی
جو ملا رقیہ رزیڈنسی
ملک مالک کی مِلک مالک کا
لگ گئی جیسا اسکو جس کی تھی
اپنے ہی ملک کا جو تھا حصہ
ہو گئی آج واپسی اس کی
کہا رحمت نے یہ سنہ ہجری
سترد رقیہ رزیڈنسی

۱۳۵۳ ھ

Marfat.com

رحیم

محمد رحیم الدین خاں ——— محمد فیاض الدین خاں فیاض کے فرزند اور نواب
عزیز یار جنگ بہادر عزیز کے بھائی ہیں،

خیال ابرو کا تیرے ای بتِ بے پیر رکھتے ہیں | سپاہی ہی ہمیشہ ہاتھ میں شمشیر رکھتے ہ
میری ہی خاک کا تو وہ بنایا کرتے ہیں اکثر | وہ جب ہاتھ میں اپنے کمان و تیر رکھتے ہ
بہار آنے تو دے دیوانے تیری زلف پیچاں کے | بھلا دیکھیں تو کیسے پاؤں میں زنجیر رکھتے ہ
رحیم اپنا یہ مقطعہ ہے عطیہ فیض صاحب کا | ہم آلِ تمغا اپنے واسطے جاگیر رکھتے ہ

رحیم

عبدالرحیم قادری ——— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں شاعری کا بھی چسکا ہ

جوشِ جنوں میں جو غریب الوطن ہوا | حسرت مزار دامنِ صحرا کفن
کچھ کم نہ تھا جنوں سے محبت میں حالِ دل | اُن سے کہا یہ اور بھی دیوانہ پن
اک ربط سا تھا عشق کی ناکامیوں کے ساتھ | بربادیوں کی وجہ ترا حسنِ ظن
تسکینِ دل ذرا سے تبسم سے ہو گئی | یہ التفات مرہم زخم کہن

رحیم

محمد عبدالرحیم ——— ممالک محروسہ سرکار عالی ہی کے باشندے اور دار العلو
بلدہ کے فارغ التحصیل ہیں، معتمدی عدالت و کوتوالی امور عامہ سرکار عا
ملازم ہیں شعر خوب کہتے ہیں خصوصاً قدیم دکھنی زبان کے شعر کہنے میں

Marfat.com

بندگانعالی کے جشن سیمیں میں ایک ترانہ بڑا اچھا کہا ہے جسکے چند شعر یہ ہیں،

میر عثمان علیخاں نظام دکن آئینہ ان سے ہے انتظام دکن
ہیں مناتے خوشی سے بفضل خدا جوبلی، جوبلی، جوبلی، جوبلی،
یہ یگانہ ہے اسلام کا تاجور، جسکا خورشید ہے طرۂ تاجِ سر
لہرالہرا کے پرچم بھی ہے کہہ رہا جوبلی، جوبلی، جوبلی، جوبلی،
ہے دعا جشنِ زرّیں ہو اور جوہریں گونجتا جائے ڈنکوں سے چرخ بریں
شاہِ عثمان مناتے رہیں یا خدا، جوبلی، جوبلی، جوبلی، جوبلی،

رسا

مرزا غلام مصطفیٰ ——— حیدرآباد کے قدیم شرفا سے ہیں، نہایت کہنہ مشق اور اچھے شاعر ہیں، استاد داغ کے ارشد تلامذہ میں شمار ہوتا ہے۔ مددگار ناظم کروڑگیری ہیں، دیوان مکمل کر چکے ہیں مگر افسوس ہے کہ طبع کرانے کا نام نہیں لیتے۔

اول اول تو ترے لطف پہ نازاں دیکھا آخرالامر عدو کو بھی پشیماں دیکھا
تمکو دل دیکے جہاں میں نہ کوئی شاد ہوا جسکو دیکھا تری جانب سے پشیماں دیکھا
ادائے قاتل ود قیامت کی جگہ ہی کہ وہاں ملک الموت کو انگشت بدنداں دیکھا
دعوئ مہر و وفا غیر کا سچ ہے لیکن کبھی اپنے بھی عذاب شب ہجراں دیکھا
خوش رہا کوئی ہمیشہ نہ جہاں میں افسوس شادی دریغ ہم دست دگریباں دیکھا

Marfat.com

صد مہ رشکِ عدو جورِ فلک تیرے ستم — ہم نے کیا کیا نہ ترے عشق میں ایجان دیکھا
چاک کرنا ترے وحشی کو نہ کچھ تھا مشکل — اسنے کب جامۂ ہستی کا گریباں دیکھا
وہ بھی اپنا نہ ہوا جان گئی خوار ہوئے — دل لگانے کا مزا اے دلِ ناداں دیکھا

رشدی

حبیب اللہ ——— ایم، اے حیدرآباد کے قدیم اور شریف گھرانے کے چشم و چراغ اور جامعہ عثمانیہ کے قابل طلیسانیوں میں سے ہیں، آج کل کہیں ہیڈ ماسٹر ہیں، نظام گزٹ ہفتہ وار آپ ہی کا اجرا کیا ہوا ہے، شعر خوب کہتے ہیں،

رقیب سے

عشق کی آگ ترے دل کی بجھادی کس نے — کس لئے تو نے کیا ترکِ محبت کا خیال
تیری آشفتہ مزاجی وہ چھڑادی کس نے — کسطرح ہو گیا مایوس تماشائے خیال
تیری تبدیلی سے ہر دل میں خلش سی پیدا — چلکے دو چار قدم بیٹھ رہا تھک کے یہیں

ہاں بتا عشق ترا بھی بوالہوسی تھی کہ نہیں

شریمتی سروجنی کی ایک انگریزی نظم کا ترجمہ کیا ہے۔

قاتل

سحر کو جاتِ جاں! تمسے کوئی رہرو اگر پوچھے — کہ "ای نازک بدن ملبوس ہے شبنم میں تر کیوں
رخِ پرنور کو دیکھو تو اک دریا کا عالم ہے — خمِ گیسو میں بارانِ سحر کا ہے اثر کیوں؟"

Marfat.com

ادا سے مسکرا کر نیچی نظروں میں کہو "حاشا"
غم الفت سے جوشِ آہ سے اور سوزِ فرقت سے
یہ قطرے موت کے ٹپکے نگاہِ یاس و حسرت سے

رشید

محمد عبدالرشید ——— فاروقی خاندان کے بزرگ تھے ۱۳۱۹ف میں آپ کا ایک دیوان طبع ہو چکا ہے۔ حاجی سید کاظم حسین شیفتہ کنتوری کے شاگرد تھے، حضور بندگانعالی کی تخت نشینی کے زمانے میں آپ کی شاعری کا خاصہ چرچا تھا چنانچہ حضور کی مسند آرائی کی تاریخ کہی ہے،

زینت دہِ ریاستِ ملکِ دکن ہے اب
۱۳۲۹

دفتر تدوین علوم اہلبیت، (جو مولٰنا حسن الزماں کی نگرانی میں تھا) کے آپ منتظم تھے ۱۳۱۹ف میں یہ دفتر تخفیف ہوا تو آپ وظیفہ پر سبکدوش کر دیئے گئے۔

دل مرا وابستۂ زلفِ چلیپا ہو گیا
سامنا اے دوستو کالی بلا کا ہو گیا
سبزرنگوں کے عشق میں آخر
ہم تو گھبرا کے زہر کھا بیٹھے

رشید

غلام دستگیر ——— مستقر ضلع نلگنڈہ صوبہ میدک کے رہنے والے ہیں، ابتدائی تعلیم مدرسہ نلگنڈہ میں، ثانوی فوقانیہ دارالعلوم میں اور اعلیٰ کلیہ جامعہ عثمانیہ میں پائی، ایم اے میں دیوان غزلیات مولانا روم المعروف بہ دیوان شمس تبریز پر تحقیقی مقالہ لکھا، جس میں داخلی اور خارجی شہادتوں سے اس امر کا ثبوت فراہم کیا

Marfat.com

ہے کہ حضرت شمس تبریزؒ شاعر نہ تھے اور دیوان شمس تبریز مولینا روم کے غزلیات کا مجموعہ ہے'

نظام کالج میں فارسی کے لکچرار ہیں' شعر بھی خوب کہتے ہیں'

چاندنی رات

چمن کے پودوں کی اوٹ میں یہ حسین کوئی چھپا ہوا ہی
کہ اسکے عکس جمال رُخ سے جہاں منور بنا ہوا ہی

وہ چاند تاروں بھرے فلک پر عجیب عالم دکھا رہا ہی
صراحی لیکر حسین ساقی چمن میں گویا کھڑا ہوا ہی

ہمارے دل پہ کیا گذری نہ پوچھو
کسی گل کی ادائے دلنشیں سے

نہ ہو ذوق وفا گر بے اثر ہے
لگا تا دل کسی زہرہ جبیں سے

رشید

رشید ترابی ———— بی' اے حیدرآباد کے خوش فکر شاعر ہیں' آپ نے ایک طویل نظم علامہ اقبال کے شکوہ کے جواب میں کہی ہے جو ۱۳۵۲ھ میں معین دکن پریس سے شائع ہوئی ہے جس کا ایک بند نقل کیا جاتا ہے'

شب جو دل میں خلش خار غم دوش ہوئی
فکر فردا سے خرد بڑھکے ہم آغوش ہوئی

طبع کیف مے پندار سے مدہوش ہوئی
بہکی اسدرجہ کہ آداب فراموش ہوئی

یوں تو رہتی تھی شکایت فلک پیر سے بھی
جی میں جو آیا کہا مالک تقدیر سے بھی

Marfat.com

رشید

سید رشید الدین —— حضرت تجلی کے فرزند اور مولینا تمکین کاظمی صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں، نوجوان شاعر ہیں، کبھی کبھی شعر کہہ لیتے ہیں، اور نہایت اچھے شعر کہتے ہیں، نثر بھی خوب لکھتے ہیں، ادبیات سے بہت لگاؤ ہے،

رہتا ہوں میں مست تمرِ جام شراب　　بجتا ہے سدا دائرہ دف چنگ رباب
اسطرح گزرتی ہے میری عمر عزیز　　خواہش ہے ثواب کی نہ ہی خوفِ عذاب

کوششیں عمر بھر کرے لیکن　　کوئی قسمت بدل نہیں سکتا

آجکل مجھ سے ہیں کچھ بیزار سے　　اور ملتے ہیں عدو سے پیار سے
دشمنوں کے ساتھ خوش رہتے ہیں وہ　　ہے فقط اک دشمنی مجھ زار سے

رضا

میر غلام مصطفیٰ —— معتمدی مالگزاری کے منتظم اور حیدرآباد کے جاگیرداروں میں سے ہیں، کئی ایک انگریزی ناولوں کے ترجمے بھی آپ نے شائع کئے ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

یہ نتیجہ ہے دل زار کی خود آرائی کا　　اور باعث نہیں کوئی مری رسوائی کا
نظرِ غور سے تو دیکھ مرا عشق ہی ہے　　میری عریانی کا باعث تری زیبائی کا

رضا

محمد عبدالرزاق —— حیدرآباد کے خوش فکر شعراء میں سے ہیں،

Marfat.com

راتدن رہتی ہے ظالم تیری صورت دلمیں | کسطرح آے بھلا غیر کی چاہت دلمیں
چاندتارو نہیں ہیگو یا نہیں سینہ میں یہ داغ | انکی الفت کا جو ہے یاد حقیقت دلمیں
تو نہو پاس تو کیا دلمیں تری یاد تو ہے | ہم سمجھ لیتے ہیں اسکو ہی غنیمت دلمیں
سامنے رند کے واعظ تری ہستی کیا ہے | اچھے اچھے کی بدلجاتی ہے نیت دلمیں

رضوی

سید محمد ابراہیم ——— علیگڈھ یونیورسٹی سے بی، اے آنرز کیا ہے حیدرآباد کے خوش فکر نوجوان اور نظامت طبابت کے پرسنل مددگار ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں

ہیں اور یہ غمگینی، تو اور یہ بیباکی | سفاکی و بیدردی، بیدردی و سفاکی
تو اخترِ حسن آرا، میں ذرۂ بے مایہ | اختر کی روش نوری، ذرہ کی فضا خاکی
یکساں ہیں نظر والو! اقلیمِ محبت میں | پھولوں کا تبسم ہو، یا میری جگر چاکی
سب حسن کے جلوے ہیں سب تیری ادائیں ہیں | وہ درد کا عالم ہو، یا جوشِ طربناکی

رعد

میر نادر علی ——— مولوی نوازش علی صاحب لمعہ کے چھوٹے بھائی اور حضرت کاظم علی شعلہ کے فرزند ہیں، نہایت خوش فکر شاعر اور طبیب یونانی ہیں آجکل دوا خانہ واڑی پر متعین ہیں، دیوان رعد، ایمان سخن وغیرہ کے نام سے کئی ایک مجموعے شائع ہو چکے ہیں

کبھی یہ محال اے دل نہ وصال یار ہوتا | اگر ایک بار ہوتا تو ہزار بار ہوتا

Marfat.com

وہ تو کہتے ہیں رہے پاسِ ادب لیکن یہاں
حرف مطلب کا زباں پر بار بار آنے کو ہے

رہبر علی، امام علی، پیشوا علی
حیدر علی، ابو الحسن و مرتضیٰ علی

عالم علی، علیم علی، علم حق علی
ناصر علی، نصیر علی، پیشوا علی

رعنا

سید حمید الدین ــــــ جامعہ عثمانیہ کے قدیم طالب علم اور اچھے شاعر ہیں،

صحن گلشن میں وہ بے پردہ خراماں ہونا
صفحۂ کون و مکاں کا وہ گلستاں ہونا

آپ ہی پردہ درِ رازِ گلستاں ہونا
آپ ہی بلبل بے ہوش پہ نالاں ہونا

وہ ترا میری طرف دیکھ کے خنداں ہونا
وہ میرے ذرّوں کا خورشید درخشاں ہونا

ابھی ہو جائے گا اک حشرِ ترنم برپا
تم ذرا ناز سے گلشن میں خراماں ہونا

رفیق

محمود علیخاں ــــــ ہائیکورٹ کے وکیل اور حیدرآباد کے اچھے شاعر ہیں،

خاموشیوں میں شہرۂ لطفِ سخن ہوا
معدوم گو ہزار کسی کا دہن ہوا

آزادگی میں رنگِ تقید کا تھا اثر
یوں پابگل تو کہنے کو سرو چمن ہوا

بیٹھا نہ پاؤں توڑ کے آوارۂ وطن
راحت نصیب کب یہ غریب الوطن ہوا

داروغۂ تلخ بنگیا ہر جرعۂ شراب
برہم جو مجھ سے ساقیِ توبہ شکن ہوا

رفیق

محمد عبد الغفار ــــــ آپ حضرت ہرمز کے شاگرد رشید اور بڑے اچھے

Marfat.com

خوشنویس ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

ملک الموت کو کوئی نہ دوا روک سکی رہ گئی حضرتِ لقمان کی حسرت دلمیں

رونق فیروز آج وہ غنچہ دہن ہوا سرسبز پھر بہار سے سارا چمن ہوا
اس غیرتِ قمر سے ملایا نہ ایک شب مجھپر نہ مہرباں کبھی چرخِ کہن ہوا
تہمت سے انبیا کو بھی چھوڑا نہ عشق نے یوسف کا چاک جسکے سبب پیراہن ہوا

رنگ

حاجی محمد وزیر خاں ــــــ حضرت ظہیر کے ارشد تلامذہ سے اور نہایت کہنہ مشق پختہ رنگ شاعر تھے، سنہ ۱۳۵۲ھ میں انتقال کیا، قدیم وضع کے بزرگ تھے، واحد علیخاں صاحب عاصی آپ کے فرزند ہیں،

وہ آئے بھی گئے بھی خبر تک نہیں ہوئی کچھ ایسا انکو دیکھ کے میں محو ہو گیا
بلا سے دو گھڑی کیواسطے تسکین ہوجاتی تمہارا خواب ہی میں گر مجھے دیدار ہوجاتا
میں اسکی یاد کو دل سے نکالدوں کیونکر رہی ہو میرے تصور میں جو حسیں برسوں
کبھی تو ہاں بھی کہو عرض مدعا پہ مرے سنا کروں میں کہانتک نہیں نہیں برسوں
تالیاں بجتی ہیں جس سمت نکل جاتا ہے اک تماشا ہے جہانمیں ترے سودائی کا
ہوں نہ حابیل نہ میں یوسفِ کنعانی ہوں کیوں ارادہ ہے مرے قتل پہ ہر بھائی کا

رنگین

محمد ایوب ــــــ قصبہ کول (علیگڈھ) کے باشندے اور مدت سے دکن

Marfat.com

میں ہیں، کورٹ آف وارڈز میں منتظم اور عرصے تک گلبرگہ پر مامور رہے، اب بھی کہیں دکن ہی میں ہیں، حضرت امیر مینائی کے شاگرد خاص سے رسیدہ بزرگ ہیں، شعر خوب کہتے ہیں اور پڑھنے کا انداز بھی اچھا ہے،

نہ ذوق حق پرستی ہے نہ فکر راز ہستی ہے
مرا دل ہے الٰہی یا کوئی ویرانہ بستی ہے
کسے بے یار فصل گل میں شغل مے پرستی ہے
یہاں چھایا ہوا ہی ابر غم حسرت برستی ہے
گھیرے ہوئے حسرت ہی تو ارماں جلو میں
وحشی کو ترے بے سر و ساماں نہیں دیکھا
ممکن ہے کہ ہوں اور بھی دنیا میں پریشاں
ہم نے کوئی رنگیں سا پریشاں نہیں دیکھا

روشن رائے

"روشن رائے" یہ "قلمی نام" ہے جامعہ عثمانیہ کے ایک قابل اور روشن رائے روشن دماغ، روشن خیال، فارغ التحصیل کا جنکی ادبی شہرت اصلی نام سے بھی خاصی ہوگئی ہے۔ مگر نظم کے لیئے انہوں نے جلالتمآبی کو اس روشنی میں چھپا دیا ہی۔ نظم خوب کہتے ہیں، شاہزادگان بلند اقبال ۔ کے یورپ سے واپس آنے پر مسٹر لاڈوش نے ٹائمز مصور ہفتہ وار میں ایک انگریزی نظم شائع کی تھی جسے دیکھکر روشن رائے نے اپنے خلوص و عقیدت کے پھول چن دئیے ہیں،

خوش آمدید کہ تمہیں منتظر بہت آنکھیں
تمہارے آنیسے اب دلکو کچھ قرار آیا
رعایا شاد ہے اور مادر و پدر مسرور
ہر ایک کیلئے یہ وقت خوشگوار آیا
تمہارا لوٹ کے آنا تمہیں مبارک ہو
تم آئے ہو کہ یہاں موسم بہار آیا

Marfat.com

شہاب گنبد گردوں سے جسطرح آئے
نسیم نکہت گل لیکے جس طرح آئے

اسیطرح سے خبر شادیوئی ہم کو ملی
اسی طرح در مغرب نامہ بر آئے

رونق

مرزا امام بیگ ——— حضرت محسن کے شاگرد ہیں، دکن نیوز ایجنسی کے بانی آپ ہی ہیں، شعر بھی کہتے ہیں، رسالہ خلیق کی ادارت بھی کرتے ہیں،

ایک ٹھوکر مری مرقد پہ بھی اے دست خرام
ہاں ادھر بھی تو کچھ احسان مسیحائی کا

بے حجابانہ قیامت ہوئی بے ساختگی
جاگ اٹھے فتنے بہانہ ہوا انگڑائی کا

رہبر

حکیم دستگیر رشاد والاجاہی ——— جناب زیرک کے شاگرد ہیں، شعر بڑے اچھے کہتے ہیں،

تفوق خاکساری کے سوا حاصل نہیں ہوتا
بلندی پر پہونچنے کا ذریعہ ہو تو پستی ہے

نرالا ہے عجب کچھ قاعدہ بازار الفت کا
گراں جنس وفا ہے تو متاع جور سستی ہے

ہمیں عاصی ہیں اسکے مستحق وا عظا سر محشر
گنہگاروں پہ ہی اللہ کی رحمت برستی ہے

رہبر

غلام دستگیر خاں ——— مندوزی گھرانے کے پٹھان ہیں، نواب الف خاں کرنولی کے خاندان سے اور ابراہیم علیخاں عیش کرنولی کے پوتے ہیں، قادری اور نظامی سلسلہ میں بیعت ہیں، اُستاد جلیل سے مشورہ سخن کرتے ہیں شعر بڑے اچھے

Marfat.com

کہتے ہیں،

علاجِ دردِ دل سرکارِ طیبہ ہی سے ہو تو ہو ۔۔۔ مسیحا سے تو یہ بیمار اچھا ہو نہیں سکتا
تجلیٔ رخِ روشن کو پوچھے کوئی موسیٰ سے ۔۔۔ قمر نقشِ کفِ پا کا بھی نقشا ہو نہیں سکتا

بلا لیجئے طیبہ میں شاہِ مدینہ ۔۔۔ ہے مرنے سے بدتر یہ فرقت کا جینا
زرِ دولت پہ زمانے سے صدا دیتا ہوں ۔۔۔ کچھ مرے دردِ جگر کی بھی دوا ہو جائے

ریاض

ریاض الدین علی ——— حضرت معلی کے فرزند اور کہنہ مشق شاعر ہیں، حضرت کیفی کے تلامذہ میں ممتاز درجہ رکھتے ہیں،

محبت کی نگاہوں سے کسی کو تم اگر دیکھو ۔۔۔ تو غیرت کی نظر سے مجھ کو پہلے دیکھ کر دیکھو
یہ دل کی کشش نے کیا دکھایا ہے اثر دیکھو ۔۔۔ انہیں دیکھو یہ آدھی رات دیکھو میرا گھر دیکھو

حاجت نہیں قیام و رکوع و سجود کی ۔۔۔ عاشق کو چاہیئے پڑھے ہر دم نمازِ عشق
دم بدم صبحِ قیامت کی خبر دیتی ہے ۔۔۔ روزِ میثاق کی میرے لئے شب تنہا

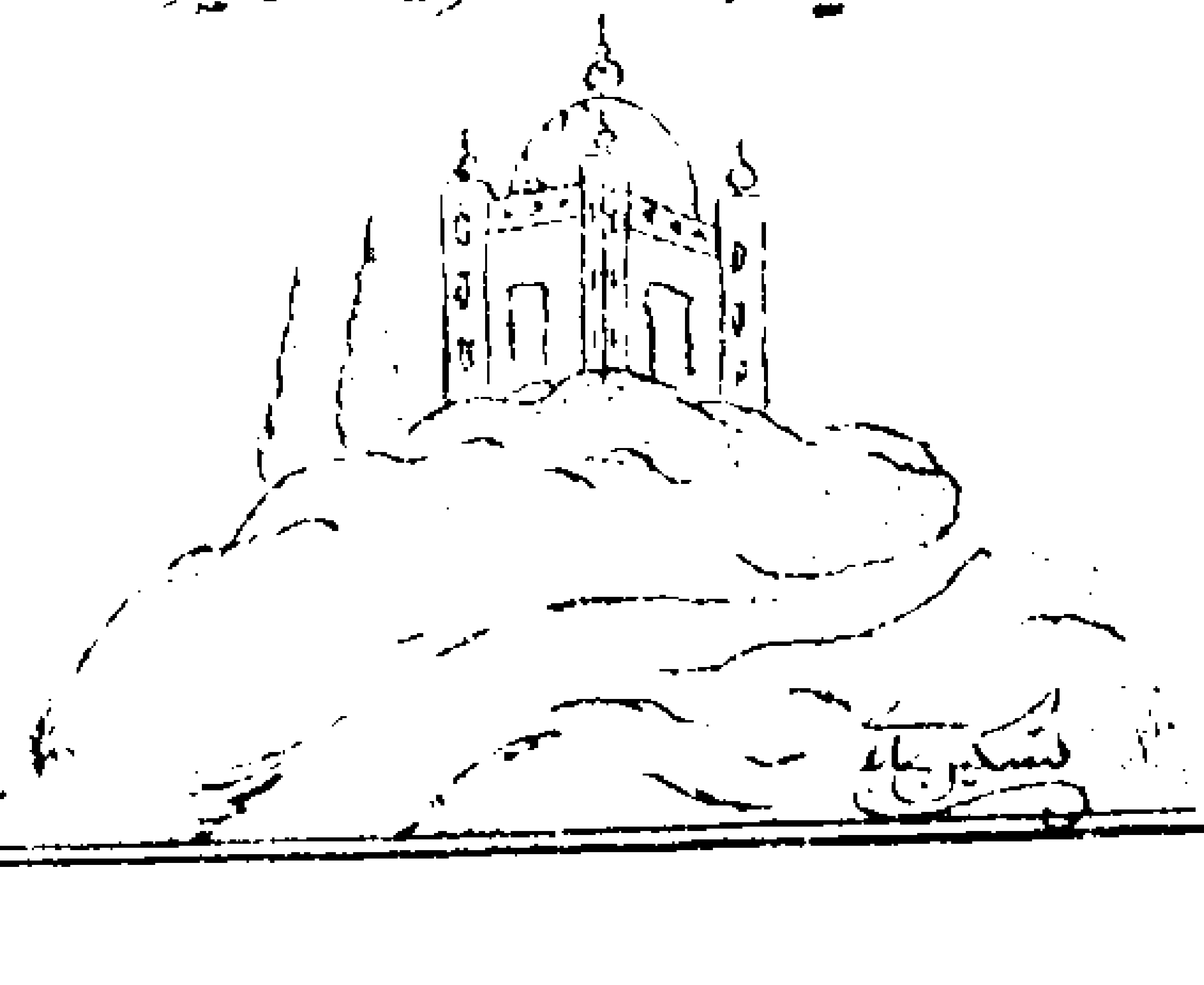

Marfat.com

زاہد

زاہد حیدری ـــــ حیدر آباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں، جشن سیمیں کی تقریب میں "عید سلطان" کے نام سے ایک نظم بھی شائع کی ہے جسکا ایک بند نقل کیا جاتا ہے،

شہ عثمان علیخاں کو سدا مسرور رکھ یارب! ہر اک رنج وبلا وغم سے کوسوں دور رکھ یارب!
مسرت سے ہمیشہ اسکا دل معمور رکھ یارب! تو اپنے نور سے اس ذات کو پُر نور رکھ یارب!
رہیں برباد دشمن شاہ کو آباد رکھ یارب!
بہ زیر سایۂ شہ دوستونکو شاد رکھ یارب!

زاہد

عبداللطیف ـــــ مدرسہ فوقانیہ کھمم (ورنگل) کے مدرس اور اچھے شاعر

باغ میں خندۂ گل شاخ پہ شورِ بلبل رات دن پیتے ہیں گل ہے وہ مسرت دل
شان اسلام نہیں ترک محبت کرنا شان مومن نہیں رکھے جو کدورت دل

Marfat.com

تذکرہ شیرِ خدا کا ہے زباں پر جاری
کیوں زیادہ نہ ہوا کان کی قوت دل میں

زاھد

مرزا باقر علی ——— سٹی انٹرمیڈیٹ کالج کے طالب العلم ہیں، طبیعت اچھی پائی ہے۔ شاعری کا بھی شوق ہے، غزل اور نظم کہہ لیتے ہیں،

ہائے پھر یاد آ گیا کوئی
میرے دل میں سما گیا کوئی

آ گیا پھر لبوں پہ نام اُن کا
مجھکو بیخود بنا گیا کوئی

میری الفت کا چھیڑ کر قصہ
بیٹھے بیٹھے رُلا گیا کوئی

اب میں کیا کیا بتاؤں اے زاہد
مجھکو کیا کیا بنا گیا کوئی

زبیر

محمد زبیر ——— امروہہ (ضلع مراد آباد) کے باشندے تھے تقریباً بارہ سال ہوئے کہ عدالت گلبرگہ میں نقل نویس تھے نہایت خوش طبع، زندہ دل، یار باش اور اچھے شاعر تھے، مگر وطن کی مناسبت سے طبیعت میں امروہہ پن تھا شاید اب کسی اور ضلع پر ہیں،

لالہ بھی داغی غلام اُس گل کے چہرے کا نہیں
سرو بھی ہے بندۂ آزاد قدِ یار کا

کعبۂ مقصود کا کسدن نہیں ہوتا طواف
روز اک چکر کیا کرتا ہوں کوئے یار کا

یہ کیوں بے سبب اے نسیمِ سحر
جلایا ہے تجھے شمعِ مدفن سے ہے

نمودِ بہارِ ریاضِ عدم
وجودِ گلِ رنگ مدفن سے ہے

Marfat.com

زعیم

سید غلام محمد ـــــــ حیدر آباد کے قدیم شرفا اور مشائخ گھرانے سے ہیں، عربی فارسی کے عالم و فاضل ہیں وعظ بھی خوب کہتے ہیں، ڈاکٹر سید غلام محی الدین قادری زور پروفیسر جامعہ عثمانیہ آپ ہی کے فرزند ارجمند ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں، استاد داغ کے شاگردوں میں سے ہیں، پچاس برس سے زیادہ عمر ہے، زندہ دل نیک مزاج خوش طبع پرانی وضع کے بزرگ ہیں،

بندوں پہ الٰہی تیرے احسان بہت ہیں ۔ اس دل کے عوض اور کوئی دل مجھے دیدے
یا اپنی بزم ناز میں مجھ کو بلا کبھی ۔ یا میرے گھر میں وعدہ فراموش آ کبھی
اتنی بھی بیچین لیلیٰ کیلئے محمل میں ہے ۔ قیس نے نالہ اگر منہ سے نکالا ہی نہیں
ایک پہلو میں ہی اک سینہ میں ہی اک دل میں ہے ۔ کیا بتائیں ہم کہاں ہیں آپکی مژگاں کے تیر
یا مرا قصہ غم اس کو سنائے کوئی ۔ یا مرے پاس جفا کار کو لائے کوئی
نیند آتی ہے ہمیں اب نہ ستائے کوئی ۔ زعیم کس ناز سے وہ رات کو فرماتے ہیں

زور

ڈاکٹر سید محی الدین قادری ـــــــ حیدر آباد کے قدیم اور شریف گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں، جامعہ عثمانیہ سے ایم، اے، اور لندن سے پی، ایچ، ڈی کیا ہے جامعہ عثمانیہ ہی میں اردو کے پروفیسر ہیں، نظم و نثر دونوں پر قدرت ہے آپ کی حسب ذیل تصانیف مشہور ہو چکی ہیں،

Marfat.com

اردو شہ پارے، اُردو کے اسالیب بیان، محمود غزنوی کی بزم ادب، روح تنقید، تنقیدی مقالات، تین شاعر، طلسم تقدیر، تازیانہ، ہندوستانی لسانیات، ہندوستانی صوتیات (انگریزی) گلزار ابراہیم، گارسان دتاسی، دیوان زادہ حاتم، عہد عثمانی میں اُردو کی ترقی، فن انشاء پردازی وغیرہ

نہایت علم دوست، شریف الطبع، قابل اور خدمت ملک کا جذبہ رکھنے والے انشاء پرداز ہیں۔

برس ابر کرم جلدی نہیں ہے دیر کچھ اچھی
رہیں گے بیکسوں کے اشک کے دریا رواں کبتک

نہیں کیا سوختہ قسمت یہاں مجھسے سوا کوئی
جلائے گی تو اے بجلی مرا ہی آشیاں کبتک

فدا کرنا پڑیگا زور انپر دونوں چیزوں کو
مرا دل میرا دل کبتک مریجاں میریجاں کبتک

دعویٰ ہے اگر اسکو مرے دیدۂ تر سے
کہدو یہ گھٹا سے کہ مرے سامنے برسے

اے زور وہ بت حُسن پہ جو اپنے ہیں مغرور
قابو میں نہ وہ زور سے آئینگے نہ زر سے

زور

خواجہ معین الدین احمد

حضرت عیش کے شاگرد اور اچھے شاعر ہیں۔

اسقدر شوقِ شہادت کی ہی کثرت دلمیں
بڑھ گئی خنجر بیداد کی چاہت دلمیں

آبلہ پائی کو ہے دشت نوردی مرغوب
کیوں ترقی پہ نہو جوشش وحشت دلمیں

حسرت مردہ پس دفن بھی ہے ساتھ مرے
دل ہے تربت میں مرا یا کہ ہے تربت دلمیں

زور رہتا ہے جو اس بت کا تصور مجھکو
مثل آئینہ نظر آتی ہے صورت دلمیں

Marfat.com

زیبا

علی حسین ——— کلیہ جامعہ عثمانیہ کے طالب العلم اور بڑے اچھے شاعر ہیں، شاید یو، پی کے باشندے ہیں مگر مدت سے حیدرآباد میں ہیں۔

آتشِ الفت کا چھوٹا سا شرر — دردِ دل کی کائنات مختصر
آب و گل کا پیکرِ آشفتہ حال — اہلِ دنیا کو پیامِ برشگال
اک پپیہا ہستی نوحہ طراز — رنگ و بو کی بزم کا ہنگامہ ساز
جسکا ہی دن رات نالۂ پی کہاں — جانے بجاتا ہی اسکا جی کہاں
کر رہا ہے دعوتِ گوش و نظر — آم کی جھکتی ہوئی اک شاخ پر
بادل اُٹھ کے اُودے ہیں چھائے ہوئے — جی اُٹھے ہیں پیڑ مرجھائے ہوئے

زیبا

سید حبیب حسین مخضار ——— عرب ہیں مگر اُردو شاعری سے شغف ہے جناب زیرک کے شاگرد اور اچھے شاعر ہیں۔

دل کی خواہش ہے کہ یہ حال رہے وقتِ اخیر — پاؤں آقائے مدینہ کے ہوں اور سر اپنا
وحشتِ دل کی یہ بیجا نہیں حیرت دل میں — دل سی محدود جگہ اور قیامت دل میں
پہلے مجھکو یہ بتا اے کششِ فتنۂ حشر — دل قیامت میں ہی میرا کہ قیامت دل میں
بیٹھے بیٹھے ہیں صدا صور کی سننے پہ بھی ہم — نام کو بھی نہیں کچھ خوفِ قیامت دل میں

Marfat.com

زیرک

علی احمد ـــــــ حضرت نادر علی برتر سے تلمذ تھا، قنوج کے رہنے والے تھے مگر ساری عمر حیدرآباد میں گزاری نعت بڑی اچھی کہتے تھے، پانچ چھ سال ہوئے کہ آپ نے انتقال کیا، ۱۳۴۴ف میں "تصوراتِ زیرک" کے نام سے آپ کا ایک دیوان آپ کے شاگرد بشن سنگھ خوشتر حیدرآبادی نے شائع کیا ہے۔

کبھی دل میں ضیا فگن ہے جلوہ روئے انور کا
کبھی سایہ میرے سر پہ ہے گیسوئے پیمبر کا

نہ جائیگا کبھی سودا سرِ زلفِ پیمبر کا
میری وحشت نے ٹھیکہ لے لیا ہے زندگی بھر کا

کبھی پردہ نہیں کرتی ہیں حورانِ جناں اُن سے
سمجھتی ہیں غلامانِ نبی کو آدمی گھر کا

چنوں گا جو گلزارِ طیبہ میں پھول
یہ دامن مرا آج بھر جائیگا

اڑائیگا صحرائے طیبہ کی خاک
کہاں اور شوریدہ سر جائیگا

شکستِ شوخیٔ ندامت بھی
دامنِ عاصی پہ اک دھبا نہیں

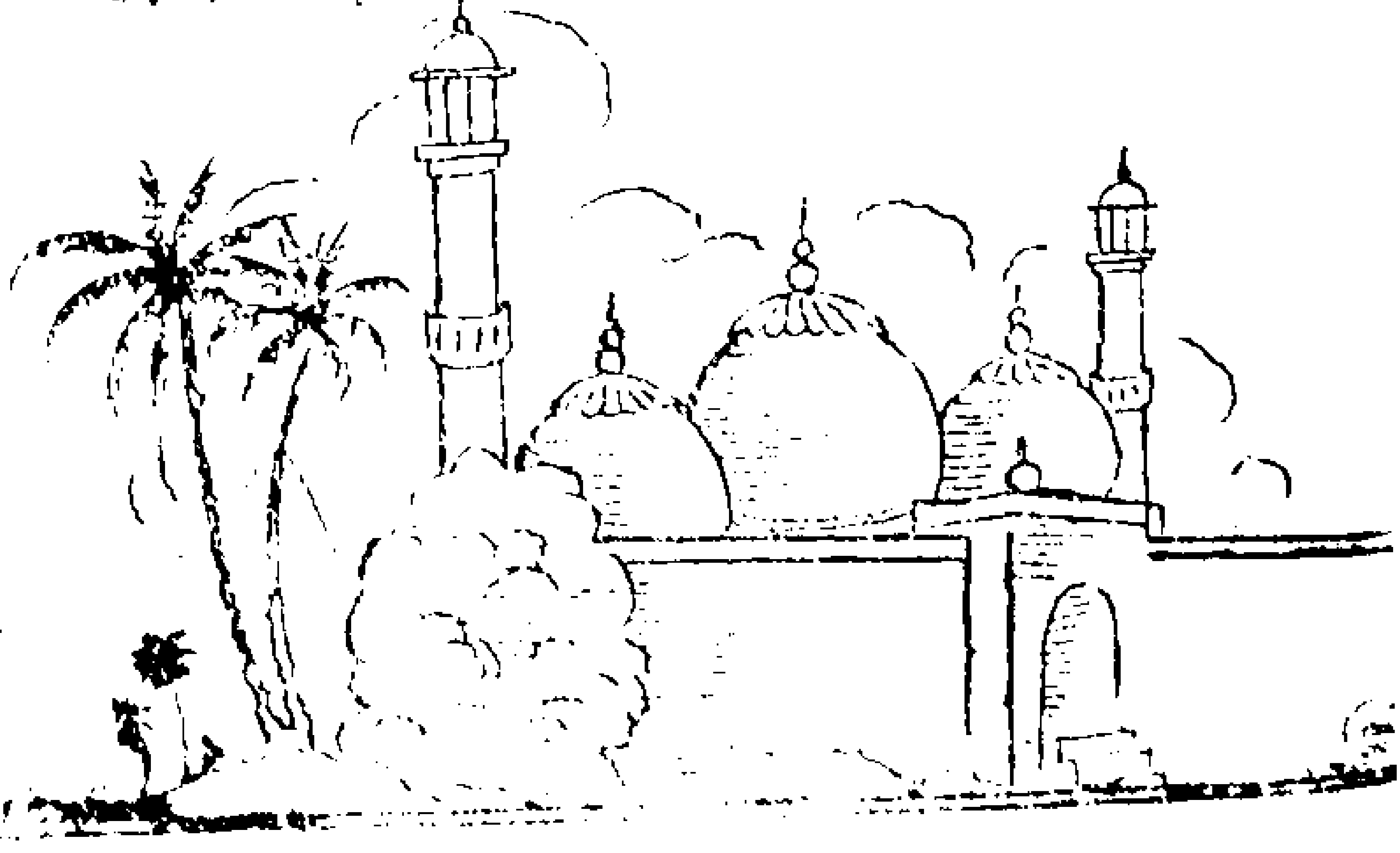

Marfat.com

س

ساجد

خواجہ ساجد سبحانی —— چند سال قبل انٹرمیڈیٹ کالج ورنگل میں تعلیم پاتے تھے، شعر بھی خوب کہتے تھے، نہ معلوم اب کہاں ہیں،

مئے دیدار میں خود تھا مزہ پینے سے بھی بڑھ کر ۔۔۔ طبیعت ہوگئی ہے مست ای پیر مغاں میری
وہ آئے وقت پر ورنہ خدا معلوم کیا ہوتا ۔۔۔ زباں پر رہ گئی آ آ کے بس آہ و فغاں میری
مجھے آداب حسن و عشق نے پابند کر ڈالا ۔۔۔ جبیں ہے ہر سجدہ وقفِ سنگِ آستاں میری
بہار آئی ہے تھوڑی سی اگر پی لوں تو کیا واعظ ۔۔۔ جوانی کی امنگیں ہیں طبیعت ہے جواں میری

ساحر

برہان الدین —— حضرت عیش کے شاگرد اور اچھے شاعر ہیں،

جاگزیں جب سے ہوا جذبۂ الفت دلمیں ۔۔۔ بڑھ گئی کچھ کشش عشق و محبت دل میں
جھوم کر ابر کو اٹھتے ہوئے جب دیکھ لیا ۔۔۔ ہوئی توبہ شکنی کی وہیں نیت دل میں
دل بیمار کو ہو رنج سے کس طرح سکون ۔۔۔ کہ ہے مدت سے نہاں درد محبت دل میں

Marfat.com

لٹ گیا حیف مرا خانۂ دل اے ساحر
جب سے اس آئینہ رو کی ہی محبت دل میں

سالک

سید علی حسن نقوی ——— مہاراجہ بہادر کے مخصوص مشاعرے کے شعرا میں سے ہیں، شعر بڑے اچھے کہتے ہیں،

نظر پڑتی ہے پھر برقِ تپاں کی
الٰہی خیر میرے آشیاں کی

کہاں تک او ستمگر جور پیہم
کوئی حد بھی ہے آخر امتحاں کی

مجھی پر گر پڑی تھرا کے بجلی
بنا کرنے چلا تھا آشیاں کی

چمن ہے یا کوئی جنت کا ٹکڑا
چمن آرائیاں ہیں باغباں کی

ساقی

سید شرف الدین ——— حیدرآباد کے مشہور وکیل اور بڑے اچھے شاعر تھے ترتیب تذکرہ ہذا کے دوران میں انتقال کیا،

آہ دم سینہ میں کیوں آج گھٹا جاتا ہے
آج کیوں پاس ادب دل سے اٹھا جاتا ہے

عیش کیوں تلخ ہی کیوں آج وفور غم ہے
جوشِ فریاد سے کیوں آج لبوں پر دم ہے

خوب واقف ہوں کہ سو لطف ہیں چپ رہنے میں
آج قابو میں نہ دل ہے نہ زباں کہنے میں

حالتِ سابقہ یاد آئی تڑپنے لگا دل
ضبطِ فریاد کا خود ہو گیا دعویٰ باطل

سامی

ویرا سامی ——— مادری زبان اردو نہیں ہے مگر اردو میں بڑے اچھے شعر

Marfat.com

کہتے ہیں،

ناطقہ بند ہے یاں قوتِ گویائی کا ہو سکے وصف بیاں کیا تری رعنائی کا
مدعی ہو کہ کوئی ہو یہ دعا ہے میری مُنہ نہ اللہ دکھائے شبِ تنہائی کا

سحر

سید عزیز الحق ـــــــ اچھے شاعر ہیں مشاعروں میں پڑھتے ہیں،

کیجئے آ کے کبھی روز زیارت دلمیں ہمنے ارمانوں کی بنوائی ہے تربت دلمیں
کبھی چھپتی ہے چھپائے سے عداوت دلمیں لب پہ آجاتی ہے جو کچھ ہے حقیقت دلمیں
کیسا جادو ہے حسینوں میں کہ ملتے ہی نظر چشم کی راہ سے آجاتی ہے الفت دلمیں
وعظ کرنے کیلئے میکدہ آئے واعظ کیا خدا جانے سمائی تھی حماقت دلمیں

سحر

محمد حسین ـــــــ بدایوں کے باشندے مگر مدت سے سکندرآباد میں رہتے ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

دل کے ارمان نکلنے کی توقع کیا ہو دم نکلنے کی بھی باقی نہیں طاقت دلمیں
فیض دریائے کرم سے ہے وہ موج الفت ورنہ کیا قطرہ خوں کی ہے حقیقت دلمیں
خوف محشر بھی ہے اور خطرہ پاداشِ عمل دل قیامت میں ہے دنیا کے قیامت دلمیں
پہلے تھی آرزوئے دید میں چشم پر شوق دم نکل جائے کہیں اب ہے یہ حسرت دلمیں

Marfat.com

سخا

سید نظیر حسن —— یو۔پی کے باشندے تھے، ابتداً حیدرآباد آکر پادریوں سے مناظرہ کرتے رہے پھر دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ میں ملازمت کرلی، نہایت خوش مزاج، عالم و فاضل بزرگ تھے، شعر خوب کہتے تھے، انگریزی سے واقف اور انگریزی شاعری کے دشمن تھے ۱۳۵۲ھ میں انتقال کیا،

شیدا ہے قد و زلف شکن در شکن ہوا — میں کس خطا میں لائق دار و رسن ہوا
جب ہو چکی بہار خزاں کا وطن ہوا — کہتا ہے اب چمن ہی کہ میں کیوں چمن ہوا
مجبوریاں تھیں کچھ تو زمانہ کی ورنہ کیوں — کانٹوں سے پھول باغ میں ہم انجمن ہوا
اشکوں کی کیا کہ بہنے سی ہے آب تاب در — ہر پارۂ جگر مرا لعل یمن ہوا

سخنور

یعقوب علیخاں —— شیخ احمد صاحب صوبیدار (فوج) کے فرزند تھے ۱۲۶۴ھ میں گنٹور میں تولد ہوئے اور کمسنی ہی میں اپنے والد کے ہمراہ سکندرآباد آگئے، فارسی، عربی سے واقف تھے، ابتداً افضل گنٹوری سے مشورہ سخن کرتے تھے ۱۲۸۴ھ میں سرفراز علی صفی دہلوی (شاگرد آتش) کے شاگرد ہوئے ۱۲۹۰ھ میں صفی نے انتقال کیا تو آپ نے مرزا قربان علی سالک (شاگرد غالب) سے مشورہ شروع کیا ۱۲۹۸ھ میں سالک نے بھی انتقال کیا اور آپ نے محض اس ڈر سے کسی کی شاگردی اختیار نہیں کی کہ کہیں آپ کے شاگرد ہوتے ہی

Marfat.com

استاد نہ مرجائے'

سکندر آباد میں سب سے پہلے آپ ہی نے خانگی مدرسہ قائم کیا اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع ہوگیا' اور ایک ماہوار مشاعرہ بھی شروع کیا جس میں حیدر آباد کے سب شعراء غزل پڑھا کرتے تھے' یہ مشاعرہ بھی سکندر آباد کا اولین مستقل مشاعرہ تھا جو مدت تک ہوتا رہا' اس مشاعرے کا ایک گلدستہ بھی گلزار سخن کے نام سے طبع ہوتا تھا'

آپ نے سکندر آباد جیسے تجارتی اور خشک مقام پر شاعری کی روح پھونکدی اور جمال الدین نادر' بدیع الزماں سیار' عبدالرحیم شمس' عبداللطیف شہیر' سید عثمان عاجز' محمد قاسم مکرم' نیاز الدین نیاز' محمد جعفر اثر' عبدالعزیز یاس' یوسف حسن یوسف' وغیرہ بیسوں شعراء کو تیار کر دیا'

آپ ابتداً لکھنؤ اسکول کے متبع تھے اور بعد کو دلی اسکول کی تتبع کرنی چاہی مگر دونوں اسکولوں کا رنگ ملکر ایک اور ہی رنگ پیدا ہوگیا تھا جو دکن اسکول کا تھا'

آپ نے حضرت روحی ذراک کا سراپائے مبارک بھی نہایت اچھا لکھا ہے' افسوس ہے کہ وہ اسوقت ہمارے پیش نظر نہیں'

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ کو آپ نے انتقال کیا' سکندر آباد کی موجودہ شعر چل پہل آپ ہی کی محنت کا نتیجہ ہے'

Marfat.com

کرو تم بات تو ہر بات میں طولِ بیاں کیوں ہو
جو دل خوش ہو سخن آ کر لبوں پر داستاں کیوں ہو

مجھی کو پھونک دی یا خلق کو خاکِ سیہ کر دے
جو میری جان ہو ای وائے وہ جانِ جہاں کیوں ہو

مگر مقصد کسی تازہ ستم کی آزمائش ہے
خلافِ وضع تم مجھ پر میری جاں مہرباں کیوں ہو

کہیں پردہ کہیں بے پردگی ہو واہ رے پردہ
نہیں معلوم دل میں رہ کے آنکھوں سے نہاں کیوں ہو

ذرا سے نور پر خورشید انور چھپ نہیں سکتا
تعجب ہے کہ تم اس حسن پر مجھ پر نہاں کیوں ہو

ہزاروں طعنۂ اغیار پر اُف بھی نہیں کرتے
سخنورؔ تم سخنور ہو تو پھر یوں بے زباں کیوں ہو

سراب

سمیع الزماں —— انٹرمیڈیٹ کالج ورنگل کے لکچرار ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

اپنی حیثیت کو ای طفلِ دبستاں مجھ سے پوچھ
اک طلسمی ذرّہ ہے تو دشتِ تنویر کا

جوش تیرا اک فقط غوغائے تیرا ہی نہ ہو
زلزلہ انداز ہو نعرہ تری تکبیر کا

کر ڈراما کی ضرورت سے زنانہ پارٹ بھی
ہاتھ میں قائم رہے جوہر مگر شمشیر کا

تا نہ دسینہ رہے بہر حال کسبِ تفنگ
بلکہ سینہ ہو سپر، بندوق و نوکِ تیر کا

سطوتِ خالد رضؔ کو تو ظالم مگر رسوا نہ کر
غیرتِ ارجن ہو ہر نقشہ تری تصویر کا

نعرۂ گرم دہی مرد باش و زن مباش
شہرتِ مردانگی کر قوم را دشمن مباش

سرتاج

جامعہ عثمانیہ کے طالب العلم اور ۱۹۳۱ء و ۱۹۳۲ء میں زیرِ تعلیم تھے، اور حالات

Marfat.com

معلوم نہ ہو سکے،

پریشان خاطری دیکھی خمِ زلفِ دوتا بنکر — کبھی آسودگی پائی دلِ بے مدعا بن کر
کبھی سینہ زمین کا چیر کر تحت الثریٰ پہونچا — کبھی اوجِ فلک دیکھا یتیموں کی دعا بنکر
وجودِ ہستیٔ معبود کی شانِ بقا دیکھی — چمن زارِ جہاں میں موجِ سیلابِ فنا بنکر
حقیقت جزو کل کی دیکھ لی سچے خیالمیں — خود اپنے کو نہ پہچانا مگر ناآشنا بنکر

سردار

علی نقی خاں ـــــــ حیدرآباد کے رہنے والے ہیں، شعر اچھے کہتے ہیں،

جسدن سے مجھکو عشق بتِ سحر فن ہوا — اُس روز سے عدو مرا چرخِ کہن ہوا
ساقی پھر ایک دور دے موسم ہے پھول کا — پہلے کے جام کا ترے نشہ ہرن ہوا
پھر لذتِ اسیریٔ صیاد عود کی — پھر دل کو ذوقِ سیرِ بہارِ چمن ہوا
موت و حیاتِ قیس میں صحرا کا تھا غبار — جامہ کا جامہ اور کفن کا کفن ہوا

تہور

عظمت اللہ خاں ـــــــ سکندرآباد کے رہنے والے تھے ابتداً حضرت داؤد اصفی کو کلام دکہاتے تھے بعد میں اُستادِ جلیل (نواب فصاحت جنگ بہادر) سے مشورہ کرنے لگے تھے، حیدرآباد کے موجودہ شعراء میں اچھے کہنے والے تھے عاشق مزاج تھے، دل چوٹ کہایا ہوا تہا، طبیعت میں رندی بھی تہی اسلئے شعر تر نکلتے تھے، محکمہ نظامت بندوبست میں محاسب تھے، پڑھنے کا انداز

Marfat.com

بھی دلکش تھا، پینتیس سال کے قریب عمر تھی ایک دیوان "فغانِ سرمد" کے نام سے دس بارہ سال پہلے چھپوایا تھا، دوسرا دیوان "نالہ سرمد" چھپ رہا تھا، اس دیوان کی طباعت مکمل ہوئی ہی تھی کہ یکایک نمونیا میں مبتلا ہوگئے اور ۱۳۴۴ھ میں انتقال کیا، طبیعت میں متانت اور سنجیدگی تھی شعر سمجھ کر کہتے تھے، اگر سرمد جیتے تو اپنے معاصرین سے بہت زیادہ شہرت حاصل کرتے یوں بھی ان کی شہرت بہت خاصی رہی، حیدرآباد کے بچے بچے کی زبان پر ان کے شعر تھے کئی ایک غزلیں ریکارڈ ہو چکی تھیں، مختصر یہ کہ نہایت اچھے شاعر تھے خداوند عالم اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

دعا ہے رہ جائے حشر میں بھی بھرم گنہگار آرزو کا
کہ سر جھکائے خدا کے آگے خیال ہے تیری جستجو کا
خدا ہی جانے دیارِ دل میں بھٹکتی ہوگی کہاں کہاں یہ
بہت ہی دشوار ہے لگانا سراغ ناکامِ آرزو کا
یہی تو شمعِ حرم ہے سرمد یہی ہے اس روشن غریب خانہ
جو دل میں ناسور ہے ہمارے چراغ ہے چشمِ آرزو کا

دل کا مرے غبار پڑا اس ہوا کے بعد — نظارہ باز آنکھ کھلی ہے خفا کے بعد
مانگا تھا ان کو اُنکی بلائیں گلے پڑیں — الٹا اثر دعا کا یہ دیکھا دعا کے بعد
ان بلبلوں کو خوب ملا پھل بہار کا — اب خاک اڑ رہی ہے چمن میں صبا کے بعد

Marfat.com

مٹنا رہِ فنا میں وفا کا ثبوت ہے / سرمد صلہ ملیگا وفا کا فنا کے بعد

گرہ کا جشن شہِ تاجدار کو دیکھو / چمن کے ساتھ چمن کی بہار کو دیکھو
دکن ہے میکدہ ساقی حضور ہیں مےکش / نزولِ رحمت پروردگار کو دیکھو
یہ جشنِ شہ کی مسرت کا اک مرقع ہے / نشاط و عیش کے نقش و نگار کو دیکھو
قدم شاہ سے آخر لپٹ گیا سرمد / نثار ہو ہی گیا جاں نثار کو دیکھو

خوشا نصیب کہ پھر موسم بہار آیا / وہ شام عیش کی وہ روز وصلِ یار آیا
بہار آئی ہے ساقی کی نذر کو زاہد / کہ ٹکڑے توبہ کے لیکے بادہ خوار آیا
اُٹھے جو ہاتھ، اجابت کو کچھ نہ دیر لگی / دعا اِدھر کی، اُدھر فضلِ کردگار ہوا

سجدہ گاہِ عاشقاں دیر و کلیسا کیوں نہ ہو / نقش تصویرِ بتاں نقشِ کفِ پا کیوں نہ ہو
ساتھ پروانوں کے دل بھی خاک اپنا کیوں نہ ہو / شمع کے بدلے چراغِ روئے زیبا کیوں نہ ہو
عشق میں آباد میرے دل کی دنیا کیوں نہ ہو / بس گئے جب رنج و غم ارماں پیدا کیوں نہ ہو
سوز ہے دونوں میں دونوں مبتلائے درد ہیں / بیقراری دل کی بجلی کا تڑپنا کیوں نہ ہو
دستِ وحشت کی درازی تا بدامن ہو گئی / دل کے ہاتھوں میں گریبانِ تمنا کیوں نہ ہو
وہ تصور میں مرے آئے گئے مثلِ خیال / ہوش کا پردہ ہی خود خوابِ تمنا کیوں نہ
یہ پھٹے کپڑے، یہ منہ پر گرد، یہ دیوانگی / سرمد اپنا حال محشر میں تماشا کیوں نہ

ہمارا کام ہے سر تا پا التجا ہونا / زباں سے حرفِ تمنا ادا ہوا نہ ہوا

اے دل تو اس گلی میں پامالِ ناز ہو جا / قدموں پہ سر کو رکھ کر تو سرفراز ہو جا

Marfat.com

سرور

احمد محی الدین ——— حضرت عیش کے فرزند اور شاگرد ہیں،

پھول ہر داغ ہے دل ہی میرا چھوٹا سا چمن
دیکھ لے آکے مری جاں دم فرصت دلمیں

جام چھوٹا سا ہے۔ مے ہلکی سی، ساقی کمسن
کیوں ذرا سا نہو پھر کیف مسرت دلمیں

کمسنی ہی میں ہے سفاک بلا کا وہ بُت
آنکھ میں اُسکی مروت نہ محبت دلمیں

کیوں نہ چھوٹی سی زباں پر ہو ذرا سا چھالا
کہ ذرا سا ہے ابھی سوزِ محبت دلمیں

سرور

ابوالقاسم ——— یو،پی کے باشندے اور مدت سے حیدرآباد میں مقیم ہیں، دارالترجمہ سرکارعالی سے ملازمتی تعلق ہے۔ اُردو، فارسی میں نہایت اچھے شعر کہتے ہیں، خصوصاً فارسی کی مشق بہت بڑھی ہوئی ہے۔

آج سامان ہے کس معرکہ آرائی کا
صفِ عشاق میں اک شور ہی پسپائی کا

پھولوں کو چومنا کانٹوں سے تنفر کرنا
صاف اظہار ہے کمزوری بینائی کا

طورِ ساغر نظارہ میں وہ تُند تھی مے
ٹوٹ کر جام گرا ہمت بینائی کا

ان سے ہم قصۂ بیدادِ جفا کہتے ہیں
دیکھنا یہ ہے وہ سنکر اسے کیا کہتے ہیں

کچھ تری زلف کو گھنگھور گھٹا کہتے ہیں
اور کچھ وہ ہیں جو اس سے ہی سوا کہتے ہیں

کارواں زیست کا جاتا ہی لگی ہے ہچکی
یہ صدا وہ ہے جسے بانگِ درا کہتے ہیں

Marfat.com

سروش

ابوالنصر فتح اللہ ـــــ ۱۳۲۴ھ میں تولد ہوئے مولوی احمد مدنی صاحب مشہور مدرس کے صاحبزادے تھے، سروش کی تعلیمی حالت نہایت اچھی رہی اسکول اور کالج میں امتیاز کے ساتھ امتحانات کامیاب کئے ۱۳۴۳ف میں جامعہ عثمانیہ سے بی اے کیا اور حیدرآباد سیول سروس کے لئے منتخب ہوگئے ایچ سی ایس ہوکر جالنہ کے منصف مقرر ہوئے اور خدمت منصفی کا جائزہ لیتے ہی علیل ہو کر حیدرآباد آئے اور صرف چھبیس برس کی عمر میں ۱۵ اردے ۱۳۴۹ف کو انتقال کیا

ایں ماتم سخت است کہ گویند جواں مرد

نہایت معصوم مزاج، پارسا، قناعت پسند، راست باز، منکسر المزاج جواں صالح تھے، شعر بھی کہتے تھے، ابتداً چند نظمیں مولوی سلیم مرحوم کو دکھائیں، نادقت موت نے حیدرآباد کو ایک ہونہار سے محروم کردیا اگر سروش جیتے تو ملک کے بہت کارآمد ثابت ہوتے

مولوی عظمت اللہ خاں مرحوم کی تتبع میں بھی نظمیں کہی ہیں اور خوب کہی ہیں،

هم پہ اگلی سی عنایات نہیں — کیا ہوئی بات کہ وہ بات نہیں
کیا وہ اب گردش دوراں نہ رہی — کیا وہ اب پہلے سے ذرات نہیں
کیا وہ اب مہر و اختر نہ رہے — کیا وہ ارض و سماوات نہیں

Marfat.com

وجہ کیا ہے کہ وہ اب تم نہ رہے — وجہ کیا ہے کہ وہ حالات نہیں
یا شب و روز تھا آنا جانا — یا مہینوں سے ملاقات نہیں
یا محبت کے تھے لاکھوں پیماں — یا عداوت کی بھی اک بات نہیں
ہے یہ اظہار حقیقت ورنہ — مجھکو منظور شکایات نہیں
جو گزرتی ہے وہی لکھتا ہوں — میرے اشعار خیالات نہیں

شریف

ابو محمد سید علی ——— ۲۰ شوال ۱۳۲۳ھ کو حیدرآباد میں تولد ہوئے آپ کے والد سید محمد ابراہیم مرحوم حیدرآباد کے قدیم شرفا سے اور شرن پلی کے جاگیردار تھے مرحوم کو حضور غفران مکان کے صاحبزادگان کی اتالیقی کی عزت بھی حاصل تھی شریف نے تعلیم و تربیت حیدرآباد ہی میں پائی بچپن سے شعر و سخن کا شوق ہے ابتداً محمد حسین آزاد سے مشورہ کرتے تھے اب حکیم بہبود علی صفی سے مشورہ کرتے ہیں طبیعت اچھی پائی ہے خوب شعر کہتے ہیں

سرکار عشق سے مجھے بس یہ عطا ہوا — احباب میں ذلیل تو گھر میں بُرا ہوا
کیا فقط تجھے مجھی کو شکوۂ بیداد ہے — او ستم ایجاد تجھ سے کونسا دل شاد ہے
آنکھ میں آنسو ہیں دلمیں درد ہے لب پر فغاں — کس بُری حالت میں تیرا عاشق ناشاد ہے
بہ فیض حضرت مجنوں ہے آجتک جاری — کہ گھر میں وہ نہیں رونق جو ہے بیابانمیں

Marfat.com

سطوت

محمد علی ——— مشاعروں میں آپ اکثر غزلیں پڑھتے ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

ہے کہن چاک مجھے پردۂ عصیاں ہوتا — کب گوارہ ہے کسی جسم کو عریاں ہونا

دل کو برباد نہ کرتے جو سمجھ لیتے تم — پارۂ دلکا میرے پارۂ قرآں ہونا

سعدی

عبدالحیٔ ——— حیدرآباد کے بہت قدیم اہل ذوق ہیں پندرہ بیس سال پہلے کی علمی سرگرمیوں میں بہت حصہ لیتے تھے ایک آدھ رسالہ بھی آپ نے جاری کیا تھا، شعر خوب کہتے ہیں مدت سے گوشہ نشین ہیں،

گلشن عالم کا ہے رنگ بقا دو چار دن — چلتی ہے اسمیں نسیم جانفزا دو چار دن

آپ کو سمجھے جو شبنم اور اجل کو آفتاب — بستر گل پر اسے نیند آئے کیا دو چار دن

روشنی رہتی ہے اسے شمع دیئے کی مدتوں — تیری شمع زندگی کی ہے ضیا دو چار دن

ہے جہاں میں ماتم عبرت نما دو چار روز — ہے جہاں میں شادیٔ عشرت فزا دو چار دن

سعید

میر تراب علیخان بہادر نواب تراب یار جنگ ——— نواب بہرام جنگ بہادر کے فرزند اور معتمدی مالگذاری کے مددگار ہیں پشتینی امیر اور شاعر بھی ہیں، طبیعت بڑی اچھی پائی ہے، شعر خوب کہتے ہیں ہز اکسیلنسی سر مہاراجہ بہادر کے مشاعرۂ خاص کے علاوہ دوسری جگہ غزل بہت کم پڑھتے ہیں، نہایت خوش مزاج، زندہ دل

Marfat.com

اور قابل امیر ہیں،

وہ دن بھی تھے کہ کہتے تھے دل بیقرار ہے
اب وہ سکون ہے کہ طبیعت پہ بار ہے

وہ تو کہو کہ جذبۂ دل کا ہے یہ اثر
ورنہ تمہارے وعدوں کا کیا اعتبار ہے

کلمہ شناس ہی آئے نہ لب پر کوئی گلہ
سمجھو یہی مشیتِ پروردگار ہے

نظر پڑنے لگی ہے باغباں کی
الٰہی خیر کرنا آشیاں کی

تمہیں بھی یاد ہوگا ہمصفیرو
روش یہ کچھ تھی ہم سے باغباں کی

فلک نے بانکپن کو بھی بھلا دے
کبھی کج کلاہی چال بانکی

نکل سکتے نہیں یاد لبِ پیکاں
نشانی ہیں کسی آرامِ جاں کی

تجھے رو دوں نہ کیوں اے لذتِ درد
کہ طاقت ہی نہیں ضبطِ فغاں کی

سعید

میر عابد علی ——— نواب شہید یار جنگ بہادر شہید کے فرزند ہیں نوجوان
نوعمر ہیں، ابتدا ہے مگر شعر اچھے کہتے ہیں

تشنہ پاؤگے کبھی آبِ بقا میں
اے خضر جو لذت ہے میرے جامِ فنا میں

میری دعاؤں کا پڑے صبر مجھی پر
کوسا ہو اگر میں نے تمہیں اپنی دعا میں

کچھ چھینٹوں سے سنبھلتے نہیں ہرگز
عیسیٰ ہو تو دو شربتِ دیدار دوا میں

نادان تو غافل ہے سحر خیز پرندے
کس شوق سے سرگرم ہیں یزداں کی ثنا میں

Marfat.com

سعید

محمد سعید — فنون لطیفہ کا ذوق رکھتے ہیں آرٹ میں اچھا دخل ہے شعر بھی خوب کہتے ہیں،

نگاہِ شوق کہتی ہے تجلی طور کی سی ہے
زبانِ حال سے کہتا ہی یہ قدرت خدا کی ہے
ذرا دیکھیں حقیقت میں عجب شانِ حقیقی ہے
یہ سب سرکارِ عثمانِ غنی کی فیض بخشی ہے

دُر و گوہر سے مالا مال ہے نوشاد کا سہرا

رہیگی عمر ساری اسکی بو بوئے وفا بنکر
پھرے گی گلشنِ امید میں بادِ صبا بن کر
دُرِ نایاب لایا ہے مرا آقا بنا بنکر
کرے روشن جہاں کو کیوں نہ مہرِ مدعا بن کر

کہ ہے یہ مہرِ تاباں ابنِ آصفجاد کا سہرا

سفیر

شایق حسین خاں — حیدرآباد کے شرفا سے اور فوج باقاعدہ کے میجر تھے، مدت ہوئی وظیفہ پر سبکدوش ہو گئے ہیں، نہایت اچھے شاعر ہیں کم کہتے ہیں مگر خوب کہتے ہیں،

تیغ قاتل کو شہادت کا میں عنواں سمجھا
مدِ بسم اللہ کو رودادِ شہیداں سمجھا
دیکھ کر نبض بھی پہچانی نہ دل کی حالت
کچھ مرض کو بھی میرے عیسیٰ نہ دوراں سمجھا
ہو کے بشاش اسے جان سی نعمت دیدی
ملک الموت کو بھی اپنا میں مہماں سمجھا

Marfat.com

سلام

ابوالفخر سید سلام اللہ ——— المعی مرحوم کے شاگرد ہیں اور شعر اچھے کہتے ہیں۔

نشاط روح کو ممنون غم بنائے جا
نشانِ ہستیٔ موہوم کو مٹائے جا
ہجومِ یاس بن اور زندگی یہ چھائے جا
یہی ہے گر تیری مرضی تو دل دکھائے جا
رلائے جا مجھے شام وسحر رلائے جا

عزیز جان مجھے گر دانے لگا ہوں میں
نیاز و ناز کے گر جاننے لگا ہوں میں
خدائی عشق کو پہچاننے لگا ہوں میں
حجاب اٹھنے لگے ہیں حجاب اٹھائے جا
رلائے جا مجھے شام وسحر رلائے جا

سلامی

عبدالرحمٰن ——— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں اور حیدرآباد ہی میں تعلیم و تربیت پائی، شعر و انشاء کا شوق ہے۔ سنہ ۱۳۲۶ف سے شعر کہنے لگے، ابتدا عبدالرحیم صاحب رحیم اور پھر مولوی غلام نبی صاحب نظمی سے مشورۂ سخن کرتے رہے، ڈرامہ، ناول، مصوری غرض فنون لطیفہ سے آپ کو دلچسپی ہے اور کچھ کچھ درک ہی رکھتے ہیں، ۳۲ سال کی عمر ہے نہایت موزوں مزاج، زندہ دل، شریف الطبع شاعر ہیں۔

کیوں دل میں مرے آئے گا اندیشۂ فردا
کیا آج مرے ہاتھ میں پیمانہ نہیں ہے
اک بات ہے پیمانہ کی گردش سرِ محفل
اک راز ہے مستی کوئی افسانہ نہیں ہے

Marfat.com

ہستی کا جو سچ پوچھو اتنا ہی افسانہ ہے
اک سانس کا آتا ہے اک سانس کا جانا ہے
پھر جوڑ کے رکھے ہیں پیمانے کے ٹکڑوں کو
ٹوٹے ہوئے تاروں سے خورشید بنانا ہے

سلطان

سلطان احمد ــــــ نقشبندیہ گھرانے کے مرید اور بڑے اچھے شاعر ہیں

جب سوز ہجر سے مرا دل داغدار ہے
دی اک کلی عطا ہوا پھولوں کا ہار ہے
روز ازل سے مست شراب الست ہے
پر کیف ہے نگاہ اگرچہ خمار ہے
جب ہوش تھا سنا تھا کہ دل میں ہی رہتے ہیں
اب کیا خبر کہ انکا کہاں پہ قرار ہے
ساقی سے کیے درسِ معرفت ہے یا خدا مرا
بیخود رہوں شعور کا کیوں مجھ پہ بار ہے

سلیم

وحید الدین ــــــ پانی پت کے رہنے والے تھے، لاہور میں تعلیم و تربیت پائی انٹرنس اور منشی فاضل کا امتحان پاس کیا اور ذاتی طور پر مطالعہ کرتے رہے بھاولپور اور رامپور میں ملازمت کی چند سال تک مطب کیا اور پھر مولینا حالی کے ساتھ علیگڈھ چلے گئے، سرسید نے علیگڈھ گزٹ اور تہذیب الاخلاق کی ادارت امداد دینے کے لئے رکھ لیا ۱۳۲۸ف میں جامعہ عثمانیہ قایم ہوا تو دارالترجمہ کی جانب اصطلاحات کے لئے سلیم کو حیدرآباد بلا لیا گیا اور پھر جامعہ عثمانیہ میں مددگار پروفیسر کی حیثیت سے کام کرنے لگے اور بعد کو پروفیسر ہوگئے اور مرنے تک رہے رہے، نہایت زندہ دل، کفایت شعار، ہمدرد اور روشن خیال، صوفی منش

Marfat.com

بزرگ تھے، ۲۹ جولائی ۱۹۲۸ء کو انتقال کیا،

اُردو، فارسی، عربی، کا مطالعہ بہت اچھا تھا اور بلا کے ذہین تھے، نہایت اچھے انشاء پرداز ہونے کے علاوہ شعر بھی کہتے تھے، وضع اصطلاحات کا بڑا اچھا ملکہ تھا اور بڑی اچھی اصطلاحیں گھڑتے تھے، نظم بڑی اچھی کہتے تھے،

تماشائے جمالِ یار کا جب عزم کرتا ہوں
نہیں معلوم اپنی دھن میں کیا کیا گل کترتا ہوں

تحائف چند نادر بھیجتا ہوں حسن والوں کو
تمناؤں کی تصویروں میں بیٹھا رنگ بھرتا ہوں

ایکدن عیش پسندی سے یہ محنت نے کہا
میں غلاموں کو بڑھا دیتی ہوں آقاؤں سے

غزل کا نمونہ یہ ہے،

عقلِ انسانی نہ سمجھی آجتک رمزِ حیات
عالمِ فطرت کے جلوے مسکرا کر رہ گئے

ہر ایک سطرِ نفس میں غافل ہزاروں اسرار جلوہ گر ہیں
ورق ورق کھول کر نہ دیکھی یہ زندگی کی کتاب تو نے

پیغام کس کا لائی تھی یا رب نسیمِ صبح
جو گل چمن میں تھا ہمہ تن چشم و گوش تھا

وہ مے تند بھری ہے میرے پیمانہ میں
کہ چھلک دوں تو لگے آگ ابھی میخانہ میں

ناکامیوں کا پردہ الٹتا ہوں جب کبھی
رخِ عروسِ فتح و ظفر دیکھتا ہوں میں

ان شوخ حسینوں کی دلکش بھی رفتاریں
یہ زد پہ نہ آنکی بجلی کی ہیں یہ دھاریں

وہ راگ جسے ہنگامِ سحر گاتی ہے ہوا گلزار میں
وہ راگ جسے شمعوں کی زباں کرتی ہے ادا کہسار میں

Marfat.com

ہنسی میرے گناہوں کی اڑی زاہد کی محفل میں — ندامت ڈھونڈھتی پھرتی ہی یارب تیری غیرت کو
میں ہوں شمع محفل زندگی، میرا نام عہد شباب ہے — مری سانس باد بہار ہے مری چال موجِ شراب ہے

مری عمر کی ہیں جو ساعتیں ہوئیں عشرتوں میں تمام ہیں
یہی قہقہے یہی چہچہے مری زندگی کے پیام ہیں

سلیم

محمد یونس —— ہز اکسیلنسی سر مہاراجہ بہادر کے مشاعرے کے شعراء میں سے ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

تھا نشانہ جو نگاہ ناز کا وہ دل نہیں — ہم سلیم اب امتحان عشق کے قابل نہیں
ہو گیا معمور جلووں سے تو دل پھر دل نہیں — قطرہ ہے قطرہ وہ جبتک بحر میں شامل نہیں
پہلے یہ ارمان تھا دلکا مرمٹوں اس شوخ پر — اب یہ حسرت ہے کہ مرمٹنے کے بھی قابل نہیں
جلوۂ رخ دیکھنے کیواسطے آنکھیں تو ہوں — طالب دیدار ہو جانا تو کچھ مشکل نہیں

سلیم

سراج محی الدین —— موزوں طبع جوان اور کسی سنٹرل جیل کے داروغہ ہیں ایک زمانہ میں گلبرگہ سنٹرل جیل کے مہتمم مطبع تھے،

نہ گل سے غرض ہے نہ گلشن سے ہے — مجھے کام بس تیرے درشن سے ہے
نشان قبر کا کیوں مٹاتے ہو تم — یہ کیوں دشمنی میرے مدفن سے ہے
جگر کا دی نوکِ مژگاں نہ پوچھ — کہ بڑھ کر خلش اسکی سوزن سے ہے

Marfat.com

سید

سید حسین ——— اچھے شاعر ہیں مشاعروں کے گلدستے آپ کے کلام سے مزیّن نظر آتے ہیں۔

دین و ایمان کو عالم کے کیا زیر و زبر — فتنہ پرداز کا غارت گر ایماں ہونا
زیر لب برقِ تبسم کی وہ ہر لحظہ نمود — طرز تمکین سے میرا بیخود و حیراں ہونا

سیف

میر لیاقت ——— نواب معین الدولہ بہادر کی پائیگاہ کے متوسل اور نواب صاحب کے معتمد تھے، نہایت زندہ دل، خوش مزاج، کہنہ مشق شاعر تھے، شاگردوں کی تعداد بھی خاصی تھی، خنجر اسی سیف کے لختِ جگر ہیں۔ ۱۳۵۲ھ میں انتقال کیا۔

وفورِ عشق ہے وحشت گریباں گیر رکھتے ہیں — مگر سینا کے سینے سے تیری تصویر رکھتے ہیں
دیوانوں کی طوق آہنی کا ہے اثر شاید — گلے میں سب حسینانِ جہاں زنجیر رکھتے ہیں
مصور پاد ادب اور پاد اعزاز کیا جانیں — کہ آگے آئینہ جیسے تیری تصویر رکھتے ہیں
کوئی کہہ دے نظارہ لیں سیف کی آنکھیں — وہ اپنے سامنے ہی اگر تصویر رکھتے ہیں

پہلو سے اب نکل بھی دلِ بے قرار تو — میں تجھ کو ناگوار مجھے ناگوار تو
پھر کیوں کسی کے سامنے پھیلاؤں اپنے ہاتھ — بے مانگے رزق دیتا ہے پروردگار تو
یوں آ گئی قفس میں اسیرو، دام ہے کیا غرض — ہے آشنا ہوا کی نسیم بہار تو

Marfat.com

سیفت

فخر الدین خاں ——— حضرت عنبر کے شاگرد اور قدیم بزرگ تھے، گذشتہ سال انتقال کیا، صرفِ خاص مبارک میں ملازم تھے، نہایت زندہ دل لطیفہ گو، بذلہ سنج تھے،

خشک لب سوزشِ دل دیدۂ گریاں دیکھا ہم نے کیا کیا اثرِ دیدۂ ہجراں دیکھا
رفتہ رفتہ ہوئے جھک جھک کے کمانِ پیری میں عمر کو بھی صفتِ تیرِ گریزاں دیکھا
کون ہے وہ جو نہیں دونوں جہاں میں ممنون جس کو دیکھا تیرا شرمندۂ احساں دیکھا
سوزشِ دل سے بھر آنے لگی چھاتی سیفت ہم نے خشکی میں بپا ہوتے ہوئے طوفاں دیکھا

سیفی

سید حسین ——— ضلع بیدر کے متوطن ہیں، غالباً دارالعلوم میں تعلیم پائی ہے اور وہیں سے امتحان منشی فاضل کامیاب کیا ہے، مدت سے شعر کہتے ہیں، "ہندوستان سیفی" "نغمستان سیفی" "لمغ المبین" کے نام سے تین مجموعے شائع ہو چکے ہیں، قومی اور اخلاقی نظمیں بڑی اچھی کہتے ہیں، ابتداً سررشتہ تعلیمات میں صدر مدرس و سررشتہ دار اور ناظر رہے، بعد کو صدر محاسبی میں منتقل ہوئے اب کسی ضلع کے محاسب مقرر ہوئے ہیں،

سنو دو چار دن کی زندگی کیا پھر اس میں دوستی کیا دشمنی کیا
کلیجہ قیس کا دل کوہکن کا چاہیے سیفی کسی پر جان دینا ہر کسی سے ہو نہیں

Marfat.com

مصروف یادِ حق نہ کبھی حیف ہم ہوئے　　تو خود بخود رکوع میں آخر سے چلے گیا
رہنے بھی دیں حضور ہمیں جیسا ہے مجھے　　بس آپ ہی کے در کا ہی اک آسرا مجھے
جسکی اللہ کی بخشش پہ نظر ہوتی ہے　　وہ بھی محتاج و پریشان کہیں ہوتا ہے
نیند آنے کے عوض آنکھوں میں آنسو آئے　　سونے والے نہ سنیں رام کہانی میری

صدیقی
شیدا

عبدالرحیم ـــــ گلبرگہ شریف کے متوطن اور عدالت میں ملازم ہیں، شعر بھی کہتے ہیں، خیر سے آپ کے شاگردانِ ارشد کی تعداد بھی کافی ہے۔ محلہ بھنی پورہ کے اساتذہ میں شمار ہوتا ہے۔ شعر پڑھنے کا انداز بھی نرالا ہے، بڑی خوبیوں کے بزرگ ہیں، موزوں اور ناموزوں کی جنجال میں نہیں پھنستے، اپنے جذبات جس طرح زبان پر آجاتے ہیں ادا کر دیتے ہیں، طبع بلند پرواز وزن کی قید سے آزاد رہتی ہے۔

عشق کیا ہمکو ہوا ہے اس پری رخسار کا　　گھر مصیبت کا بنا ساماں ہوا آزار کا
ناتوانی نے کیا ہے اس قدر نازک بدن　　سایہ اک بارِ گراں ہے گھر کی ہر دیوار کا
اے طبیبو تم خیالِ چارہ سازی مت کرو　　[illegible]
گھل کے ہجرِ یار میں حالت ہوئی یہ زندگی　　[illegible]

Marfat.com

ش

شاغل

شیخ حسین ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور زیرک کے شاگرد ہیں شعر خوب کہتے ہیں،

دل محبت میں رہے یا ہو محبت دلمیں — کسی صورت نظر آئے تری صورت دلمیں
مہرباں مجھپہ اگر ہو ستم آرا میرا — مجکو سوگی نہ کیا کیا شب فرقت دلمیں
دیکھتے ہی مے گلرنگ کو رندوں نے کہا — اسکی توقیر نگاہوں میں ہی عزت دلمیں

شاکر

شاکر علی ——— حضرت نادر علی برتر کے فرزند ہیں، بچپن سے حیدرآباد ؟ میں ہیں اور بالکل دکنی بن گئے ہیں، نواب فخر الملک بہادر کے اسٹیٹ سے ملازمت کا تعلق ہے۔ شعر خوب کہتے ہیں، اپنے والد ہی کے شاگرد ہیں چالیس کے قریب عمر ہے۔

موجزن کچھ جو طبیعت کی روانی ہو جائے — ہو زمین سخت سے ہی سخت تو پانی ہو جا۔

Marfat.com

میرا چاہا تو نہ پورا ہو کبھی زیرِ فلک
تو جو چاہے وہ ابھی ظلم کے بانی ہو جائے

زاہد خشک لگاتا ہے نظر پیر مغاں
جام میں بادۂ گلرنگ نہ پانی ہو جائے

میری محرومیٔ تقدیر نہ پوچھ اے ساقی
میرے منہ تک جو شراب آئے تو پانی ہو جائے

شاکر

یوسف علی ــــــ دس ایک سال پہلے تعمیرات گلبرگہ شریف کے سب اورسیر تھے شعر بھی کہتے تھے معلوم نہیں آجکل کہاں ہیں،

کام کر جائیں سپاہی نام ہو تلوار کا
باڑھ تو کاٹے گلا اور نام ہو تلوار کا

یہ وہ کوچہ ہے جہاں پر خضر بھی بھٹکا کریں
راستہ آسان نہیں ہے کوچۂ دلدار کا

اشک کا چشمہ رواں ہے دیدۂ پر آب سے
دل ہے ڈانواڈول تیری چاہ میں غمخوار کا

شاھد

سید زین العابدین حسینی ــــــ سید صفدر حسین صاحب مرحوم کے فرزند قدیم دکنی شرفا اور سادات سے ہیں ۱۳۱۷ف میں پیدا ہوئے، جوان صالح اور بہت متین، کم سخن، جوان العمر شاعر ہیں، دفتر دیوانی و مال و ملکی میں ملازم ہیں، اور غزل بڑی اچھی کہتے ہیں،

چشم میگوں کی مہربانی سے
مست ہوں جام ارغوانی سے

سب کو فکر بقا ہے دامنگیر
کسکو الفت ہے دار فانی سے

بڑھ گئیں اب جہان کی فکریں
بچپن اچھا تو تھا جوانی سے

Marfat.com

ہو جسپر مہرباں تم اسکی قسمت پوچھتے کیا ہو؟ — جسے تم مل گئے اسکی مسرت پوچھتے کیا ہو؟

شباب

شیخ احمد —— ناگالہ محروسہ سرکار عالی ہی کے رہنے والے اور دل تعلقداری پیرہٹی کے محاسب ہیں، شعر خوب کہتے ہیں

دونوں کھلی ہوئی ہیں جو مرنیکے بعد بھی — آنکھوں کو انتظار ہے کسکا قضا کے بعد
دنیائے عشق میں کسی پہلو نہیں قرار — پھر درد چاہتا ہے مرا دل دوا کے بعد
باشندگان شہر خموشاں سے پوچھئے — جو زندگی نصیب ہوئی ہی فنا کے بعد
جنت نیاز مند ہو اور ہم ہوں بے نیاز — ایسا بھی وقت آئیگا روز جزا کے بعد

شباب

صاحبزادہ میر محمد معین الدین علیخان —— نبیرۂ ناصر الملک ہمایوں جاہ میر مغل علیخان بہادر اقربائے سرکار سے اور ذی علم امیرزادے ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں، ضامن کنتوری کے شاگرد ہیں

ہزار ترک محبت کو سب نے سمجھایا — رہا اڑا ہوا ضد پر دل حزیں برسوں
جو ہونے والا تھا ہو کر رہا وہی آخر — فضول کرتے رہے ہم خیال چنیں برسوں
کن کے کہنے سے دو عالم کا ہوا ظہور — شوق جب اسکو ہوا انجمن آرائی کا
دل کیا شاد اڑا کر خبر مرگ شباب — ڈھنگ اچھا یہ نکالا ستم آرائی کا

Marfat.com

ل بت رشک قمر کی ہے محبت دلمیں
حسن نے گھر کیا آنکھوں کی بدولت دلمیں

دا سے ضبطِ جنوں راز نہ کھلنے پائے
پہلے کی سی نہیں اب ہمت و جرأت دلمیں

شباب

سیف الدین ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور محکمہ معتمدی تعمیرات میں رجسٹرار رہے ہیں، پندرہ سال پہلے آپ کی شاعری کا بازار گرم تھا نظم بڑی ہی کہتے تھے۔ مسز سروجنی نائیڈو کی اکثر نظموں کا ترجمہ بڑی عمدگی سے کیا ہے۔ ونتا ایک نظم کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے۔ آپ مدت سے خاموش ہیں، شاید وائے شباب کے ساتھ شاعری بھی رخصت ہو گئی۔

[illegible]

ے شمع زندگانی! آخر سیہ اجل سے
یک بار جل بجھی تو کس طرح تجھکو پھونکا

ن نہیں کہ روشن ہو پھر شرارہ تیرا
اس تیرہ خاکداں میں کیونکر گزر ہو میرا

ے نخلِ زندگانی! اپنے تمنا نے تجھ کو
افسوس باغِ دوراں سے پامال کرکے چھوڑا

ن نہیں کہ پھر تو سرسبز و بارور ہو
جو نخل سوکھ جائے دشوار ہے کہ تر ہو

ے وجہ زندگانی! تلخیٔ مرگ سے یوں
[illegible]

بالاصل ہم کیسے تھے ہم جب ہو چکی جدائی
بے جان ہو گئے تا اب باقی نہیں رہا تھا

شبیر

سید علی شبیر ——— آگرہ کے رہنے والے تھے، تقریباً چالیس سال سے حیدرآباد

Marfat.com

میں ہیں اور حیدرآباد ہی کو وطن بنالیا ہے، نظم و نثر دونوں کا شوق ہے بڑی اچھی طبیعت پائی ہے انگریزی سے ترجمہ بھی بڑا اچھا کرتے ہیں "حجاز کے فرنگی سیاح" "تاریخ خانہ کعبہ" وغیرہ کئی ایک تصانیف طبع ہو چکی ہیں، نظم شبیر کے نام سے اپنے کلام کا ایک مجموعہ بھی شائع کر چکے ہیں، ہائیکورٹ کے سررشتہ دار تھے اب وظیفہ لے لیا ہے تصنیف و تالیف میں مشغول رہتے ہیں فریضۂ حج سے سبکدوشی حاصل کرلی ہے۔

در امیر پہ جا کر غریب بیچارہ — سلام عید کا بار گراں اتار گیا
امیر بت بنے بیٹھے رہے خبر نہ ہوئی — کہ اُنکے پیٹ میں سرکوں آکے ارگیا

اگلی رسموں کا مزا جاتا رہا — پچھلی باتوں کا مزا جاتا رہا
چلگئی ہیں اب تو ترکی ٹوپیاں — ان کلاہوں کا مزا جاتا رہا
بال انگریزی جواب رکھنے لگے — ببری پٹھوں کا مزا جاتا رہا
جب سے پتلونیں ہوئیں رائج یہاں — ان پیجاموں کا مزا جاتا رہا
ناڑے کے بدلے بٹن ٹکنے لگے — سرخ نیفوں کا مزا جاتا رہا
چرگئی انگریزیت ہر ایک کو — مسی سرموں کا مزا جاتا رہا

شبیر

محمد شبیر بادشاہ ——— بیدر کے رہنے والے اور حضرت ملتانی بابا کی اولاد سے ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

Marfat.com

جلوہ گر آنکھوں میں گر وہ بے نشاں ہو جائیگا　　خانۂ دل ہی مکاں لامکاں ہو جائیگا

بولے مرقد کو مری ٹھکرا کے وہ　　سونے والے اٹھ قیامت آگئی

سینکڑوں ارمان لاکھوں حسرتیں　　وسعتِ قلبِ بشر کو دیکھئے

آفت ہماری جان پہ لاتے ہیں بار بار　　وہ بار بار پردے سے دیکھو دکھا کے ہاتھ

ملے خاک میں چاند سی شکل والے　　حسین کیسے کیسے جوان کیسے کیسے

خوابوں میں آئے آنکھوں میں شب بھر رہا کرے　　یہ خوب صبح کو جو ملے تو حیا کرے

شبنم

خواجہ محمد شمعون ــــــ چند سال پہلے حیدرآباد میں تھے، معلوم نہیں حیدرآبادی ہی تھے یا نہیں، شعر اچھے کہتے تھے،

سحرائے آرزو مرا رشکِ چمن ہوا　　خنداں جو بزم ناز میں غنچہ دہن ہوا

لینے نہ دیا چین فلک نے کہیں مجھے　　گھر بار چھوڑ کر گو غریب الوطن ہوا

لو ان کو رحم آگیا وہ مسکرا دیے　　جاگے میرے نصیب مرا دل مگن ہوا

شرف الدین علیخاں

صاحبزادے، اور جامعہ عثمانیہ کے بی، اے ہیں نظم بھی خوب کہتے ہیں، !
یک نظم قنوطی کے چند شعر یہ ہیں،

ہیں جس میں شباب کیف میں وہ نوجوانی ہوں　　جو آئے موت کے آغوش میں وہ زندگانی ہوں

وہ آنسو بنکے بہ جاتا ہوں میں وہ دل کا ٹکڑا ہوں　　جو مٹتا جا رہا ہو بن بگڑ میں وہ نقشِ کفِ پا ہوں

Marfat.com

جو جلتی ہو شب فرقت میں وہ شمع شبستاں ہوں
جو بکھرا ہو زلف حسن افسردہ یہ وہ زلف پریشاں ہو
خوشی کی محفلوں میں جو بدلتا ہو وہ پہلو ہوں
ٹپکتے دیدۂ نم سے جو گرتا ہو وہ آنسو ہوں

شرر

عبدالغفور ——— آپ کا کلام اکثر مشاعروں کے گلدستوں میں نظر آتا ہے۔
شعر اچھے کہتے ہیں،

بے سبب آج نہیں جوش مسرت دلمیں
نظر آتی ہے مجھے آپ کی صورت دلمیں
دیکھنے والوں کو حیرت ہے کہ بدلی کردش
آپ کے آتے ہی یہ آگئی قوت دلمیں

شرر

دولت خاں ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

رقاصہ فلک کا برا حال کیوں ہے آج
بکھرے ہوئے ہیں کس لئے گیسوئے عنبری
چپ چاپ ہیں پروں کو پھلائے ہوئے پرند
طاؤس کی کہاں ہے وہ رفتار دلبری
نرگس کی آنکھ کس لئے خونبار آج ہے
کیوں ہے خمیدہ باغ میں شاخ صنوبری
نہروں میں دلفریبیاں باقی نہیں رہیں
بگڑا ہوا ہے آج مزاج سمندری
ساقی وہ اب کہاں ہے کہاں ہیں وہ بادہ خوار
وہ لطف دور ساغر صہبائے احمری

شرر

شیخ احمد ——— سکندرآباد کے رہنے والے ہیں ۱۳۰۵ھ میں تولد ہوئے
پنجاب سے منشی فاضل کامیاب کیا اور ملازمت کرلی، اب جامعہ عثمانیہ میں بی۔ اے

Marfat.com

(   ) کی تیاری کر رہے ہیں، کمسنی ہی سے شعر کہتے ہیں، خواجہ حسین صاحب اثر سے تلمذ ہے، طبیعت اچھی پائی ہے۔ نہایت منکسر مزاج، تکلف پسند شاعر ہیں،

شمع محفل کو بھی گو نسبت ہے سوز و ساز سے ۔۔۔ آنکھیں جھپکاتی ہے پر تیرے شہید ناز سے
ہے لب لعل ستمگر کا تصور دل نشیں ۔۔۔ سوز بھی کچھ کم نہیں ہے حقمیں تیرے ساز سے
ایک آفت ہی نظارہ حسن عالمتاب کا ۔۔۔ بجلیاں گرتی ہیں رہ رہکر نگاہ ناز سے
یارب یہ کیا معاملۂ حسن و عشق ہے ۔۔۔ آنکھوں میں میری وہ ہیں میں انکی نظر سے دور

شریف

محمد شریف —— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

نام آوری تو ہوگئی حرماں نصیب کی ۔۔۔ فرہاد نام تھا تو لقب کوہکن ہوا
کیونکر نہ فوقیت ہو حسینان دہر کی ۔۔۔ ختم اس صنم پہ حسن ہوا بانکپن ہوا
جن کو مسافرت میں وطن کا خیال تھا ۔۔۔ جب مر گئے تو مقبرہ انکا وطن ہوا

شعار

سید شعار احمد ہاشمی —— مولوی سید مختار احمد کے فرزند، نوجوان شاعر ہیں، دفتر دیوانی و مال سرکار عالی میں ملازم ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

ملک پر جلوہ گر جبتک الٰہی بزم انجم ہو ۔۔۔ عروج نیر اقبال آصف جاہ ہفتم ہو
مدا دکھلائے ایسے جشن صدہا تجھکو اے عثمان ۔۔۔ یہ مسعود و مبارک جشن سال بست و پنجم ہو

Marfat.com

شفیق

میر پرورش علی ——— منصبدار اور بڑے اچھے شعر کہنے والے ہیں،

احمد پاک کی رکھتا ہوں محبت دلمیں
کھنچگئی خود بخود اللہ کی صورت دلمیں

جز خدا اور کسی کا نہ طلب گار بنے
اتنی سی بات کی رکھ لے کوئی ہمت دلمیں

میرے مالک کو پسند آگیا ناچیز کا گھر
ہوگئی جلوۂ خالق کی سکونت دلمیں

کیا کروں چھٹ نہیں سکتا ہی محبت کا لگاؤ
کھب گئی ادبت کافر تیری صورت دلمیں

شفا

خواجہ عبد القادر ——— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں، مدرسۂ نظامیہ میں تعلیم پائی ہے، طبیب یونانی اور مجددیہ نقشبندیہ سلسلہ میں بیعت ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں، غلام دستگیر صاحب اثر سے تلمذ ہے، دفتر دیوانی و مال میں ملازم ہیں،

دنیا سے نرالا ہے حسینوں کا طریقہ
جو چاہی انہیں اُس سے یہ الفت نہیں کرتے

طوفان اٹھاتے نہیں کسدن مرے آنسو
نالے مرے کس روز قیامت نہیں کرتے

شکیب

بدر الدین خاں ——— حیدرآباد کے شرفا سے ہیں جامعہ عثمانیہ کے طیلسانی اور بہت اچھے شعر کہنے والے نوجوان ہیں، بہت کہتے ہیں اور خوب کہتے ہیں حیدرآباد کی علمی اور ادبی سوسائٹی میں آپکا خاص درجہ ہے،

Marfat.com

سراب حیات

زندگانی آہ یہ مایوسیاں — ایک دل اور سیکڑوں مجبوریاں
عشق کی دنیا ہے اک رنگیں خواب — اک طلسم آرزو حسن و شباب
ہے ہوس اک بحر ناپیدا کنار — اور مسرت گل پہ شبنم کی بہار
لالہ و گل موت کی تفسیر ہیں — اور بہاریں خود خزاں تعمیر ہیں
ذرہ ذرہ دہر کا ناپائدار — زندگانی کا نہیں کچھ اعتبار
حسرت عالم میں جان خاموش ہے — بیکسی سے زیست ہم آغوش ہے
ہاں مسرت دہر میں ناپید ہے — زندگی موہوم سی امید ہے

شمشاد

غلام پنجتن —— نواب سراج یار جنگ بہادر رکن ہائیکورٹ کے فرزند ہیں ۱۸۸۹ء میں اٹاوہ میں تولد ہوئے، ابتدائی تعلیم وطن میں پائی اور پھر علیگڑھ یونیورسٹی سے ۱۹۱۲ء میں بی اے اور ۱۹۱۵ء میں ال ال بی کامیاب کیا، اور الہ آباد ہائیکورٹ سے سند لیکر وکالت شروع کی۔ اٹاوہ میں قومی اور ملکی خدمت بھی کرتے رہے بچپن سے مضمون نگاری اور شاعری کا شوق ہے، شعر خوب کہتے ہیں۔ ۲۳ فروری ۱۹۳۳ء کو مددگار معتمد عدالت و کوتوالی امور عامہ ہوئے نہایت زندہ دل، لطیفہ گو، بذلہ سنج اور نیک نفس بزرگ ہیں،

سوال وصل پر رہتی ہے ہاں نہیں برسوں — الہٰی ٹالتے رہتے ہیں کیوں حسین برسوں

Marfat.com

تری تلاش تری جستجو میں دن کاٹے | ترے خیال میں راتیں گزار دیں برسوں
نگاہ ساقیٔ مہوش کی جس پہ پڑتی ہے | وہ اپنے ہوش میں آتا ہے پھر کہیں برسوں
اور چمکے گا ترے حسنِ خداداد کا رنگ | لیکے جب تحفہ بہار آئے گی رعنائی کا
دوست تو دوست الٰہی کبھی دشمن کو نہو | شبِ مہتاب میں غم عالمِ تنہائی کا
چنے تنکوں کی جا بجلی کے ٹکڑے | بنا یوں ڈالی ہم نے آشیاں کی
فشارِ قبر، برزخ، حشر، جنت | وہی پھر بے تکی واعظ نے ہاں کی
میاں شمشاد اپنی خیر مانگو | پڑی کیا ہے تمہیں سارے جہاں کی

شمس

ابوطالب سید عمر —— حیدرآباد کے شرفا سے ہیں، یہیں پیدا ہوئے اور تعلیم و تربیت پائی، مددگار معتمد فینانس ہیں، آج سے آٹھ دس سال پہلے تک مضامین لکھا کرتے تھے اور نظم بھی کہتے تھے، اب مصروفیت کی وجہ سے مضامین نگاری چھوڑ دی ہے مگر شعر کہتے رہتے ہیں، اور خوب کہتے ہیں،

خدا کا شکر اتنا رنگ تو لائی فغاں میری | نہایت شوق سے وہ سن رہے ہیں داستاں میری
تمنا اس دلِ مجروح کی کچھ تو نکلنے دے | نہ کر برباد مٹی اس طرح اے آسماں میری
لئے پھرتا ہے شوقِ دید مجھکو جن کے کوچے میں | مرے گھر لائیں وہ تشریف یہ قسمت کہاں میری
زمانہ منحرف، غمگین دل، تقدیر برگشتہ | یہ سامانِ الم اور ایک جانِ ناتواں میری

Marfat.com

تسنیم

نبی الحسن (عثمانیہ) ۱۹۳۰ء میں مجلہ عثمانیہ کے مدیر رہے ہیں، شعر خوب کہتے ہیں، آجکل کہیں تحصیلدار ہیں،

مزدور

تیری ممنون ہے دُنیا کی یہ ہل چل ساری
تیرا احسان ہے کہ نہریں ہیں عمل کی جاری

تیرے قربان کہ جب مائل تدبیر ہوا
خانہ کعبہ ترے ہاتھ سے تعمیر ہوا

تجھ کو دیتے ہیں دعا مسلم و کافر دونوں
تیرے ممنون رہے مسجد و مندر دونوں

تجھ سے معمور ہوئے تہذیب کے سب گہوارے
تیری کاوش کا نتیجہ ہیں تمدن سارے

اپنی فطرت میں تکبر ہے یہ مجبوری ہے
ورنہ جو کرتے ہیں انسان وہ مزدوری ہے

تو نے فطرت کے ذخیروں پہ کیا ہے قبضہ
تیرے ہاتھوں سے تو بجلی کا اثر ہے پیدا

جوش ایثار کی راہوں میں دکھایا تو نے
اپنے مقصد کے لئے خون بہایا تو نے

اس غریبی پہ بھی تیرا ہے اثر لوگوں پر
آج بھی تیری حکومت ہے کئی ملکوں پر

تو نے دُنیا میں کیا کام بہت سا لیکن
آریاورت میں بیدار تو ہوگا کس دن

فکر فردا نہیں عزت کا تجھے پاس نہیں
اپنی حالت کا یہاں کچھ تجھے احساس نہیں

ایسی محنت پہ بھی افلاس سے رشتہ جوڑے
تیری تقدیر میں لکھا ہے کہ پتھر توڑے

خود فراموش نہ بن بندۂ زر گھبرا کر
وقت آیا ہے تو کچھ جوش عمل پیدا کر

Marfat.com

شمس

سید عبدالرحیم ——— ۱۲۶۳ھ میں تولد ہوئے، چونکہ والد کا سایہ کمسنی ہی میں اٹھ گیا تھا۔ اس لئے سید عبداللہ صاحب سید نے جو آپ کے حقیقی بڑے بھائی تھے پرورش کیا اور تعلیم دی ۱۲۸۵ھ سے آپ نے شعر کہنا شروع کیا اور سخنور سے اصلاح لینے لگے، سررشتہ آبکاری سرکار عالی میں ملازمت کرلی، سکندرآباد میں آپ نے سخنور مرحوم کے ساتھ ساتھ شعر کی خدمت کی اور ۲ ذیقعدہ ۱۳۴۸ھ کو انتقال کیا،

ہم بھی چلے ہیں سب کیطرح قتل گاہ میں ۔۔۔ پھرتا ہے کون دیکھیے اونکی نگاہ میں
حاسدوں نے مرے اے شمس بہت سر ٹپکا ۔۔۔ نہ زبان آئی مری اور نہ فصاحت آئی
شمس دعوی کمال اچھا نہیں ۔۔۔ آدمی کو چاہیئے جھک کر چلے
اب شمس کا اٹھتا ہے جنازہ کوئی دم میں ۔۔۔ ہوگی بھی اگر دیر تو دو چار پہر کی
یاد آرہا ہے شمس خدا مغفرت کرے ۔۔۔ تھیں خوبیاں ہزار وہ اک جان ہار تھا

شمس

محمد شمس الدین خاں ——— عدالت جاگیر ثمور نی کے ناظم اور اچھے شاعر ہیں،

آنکھیں کھلی ہوئی ہیں جو میری فنا کے بعد ۔۔۔ اب کون آنیوالا ہے پیک قضا کے
اے ضبط عشق دیکھ ترے ہاتھ شرم ہے ۔۔۔ آمادۂ جفا ہیں وہ عہد وفا کے

Marfat.com

شمشیر

محمد عبدالکریم خاں ——— عثمان آباد کے متوطن تھے ابتداءً محکمہ کوتوالی میں ملازم ہوئے اور تدریجی ترقی کرتے ہوئے کوتوال بلدہ کے جلیل القدر عہدہ تک پہونچے اور خان بہادر کے خطاب سے سرفراز ہوئے ۱۳۲۱ف میں ناظم کروڑگیری ہوئے اور وہاں سے وظیفہ پر سبکدوش ہوکر اپنے وطن چلے گئے اور وہیں انتقال فرمایا آپ کو شعر و سخن کا بہت شوق تھا ایک دیوان ۱۳۳۲ھ میں "متاع المعرفت دیوان شمشیر" کے نام سے ابوالعلائی اسٹیم پریس آگرہ میں (۱۴۰) صفحات پر حکیم محمد عاشق حسین آلف ابوالعلائی کی فرمائش پر چھپا ہے۔ آپ کا کلام تصوف کا بہترین نمونہ ہونے کے علاوہ بلند تخیل، صاف ستھری زبان اور بندش الفاظ کا اعلیٰ نمونہ ہے، آپ کی اور بھی تصانیف "شمشیر بے نیام" وغیرہ چھپ چکی ہیں، ۱۳۳۴ھ میں انتقال ہوا، نمونۂ کلام یہ ہے،

بارش مجھے شراب کی آنے لگی نظر
مستی میں میں نے نام جو لیا شراب کا

دل بلبل بستانِ مدینہ ہے ازل سے
صحرا سے اسے کام نہ کہسار سے مطلب

جویا تری رحمت کے ہیں محشر میں الٰہی
کرتے ہیں گنہ ہم تجھے غفار سمجھ کر

ہو جاؤں مست جب مری آنکھوں کو دید ہو
قامت کو دیکھ لوں تو قیامت بپا کروں

پرہیز نہ کر بادہ پرستی سے خبردار
لے نقد کبھی اور کبھی دام کئے جا

پتے پتے سے عیاں شانِ حقیقت تیری
بوٹی بوٹی میں تجھے رنگ بدلتے دیکھا

Marfat.com

ہوا ہے عالمِ پیری سے ہاتھ میں رعشہ	کہاں فسانۂ عہدِ شباب لکھتے ہیں

آنسوؤں نے گناہ دھو ڈالے	آب رحمت نہیں تو پھر کیا ہے

شوق

غلام محمد عرب ——— اُردو فارسی شعر خوب کہتے تھے، دونوں زبانوں میں دیوان مکمل کرکے چھپوانے کے بعد آٹھ دس سال ہوئے کہ انتقال کیا حیدرآباد کے رہنے والے اور معتمدی عدالت و کوتوالی اور امور عامہ کے صیغہ دار تھے،

تماشا دیدنی ہے دیکھ لو اللہ کی قدرت کا	کہ ہر سنگِ دکن اب آئینہ ہی زیب و زینت کا

مچی ہے دھوم ہر جا شاہ کی مسند نشینی کی	جہاں میں شور ہی ہر سمت عثمانی خلافت کا

نہیں ہی کام جز مدحت سرائی اور کچھ اپنا	وظیفہ ملگیا ہے شوقؔ اب تو حسنِ خدمت کا

شوق

برہان الدین احمد ——— مدرسہ وسطانیہ شورا پور ضلع گلبرگہ شریف کے مدرس اور اچھے شاعر ہیں،

ہر دم یہی خیال ہے عہدِ وفا کے بعد	دامانِ صبر چھوٹ نہ جائے جفا کے بعد

راحت میں ہی رفیق تو مونس ہے رنج میں	ہمدم نہ ہو گا کوئی دل مبتلا کے بعد

دل سے میرے نکال نہ پیکانِ آرزو	کچھ تو رہے خلش نگہ فتنہ زا کے بعد

یارب مریض عشق کو ہرگز شفا نہ ہو	یہ غم نصیب شاد نہ ہو گا شفا کے بعد

Marfat.com

شوق

عبدالحمید ـــــــ پنجاب کے بی۔اے (آنرز) ہیں، صوبہ گلبرگہ شریف میں کسی مدرسہ کے صدر مدرس ہیں، نفسیات پر ایک مختصر سی تالیف بھی طبع ہو چکی ہے،

عجب انداز ہیں امید بھی نومیدی بھی کبھی صورت کو دکھانا کبھی پنہاں ہونا
ہے رہِ عشق میں اس بات کی حاجت سبکو اک پتنگے کی طرح سوختہ ساماں ہونا

شوکت

احمد علیخاں ـــــــ حضرت سردار بیگؒ صاحب قبلہ کے مرید اور مولوی علی رضا خاں مرحوم ایم۔اے سابق رکن ہائیکورٹ سرکار عالی کے فرزند تھے، شعر خوب کہتے تھے کسی کے شاگرد نہ تھے، ۱۳۴۸ھ میں زندہ تھے،

لگاؤ دل کا ہو گر کسی سے تو چین کیونکر ہو خواب کیسا

دل وہ جلجائے نہ جسمیں ترے عشق کی آگ سر نہ باقی رہے جس میں نہ ہو سودا تیرا
پگھل بھی ہیں مری ہڈیاں حرارت سے عجب کرشمہ ہے دیتی نہیں دکھائی آگ
ہوا چاک وحشت میں ایسا گریباں نہ جائے رفو ہے نہ سینے کے قابل

شہرت

میر اعجاز علی ـــــــ کاکوری (لکھنو) کے سادات اور شرفاء سے تھے، ابتدائی تعلیم و تربیت حیدرآباد میں پائی اور فوج میں ملازم ہو گئے، باقاعدہ کیپٹن رہ کر وظیفہ پر سبکدوش ہوئے اور شہزادگان بلند اقبال کے اتالیق بھی رہے، نظم د

Marfat.com

نثر دونوں پر خاصا عبور تھا' اخبار حسن کار میں مضامین بہت لکھتے تھے شہباز بلند پرواز کے نام سے فکاہیہ شعر بھی کہتے تھے

۱۸ ردسمبر ۱۹۳۵ء کو یکایک انتقال کیا' امجد صاحب جو آپ کے شاگرد رشید ہیں آپ کا دیوان چھپوانے والے ہیں'

کس کو بہلاؤں کبھی باغ کبھی صحرا میں
دل ہی چھوٹے تو سبھی زلف دوتا سے پہلے

دینے والے تو بہت دیکھے غنی ہوتے ہیں
صدقہ دیتے ہیں فقیر انکو صدا سے پہلے

آئینہ جس سے خجل ہوجائے ایسا دل بنا
خود وہ کہدیں اب میری تصویر کے قابل بنا

قصر گنبد مسجد اور مندر نہ اے غافل بنا
دلمیں گنجائش دو عالم کی ہو اپنا دل بنا

رکھتا ہے کون لطف و تلافی کی آرزو
کچھ رحم کیجیے ستم ناروا کے بعد

اب تو اللہ ہی نگہبان ترے سودائی کا
پھر ہوا شور وہ صحرا میں بہار آئی ہے

بہت دولت ہی اطمینان ہی بیکار رہتے ہیں
نہیں ہے کوئی بیماری مگر بیمار رہتے ہیں

ترقی کی ہی دھن جنکو کہاں نیند انکو آتی ہی
وہ سوتے بھی ہیں تو انکو تو دل بیدار رہتے ہیں

نہ درد قوم ہی دلمیں نہ پاس ملک و ملت ہے
مگر ہم شائق سیر گل و گلزار رہتے ہیں

نہ ذوق شہسواری ہے نہ شوق تیغ بازی ہی
وہ کیف علم ہی ہم رات دن سرشار رہتے ہیں

نتیجہ تیغ کیا گھر میں مرے لکڑی نہیں شہرت
مگر ہاں میگزین اخبار کے انبار رہتے ہیں

شہید

نواب شہید یار جنگ بہادر ـــــــ حیدر آباد کے قدیم اور اعلیٰ گھرانے کے

Marfat.com

بزرگ ہیں، غزل، مرثیہ اور سلام خوب کہتے ہیں، مددگار صدر محاسب سرکار عالی اور ذ الاشان نواب معظم جاہ بہادر کے سکریٹری بھی ہیں، کہنہ مشق اور اچھے شاعر ہیں، حضرت نظم طباطبائی سے تلمذ تھا،

آمادۂ وفا ہوئے ترکِ جفا کے بعد — اب ابتدا ہوئی ہے مگر انتہا کے بعد

آسان نہیں ہے منزلِ الفت کا راستہ — ہر ہر قدم نزولِ بلا ہے بلا کے بعد

دیکھا گیا نہ حالِ مریضِ فراق کا — رونے لگے وہ منہ کو پھرا کر دعا کے بعد

دل شبِ فراق نے قصہ چکا دیا — آئے وہ اپنے وعدہ پہ لیکن قضا کے بعد

اے باغباں بہار پہ اتنا غرور کیا — مرجھا بھی چلنے والی ہے بادِ صبا کے بعد

آہیں ذرا جو رک گئیں آنسو رواں ہوئے — بارش نے خوب زور کیا ہی ہوا کے بعد

شیدا

میر محمد علی ——— ۱۲۹۰ھ میں حیدرآباد میں تولد ہوئے، میر عزیز علی صاحب عزیز مرحوم سررشتہ دار عدالت دیوانی ضلع بیدر کے فرزند ہیں، حیدرآباد ہی میں تعلیم پائی ۱۳۰۴ھ سے شعر کہہ رہے ہیں، میر غضنفر علی [illegible] صاحب سے تلمذ ہے طبیعت میں چونچلا ہے شعر بھی اچھے کہتے ہیں،

دل سانپ لوٹتا ہے دلِ بیقرار پر — آئی ہے یاد جب تری زلفِ رسا مجھے

رسوا کیا، خراب کیا، دربدر کیا — کیا کیا نہ تیرے عشق نے دکھلایا ہے مجھے

سب شیدا کہیں یا دو شیدا کسی کے حسن پہ — میرا دل میرا جگر ہے نظر آنکھیں میری

Marfat.com

تجھسے ہی بڑھگئے مرے تھمیں وفادار ہے یہ | تو گیا دل سے مگر تیری محبت نہ گئی

شیدا

عبدالعزیز ——— انٹرمیڈیٹ کالج ورنگل کے لکچرار ہیں، شعر بہی اچھے کہتے ہیں،

نظرِ کرم سے آج تو مجھکو نواز دے | بس ایک ہی مراد ہی اور مدعا ہے ایک

بدلے وفا کے جور وستم کب روا ہی دوست | تیری تو طرز سارے جہاں سے جدا ہی ایک

شیدا کسیطرح تجھکو بھلا دیں بگے نہ باوفا | مسلک ہے سب کا ایک، نہی مدعا ہی ایک

غش کہا کے گرے موسیٰ کچھ بن نہ پڑا ان سے | جب طور پہ ہلکی سی تنویر نظر آئی

بس ایک ہی سجدہ میں کافور ہوئے سب غم | دہلیز کی مٹی ہی اکسیر نظر آئی

شیدا

شیخ احمد ——— دکن ہی کے رہنے والے ہیں بمبئی میں مقیم ہیں شعر بہی اچھے کہتے ہیں،

بھاتا نہیں ہے کس کو ملکِ دکن ہمارا | چھوٹے نہ ہم سے یارب پیارا وطن ہمارا

پورے ہوں یاالٰہی اس کے دلی مقاصد | اور خوش رہے ہمیشہ شاہِ دکن ہمارا

کیا ہو سکے گی ہمسے توصیف تیری شاہا | کیا ہے زباں ہماری کیا ہے دہن ہمارا

گلہائے وصفِ عثماں ہر جا کھلے ہوئے ہیں | سرسبز کیوں نہ ہو پھر شیدا چمن ہمارا

Marfat.com

ص

صابر

عبدالوکیل ——— حیدرآباد ہی کے رہنے والے ہیں، ہزاکسیلنسی سر مہاراجہ بہادر کے مشاعرے میں شریک رہتے ہیں شعر خوب کہتے ہیں،

اس جگہ لیلیٰ نہیں ناقہ نہیں محمل نہیں — ہاں مگر اب مثل مجنوں کوئی اہل دل نہیں
ٹمٹماسا کیا یہ پروانوں کے دم کے ساتھ تھا — ہے وہی محفل مگر اب رونق محفل نہیں
ہے اسی اک آخری ہچکی میں روداد حیات — ہمدم اب تو سن، یہ شکوہ باطل نہیں

صابر

سید محمد انوار اللہ ——— حیدرآباد کے رہنے والے نوعمر شاعر ہیں، شعر خوب کہتے ہیں، صوبہ داری گلبرگہ شریف کے صیغہ دار ہیں،

بے چینی بڑھ گئی ہے دلِ ناصبور کی — تڑپا رہی ہے یاد کسی رشکِ حور کی
ننگ خلق ہوں کہ میں جاتا ہوں جس طرف — آتی ہے اس طرف سے صدا دور دور کی
صابر اگرچہ تیرے معاصی ہیں بے شمار — حد ہی نہیں ہے رحمتِ ربِ غفور کی

Marfat.com

صابر

نعیم الدین حسین ـــــــــ غلام نبی صاحب سابق پروفیسر کلیہ جامعہ عثمانیہ کے فرزند نوعمر شاعر ہیں مشاعروں میں غزل پڑھتے ہیں، رشید ترابی اور آزاد انصاری سے مشورہ کرتے ہیں،

خون ہاتھوں میں ملا میرا حنا سے پہلے — عذر در عمدوں کا کیا اپنے وفا سے پہلے
دمِ رفتار اٹھاتے ہیں وہ لاکھوں فتنے — حشر ہوتے ہیں بپا روزِ جزا سے پہلے
قتل کا ڈھنگ نکالا ہے نیا قاتل نے — مار ڈالا نگہِ ہوش ربا سے پہلے

صابری

مرزا بشیر احمد ـــــــــ سرکار عالی کے منصفِ عدالت تھے، اب وظیفہ پر سبکدوش ہو کر مطب کرتے ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں خصوصاً نعت سے بڑا شغف ہے، منقبت بھی کہتے ہیں،

کوئی بتلادے کسی کی شان میں — لحمک لحمی نبی نے ہے کہا
سننے والوں پر یہ فرض عین ہے — دونوں نام و نبر کہیں صلِ علی
تجھ کو دلے ہی جو نسبت صابری — آج دونوں ناموں کا عقدہ کھلا

صادق

میر جعفر علی ـــــــــ حیدرآباد کے رہنے والے اور جامعہ عثمانیہ کے اولین طیلسانیوں میں سے ہیں، آج کل کسی سمستان کے مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر ہیں شـ

Marfat.com

بھی خوب کہتے ہیں،

حکایت مختصر یہ ہے مری حال پریشاں کی
بنیں گرد بیاباں جو بہاریں تھیں گلستاں کی

چراغ دیر یا شمع حرم پروانہ کیا جانے
نہیں کچھ قید حسن و عشق میں کافر مسلماں کی

کسیکے عشق کی منظور ہمکو پردہ داری ہے
وگرنہ لے چکے ہوتے خبر ابتک گریباں کی

تیری کافر نگاہوں کا یہی عالم رہا چندے
تو پھر مجھسے حفاظت ہو چکی بس دین و ایمان کی

صادق

محمد عبد الغنی ——— ضلع ناندیڑ میں وکالت کرتے ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

مٹ مٹ کے ہم بنے ہیں زمانے میں بار بار
ہم کو حیات تازہ ملی پھر فنا کے بعد

پیدا ہوا حیات کا ساماں زہے نصیب
دو مائل وفا ہیں بڑی التجا کے بعد

مجکو ملا دو خاک میں لیکن یہ سوچ لو
کس پر جفا کرو گے مری جاں فنا کے بعد

کس اشتیاق سے لیا رحمت نے گود میں
مجرم کو انفعال ہوا جب خطا کے بعد

صبا

غلام علی ——— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں کبھی کبھی گلدستوں میں آپکا کلام نظر آتا ہے، شعر خوب کہتے ہیں،

آتش ہجر جلا دیتی ہے سب کچھ لیکن
وصل کی ایک رہا کرتی ہے حسرت دل میں

اسکے جانیسے ہو کیا حال خدا ہی جانے
جسکے آنیسے بڑھی جاتی ہے فرحت دل میں

دل اسے پیار کرے اور اُسے ڈھونڈیں آنکھیں
جسکے لب پر نہ تبسم نہ مسرت دل میں

Marfat.com

نیر

نظام الدین خاں —— نواب صادق جنگ بہادر حلم مرحوم کے صاحبزادے اور نہایت اچھے شاعر ہیں؎

کیوں انکو فکر جور ہی اتنی جفا کے بعد | کچھ اور انتہا بھی ہے اس انتہا کے بعد
پھر دل پہ ہاتھ رکھنے کی زحمت وہ کیوں کریں | اب درد لا علاج ہے انکی دوا کے بعد
مدت سے سوگوار ہے دنیائے عاشقی | اب کسکو ڈھونڈتے ہیں وہ اہل وفا کے بعد
اپنی وفا پہ ہم تو پشیماں ہو چکے | ہیں آپ کیوں خجل ستم ناروا کے بعد

صدر

شاہ محمد اکرام الحق —— قدوسی گھرانے سے ہیں وعظ بھی کہتے ہیں اور شاعر بھی بڑے اچھے ہیں، یو۔پی کے رہنے والے ہیں مگر مدت سے دکن میں ہیں

صدر ہیں شاد شاہ عالی گہر | آصف وقت بر سریر زر
زور دست، اور صاحب ثروت | جسکا ہے جشن جوبلی گھر گھر
ہو فزوں اوج اختر اقبال | عمر وے اور ایزد برتر
۱۳۴۵
دُرفشاں صدر اس پہ تاج گہر | خلعت لاجوردی ہے دربر
۱۳۴۵

صادق

سید تصدق حسین —— جالنہ کے رہنے والے ہیں میں ایک سال

Marfat.com

دکن میں ہیں، گورنمنٹ ہائی اسکول کے مدرس ہیں، نہایت قابل شاعر ہیں نظم اور غزل خوب کہتے ہیں،

کہا میں نے یہ پردہ چشم مردم سے بشر ہو کر | کہا پھر کیا بپا کر دوں قیامت جلوہ گر ہو کر
کہا میں نے کہ دل پتھر ہے شاید ان حسینوں کا | کہا پھر دل میں گھر پتھر کے پیدا کر شرر ہو کر
کہا میں نے وہ اپنے قول تم نے سب بھلا ڈالے | کہا سہو و خطا سے کون خالی ہے بشر ہو کر
کہا میں نے کہاں حسن خم ابرو کہاں خنجر | کہا یہ بھی پری بنجائیگا زیب کمر ہو کر

صدیقی

خواجہ عبد العلی ——— حیدر آباد کے رہنے والے دفتر تحصیل عنبر پیٹھ کے صیغہ دار ہیں شعر بھی اچھے کہتے ہیں،

سالِ نو کی ہی خوشی چاہ بھی ہے پیار بھی ہے | تم بھی ہو ہم بھی ہیں بلبل بھی ہے گلزار بھی ہے
دل مرا نذر ہے فرمایئے منظور حضور | با وفا بھی ہے یہ اور عاشقِ سرکار بھی ہے

صغیر

محمد حبیب الدین ——— ۱۳۰۰ھ میں حیدر آباد میں تولد ہوئے آبائی وطن قندھار ہے جہاں پر آپ کی زمینداری بھی ہے اور قضاۃ کی معاش بھی حیدر آباد ہی میں تعلیم و تربیت پائی اور شعر بھی کہنے لگے ابتدائے مشق ہی سے پنڈت مدیح بھان (صوفی شمس الحق سجاد علی) میکش تھانوی سے مشورہ کرنے لگے، حضرت احمد کلیم اللہ سے بیعت کی، میکش کی وفات کے بعد سے کیفی سے تلمذ اختیار کیا، دیوان مکمل کیا ہے،

Marfat.com

خودپرستی نے مری کی یہ عطا نعمت مجھے
تیری ہر شے میں نظر آنے لگی صورت مجھے

میری تنہائی میں پوشیدہ ہیں حسن آرائیاں
انجمن کا لطف دیتی ہے میری خلوت مجھے

حق پرستی اصل میں صورت پرستی ہے میری
جستجو ہے اس کی صورت کی بہر صورت مجھے

کون ہوتا اندر حیز ملک میرے سوا
دی ہے صورت آفریں نے اپنی ہی صورت مجھے

صفی

محمد بہاؤالدین —— (بہبود علی) حکیم منیرالدین صاحب مرحوم کے فرزند ہیں، ۲۶ رجب ۱۳۱۰ھ کو اورنگ آباد میں تولد ہوئے، سات سال کی عمر میں حیدرآباد آئے اور مدرسۂ نظامیہ میں تعلیم پانے لگے، مدرسۂ طبیہ میں شریک ہوکر تکمیل نصاب کیا مگر امتحان نہیں دیا، بہبود علی نام آپ نے خود رکھ لیا ہے، نسباً شیخ صدیقی ہیں بچپن ہی سے شاعری کا شوق ہے، ابتداً ضیا دہلوی کو اپنا کلام دکھایا، پھر ظہور احمد دہلوی سے مشورہ کرنے لگے ان کے بعد فروغ سے تلمذ اختیار کیا، ۱۳۲۶ھ سے کیفی کو اپنا کلام دکھانے لگے، ۱۳۳۵ھ میں کیفی نے انتقال کیا، اور آپ نے اپنے طور پر غزل کہنا شروع کیا گویا کم و بیش دو سال تک کیفی کی شاگردی کی اور اس عرصے میں چند ہی غزلیں دکھائیں،

صفی آج حیدرآباد کے واحد غزل گو شاعر ہیں وہ غزل کو صرف غزل کی حیثیت سے کہتے ہیں، جذبات بالکل فطری، معاملہ بندی میں لطافت، زبان میں سلاست، محاورہ میں چستی اور روزمرہ نہایت صاف ہوتا ہے حد درجہ تیز، یہ

Marfat.com

ذہین سیاح منکسر المزاج لاابالی اور رند مشرب ہیں، یار باشی ہیں فرد، دل باختگی میں اپنی آپ نظیر، رات کے راجہ ہیں اگر آپ کی گل افشانی گفتار دیکھنی ہو تو کوئی رات کو دیکھے،

حیدرآباد کا شاید ہی کوئی بد نصیب ایسا ہو جس کے کان آپ کے کلام سے ناآشنا ہوں، کئی ایک غزلیں ریکارڈ بھی ہو گئی ہیں،

بس اب راضی خوشی سے اسے مرنا ہی بہتر ہے — یہ دنیا جسمیں دنیا جی رہی ہے موت کا گھر ہے
ہوا کرتے ہیں ظلم و جور بھی دلکش حسینوں کے — جو سب کے واسطے ہیں عیب انکے حق میں زیور ہے
عدو نے بھی اڑائی ہیں ادائیں دل لبھانے کی — ستمگر جو تیری صحبت میں بیٹھا ہے ستمگر ہے
زر گل کیلئے گل کو بھی چھوڑا ورنہ سب کہتے — کہ یہ اللہ کا بندہ نہیں ہے بندۂ زر ہے
گنہگاروں پہ اپنی رحم کر لے داور محشر — قیامت اور کیسی میں پریشاں ہوں وہ مضطر ہے
ہیں کم سے کم زیادہ سے زیادہ عشق کے معنی — سمجھنے والوں کو اک لفظ بے سمجھوں کو دفتر ہے
صفی کو طفل مکتب جانتے ہیں اسلئے شاعر — کہ ہر اک شعر اسکا بچے بچے کی زباں پر ہے

دعویوں سے خفا ہونے بگڑنے والے — کہہ دیا کس نے ترا چاہنے والا میں ہوں
حسن والوں میں تو ہر اک نے خدائی کی ہے — نہیں معلوم کس اللہ کا بندہ میں ہوں

دل جو دیا دل کے لئے غم دیا — زخم دیا زخم کو مرہم دیا
جانتے ہیں وہ کہ میں آزاد ہوں — پھر مجھے جو کچھ بھی دیا کم دیا
عشق میں بشاش بہت کم تھے — مے نے مجھے کیف بہت کم دیا

Marfat.com

آپ نے بخشا دلِ سوزاں مجھے | یا کسی کافر کو جہنم دیا؟
شکر ہے دل اپنے دیا ای صفی | اور نہایت خوش و خرم دیا

صمد

محمد عبد الصمد ـــــــ قصبہ مکاراج بیٹھ تعلقہ میدک کے رہنے والے اور دفتر بندوبست علاقہ جاگیرات میں ملازم ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

غیرتِ گلزار ہے یوں حیدرآباد دکن | کھل رہی ہے ہر کلی بن کر تمنائے دلی
یہ دعا ہے بچے بچے کی زباں پر اے صمد | ہو مبارک شاہِ عثمان کو یہ سلور جوبلی

۱۳۵۵ھ

صمد

صمد رضوی ـــــــ مشہور ہیں پورا نام اور حالات معلوم نہ ہو سکے، جامعہ عثمانیہ کے طیلسانی ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

دامن کوہسار ہو چادر سبزہ زار ہو | پاس ہی جوئبار ہو، موج بھی بیقرار ہو
بلبل دلفگار ہو نکہت گل نثار ہو | آتشِ لالہ زار ہو چاروں طرف بہار ہو

میرا وہاں مزار ہو میرا وہاں مزار ہو

پھیلی ہو بو چمن چمن پھول ہوں مثلِ سیم تن | گونجتا ہو گلوں کا بن اس پہ طیور نغمہ زن
غنچے بھی کھول دیں دہن دیکھکے بادۂ کہن | جبکہ شفق وہ گلبدن چرخ پہ آشکار ہو

میرا وہاں مزار ہو، میرا وہاں مزار ہو

Marfat.com

صمصام

آقا عباس شیرازی ——— آقا سید عبداللطیف کے فرزند ہیں جو اپنے ایک اخبار "سید الاخبار" کی وجہ سے حیدرآباد میں بہت مشہور ہیں، صمصام کی ولادت حیدرآباد ہی میں ہوئی، فارسی مادری زبان ہے مگر اُردو بھی خوب بولتے ہیں اور شعر بھی اُردو میں اچھے کہتے ہیں، ڈاکٹر الم سے تلمذ ہے،

کیا قیامت ہے خدایا داستانِ کربلا
ہر کوئی ہے دو جہاں میں نوحہ خوانِ کربلا

خوں کے آنسو رلاتا ہے بیانِ کربلا
دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہیں تیغِ جفا سے

جام کوثر پی رہے ہیں تشنگانِ کربلا
دیکھنا جنت میں لے لیکے مزے کس شوق سے

سوتے ہیں خاکِ تپاں پر کشتگانِ کربلا
راہِ حق میں جان دیکر کیسی میٹھی نیند سے

تمیا

احمد حسین ——— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں غزل خوب کہتے ہیں،

ادھر ہی پاس کر چلا آ جائے گا
یہ مستی سلامت یہ لغزش مبارک

کہاں بجلیاں آج برسائے گا
یہ رنگیں ادائیں یہ بیتاب نظریں

مجھے ڈھونڈیئے گا تو کھو جائیے گا
کہاں دہرِ فانی کہاں عالمِ دل

اگر یوں ہی رونا رہے گا یاد آئیے گا
فراموش کر دینگے ہم دین و دنیا

Marfat.com

ضامن

سید محمد ضامن کنتوری ——— مولوی سید محمد کاظم حبیب کنتوری کے فرزند
ہیں ۶ ذی الحجہ ۱۲۸۷ھ کو کنتور میں تولد ہوئے خانگی طور پر مختلف بزرگوں سے تعلیم
پائی اور کمسنی ہی میں اپنے والد کے ہمراہ حیدرآباد آگئے، پھر علیگڈھ جا کر انٹرنس
کامیاب کیا اور واپس آکر نواب محبوب یار جنگ ناظم الملک بہادر کے کتب خانہ کی
ترتیب کے لئے مامور ہوئے اور پھر صرفخاص میں ملازم ہو کر سررشتہ تعلیمات میں
منتقل ہوگئے، ۱۳۲۵ف میں دارالطبع میں منتقل ہوئے اور مدت تک منتظم کی
حیثیت سے کارگزار رہ وظیفہ پر سبکدوش ہوئے۔ بڑے اچھے شاعر اور انشاپرداز ہیں
نظم و نثر دونوں پر یکساں قدرت ہے، انگریزی نظموں کا ترجمہ بڑی عمدگی سے
کرتے ہیں دو دیوان اور کئی ایک تصانیف شائع ہوچکی ہیں، ۱۹۱۰ء میں بر
سے ایک ماہوار رسالہ استبصار کے نام سے جاری کیا اور ۱۹۲۳ء میں لسان الملک
نامی رسالہ حیدرآباد سے اجرا کیا یہ دونوں رسائل معیاری تھے اور بڑی محنت سے

Marfat.com

مرتب کئے جاتے تھے'

آپ نہایت منکسر المزاج' ہمدرد' ملنسار' اور خلیق بزرگ ہیں شعر خوب کہتے ہیں اور پڑھنے کا انداز بھی دلکش ہے حیدرآباد میں آپ کے شاگردوں کی تعداد خاصی ہے'

دل میں جو اک شگاف سا ہے — اس رخنے سے کوئی جھانکتا ہے
چلتی رہتی ہے سانس ہر دم — یعنی ہر کارۂ قضا ہے
سو جان سے بیدلی کے صدقے — اب دل ہے نہ دلکا مدعا ہے
میں بھی میری وفا بھی جھوٹی — جو آپ کہیں وہی بجا ہے
ٹوٹے سب آسرے جہان کے — مالک بس تیرا آسرا ہے
پوچھو ضیاؔ من سے عشق کے راز — یہ قطرۂ بحر آشنا ہے

ضیاؔ

شہزادہ حافظ مرزا منیر الدین ضیاؔ دہلوی ——— آپ مرزا رحیم الدین حیاؔ کے فرزند اور تیموری شہزادوں میں سے ہیں تخمیناً پچاس سال سے حیدرآباد میں ہیں بلکہ حیدرآباد ہی کو وطن بنا لیا ہے' صدر محاسبی سے ملازمت کا تعلق تھا اور اب وظیفہ پر سبکدوش ہو گئے ہیں عروض کے بڑے ماہر ہیں مدت ہوئی تحقیقات ضیاؔ کے نام سے ایک مختصر رسالہ شائع کر چکے ہیں'

مجھے آجائے ہوش ایسی پلا اے پیر میخانہ — سقاہم ربہم سمجھوں کردوں توقیر میخانہ

Marfat.com

کوئی گلرنگ خوش رو مغبچوں میں ہو گیا شامل
مثال آفتاب اب چمکے گی تقدیر میخانہ

ہمیشہ بیخود مے ہوں مری کیفیت ایسی ہے
کہ گھر میں بت تو میخانہ میں اک تصویر میخانہ

سوائے ذکر مینوشی نہیں آتی مجھے کچھ بات
نہیں ہے اور کچھ لب پر بجز تقریر میخانہ

ضیاؔ پرہیزگاری قید ہے بنجاؤ مست ایسا
خرید و ساز میخواری کرو تدبیر میخانہ

ضیغم

محمد عبداللہ خاں ـــــــ نواب محمد صلاح خاں کے فرزند ہیں آپ کے اجداد کابلی تھے عہد شاہی میں لکھنؤ آکر خدمات جلیلہ سے سرفراز ہوئے لکھنؤ کا قندھاری انہیں کا بسایا ہوا تھا جو غدر میں برباد ہو گیا، ۱۲۹۱ھ میں صلاح خاں صاحب کے انتقال کے بعد ضیغم نے لکھنؤ چھوڑا اور حیدرآباد آرہے، اور اپنے خالو آنریبل نواب سر شرف الامرا کے، سی، ایس، آئی، کی صاحبزادی سے شادی کی، سرکار عالی سے منصب جاری ہوا اور آپ نے حیدرآباد کو وطن بنالیا، ۱۳۰۱ھ سے عباس علیخاں شمشیر کی صحبتوں میں شعرگوئی شروع کی ۱۳۰۹ھ تک نیاز احمد ہوش بریلوی سے مشورہ کرتے رہے ان کے انتقال کے بعد محمد باقر لکھنوی سے تلمذ اختیار کیا، دیوان مکمل اور مردف ہے ایک تذکرہ "یادگار ضیغم" کے نام سے شائع کر چکے ہیں، اسی سال کے قریب عمر ہے، شعر خوب کہتے ہیں، مدت تک مشاعرہ بھی کرتے رہے ہیں، بڑی خوبیوں کے بزرگ ہیں،

گلوں پر اشک شبنم دیکھ کر بلبل یہ نالے ہیں
مرا دل دیکھ تو وہ بھی کوئی چھالوں میں چھالے ہیں

Marfat.com

رے پر بھی رہی یادِ مژہ کی رخنہ اندازی — مرے سنگِ لحد میں سینکڑوں سوراخ ڈالے ہیں

لدا ہر چند ہوں کہتی ہے یہ جبیں جبیں اپنی — فقیری میں بھی شانِ تمکنت جاتی نہیں اپنی

صور رنگِ حدت کا سما جاتا ہے جب دلمیں — تو صورت آئینہ میں دیکھ لیتے ہیں ہمیں اپنی

تن بدن میں اپنے روشن داغِ سوزاں ہو گئے
ہم سراپا صورتِ سروِ چراغاں ہو گئے

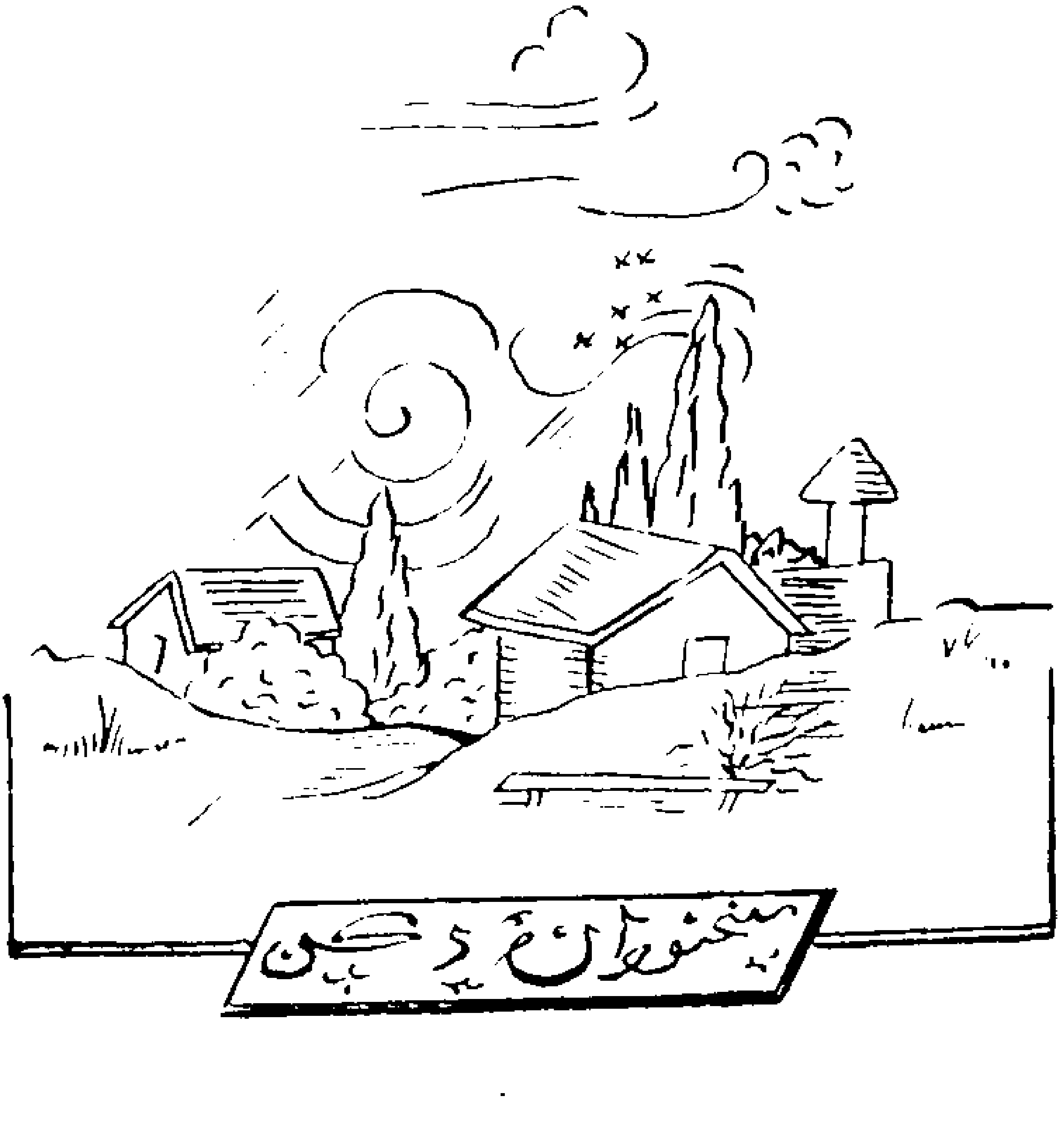

Marfat.com

ط

طالب

نواب عثمان نواز جنگ بہادر ـــــ حیدر آباد کے معزز طبقے سے تعلق رکھتے ہیں، علم و ادب سے دلچسپی ہے کار و زر جیسے خشک عہدے سے سرفراز ہیں مگر شعر بھی کہتے ہیں اور خوب کہتے ہیں،

کیا خبر ان کو کسے ناز و ادا کہتے ہیں — لوگ نادان ہیں جو اسکو جفا کہتے ہیں
دل ناداں کے ستانے کو جفا کہتے ہیں — کیا نہیں جانتے اسکو ہی سزا کہتے ہیں
اے حضور ایسا تو ہوتا نہیں دیکھا ہم نے — کہیں اچھا جسے اسکو ہی برا کہتے ہیں؟
بے وفا مجھ کو جو کہتے ہیں بجا اور درست — یہ تو معلوم ہو پھر کس کو وفا کہتے ہیں

طالب

محمد سراج الدین ـــــ مولوی کمال الدین صاحب مرحوم رکن پائیگاہ کے فرزند تھے، تاریخ پر خاصا عبور تھا، نظام علیخاں شیر جنگ ' میر عالم ' کے مبسوط سوانح حیات شائع کئے بڑے اچھے مضمون نگار اور شاعر تھے عروض کے ما

Marfat.com

سراج الدین طالب

Marfat.com

Marfat.com

اور شعر بھی کہتے تھے ۲۴ مئی ۱۹۳۲ء کو انتقال کیا۔

جفا میں ستم کی سرافرازیاں ہیں — وفا شرط مشروط جانبازیاں ہیں
نہ الفت کی باتیں نہ دلسازیاں ہیں — بتو تمہیں فقط کچھ نظربازیاں ہیں
قدم سے ترے شور محشر بپا ہے — ستمگر یہ کیا فتنہ پردازیاں ہیں
نشیمن پہ بجلی گری فصلِ گل میں — فلک کی یہ خانہ براندازیاں ہیں

طاہر

ملک طاہر —— حیدرآباد کے رہنے والے شریف اور قدیم گھرانے سے ہیں۔ بچپن سے شعر و سخن کا ذوق ہے، شعر بہت کم کہتے ہیں، مگر اچھے کہتے ہیں آج کل مدرسہ دارالعلوم سے ملازمت کا تعلق ہے۔ نہایت شریف' یارباش اور مرنجان مرنج بزرگ ہیں' فنونِ لطیفہ سے بھی لگاؤ ہے'

جا کے موسیٰ تو فقط طور پہ کرتے تھے کلام — عرش اعظم پہ گئے شاہِ ہدیٰ شام کے بعد
مانگ لو صدقہ میں اس صاحب معراج کے آج — ہوگی مقبولِ خدا سب کی دعا شام کے بعد

چاند شرمائے مہ جبیں ایسا — تو نے دیکھا فلک! حسین ایسا؟
بڑھ کے خورشید سے ضیا پائی — داغ الفت کا ہے نگیں ایسا

طاہر

محمد طاہر علی —— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں'

ہم سمجھتے ہیں انہیں شافع محشر اپنا — مظہر خاص جنہیں کہتا ہے داور اپنا

Marfat.com

درِ احمد کی جبیں سائی جو حاصل ہو ہمیں | پھر یہ سمجھیں گے کہ ہے اوج پہ اختر اپنا
نذرِ سرکار ہو ہر وقت درود اے طاہر | لائق پیش کشی ہے یہی گوہر اپنا

طیب

غلام طیب ——— بی، اے، ال، ٹی، اورنگ آباد انٹر کالج کے لکچرار ہیں شعر خوب کہتے ہیں آپ کی بڑی لمبی لمبی نظمیں اورنگ آباد کے سہ ماہی رسالہ اردو میں طبع ہوتی ہیں، ایک نظم بادل کا ایک بند یہ ہے،

گگن میں لیلا رچی ہوئی ہے | برات ساون کی آرہی ہے
گھٹا میں بجلی چمک رہی ہے | نکالے گھونگٹ دلہن کھڑی ہے
اُمنڈ اُمنڈ کر بلا کے بادل | پرانے فتنے جگا رہے ہیں
پہار کو گُدگُدا رہے ہیں | جنوں کے شانے ہلا رہے ہیں

طیب

طیب علی ——— سکندرآباد میں رہتے ہیں شعر بھی اچھے کہتے ہیں،

وہ گئے دن کہ تھی دنیائے محبت دلمیں | اب نہ ارمان کوئی باقی ہے نہ حسرت دلمیں
دیکھے بھالے کی محبت ہی محبت ہے کوئی | نہیں رہتی کبھی منہ دیکھے کی الفت دلمیں
مجھکو خاک اور میری خاک کو برباد کیا | پھر بھی باقی ہے ستمگار کدورت دلمیں

Marfat.com

ظریف

محمد عبدالقادر —— قدیم دکنی اور منصبدار ہیں، ۱۳۳۳ھ میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم گھر پر پائی اور شعر کہنے لگے حضرت عیش سے تلمذ ہے، طبیعت اچھی پائی ہے، کلام میں خاصا رنگ ہے ابھی ابتدا ہے یقین ہے کہ اگر مشق جاری رکھیں تو اچھے شاعر ہوں گے، حیدرآباد میں اپنے رنگ کے یہ ایک ہی ہیں،

فیشن اچھا نہ اسکا احسان اچھا — لیڈی اچھی نہ اسکا ارماں اچھا
یورپ کے حسینوں پہ عبث مٹتے ہو — باہر کے ولی سے گھر کا شیطان اچھا

ہوتے ہیں حسینوں کے کنائے بھی غضب کے — سفاک یہ ہوتے ہیں بڑی چال کے ڈھب کے
دل لینے کو ظالم نے بلایا تھا یہ لکھ کر — بائیسویں کو آئیے کونڈے ہیں رجب کے

غیر رہتا ہے جو اس بانی بیداد کیساتھ — یعنی فرعون رہا کرتا ہے شداد کے ساتھ

غیر دل کی تو خوشامدیں کر جوتیاں اٹھا — احسانِ اقربا کا نہ بارِ گراں اٹھا

تلخی و شیرینی ہوتی گر لبِ معشوق میں — کھیوں پر کھیاں مچھر پہ مچھر بیٹھتے

Marfat.com

محبت ہو بیوی کی دل میں نہ کیونکر — یہ جنت سے لایا تھا دادا ہمارا
یہ اس کی نزاکت کا ادنیٰ اثر ہے — کہ دل بن گیا ہے بتاشا ہمارا

جا کے میخانہ میں بے کیف چلے آجانا — شیخ کو ہمنے جب ہی تو خرِ عیسیٰ جانا
حال دل میرا پڑھ کے جاننے والے آئے — تم نے جانا ہی تو کیا بھینس کا انڈا جانا
دامِ تزویر میں تم آگئے جو دشمن کے — اسلئے ہم نے تمہیں اُلّو کا پٹھا جانا

خدا جانے یہ خمیازہ ہے کس حُسنِ عقیدت کا — چُرا کر لے گیا مسجد سے کوئی جوتیاں میری

سنتے ہیں کل جو عقد ہوا تھا حریف کا — وہ بھیڑ تھی کہ جوتے پہ جوتا سوار تھا

دال روٹی بھی ملے گر عزت و توقیر سے — میں یہ سمجھوں گا کہ بریانی ملی تقدیر سے
دُبلے پتلے سے نہ کیوں بہتر ہو معشوقِ جسیم — ایسا ہوتا ہے ڈبل روٹی کا میٹھا کھیر سے

Marfat.com

ع

عابد

میر عابد علیخاں بہادر صولت جنگ —— حیدرآباد کے قدیم شرفا سے تھے طبیعت میں انکسار، ہمدردی، ملنساری بہت تھی میر محمد علیخاں ناظم مرحوم کے ماموں تھے استاد داغ سے تلمذ تھا، مذاقِ عابد، یادگارِ عابد، نغمۂ رنج، نامۂ عشق، کلیاتِ عابد، چار دیوان طبع ہو چکے ہیں، چمنستانِ وحدت، آئینۂ ارشاد کے نام سے دو مجموعۂ انتخاب الگ شائع ہوئے ہیں، شعر خوب کہتے تھے پُرگو تھے کلام بے عیب ہوتا تھا، ۵ رمضان ۱۳۳۷ھ کو انتقال کیا،

تجھ کو کوثر ہو مبارک ناصح — مجھ کو ہے شربتِ انگور پسند
شیفتہ ہیں جو تمہارے رخ کے — کیونکر آئیگی انہیں حور پسند

ذرا دیکھو تو کیا اونچا ہوا نخچیر کا رتبہ — اٹھا کر لے چلا صیاد اسکو پشتِ توسن پر

کعبہ کو چلے تھے دیر پہونچے — جاتے تھے کدھر کدھر گئے ہم

تیر پر تیر لگاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے — دل یہ کس کا ہے میری جان جگر کس کا ہے

Marfat.com

عابد

قاضی محمد زین العابدین —— حیدرآباد کے قدما اور شرفا سے ہیں حیدرآباد ہی میں تعلیم پائی اور سیول سروس کامیاب کر کے ملازم ہو گئے آج کل محکمۂ مال میں اول تعلقدار ہیں، نہایت ذی خلق، منکسر مزاج، شریف علم دوست نوجوان اور شاعر ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

وطن میرا تھا قریہ اور میں تھا ایک دہقانی — لڑکپن کھیل میں گزرا گیا گر کچھ تو جوانی
جوانی میں چلایا ہل دیا کھیتوں کو بھی پانی — بہر صورت گزاری، ہو گرانی یا کہ ارزانی
غلامی کا خیال آیا نہ آیا کچھ حکومت کا — نہ کچھ تھا امتیاز ما و تو، یا قوم و ملت کا
نہ پروا مفلسی کی تھی نہ لالچ مال و دولت کا — تقابل غیر سے کرتا نہ تھا میں اپنی حالت کا
مگر انسان تھا اور فطرت انسان رکھتا تھا — جگر کے پاس اک دل، دل میں اک ارمان رکھتا
جو گھر میں جسم تو کھیتی میں اپنی جان رکھتا تھا — بھلے بھولے ہی اک فکر میں ہر آن رکھتا

عابد

مرزا عابد علی بیگ —— حکیم مرزا قاسم علی بیگ اخگر کے فرزند اور معتمد مالگزاری سرکار عالی میں ملازم ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

حرم میں دیر میں تیرے آستاں نہیں برسوں — تو دل میں تھا تجھے ڈھونڈا کئے کہیں بر...
ستم اٹھاتے ہیں عادی ہیں ظلم سہنے کے — رہا ہے دشمن جاں آسماں زمیں ...
دل میں درد آنکھوں میں آنسو ہیں لبوں پر فریاد — مشغلہ ہے یہی ہم کو شب تنہائی کا

Marfat.com

عابد

حکیم سید محمد عابد ——— مہتمم شفاخانہ اور طبیہ کالج میں بھی طب پر لکچر دیتے تھے۔ بڑے اچھے شاعر تھے ستمبر ۱۹۳۷ء میں انتقال کیا۔

حال وہ پوچھتے ہیں مجھسے تو رو دیتا ہوں
ضعف اتنا ہے کہ یارا نہیں گویائی کا

بزم زندوں کی ہے نادمیں کہے دیتا ہوں
اب مناسب نہیں لینا تجھے انگڑائی کا

عاجز

محمد قدرت اللہ ——— عیش کے شاگرد ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں

ایک میں ہی ہوں کہ رکھتا ہوں محبت دلمیں
ایک تم ہی ہو کہ ہے مجھسے کدورت دلمیں

آنکھ میں جلوہ ترا لب پہ مرے یاد تیری
میرے سر میں ترا سودا تری الفت دلمیں

آہ کیسا تھا ہی کیوں لب پہ نہ چھالا آئے
جبکہ ہے شعلہ فشاں آتش فرقت دلمیں

سر گیا ہی تو ترے عشق کا سودا نہ گیا
دل گیا ہی تو رہی تیری محبت دلمیں

عارف

میر لطف علی ——— قاضی سید عبدالرحیم صاحب مرحوم کے فرزند اور سلسلۂ ابوالعلائیہ میں بیعت ہیں آپ کے اجداد عہد [illegible] میں دکن آئے تھے آپ کے ایک جداعلیٰ قطب شاہی دور میں [illegible] آپ پر اب تک معاش قضاۃ پرگنہ [illegible] بحال ہے [illegible] فارسی عربی پڑھی ہے (۶۴) سال کی عمر ہے شعر بھی خوب کہتے ہیں [illegible] نام سے

Marfat.com

ایک مختصر سا دیوان طبع ہو چکا ہے، اور فرہنگ عثمانیہ ایک دفتری اصطلاحات کی لغت بھی طبع ہو چکی ہے، نہایت سیدھے سادھے یار باش بزرگ ہیں راقم الحروف کے خاص کرمفرما ہیں،

جو دل رکھ کے دلدار نے شرم رکھ لی ۔۔۔ بڑی بات کی یار نے شرم رکھ لی
میرے دل کی کچھ بھی نہ تھی قدر و قیمت ۔۔۔ مگر اک خریدار نے شرم رکھ لی
سیہ کاریوں سے خجل ہم تھے لیکن ۔۔۔ مدینے کے سرکار نے شرم رکھ لی
واعظ تو ذکر جنت و دوزخ کا چھوڑ دے ۔۔۔ کیا ہوگا کیا خبر تجھے روزِ جزا کے بعد

جبینِ شوق کو ٹھوکر لگا دے ۔۔۔ مری بگڑی ہوئی قسمت بنا دے
نگاہِ ناز سے بجلی گرا دے ۔۔۔ کسی کا خرمنِ ہستی جلا دے
نہ چھوٹے میکدہ مر کر بھی ساقی ۔۔۔ مری مٹی کا پیمانہ بنا دے
الٰہی بنجائے مقتل طورِ سینا ۔۔۔ نقاب رخ اگر قاتل اٹھا دے
عجب کیا ہے خدا ملجائے اسکو ۔۔۔ خودی اپنی اگر عارف مٹا دے

عاقل

فخرالدین ـــــــ حیدرآباد کے رہنے والے عربی، فارسی، انگریزی سے واقف تھے، ٹیوشن بھی کرتے تھے اور کتب فروشی بھی، چوک میں ایک چھوٹی دوکان، کتابوں کی تھی نہایت اچھے شاعر اور با مذاق بزرگ تھے ستر سال سے زاید عمر پاکر تقریباً چار سال ہوئے کہ انتقال کیا،

Marfat.com

میر لطف علی - عارف

Marfat.com

Marfat.com

ایک سے ایک زمانے میں حسین اچھے ہیں
اپنی نظروں میں سمائیں جو نگیں اچھے ہیں
دلمیں ہے حسرت و ارماں و تمنا کا ہجوم
ان مکانوں میں جو رہتے ہیں مکیں اچھے ہیں

یہ روشن ہے کہ روشنداں نہیں اس برج بے مطلب
شرارت سی شرارت ہے یہاں تا کا وہاں جھانکا
دن کو بھی تو رہو سورج کی طرح پہلو میں
چاند کی طرح سے تم رات کو آتے کیوں ہو

عاقل

محمد عاقل علیخاں ــــــ اورنگ آباد کے شریف گھرانے سے تعلق ہے اور اچھے شاعر ہیں،

طوفان ہے قطرہ قطرہ میرے سیل اشک کا
دریا ہے موجزن مرے چشم پر آب میں
ہے انقلاب دہر یہ کیسی ہے منصفی
رہتے ہیں بوم گنبد افراسیاب میں
پیتا ہوں شوق یاد میں اک رشک ماہ کی
ساقی شراب دے قدح آفتاب میں

عالی

حبیب اللہ خاں ــــــ نواب مظفر جنگ بہادر مرحوم کے فرزند اور حیدرآباد کے مشہور امیر حمید اللہ دلہ کے پردتے تھے، عربی، فارسی کے منتہی اردو کا ذوق بڑا پاکیزہ تھا، حضرت طباطبائی مرحوم سے مشورہ کرتے تھے فن عروض پر ایک کتاب بھی طبع ہو چکی ہے نہایت زندہ دل اور شریف الطبع شاعر تھے حضرت

Marfat.com

حضرت تمکین کاظمی کے قریبی عزیز تھے اور ان دونوں میں بڑا خلوص تھا،
دس پندرہ سال پہلے سرور نگر میں انجمن ارباب اردو قائم کی تحفہ ماہوار ایک
مدت تک اپنے ذاتی سرمایہ سے نکالتے رہے،
۱۹۳۶ء میں بعارضہ سکتۂ قلب انتقال کیا،

کہتے ہیں مست بارغ ہے میخانۂ بہار
غنچان گل کو سمجھے ہیں پیمانۂ بہار

اوراق گل پہ ہے خط ریحاں لکھا ہوا
عالی چمن میں آیا ہے پروانۂ بہار

وعدہ وصل کو وہ حشر پہ ٹھہرا کے چلے
مجھ کو دھوکا یہ ہوا وعدۂ فردا سمجھا

شغل مے شب کو ہوا ور دن کو عبادت ای شیخ
ایک نے اسکو برا ایک نے اچھا سمجھا

عشق میں ہو گئی ہے عقل بھی اندھی زاہد
عیب کیا عشق بتاں میں ہے خدارا سمجھا

عالی

راجہ نرسنگ راج بہادر ——— راجہ گردھاری پرشاد باقی عرف بنسی راجہ
کے فرزند ہیں آپ کے جد اعلی آصف جاہ بہادر کے ہمراہ دکن آئے تھے، اور بڑے
بڑے عہدوں پر سرفراز رہے آپ کے والد راجہ باقی مشہور صوفی اور شاعر تھے،
آپ علاوہ اپنی خاندانی جاگیر اور اعزاز کے مہتمم ٹپہ خانہ جات ریلوے بھی ہیں،
شعر نہایت اچھے کہتے ہیں، عربی، فارسی، اردو اور سنسکرت میں عالمانہ تبحر رکھتے
ہیں، نہایت با مذاق اور مخیر بزرگ ہیں،

حامی جہاں میں کون مرا کردگار ہے
ہر گھر کی نظر تو مرا بیڑا پار ہے

Marfat.com

یر کے دکھ درد میں انسان اگر شامل نہیں خاک کا تودہ ہے وہ عالیؔ کسی قابل نہیں
یں گل و گلشن وہی لیکن نہیں لطفِ بہار یار محفل میں نہیں تو رونقِ محفل نہیں
اہتا تھا جس دوا کو اب نہیں اسکی تلاش درد تو باقی ہے لیکن اب مرا وہ دل نہیں

کوئی پرواہ نہیں آہ و فغاں کی خدا رکھے جوانی اس جواں کی
کہوں کیا شان میں کوئے بتاں کی بلندی ہے زمیں میں آسماں کی
ہمیں تو وہ حسین ہے سب سے پیارا نظر ترچھی ادا ہو جس کی بانکی

عالیؔ

مد اسمٰعیل خاں ——— خورجہ ضلع بلند شہر کے رہنے والے ہیں ایک مدت
ے حیدرآباد میں ہیں، شعر خوب کہتے ہیں مہاراجہ بہادر کے مشاعرے میں عموماً شریک
وتے ہیں،

ٹھوں میں حال دل کہنے کے یہ قابل نہیں جب سے دیکھا ہے تمہیں قابو میں میرے دل نہیں
سناؤں درد دل کی میں کہانی آپ کو آپ کے سننے سنانے کے تو یہ قابل نہیں
توں آنے دو آئی ہے اگر فصلِ بہار اب کہاں وہ ولولے وہ تم نہیں وہ دل نہیں
ہو گر چشمِ بصیرت سے تو کھل جائے ابھی میرے انکے درمیان پردہ کوئی حائل نہیں

عبرت

بدالرسول ——— کلبرگہ شریف کے باشندے تھے نظامت عدالت گلبرگہ
ے محافظ دفتر تھے شورؔ مرحوم سے شاگردی کی نسبت تھی شعر خوب کہتے تھے نعت گوئی

Marfat.com

کا بہت شوق تھا۔ پانچ چھ سال ہوئے کہ گلبرگہ ہی میں انتقال کیا،

حور و غلماں کا ہے ساتھ لحد میں یارب
تیرا بندہ ہوں میں عادی نہیں تنہائی کا

دیکھنا وہ لئے جاتے ہیں عدم کو احباب
کہ جنازہ ہے مرا یا تری رسوائی کا

عبدالسلام

عبدالسلام انصاری —— یو پی کے باشندے مسلم یونیورسٹی کے گریجویٹ اور ایل ایل۔ بی ہیں۔ ابتداً تعلیمات میں مدرس تھے اب تقریباً آٹھ دس سال سے نہایت کامیابی کے ساتھ وکالت کر رہے ہیں۔ نہایت ذی خلق ذکی اور فہیم شاعر اور وکیل ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں،

ہاں مغنی طرب اب ہیں نمایاں ہی در نگ
جشن برپا ہے بجیں زیر و بم دیوق و چنگ

پیدا ہو ساز طرب سے ہو صدا دل خوش کن
ئن کے صوت طرب افزا ہو ہر اک دل میں امنگ

مژدہ سالگرہ ہے کہ نوید جاں بخش
واہ کیا صوت طرب زا سے کیا پیدا رنگ

میر عثمان علی شاد، نظام آصف جاہ
صاحب تاج و اکلیل د سریر و اورنگ

عبدالعزیز

محمد عبدالعزیز —— حیدرآباد کے رہنے والے اور علیگڈہ کالج کے بی۔ اے، بی ٹی ہیں۔ شعر بھی خوب کہتے ہیں آجکل ورنگل انٹر کالج کے پرنسپل ہیں۔

زندگی کا عجب مزا ہوتا
قیس سا تو جو با وفا ہوتا

عشق کی قدر اور زاہد کو
کاش یہ امر واقعا ہوتا

Marfat.com

سنگ در ہی مجھے بناتا اگر — میں در یار پر پڑا ہوتا
میری کشتی کا اس خدائی میں — اے خدا کوئی ناخدا ہوتا

عتیق

سید محمد انورالدین —— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

چارہ سازی ہی کریں آپ مسیحائی ہی — سر سے بیمار کے ٹلتی ہے کہیں آئی ہی
محفل یار سے نکلے تو کہا دل نے چلو — دیکھ لیں ایک نظر کوچۂ رسوائی ہی
غیر کا دخل نہیں میں ہوں تصور ہے ترا — خلوت خاص ہے کیا گوشۂ تنہائی ہی

عتیق

محی الدین خاں —— حیدرآباد کے رہنے والے اور مفید کے شاگرد ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں

مجھ کو واللہ عجب صبر و سکون ہے حاصل — عشق احمد ہے کہ اللہ کی رحمت دل میں
جاؤں اس شان سے محشر میں مزا آ جائے — ہاتھ میں دامن حضرت تو ندامت دل میں

عثمان

میر عثمان خاں —— حیدرآباد کے رہنے والے اور بڑے اچھے بزرگ ہیں مدت سے صدر محاسب صرف خاص مبارک رہے، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

مدینے کو چلا ہوں زائروں کا قافلہ لے کر
اکیلا میں نہیں ہوں ساتھ اک بستی کی بستی ہے

Marfat.com

عثمان

محمد عثمان ——— عثمان صحرائی کے نام سے مشہور ہیں گلبرگہ شریف کے رہنے والے ہیں، وہیں تعلیم و تربیت پائی ۱۳۴۹ف میں گلبرگہ سے ایک ماہوار رسالہ بھی جاری کیا تھا، شعر بھی اچھے کہتے ہیں ایک نظم رقاصہ کا ایک بند نقل کیا جاتا ہے،

رنگین فضائیں ہوں   پورب کی ہوائیں ہوں
کوئل کی نوائیں ہوں   فطرت کی ادائیں ہوں
معمور ہوں نظارے
ہوں بکھرے ہوئے تارے

عجیب

محمد حسین ——— نائب قاضی شہر حیدرآباد ہیں محلہ حسینی علم میں جتنے نکاح ہوتے ہیں آپ ہی پڑھاتے ہیں اور شعر بھی خوب کہتے ہیں،

تم سے توقعات رہیں کیا وفا کے بعد   ہاں، دلسے دے رہے ہیں دعائیں دنا کے بعد
دیکھیں دفائیں میری جو اسنے جفا کے بعد   شرمندہ ہو گیا ستم نارد ا کے بعد
تیرا علاج اے دل بیتاب کیا کروں   آہ رسا کو بھیجتا ہوں صبا کے بعد

عادل

اکثر مشاعروں میں شرکت کرتے ہیں،

محویت ایسی ہی دیکھ کے صورت دلمیں   رہ گئیں حسرتیں اپنی شب وصلت دلمیں

Marfat.com

واعظا منع نہ کر رندوں کو مے پینے سے
کر دعا یہ کہ ہو توفیق وہدایت دل میں

عریاںؔ

حیدرآباد کے ایک مشہور ڈاکٹر ہیں آپ کے بزرگ دہلی کے متوطن تھے آپ بچپن میں دہلی سے حیدرآباد آئے عمر یہیں گذاردی اب تو حیدرآباد کو وطن بنالیا ہے، طبیعت اچھی پائی ہے شعروسخن کا ذوق بھی ہے ریختی ہزل اور فکاہیہ اشعار خوب کہتے ہیں اپنے رنگ کے ایک ہی شاعر ہیں،

تماش بینی تری بدولت ہماری اب جان پر بنی ہے
ہزار افسوس کیا خبر تھی کہ بخت کو ہم سے دشمنی ہے
غضب کی سینے میں سنسنی ہے

سیاہ زلفاں پہ زرد آنکھیں جو سانپ اٹھا دے سیم ڈھیلا
آیا ہونٹ موٹے ذرا سی گردن وہ پیٹ قد بھی کمان سی ہے
یہ میری معشوق دکنی ہے

بہت گیا ہوں میں اسکے پیچھے مجھے تو ہوتا ہے اب تو دیر
لگے ہیں منہ لگا دو میرے نہیں تو دانا اس کی لگا ہے
کہ اب ہے وقت جاں کنی ہے

رہے ہم طالب وفا کے وعدہ — دیا تھا واں تجھ بھی تو نے ساہو
مگر تو جل دیا یہ کہہ کے ظالم — بیات عاشقاں بر شاخ آہو

Marfat.com

یہ میرا چاک گریباں ہے کچھ نہیں لہنگا — کہ جی میں آئی تو تم نے سیا سیا نہ سیا
تمہاری پھر گئی آنکھو نمیں شکل اے عریاں — کسی نے کی جو مرے آگے بھوت کی تعریف

جو زمانہ ہے آپس کی جوت رہنے دو — بھگاؤ سر سے مسانوں میں بھوت رہنے دو
ہمارے چہروں پہ خاک تیمم آئے نظر — تم اپنے جسم پر اپنی بھبوت رہنے دو
زمانہ بھولو نہ اکبر کا ابن اکبر کا — ہمارے ذمے یہ بار ثبوت رہنے دو

چوسے تو نے بہت اب ز نگیں — جن پہ رہتی نہیں مسی کی دھڑیاں
چل چھوڑ رے نہ عاقبت کو بھول — گلگوں کی بنیں گی اب بڑیاں
گلرخوں کا خیال چھوڑ عریاں — چھوڑ جنت میں جا کے پا پھلجھڑیاں

محبت اس کو کہتے ہیں محبت ایسی ہوتی ہے — ادھر گل کی کلی چٹکی ادھر دم نکلا بلبل کا

دل غم دیدہ جب چشم سیہ کے بوسے لیتا ہے — تو پھر وں چشم یار پشن دل ماشاد کہتا ہے

عرشی

عبدالرزاق ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور شعر بھی کہتے ہیں۔

میں کیا کہوں جو ربط ہے اس حیلہ ساز سے — دل کو ادا سے عشق کلیجہ کو ناز سے
قدر آئینہ کی پوچھئے آئینہ ساز سے — آئینہ چور چور ہے اک برق ناز سے

عروضی

خواجہ معین الدین ——— حیدرآباد کے رہنے والے نوجوان شاعر ہیں قیس حیدرآبادی سے تلمذ ہے شعر خوب کہتے ہیں۔

Marfat.com

خواہش کو اپنی ہم نے دیا مدعا قرار ۔۔۔ دل جیسی پاک چیز کو ناپاک کر دیا
زمین و آسماں فرہاد و مجنوں ایک کر بیٹھے ۔۔۔ مگر ہم عاشقوں میں یاں ہو گئی مشہو گھر بیٹھے

ریختی

کیوں نہ وہ گُھل گُھل کے غم میں مر جائے ۔۔۔ جس کی مر جائے بیٹی جان جوان
کنڈی دروازے کی اندر سے لگا لو صاحب ۔۔۔ کہیں باہر سے نہ آجائے میرا گھر والا

فکاہیہ

فرشتے موت کے رہتے ہیں اس جا ۔۔۔ یہ دفتر نام کا دارالقضا ہے
گھر سیٹھ جی کا سارا پٹاخوں سے جلگیا ۔۔۔ اب کی دوالی میں تو دیوالہ نکل گیا

نواب عزیز یار جنگ بہادر عزیز

نواب عزیز یار جنگ بہادر ـــــــــ نواب فیاض الدینخاں کے فرزند اور نواب مشرف جنگ بہادر کے پوتے ہیں۔ آپ کے اجداد دکن کے قدیم شرفا سے تھے اور حضرت آصف جاہ اول کے ہمراہ دکن آئے تھے آپ کی ولادت حیدرآباد میں ۱۲۹۲ھ میں ہوئی۔ حیدرآباد ہی میں تعلیم و تربیت ہوئی، اور آپ ناظم عطیات صرفخاص مبارک ہوئے ۱۳۱۶ھ میں آپ کو عزیز یار جنگ خطاب ملا اور مدت تک اول تعلقدار ضلع اطراف بلدہ رہ کر وظیفہ پر سبکدوش ہوئے۔ یورپ کا سفر بھی کیا اور اب علمی ادبی مشغلوں میں وقت گزارتے ہیں۔ بچپن ہی سے شعر و سخن کا مذاق ہے نہایت اچھے شعر کہتے ہیں، اُستاد داغ کے حیدرآباد آتے ہی آپ نے تلمذ

Marfat.com

اختیار کیا اور استاد ہی کے رنگ میں شعر کہنے لگے، دو تین دیوان طبع ہو چکے ہیں حال ہی میں ایک مجموعہ ڈاکٹر زور نے بھی شائع کیا ہے، مشاعرہ فیض مدت تک آپ ہی کے زیر اہتمام ہوتا رہا، آپ نہایت روشن خیال، سنجیدہ اور نیک نفس بزرگ ہیں آپ کا ایک واسوخت بہت مشہور اور بے نظیر ہے،

کچھ قناعت کچھ تواضع چاہیئے — آدمی اچھے سے اچھا کیوں نہ ہو
خموشی سے میری بہت کام نکلے — سمجھتا نہیں کوئی کیا چاہتا ہوں
وضعداری گلا دباتی ہے — منہ سے نالے نکل نہیں سکتے
کچھ اسطرح مرے لب پہ خدا کا نام آیا — ہوا یہ شور کہ موسیٰ کا ہمکلام آیا
محبت تیری کیا تیری وفا کیا — ذرا پھر تو کہو تم نے کہا کیا
ہٹائے دل سے اذیت آزا جھوٹ جھوٹ — ٹلجائے سر سے ہجر کی آفت غلط غلط
نالۂ دل ہمنوائے لحن مرغ نخل طور — سیل اشک دیدۂ تر آبشار نغمہ ہے
کیا خبر کیا کہتی پھرتی ہے گلستاں میں صبا — ہر گل کی ہر پنکھڑی مست بہار نغمہ ہے
راہ منزل گم اگر ہو جائیگی — خود طبیعت راہبر ہو جائیگی
جائیگی کیونکر محبت کی خلش — نوک مژگاں نیشتر ہو جائیگی
سرد آہیں دم بدم اچھی نہیں — آہ دل کی تیز تر ہو جائیگی
کرچکے پامال فتنے اٹھ چکے — بیٹھ ہی جا نظر ہو جائیگی

Marfat.com

عزیز

عزیز احمد ——— استاد جلیل (نواب فصاحت جنگ بہادر) کے صاحبزادے اور اچھے شاعر ہیں

تڑپ کے جس پہ وہ برق نظر گری ہوگی — جگر کو جان کو دلکو جلا گئی ہوگی
گماں یہ ہوگا ستارے ہیں چاند کے آگے — تمہارے مد مقابل جو آرسی ہوگی
وہ ہم ہیں تشنۂ دیدار دیکھنا حشر میں — ہماری پیاس نہ کوثر سے بھی بجھی ہوگی
وہ تیر دل پہ لگا کر بہت پریشاں ہیں — کہ راہ پا کے تمنا نکل گئی ہوگی

عزیز

عبدالقادر ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

بے نقاب انکا سر بزم نمایاں ہونا — صورت آئینہ ہر شخص کا حیراں ہونا
یاس و حسرت سے شب ہجر وہ مرنا میرا — اسکا بالیں پہ وہ انگشت بدنداں ہونا

عزیز اللہ

عزیز اللہ ——— نظام کالج کے طالب علم تھے زمانۂ طالب علمی میں نظم خوب کہتے تھے معلوم نہیں اب بھی کہتے ہیں یا نہیں،

انسان

ایک ہستی ہے جہاں میں جسکا انسان نام ہے — زندگی اسکی ازل سے مورد آلام ہے
دامن ہستی میں خوابیدہ فنا کا راز ہے — موت کے مضراب سے پیدا بقا کا راز ہے

Marfat.com

قطرۂ بے مایہ کے مانند ہی جو دہر میں
ڈوبکر موتی جو بنتا ہے عدم کی بحر میں

ایک ہی ہی اسکی گویا انتہا اور ابتدا
یہ خدا سے نکلا تھا اور پھر خدا میں جا ملا

حیف یہ اپنی حقیقت سے نہیں آگاہ ہی
اسلئے یہ معرفت کی راہ سے گمراہ ہے

عشرتی

غلام خواجہ خاں ـــــــــــ حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

یاد نے اسکی بپا کی ہے قیامت دلمیں
پیار آنکھوں میں ہی جسکی نہ محبت دلمیں

آپ سے کیا میں کسی سے ہی نہیں کہہ سکتا
آپ دلمیں ہیں کہ ہی کوئی مصیبت دلمیں

عشق

محمد حبیب اللہ ـــــــــــ حیدرآباد کے رہنے والے اور دفتر معتمدی صرفخاص مبارک میں ملازم تھے شعر ہی اچھے کہتے تھے،

فغانِ بے اثر فریاد بے تاثیر رکھتے ہیں
عجب حسرت تمہاری عاشق دلگیر رکھتے ہیں

ارادہ ہے ملاکر دیکھلیں حوروں سے جنت میں
کبھی ہم ہی اپنی پاس اک تصویر رکھتے ہیں

فقط اک ترچھی چتون ہی جو سبکو مار رکھتی ہے
بتانِ نازنیں کب خنجر و شمشیر رکھتے ہیں

بڑی دولت ہے اے دل خاکساری ہی زمانے میں
جو یہ رکھتے ہیں اپنی پاس وہ اکسیر رکھتے ہیں

عظمت اللہ خاں

نعمت اللہ خاں صاحب دہلوی کے فرزند تھے، ۱۸۸۷ء میں پیدا ہوئے الہ آباد یونیورسٹی سے بی۔ اے کیا۔ حیدرآباد آکر ابتداً ہیڈ ماسٹر ہوئے

Marfat.com

پھر مددگار ناظم تعلیمات و کمشنر امتحانات سرکار عالی مقرر ہوئے، نہایت شریف نیک دل، پرخلوص، وسیع النظر شاعر اور ادیب تھے، مضامین بھی بڑے اچھے لکھتے تھے، فکاہیہ مضامین آپ کے بڑے اعلیٰ درجہ کے ہوتے تھے، عروض و قافیہ پر بھی عبور تھا، آپ اردو میں ہندی کے بحور استعمال کرنے کے محرک تھے چنانچہ آپ نے ایسی ہی نظمیں کہیں، حیدرآباد کو وطن بنا لیا تھا، دق سے علیل ہو کر ارد گیا ورم ہوئے اور دق جیسے موذی مرض سے شفا پا کر یکایک سکتۂ قلب میں مبتلا ہو کر عین جوانی میں ماہ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ میں انتقال کیا،

"میرے حسن کے لئے کیوں مرے"

نہ بھلے کی تھی نہ برے کی تھی مجھے کچھ جہان کی خبر نہ تھی
تمہیں عشق ہی کا جو دھیان تھا تمہیں میری چاہ اگر نہ تھی
"میرے حسن کیلئے کیوں مرے نہیں لیتے تھے تمہیں یوں مرے"

بہت اپنی چاہ جتا جتا مرے دل کا موہ کے لے لیا
میرے واسطے یہ بہشت تھی تمہیں زندگی تھی یہ کھیل تھا
میرے حسن کے لئے کیوں مرے

مری چاہ جی تری قیمتی میں غریب تھی یہ امیر تھی
تم امیر تھے یہ نہ چاہ تھی میں امیر تھی یہ نصیب تھی
میرے حسن کے لئے کیوں مرے

Marfat.com

نہ تہا اس جہان میں آسرا میرا جان تھی یہ جہان تھا
میرے سکھ تمہیں، تمہیں چین تھے تمہیں چاہ ہی یہ گمان تھا
میرے حسن کے لئے کیوں فرسے

عظیم

لطیف احمد ــــــــ سادات علویہ سے ہیں آبائی وطن یو۔پی ہے مگر حیدرآباد میں ۱۹۱۱ء میں پیدا ہوئے تعلیم و تربیت یہی ہیں پائی ۱۹۲۶ء سے شعر کہنے لگے یادر علی اعظم کے شاگرد ہیں ڈرامہ نویسی کا شوق بھی ہے ۱۹۳۰ء سے فلمی دنیا میں کھوئے ہوئے ہیں فلم سازی پر تنقیدی اور فنی مضامین لکھ رہے ہیں اس فن کا گہرا مطالعہ کیا ہے ایک مستقل تصنیف بھی فلمیات پر قلم کر چکے ہیں، شعر اچھے کہتے ہیں، استاد جلیل سے تلمذ ہے، راقم کے شفیق اور کرمفرما ہیں،

ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی یہ کیوں آرہی ہے ۔۔۔ گھٹا کالی کالی یہ کیوں چھا رہی ہے
چمکتی ہے بجلی یہ آواز ہے کس کی ۔۔۔ یہ پی پی کی کیسی صدا آرہی ہے
اری چپ بھی رہ کالی کوئل خدا را ۔۔۔ تری کوک اندر دل کو تڑپا رہی ہے

اپنا شیرازۂ خاطر جو پریشاں ہو جائے ۔۔۔ بے خودی اور بڑھے لطف کا ساماں ہو جائے

عفو

سید شاد ابراہیم ــــــــ حیدرآباد کے قدیم بزرگ تھے معتمدی تعمیرات ملازمتی تعلق تھا علم دوست اور شاعر بھی تھے، شعر کم کہتے تھے مگر بہت اچھے

Marfat.com

کہتے تھے، مولوی احمد عارف مدیر روزنامہ صبح دکن آپ کے نواسے ہیں۔ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۴۶ھ کو آپ نے انتقال کیا۔

غنی ہے ذات خدا وند قادر و مختار ہیں اس کے ہم کے محتاج کافر و دیندار

وہ اسکا فضل ہی ہم پر کہ جو ہیں بے حد تمام ہیں اسکے ہم پہ وہ احسان نہیں ہے جنکا شمار

اسی نے بخشا جہان میں بقدر استعداد بشر کو علم و شرف اور زمین کو برگ و بار

بقا سخن کو اثر نغمہ کو [illegible] دل کو تار گہر کو آب تو شاعر کو طبع گوہر بار

عقیلؔ

علی احمد — استاد جلیل (نواب فصاحت جنگ بہادر) کے صاحبزادے ہیں شعر بھی اچھے کہتے ہیں۔

ناز کیا کیا ناوک اندازی پہ ہوتا ہے اسے اسکا کشتہ اسکو کہتا ہے سکو بسمل دیکھ کر

اس نے اپنے حسن کا اپنی ادا کا ناز کا کرلیا اندازہ میری حالت دل دیکھ کر

رندوں کا ذکر کیا ہے جب آجاتی ہے بہار زاہد کی توبہ کہاں ہے غوطے شراب میں

کیا دور تھا وہ ہے فراغت کا حسن و داں منہ دیکھتا تھا اٹھ کے میں جام شراب میں

عالمؔ

سید شمس الدین محمد ——— حضرت ... کے فرزند ہیں اثیبیت موزوں پائی ہے شعر بھی خوب کہتے ہیں سلسلہ نظم و نثر خوب ... نثر بھی اچھی کہتے ہیں۔ ۱۳۱۹ھ میں پیدا ہوئے حیدرآباد ہی میں تعلیم پائی دفتر دیوانی و مال

Marfat.com

سرکار عالی میں ملازم ہیں،

کیوں آنکھ پھری تیری بت چشم غزالا! | کیوں تو نے دل تعلم کو پہلو سے نکا
کیوں خاطر نازک میں اسے پہلے جگہ دی | کیوں سینہ پر کینہ میں اس درد کو
کیوں اپنا بنا کر گل رخسار کا بلبل | کیوں اپنے چمن سے اسے بیطرح
کیوں دست حنائی سے تسلی مجھے دی تھی | کیوں تو نے مرے خون میں ہاتوں کو

علیم

صاحبزادے میر علیم الدین خاں ——— نواب منور الدولہ مرحوم کے
اور بڑے اچھے شاعر ہیں،

دست قاتل میں چمکتی ہوئی تلوار ہی ہے | عاشق زار ادھر جان سے بیزار ہی
منع کرتے نہیں ہم شوق سے دیکھو موسیٰ | یہ تو بتلاؤ مگر طاقت دیدار ہی
وعدۂ وصل کے بعد آئی ہنسی یوں تمکو | کیا یہ مطلب ہے کہ اقرار ہی انکار ہی

علیم

علیم الدین ——— حیدرآباد کے قدیم خاندان سے، جوان صالح اور
نفس حاجی پائیگاہ سر وقار الامرا میں تحصیلدار ہیں شعر خوب کہتے ہیں،

جرأت خطا کی بڑھ گئی اہل خطا کے بعد | گویا پھر آرزو ہے سزا کی سزا کے
ہے یہ دعا کہ موت ہی آجائے وصل میں | پھر کوئی مدعا نہو اس مدعا کے
کس کی مجال ہے کرے اپنے غرض کون | پھر کس پہ ظلم ڈھاؤگے اہل وفا کے

Marfat.com

نجی جو آہ بہنے لگے اشک چشم تر
پانی کا رنگ جم گیا آخر ہوا کے بعد

عندلیب

الوہاب ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور بڑے کہنہ مشق شاعر ، مگر اب کم کہتے ہیں، محکمہ امورات مذہبی سے ملازمتی تعلق ہے ایک ماہوار رسالہ بہی مدت سے نکال رہے ہیں،

ہوا مصروف جب حمد خدائے پاک میں
ہوگئی پیدا جلا آئینہ ادراک میں

ذرّے ہوئے درخشندہ مشتِ خاک میں
چار چاند ا لگانے لگے گنبدِ افلاک میں

مرتبہ وقتِ رقم اعلیٰ سے اعلیٰ ہوگیا
خامۂ معجز رقم کا بول بالا ہوگیا

اللہ فیض ہے کیا حمد کی تحریر کا
بہر تحسین کھل گیا منہ غنچۂ تصویر کا

چوب خشک میں پیدا ہوا تقریر کا
اور اب کیا اس سے بڑھکر ہوا تاثیر کا

بے خاموشی کے پیدا رنگ گویائی ہوا
دو زبانوں سے قلم مداح یکتائی ہوا

عیش

محمد عرف شرف الدین ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور زیرک شاگرد تھے، شاگردوں کی تعداد بہی خاصی تھی کہنہ مشق اور بڑے اچھے شاعر تھے تذکرۂ ہذا کے دوران میں ۱۳ ارخورداد ۱۳۴۶ف کو انتقال کیا،

Marfat.com

آنکھ میں ہی ترا جلوہ تری صورت دل میں　　لب پہ ہے نام ترا تری محبت دل میں
دفن دل ہی میں ہوا لاشۂ ارمان دلی　　ایک چھوٹی سی بنا رکھی ہے تربت دل میں
درد ہے رنج ہے الجھن ہے الم ہے غم ہے　　جمع ہے سارے زمانے کی مصیبت دل میں
او ستمگر تری الفت کا ہو کیا اندازہ　　درد ہی ہے تو یہ اندازۂ الفت دل میں

غیثی

سید غوث الدین ـــــ حیدرآباد کے رہنے والے اور عدالت ضلع گنجوٹی علاقہ پائیگاہ کے ناظم ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

اپنا ایمان ہے دین اپنا ہے داور اپنا　　فکر کیا بات کی ہو شافع محشر اپنا
گر غلامی شہ والا کو ہو منظور اپنی　　ہو سکندر سے فزوں طالع برتر اپنا

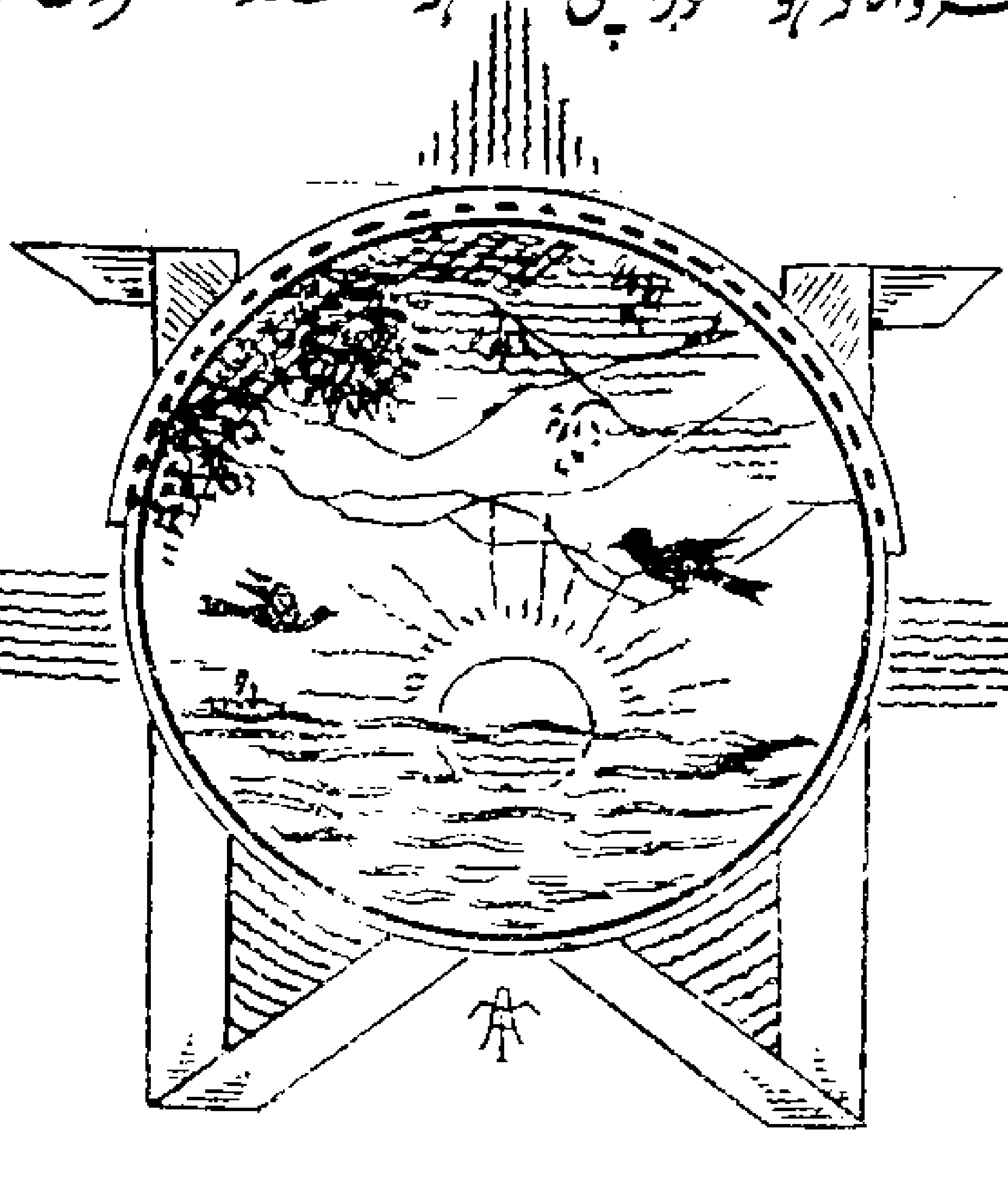

Marfat.com

غ

غازی

ماحبزادہ نواب غازی الدینخاں بہادر —— نواب ہمایوں جاہ بہادر
ے پوتے اور خاندان شاہی سے ہیں- بی، اے، نہایت اعزاز کے ساتھ کامیاب
ا ہے شعر خوب کہتے ہیں،

امنے جاتے ہی انکے ہوا حسن کو عجب — حوصلہ مہر بلب ہو گیا گویائی کا

ثروت

محمد میر خاں —— حیدرآباد کے شرفا سے اور نظام کالج کے فارغ التحصیل
یں آجکل غالباً مددگار اکزامنر آف اکاؤنٹس شاخ تعمیرات ہیں نظم اور غزل
ب کہتے ہیں مدت تک نظام کالج میگزین کے ایڈیٹر بھی رہ چکے ہیں۔

"نظام کالج"

ے کالج بے مثل اے معیار تعلیم و کمال — اے شمع تہذیب و صفائی مصلح حسن و خیال
ادہ کہ پر اخلاص ہے اور زندہ دل تیری فضا — ای دہ کہ پنہاں ہے ترے ہر ذرہ میں اک قہقہا

Marfat.com

ہدیہ یہ تیری نذر ہی اور ہے خدا سے یہ دعا — دنیا میں جبتک تو ہے اور فیض تعلیمی ترا
جبتک تری بزمِ حسین اک پارۂ جنت رہے — اسوقت تک یہ پھول تیری ہار کی زینت رہے

غفار

عبدالغفار ——— مدراس کے باشندے اور بڑے باذاق شاعر تھے تجارت کرتے تھے مدراسی زبان میں بڑے عجیب شعر کہتے تھے، حیدرآباد کو وطن بنالیا، تقریباً دس سال ہوئے کہ یہیں انتقال کیا،

بادام لے بھیجیں کتے صندوقچا میں بھا کو — سینے میں ہیں رکھتیں ہنکیوں کو لگا کر
نکو چھیڑری ہمنا اے بادِ صبا تو — اول بیچ بیٹھیں ہمیں دلکو جلا کر
قاصد کو ہمیر ہا بھیجیں سیکل پو بٹھا کو — ادمیوں کو نچاتا ئے انین بنداں بنا کو
مرنے لگیں جوانوں تو ردرد کو میں بولیا — ہائے ہائے تمیں کاں جائیں اجی ہمنا بہنسا کو
اتوا نیکے تو ہم ہیر کو دل دیچ ڈالیں گے — تلوار کو نہ کھینچ ہمیں گھس کو گھسا کو
ماندہ پڑ کو مرنے بیٹھوں جاں کو توجانا نمیں ہے — پیو کو بولو آ دکنا نکیا سو دم ہنکیوں میں ہے

غفور

عبدالغفور ——— حیدرآباد کے رہنے والے، نظامت بندوبست میں ملازم ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں،

مدتوں سے ہی کسی چاند کی صورت دلمیں — گھر بنا ئیگی نہ کیوں اسکی محبت دل میں
اب کوئی شوق مرے دلمیں سماتا ہی نہیں — بھر گیا اسطرح کچھ عشقِ رسالت دل میں

Marfat.com

روضۂ پاک پہ اب جا کے فدا ہو جاؤں — روز اُٹھتا ہے یہ طوفانِ محبت دل میں
سالہا سال کا بیمار ہوں لیکن پھر بھی — اُڑ کے جانیکی مدینہ کو ہے ہمت دل میں

غمگین

سید عبد الصمد ——— جامعہ عثمانیہ کے طلیسانی اور بڑے اچھے شاعر ہیں، نظم خوب کہتے ہیں۔

مخمور چاند تارے

نوارِ حسن سے سب دریا بہا رہے ہوں — بادل کی چادروں پر موتی بچھا رہے ہوں

آہِ شکستہ پا سے

بیتاب دل کے ذرّے کہتے ہیں چپکے چپکے

اے حاصلِ محبت

پیدا مری رگوں میں طوفاں ہزار کرنا — رازِ دفا خدارا مت آشکار کرنا

ٹھنڈی ہوا کے جھونکے

صحرا کی نکہتوں میں کرتے ہیں گدگدی جب — آتی ہے طائروں کو بیساختہ ہنسی جب

روحِ فسردگی سے

کہتے ہیں زخم پنہاں تو بھی ذرا ہو خنداں

ہلکا سا اک تبسم

بردوں پہ چشمِ غم کے کرتا ہے یوں ادائیں — جیسے برستے بادل میں چاند کی شعاعیں

Marfat.com

غنی

محمد ابراہیم ——— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں، چھبیس ستائیس سال کا سن ہے۔ سررشتہ سرکار عالی میں ملازم ہیں، عیش سے تلمذ ہے شعر بھی اچھے کہتے ہیں،

حرم سے شیخ جو اٹھا تو ہاتھ خالی تھے ۔۔۔ میں میکدے سے لیے ساغر شراب اٹھا

مفلسی میں بھی ہے غنی کا یہ رنگ ۔۔۔ رات دن ہیں شراب کی باتیں

نازل ہوں غنی روز نہ کیوں تازہ بلائیں ۔۔۔ مدام ہیں ہم شیفتہ زلف رسا ہیں

زاہد خشک اور مے نوشی ۔۔۔ مردہ دل سے یہ کام ہوتا ہے؟

غیور

سید عابد علی ——— حیدرآباد کے شرفا سے اور طبیب یونانی ہیں آجکل کسی شفاخانہ کے مہتمم ہیں، شعر خوب کہتے ہیں نہایت کہنہ مشق اور پرگو شاعر ہیں غزل، قطعہ، مرثیہ، سلام سبھی کہتے ہیں اور ہر چیز اچھی ہوتی ہے،

ہے جتنا حسن ابھی اتنا غرور باقی ہے ۔۔۔ وہ نشہ تو نہیں لیکن سرور باقی ہے

یقین ہو گیا اب میری ہی نجات کا وقت ۔۔۔ کہ ایک جور میں اب ایک جور باقی ہے

ہو کر زباں دراز وہ غنچہ دہن ہوا ۔۔۔ میں تلخ کام ہو کے بھی شیریں سخن ہوا

زخمی کیا کلیجے کو اس نے تو ناز تھا ۔۔۔ اور میں جو چیخ اٹھا تو دیوانہ پن ہوا

ہائے بے سجدہ بن نہیں پڑتی ۔۔۔ کیا خدا ہے تمہاری صورت میں

Marfat.com

فاتح

محمود فاتح —— حیدرآباد کے باشندے جامعہ عثمانیہ کے فارغ التحصیل اور ورنگل انٹر کالج کے مددگار ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں،

آئی ہے ارضِ دکن پر وہ بہارِ بے خزاں — شاخ پر پتھر کی ہے روئیدگی کا آشیاں
علم کی دیوی کا ہے استھان فرخندہ نشاں — وِدیا کا ہر سکول ساگر ہے تو ندیاں رواں
جس کے ہیروں کی چمک کے تاج بھی محتاج ہیں
اس زمیں پر شاہدِ معنی کے ہم معراج ہیں

فاروق

فاروق علی —— حیدرآباد کے مشہور ... صنعت کے مالک ہیں صنعتی دماغ پایا ہے مگر ... شاعرانہ لطافت بھی موجود ہے،

چشم مخمور ہے مستانہ ادا جوشِ شباب — ہے بہت ہونے کو کیا عالم تری زیبائی کا
مختصر قصہ ہے یہ زینت و زیبائی کا — تیری زیبائی سے رتبہ بڑھا زیبائی کا

Marfat.com

فاضل

سید قطب الدین محمود علی ـــــ حیدر آباد کے مشہور امیر (جو بعد کو فقیر ہو گئے تھے) نواب سید غیاث الدین علیخاں کے فرزند اور عالم و فاضل بزرگ پائیگاہ سر خورشید جاہ کے معتمد تھے پندرہ ایک سال ہوئے کہ انتقال کیا۔

ڈاکٹر میر سیادت علیخاں، ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی، بی۔ سی۔ ایل۔ ناظم عدالت ضلع محبوب نگر اور ڈاکٹر میر ولی الدین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی، بیرسٹر ایٹ لا پروفیسر جامعہ عثمانیہ اور حضرت میر قادر علی شاہ آپ ہی کے فرزند ہیں، عربی، فارسی، اردو میں بڑے اچھے شعر کہتے تھے۔

محبت تیری زلفوں سے بت بے پیر کہتے ہیں ۔ جنونِ عشق کی ہم یا دِ زنجیر رکھتے ہیں
زباں ہی بند ہو جاتی ہے انکے سامنے اپنی ۔ اگرچہ ہم بہت کچھ دعویٰ تقریر رکھتے ہیں
انکی زلفوں سے بپا حشر کا طوفاں دیکھا ۔ جسے دیکھا اسے سودا سے پریشاں دیکھا
عرش سے فرش تک ایسی نہیں ہرگز کوئی شے ۔ موجزن جسمیں نہ کچھ جلوۂ جاناں دیکھا

فاضل

حسام الدین ـــــ حیدر آباد کے مشہور عالم و فاضل اور مشائخ جامعہ عثمانیہ کے پروفیسر منوسپلٹی کے وارڈ کمشنر ہیں اور شاعر ہیں نعت خوب کہتے ہیں۔

کملی والے اسے خالی نہ پھرانا ہرگز ۔ تیرے دروازے پہ رحمت کا طلبگار آیا
مظہر رحمت غفار جناب صدیقؓ ۔ جانشین شہ ابرار جناب صدیقؓ

Marfat.com

بادشاہِ بحر و بر حضرت عمرؓ سید جن و بشر حضرت عمرؓ
نورِ حق مطلعِ انوار ہیں عثمان غنیؓ مظہر احمد مختار ہیں عثمان غنیؓ
ہیں جانشیں مصطفیٰ حضرت علیؑ مشکلکشا سرِ تاج و فخر اولیا حضرت علی مشکلکشاؑ

فاضل

میر محمد حسین خاں —— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

فکر تحصیل رضائے دوست کے قابل نہیں جسکو دل کہتے ہیں اہلِ دل وہ میرا دل نہیں
دردِ دل سننے کے تم کہتے کہ ہم قابل نہیں جاؤ اب وہ تم نہیں وہ ہم نہیں وہ دل نہیں
مانگ دیکھی ہے الگ زرقت کی دیکھی ہے الگ وہ کھڑی ہیں سامنے اور میرے دلمیں دل نہیں
چشم و ابرو رُو و مو دندان لب کا ذکر کیا تیرا شیدا انکی ہست و بود کا قایل نہیں

فاضل

محمد فاضل —— حیدرآباد کے رہنے والے اور صدر محاسبی سرکار عالی میں ملازم ہیں، ”گلدستہ جشنِ عثمانی“ کے نام سے ایک ”جوبلی نامہ“ نہایت محنت اور کوشش سے شائع کیا ہے، شعر بھی کہتے ہیں،

جنکا عاشق ہے خدا انکی ہے الفت دلمیں یعنی محبوب خدا کی ہے محبت دلمیں
کیوں نہ جاں بخش ہو تیرہ مردہ دلونکو ہر دم یا علی کہتے ہی آجاتی ہے طاقت دلمیں
وصل جاناں نہوا وقت وصال آپہونچا رہ گئی آہ مرے دل ہی کی حسرت دلمیں

Marfat.com

فانی

نواب احمد نواز جنگ بہادر ——— حضرت نظوی کے شاگرد اور مرید تھے۔ شعر بہی خوب کہتے تھے۔ دس پندرہ سال ہوئے کہ انتقال کیا،

جینا تو محبت میں سہی دشوار ہی لیکن ‌ ‌ مرنا بہی کچھ اس راہ میں آسان نہیں ہے
کیوں تم پہ فدا ہوتے جو ناداں نہ ہوتے ‌ ‌ سچ کہتے ہو کچھ ایسے تو ناداں نہیں ہے

فانی

شوکت علیخاں ——— ۱۲۹۷ھ م ۱۸۷۹ء میں پیدا ہوئے، بریلی کالج سے بی۔اے کیا اور ۱۹۰۳ء میں علیگڈہ سے ال۔ال۔بی کامیاب کیا۔ لکھنؤ بریلی وغیرہ میں مدتوں وکالت کی چند سال سے حیدرآباد میں ہیں اور تعلیمات میں ملازم ہیں، شعر خوب کہتے ہیں آجکل آپ کا شمار اساتذہ میں ہوتا ہے، نہایت خلیق، ملنسار کم گو اور قابل شاعر ہیں۔

نہ آؤ سامنے لیکن تصور میں تو آؤ گے ‌ ‌ یہ آنکھ کا ہے پردہ دلسے پردہ ہو نہیں سکتا
مرے شوق نے سکھایا اسے شیوۂ تغافل ‌ ‌ نہ مجھے نیاز ہوتا نہ وہ بے نیاز ہوتا
نگاہِ دلدہی کی دہائی جہانِ جانسوز کی ہائی ‌ ‌ رہِ محبت میں جسنے لوٹا شکیب و صبر و قرار میرا
مختصر قصۂ غم یہ ہے کہ دل رکھتا ہوں ‌ ‌ رازِ کونین خلاصہ ہے اس افسانے کا
مجھکو مرے نصیب نے روزِ ازل نہ کیا دیا ‌ ‌ دولتِ دو جہاں نہ دی اک دلِ مبتلا دیا
کسیکی یادِ مژگاں دلمیں جب نشتر چبہوتی ہے ‌ ‌ خلش ہوتی ہے لیکن کسقدر پر لطف ہوتی ہے

Marfat.com

وہ تم کہ تم نے جفا کی تو کچھ برا نہ کیا — وہ میں کہ ذکر کے قابل نہیں وفا میری

تمہیں کہو تمہیں اپنا سمجھ کے کیا پایا — مگر یہی کہ جو اپنے تھے سب پرائے ہوئے

دیا اک جان کے دشمن کو دل اپنا نذر دلبر کا — یہ ہے اپنی کہانی قصہ کوتہ زندگی بھر کی

کیوں اہل حشر ہے کوئی نقاد سوز دل — لایا ہوں دل کے داغ نمایاں کیے ہوئے

فخر الدین —— حیدرآباد کے شرفا سے ہیں، مدرسہ مفید الانام میں مدرس ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

بجلیاں گرتی ہیں چل جاتے ہیں خنجر دل پہ — یاد جب آتا ہے ظالم تیری انگڑائی کا

محمد عبدالغفور —— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں، سررشتہ تعلیمات میں ملازم ہیں، شعر بھی اچھے کہتے ہیں۔

حجاب دیدۂ منکر نہ اب ہوگی پشیمانی — فروغ قلب حق آگاہ ہے یہ عہد عثمانی

گدا بھی گدا ان کا رہا ہے زر و زیور والے — درِ دولت پہ عثماں کی جھکی شاہوں کی پیشانی

نہیں کھلتی کسی کے رخ پہ کسریٰ ہو کہ قیصر ہو — اسی دربار سے وابستہ ہے شان جہانبانی

جہاں کی برکتیں سب نعمتیں حاصل ہیں عالم کو — سروں پر سایہ گستر ہے جناب ظل سبحانی

الٰہ العالمین ان کو ہمیشہ شاد و خرم رکھ — رہے ذات ان کی اور دولت میں فراوانی

فدائی

ھدایت محی الدین خاں ـــــــ ناظم دیوانی بلدہ تھے، حضرت معروف علی شاہ فدا کے فرزند ہیں، شعر بہی خوب کہتے ہیں،

آج عالم میں دو عالم کا وہ سردار آیا — جس پہ قربان ہے خدائی وہ طرحدار آیا

زاہدو شکر کرو سید ابرار آیا — مے کشو رقص کرو ساقیٔ خمار آیا

عاصیو مژدہ کہ ہم سب کا خریدار آیا — شافعِ روز جزا احمدِ مختار آیا

فرحت

رائے بالا پرشاد ـــــــ حیدرآباد کے تعلیم یافتہ کائستھ گھرانے سے ہیں، جناب مہدی سے تلمذ ہے شعر اچھے کہتے ہیں،

ہر ایک پردے میں جسکا ظہور ہوتا ہے — خیال اسکا کہیں دور دور ہوتا ہے

جو دیکھ لیتا ہوں ساقی کی آنکھ متوالی — خمار آنکھوں کو دل کو سرور ہوتا ہے

تم اپنے ہاتھ سے غیروں کو جام دیتے ہو — ہمارا شیشۂ دل چور چور ہوتا ہے

فرحت

مرزا فرحت اللہ بیگ ـــــــ دہلوی الاصل بزرگ ہیں غالب کے خاندان سے اور مرزا راقم کے قریبی عزیز ہیں۔ صوبہ میدک کے سشن جج ہیں نظم اور نثر دونوں پر یکساں عبور ہے، نثری مضامین کے تین مجموعے اور نظموں کا ایک مجموعہ طبع ہو چکا ہے۔ خوب شعر کہتے ہیں، دکن کو وطن بنا لیا ہے،

Marfat.com

ہاں کا غم سمٹ کر آدمی کا دل بنا — دل بنا کیا یوں کہو اک عقدۂ مشکل بنا
حُسن ازل سے کل جہاں معمور ہے — پہلے اپنے آپکو تو عشق کے قابل بنا
جائیں گے یہ اپنی جان پر تو یاد رکھ — جان نثاروں کو نہ اپنے اسقدر پر دل بنا
دل سے نہ جو بار امانت اُٹھ سکا — میں اسے ناحق اٹھا کر ظالم و جاہل بنا

فرحت

مال خاں ——— یو پی کے رہنے والے ہیں مدت سے حیدرآباد میں
مہ آبکاری کے انسپکٹر ہیں، نظم اچھی کہتے ہیں ایک نظم "فیشن پرست بہنوں
خطاب" کے چند شعر یہ ہیں،

ن کی دیوی ہو ہو حُسن کی شہرت بھی — بی اے کی سند بھی ہو حسنِ لیاقت بھی
کیلئے اچھا بنگلہ بھی ہو جنگل میں — ہو سیر کو موٹر بھی اور خرچ کو دولت بھی
پ کی پردا ہو نہ پاس ہو شوہر کا — خود آنکھ چراتے ہوں سب اہل قرابت بھی
ے کا تصور تک اک بار نہ ہو دل پر — اس نام کے آتے ہی تغیر ہو حالت بھی
ہی فقط ایسی خوش باشوں کو اے فرحت — فیشن میں کہنا بھی فیشن کی قیادت بھی

فرخ

ب فرخندہ یار جنگ بہادر ——— حیدرآباد کے قدیم امیر گھرانے سے
شعر بھی خوب کہتے ہیں،

ہے تیغ ادا ابروئے خمدار نہیں — ایک تلوار سی تلوار ہے تلوار نہیں

Marfat.com

سادگی یہ ہے کہ سر سنکڑوں کے اڑتے ہیں
تیر ترکش میں نہیں میان میں تلوار نہیں
روز فرقت ہے شب غم ہے غم الفت ہے
کوئی مونس نہیں ہمدم نہیں غمخوار نہیں

فروغ

عبدالولی فاروقی ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

نہ میرا بخت بد چمکا نہ بگڑی غیر کی قسمت
فلک نے سنکڑوں نقشے بنا کے ہی بگاڑ د

تم نہ الٹو نقاب چہرے سے
دل الٹ جائیگا زمانے کا
تنکے اڑ اڑ کے دے رہے ہیں مجھے
کچھ پتہ میرے آشیانے کا

اے بے نیاز جس کو جو چاہا بنا دیا
دینے پہ تو جو آئے تو تیرے ہزار ہا

فروغ

سید محمد علی ——— رامپور کے باشندے اور مدت سے حیدرآباد میں کسی مد
کے مدرس ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

کیا قیامت ہے کہ دل جینے سے بیزار بھی ہے
اور کبھی مائل لطف نگہ یار بھی ہے
دل مرا آنکھ تیری دونوں میں الفت ہی بہم
کہ جہاں چشم مسیحا ہیں بیمار بھی ہے
یہی دل ہی جو ہے سرمایۂ عالم کا مآل
صاحب راز بھی ہی کاشف اسرار بھی

فضا

قاضی محمد غوث ——— گھن پورے کے قاضی زادے ہیں، سرور ا ذ
کے کلام کا ایک مجموعہ بھی شائع کیا ہے، کوآپریٹو کے انسپکٹر ہیں۔ شعر بھی خو

Marfat.com

کہتے ہیں،

آہ! یہ برسات پھر یہ سبزہ زار — رت نئی موسم نیا، تازہ بہار
پیلے پیلے پھول پتے سبز سبز — رنگ ریوں میں عروساں بہار
کالی کالی ہیں گھٹائیں چرخ پر — سبزہ زمین باغ میں لطف خیار
دیکھ کر سبزے کی کیفیت فضا — چھا گیا ہے اپنی آنکھوں میں خمار

فضائل

محمد عبدالمقتدر ——— حیدرآباد کے قدیم مشائخ گھرانے کے عالم و فاضل بزرگ ہیں، جامعہ عثمانیہ کے پروفیسر تھے اب وظیفہ لے لیا ہے، شعر بھی خوب کہتے ہیں، خصوصاً نعت،

دیدار یار اُٹھ پھر اپنا کام ہے — نعت حبیب پاک ہمارا کلام ہے
دیر و حرم میں کیا ہے کہو شیخ و برہمن — اپنے ہی دل میں دیر ہی بیت الحرام ہے
آراستہ ہے خلد جہنم ہے آج سرد — آتا ہے کون آج یہ کیا انتظام ہے
کسکی امید میں ہیں کھڑے سب گناہگار — عرش بریں کے پاس یہ کس کا مقام ہے

فقیر

نعیم فقیر احمد ——— حیدرآباد کے رہنے والے مدرسہ دینیہ کے فارغ التحصیل ہیں، نظامت نظم جمعیت سرکار عالی میں ملازم اور شعر بھی خوب کہتے ہیں، استاد ظہیر کے شاگرد ہیں، استاد نے آپ کو "طوطی ظہیر" خطاب دیا تھا منقبت ہی کرتے ہیں،

Marfat.com

کروں ہی عرض تمنا تو لیے خاک کروں — ذرا سی بات پہ رہتے ہیں خشمگیں برسوں
پیوستہ انکی تن سے بقا ہی بقا سے ہم — لپٹی ہوئی قدم سے حنا ہی حنا سے ہم
کیوں درد میں ہو فکر ہمیں دفع درد کی — مانوس جب دوا سے شفا ہی شفا سے ہم
ہی عجب حال جنوں میں تیرے سودائی کا — جادہ کا خوف نہ خطرہ اسے رسوائی کا

فوق

نواب میر ورّ علی خاں ——— نواب مکرم الدولہ بہادر کے برادر زادے اور نواب میر حسین علی خاں فائق کے فرزند ہیں، صاحبزادے اور مدرسۂ عالیہ کے طالب العلم رہ چکے ہیں، ۱۳۱۳ف میں سرکار عالی میں کارآموز مقرر کئے گئے ۱۳۱۴ف میں جہاندار النسا بیگم صاحبہ محل نواب سر وقار الامرا کی جاگیرات کے مددگار معتمد ہوئے، ۱۳۲۱ف میں پولیس ٹریننگ اسکول کامیاب کیا اور حسب فرمان خسروی ابتداً کوتوالی بلدہ میں اور پھر کوتوالی اضلاع میں کام کرتے رہے، اور پھر وظیفہ خدمت سے سبکدوش ہو گئے طبیعت اچھی پائی ہے شعر خوب کہتے ہیں تاریخگوئی میں ید طولیٰ حاصل ہے، بعض مادہائے تاریخی نقل کئے جاتے ہیں،

حضرت غفران مکاں دہلی کو تشریف لیجا کر مراجعت فرما ہوئے تو کہا

"سنا دہلی سے حضور آئے ہیں" ۱۳۲۰ھ

Marfat.com

نواب سالار جنگ بہادر کی دیوانی کی تاریخ کہی

"ناموریوسف علیخاں آج دیوان ہو گئے"
۱۳۳۴ھ

اپنی بیوی ساس کی شادی کی تاریخ کہی

"شکر خالق آج شہزادی کا جلوہ ہو گیا"
۱۳۴۱ھ

خود اپنا تبادلہ ورنگل پر ہوا تو کہا۔

"درعلیخاں آج ورنگل چلا گئے"
۱۳۳۹ھ

نواب عنایت جنگ کو فرزند پیدا ہوا تو کہا

"عنایت تم کو اک لڑکا ہوا رب کی عنایت ہے"
۱۳۴۶ھ

رزیڈنسی کے واپسی کی تاریخ کہی ہے۔

"ہیں خوش ہم آج شہ کو یہ رزیڈنسی مبارک ہو"
۱۳۵۲ھ

حضرت ولیعہد بہادر کمانڈر انچیف مقرر ہوئے تو کہا۔

"شہ نے اعظم کو کیا سردار فوج"
۱۳۵۳ھ

مرثیہ بھی بڑا اچھا کہتے ہیں

در فردوسِ بریں کو در جاناں سمجھا — کوچۂ یار کو میں روضۂ رضواں سمجھا
پوچھٹی صبح کی جس وقت شبِ مہلت میں — کسی دیوانے کا میں چاکِ گریباں سمجھا
آکے کعبے میں صنم نے دیا دھوکا مجھکو — ان کو میں سیدھا سلمان مسلماں سمجھا
سیر کو جاؤ گے بازار تو بِک جاؤ گے — کیا کرو گے جو کوئی یوسفِ کنعاں سمجھا

Marfat.com

سُنتا ہوں فوق سے ہو جو وہ پڑھے ہوئے ہیں
اپنے معشوق کو حل دُرِ علیخاں سمجھا

نہیم

سید غلام دستگیر —— دکن کے شرفا سے ہیں، آجکل شاید صوبہ اورنگ آباد میں بسلسلۂ ملازمت مقیم ہیں شعر بھی اچھے کہتے ہیں،

جسے آپ کہتے ہیں دُنیائے فانی
مرے دردو اندوہ کی ہے کہانی

ابھی ایک جنبش سے ہوں لاکھوں بسمل
کوئی تیغ ابرو کی دیکھے روانی

قِراں مشتری کا زحل سے ہوا ہے
رقیب سیہ رو ہوا یار جانی

ذرا اپنی آنکھوں سے تُم دیکھ جاؤ
میری ناتوانی میری نیم جانی

فیاض

ابو الفیض —— حیدرآباد کے شرفا سے ہیں حضرت کیفی سے تلمذ تھا شعر خوب کہتے ہیں آپ کی ایک مثنوی عقد بیوگان کے متعلق بہت مقبول ہوئی۔

رشک فردوس ہے بے شبہ دیارِ یثرب
ہے نہیں جسکو خزاں وہ ہے بہارِ یثرب

یاں کی ایذا میں بھی ہے دردِ محبت کا مزا
پھول کیا ہونگے جو ہوں پھول سے خارِ یثرب

کوئی میری طرف نہیں مائل
ہائے میں سم نہیں کوئی قاتل

مجھ سے لوگوں کو کیوں یہ نفرت ہے
یہی آئینِ آدمیت ہے

کچھ بھی میرا نہیں لحاظ و پاس
میرے غم کا نہیں کوئی احساس

Marfat.com

فیاض

یاض علی ——— طب یونانی سے واقف اور نظامی سلسلہ میں بیعت
یں۔ شعر بھی خوب کہتے ہیں،

ہا ہے جب سے روئے منور نقاب میں — پاتا ہوں اپنی جان تمنا عذاب میں
مانہ بن گئیں تری محشر خرامیاں — اک وہم پڑ گیا ہے قیامت کے باب میں

فیضی

اشرف الدین ——— دکن کے قدیم شرفاء اور دہارور کے باشندے ہیں ۱۳۲۵ھ
ں پیدا ہوئے، حیدرآباد میں تعلیم و تربیت پائی، شعر گوئی کا شوق ہوا تو اخلاقی پہلو اختیار کیا
تنِ اخلاق کے نام سے نظموں کا ایک مجموعہ بھی مرتب کیا ہے۔ کسی مدرسہ کے معلم ہیں،

اک دن اک چھوٹا سا لڑکا — سیر کی خاطر باغ میں پہنچا
رنگا رنگی پھول کھلے تھے — فوارے بھی چھوٹ رہے تھے
سبزے کا اک فرش بچھا تھا — لگا ٹہلنے اس پر لڑکا
ننھی سی اک حسین ہستی — اسکے آگے سے جب گزری
لڑکا لپکا تو یہ دیکھا — معمولی سا ہے اک ٹڈا
ٹڈے دیکھے تھے پہلے بھی — جنکی صورت تھی بھونڈی سی
تھی مگر اس کی شان نرالی — سر تا پا تھا شوخ سنہری
رنگین دھبے بازو پر تھے — پر دلکش اور نازک تر تھے

Marfat.com

قابل

بھروں پرشاد ـــــ حیدرآباد کے کایستھ خاندان کے بزرگ اور [illegible]
لکھنوی کے شاگرد تھے شعر خوب کہتے تھے سنہ وفات معلوم نہ ہوسکا'

ارے کمبخت دل او بے وفا دل	انہیں سے جاکے تو بھی مل گیا [illegible]
حقیقت عشق کی کھلجائے ساری	جو آجائے کسی پہ آپ کا [illegible]
میرا دل لیکے شوخی سے وہ بولا	نیا ہر روز ایسا دے خدا [illegible]
سُنا ہے جب سے قابل مژدۂ وصل	مثالِ گل شگفتہ ہو گیا [illegible]

قادر

سید قادر حسین ـــــ حیدرآباد کے رہنے والے اور اُستاد داغ [illegible]
شاگرد تھے ۱۳۵۱ھ میں انتقال کیا' شعر خوب کہتے تھے'

لالہ ہوا گلاب ہوا نسترن ہوا	اک ایک داغ رشک بہار چ[illegible]
غیروں سے نوک جھوک ہے اپنوں سے چھیڑ چھاڑ	کب تو کسی کا ادب پہچان سک[illegible]

Marfat.com

رہ رہ کے دے رہا ہے محبت میں گردشیں　　دشمن نصیب سے مرا چرخ کہن ہوا
گرد ملال و یاس میں لپٹی ہوئی ہے لاش　　ہم بےکسوں کو ایسا میسر کفن ہوا

قاسم

سید محمد قاسم غزنوی ——— مسلم یونیورسٹی کے ایل ایل۔ بی ہیں،
حیدرآباد ہی میں رہتے ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں،

حیات چند روزہ لیکے تو گلشن میں آئی ہے
دکھانے کیلئے دنیا کو شاید راز ہستی کا　　بتانے کیلئے مسکین کو انجام اسکی مستی کا
عروس موسم گل بنکے تو مدفن میں آئی ہے
ترا ہر غنچہ تھا اک راز سربستہ تباہی کا
ترے ہر ہوا میں پنہاں تھی عالم کی پریشانی　　لباس رنگ و بو میں بھی ترے مضمر تھی عریانی
ترا ہر پتہ اک دفتر تھا قسمت کی سیاہی کا

قاصد

محمد یحیی ——— حیدرآباد کے رہنے والے مولوی فاضل، منشی فاضل، اور دارالعلوم کے قدیم فارغ التحصیل ہیں۔ سرکار عالی کے منصف عدالت اور بڑے اچھے شاعر ہیں، عربی اور فارسی زبان میں بھی شعر کہتے ہیں۔

پانی آئینہ بنے عکس کف پا سے ترے　　جلوۂ رخ سے ترے آئینہ پانی ہو جائے
سادگی ہے جو لڑکپن میں جوانی میں کہاں　　صدقے اس تیرے لڑکپن پہ جوانی ہو جائے

Marfat.com

اچھی تصویر سے ہوتا ہے مصوّر مشہور   تیری تصویر جو کھینچے وہی مانی ہو جائے

قاضی

خواجہ حفیظ الدین قادری ——— حیدر آباد کے رہنے والے اور فرسٹ لانسرز کے قاضی ہیں مفید سے تلمذ ہے شعر خوب کہتے ہیں؛

جسپر ہو لطف تیرا کیا پوچھنا ہے اسکا   جس پر تیرا کرم ہو وہ کیا خراب ہوگا

ہم گئے حشر میں سوئے کوثر   ہوس ساغر و سبو نہ گئی

نہیں مٹی کا پتلا آدمی آفت کا پتلا ہے   فرشتے سے نہیں ہوتا جو کچھ ہوتا ہے انساں سے

قتیل

محبوب علی ——— حیدر آباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں؛ رسالہ "تاج" میں اکثر آپ کا کلام طبع ہوتا تھا؛

تو آیا نظر جلوۂ رب دیکھ لیا   جو کچھ مجھے دیکھنا تھا سب دیکھ لیا

بن کر ہمہ عین اپنی آنکھوں سے آج   میں نے تجھے یا شاہِ عرب دیکھ لیا

قہر

سید یحییٰ حسینی ——— حیدر آباد کے سادات و مشائخین کے گھرانے سے ہیں شعر بہی خوب کہتے ہیں؛

وقتِ کلام حبیب کہ وہ غنچہ دہن ہوا   ہر گل سراپا گوش میانِ چمن ہوا

ہستی کا چاک وقتِ جنوں پیراہن ہوا   دامانِ دشت اہلِ دل اپنا کفن ہوا

Marfat.com

بعد فنا ہی بخت زلیخا کو دیکھیے — کہتے ہیں لوگ دامنِ یوسف کفن ہوا
کچھ راز فتنہ گر ترے ہنسنے میں ہی ضرور — کیا بات یاد آئی ہے کیوں خندہ زن ہوا

قدرت

نواب قدرت نواز جنگ بہادر —— نواب جہانگیر جنگ بہادر کے صاحبزادے اور دکن کے قدیم امیر گھرانے سے ہیں والا شان ہز ہائینس پرنس آف برار حضرت ولیعہد بہادر دام اقبالہ کے ماموں ہیں، نہایت، خلیق، ملنسار، رحمدل اور نفاست پسند ہیں، نظامت نظم جمعیت کے عہدے اور آبائی جاگیر و منصب سے سرفراز ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں طبیعت نہایت اچھی پائی ہے،

غنچہ کی ہے خونریز جوڑا سرخ ہی گل کا — ہیلہ ہے چمن میں آج سامان قتل بلبل کا
کیوا سطے چن چن کے کلیاں ہو گم گل میں — نہ لے سر اپنے ای گلچیں تو ناحق خون بلبل کا

جان عالم تجھ پہ شیدا دیکھ کر — مجھ سے عالم کو عداوت ہوگئی

شق ادا جو کرتے ہو آئینہ دیکھ کر — تم کو بنائے گا یہ ستمگار آئینہ
قدرت کسی کے روئے منور کو دیکھکر — حیران کھڑا ہے صورت دیوار آئینہ

اگر کے کبھی آنکھوں میں شکل غم نہ پھرے — پھر زمانہ مگر ہم سے وہ صنم نہ پھرے
دل کے عشق نے پکڑا کچھ اس طرح دامن — کہ دیر سے کبھی ہم جانب حرم نہ پھرے

قدرت

سید نور الرسول —— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

Marfat.com

فاش ہو جائے نہ یہ راز محبت ظالم　　میری رسوائی سے ڈر ہے تری رسوائی کا

قطب یار جنگ

قطب الدین احمد—— قطب یار جنگ مرحوم یوپی کے ایک شریف گھرانے سے علیگڈھ کے قدیم طالب العلم اور بی، اے تھے، ابتداً حیدر آباد آکر فوج میں ملازم ہوئے پھر محکمہ مال میں اول تعلقدار ہو گئے شکار کے بڑے ماہر تھے اس فن پر آپ کی ایک کتاب بھی طبع ہوئی ہے جو اُردو زبان میں فنِ شکار پر پہلی تصنیف ہے، نہایت زندہ دل اور نیک طینت بزرگ تھے شعر بھی خوب کہتے زمانہ طالب علمی میں ایک مسدس سلطان محمد فاتح قسطنطنیہ کے حالات پر لکھی تھی جو پسند فرما کر مولینا حالی نے آپ کو انعام دیا تھا یہ مثنوی طبع ہو گئی ہے جس کے شعر نقل کئے جاتے ہیں، بصارت کی خرابی کی وجہ سے آپ نے وظیفہ لے لیا تھا چار ایک سال ہوئے کہ حیدر آباد میں انتقال کیا، دکن کو وطن بنا لیا تھا، آپ کا خاندان یہیں ہے،

خدا کے لئے دورِ چرخِ ستمگر　　اسیری غم سے کر آزاد دم بھر
کہانتک کریگا جفا بے کسوں پر　　کوئی ظلم کی حد بھی اے کینہ پرور
رکھے گا ہمیں زار و ناشاد تا کے
کریگا اُمنگوں کو برباد تا کے
بہت رو چکے اب رُلائیگا کب تک　　کیا تلخ عیش اب ستائیگا کب تک

Marfat.com

جفا جو تبا دل دکھائے گا کبتک ہوئے خاک یکسر جلائیگا کبتک

بدل یہ روش دلمیں خوف خدا کر

گھڑی بھر کو بستۂ الم سے رہا کر

قمر

سید ابراہیم ——— سید زین العابدین کے فرزند ہیں، ۱۳۰۷ف میں حیدرآباد میں تولد ہوئے، فرقۂ مہدویہ کے پیرزادے ہیں، جلال الدین توفیق سے تلمذ تھا، نظامت کوتوالی اضلاع میں ملازم ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں:

دیکھنے والے یہ اس نے عام جلوہ کر دیا چشم مجنوں کیلئے ہر شئے کو لیلیٰ کر دیا

بھلے کو میں رہا بیہوش میخانہ میں دنیا کے ہوئیں نازل بلائیں ورنہ ہر ہشیار پر کیا کیا

پرے باندھے ہوئے ہیں سمت انکے چاہنے والے کوئی کہتا ہے رخ اچھا کوئی کہتا ہے خال اچھا

رفتار سے کھلائے ہوئے گل جہاں سے چلے رستے کو وہ بناتے ہوئے گلستاں چلے

قمر

سید منتجو ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور پیرزادے ہیں، تھیٹریکل ڈرامے بھی خوب لکھتے ہیں کئی ایک ڈرامے اسٹیج بھی ہو چکے ہیں، شعر بھی اچھے کہتے ہیں:

محبت ہے ضیا تاریکی شب دور کرتی ہے ازل کا نور ہی سارا جہاں پُرنور کرتی ہے

محبت ہے نسیم صبح دل مسرور کرتی ہے محبت ہی جہان سے رنج کو کافور کرتی ہے

پر پرواز کو اڑنے سے ہی معذور کرتی ہے غرض ہر طرح سے مختار کو مجبور کرتی ہے

Marfat.com

فضائے نور بنتی ہے زمین معمور کرتی ہے
یہی قانون قدرت ہے منور طور کرتی ہے

قمر

عبدالحمید خاں ـــــــ ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ ۱۹۲۵ء کو قلعہ گولکنڈہ حیدرآباد تولد ہوئے، یہیں تعلیم و تربیت پائی، بچپن ہی سے شعر و سخن کا ذوق ہے،

تماشاہ دو عالم اک نمونہ ہے قیامت کا
کہیں آبادیاں دیکھیں کہیں بربادیاں دیکھیں

شعر کیا دل کی ترجمانی ہے
بس یہی راز زندگانی ہے

جدا سارے عالم سے ہوا ئے قمر تو
نرالی طبیعت کا انسان نکلا

قمر

کاظم حسین ـــــــ حیدرآباد کے متوطن اور مدرسۂ سلطان بازار کے مدرس ہیں شعر ہی خوب کہتے ہیں،

پھر وفا ہی کرتے ہیں جور و جفا کے بعد
آئے ہیں نعش پر وہ ہماری قضا کے بعد

جدت پسند یار ملا ہے زہے نصیب
کرتا ہے مجھ پہ ظلم نیا ہر جفا کے بعد

مہندی لگی ہے ہاتو میں یارب ہو دل کی خیر
کس کس کا خون ہوتا ہے دیکھیں حنا کے بعد

قمر

سید قمر حسن ـــــــ یو، پی کے باشندے اور علیگڈھ کے ایم۔ اے، ال ال، بی ہیں، حیدرآباد میں وکالت کرتے ہیں بڑے اچھے شاعر ہیں،

لالۂ داغدار کی صورت
ہے خزاں میں بہار کی صورت

Marfat.com

آمد یار ہے بہار کے ساتھ — نغمہ زن ہوں ہزار کی صورت
اس کی آنکھوں کو دیکھتا ہوں میں — دیکھنی ہے خمار کی صورت
اٹھ رہی ہے نقاب چہرے سے — کھنچ رہی ہے بہار کی صورت

قوی

محمد عبدالحق ——— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں شعر بھی اچھے کہتے ہیں،

میں جو آمادہ ہوں خود جان سے جانے کیلئے — اب وہ تیار نہیں مجھکو مٹانے کے لئے
ہم ادھر ضعف سے مجبور ادھر یار خفا — کاش یہ جان چلی جائے منانے کیلئے
دیکھ عشاق کی یہ شان اولوالعزمی ہے — موت آئی ترے کوچے سے اٹھانے کیلئے
میں وہ ہوں وضع کا پابند زمانہ میں قوی — جسنے سر پر کبھی احسان نہ زمانے کے لئے

قیس

خواجہ بدیع اللہ ——— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں مہاراجہ بہادر کے مشاعروں میں ہمیشہ شرکت کرتے ہیں، بڑے اچھے شاعر ہیں،

میں اگر چاہوں تو ہو جائیگا مشکل سہل کام — تم اگر چاہو تو سب کچھ سہل ہے مشکل نہیں
چلتے پھرتے ہیں تصور میں وہ میرے رات دن — انکے میرے درمیاں پردہ کوئی حائل نہیں
آرزو حسرت تمنا یاس کا ہے جمگھٹا — یہ تو سب کچھ ہے مگر پہلو میں یہ دل نہیں

کس طرح ملتی سخن کی داد اہل بزم سے
قیس صاحب ناقصوں میں بھی تو ہم کامل نہیں

Marfat.com

قیصر

سید ابو الحسن ——— ٹیکمال کے مشائخ اور دکن کے شرفا سے ہیں، صدارت العالیہ (مذہبی) کے مددگار اور بڑے کہنہ مشق شاعر نہایت زندہ دل منجان مرنج بزرگ ہیں،

جو تم کو چاہے وہ رسوا ضرور ہوتا ہے
مآلِ عشق کا فوراً ظہور ہوتا ہے

نظر میں پھرتی ہے اک کوندتی ہوئی بجلی
جو بیقرار دلِ ناصبور ہوتا ہے

قصور پر بھی کسی کو معاف کرتے ہیں
کوئی شہیدِ جفا بے قصور ہوتا ہے

وہ تم ہو جو نہیں کرتے کبھی قصور معاف
وہ میں ہوں جس سے ہمیشہ قصور ہوتا ہے

قیصر

میر قیصر علی ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں نوحہ مرثیہ اور سلام وغیرہ خوب کہتے ہیں،

لاشِ اصغر پہ یہی کہتی تھی ماں پیٹ کے سر میرے بے شیر پسر!
تو تو دنیا سے گیا ماں کو بنایا مضطر! میرے بے شیر پسر!
تو نہ دنیا میں جیا ستم اعدا نے کیا
میرے بے شیر پسر
تجھکو پانی نہ دیا خون گردن پہ لیا

Marfat.com

قیصر

محمد علیخاں ـــــ حیدرآباد کے رہنے والے بلدیہ (منسپلٹی) کے صیغہ دار ہیں اور شعر بھی اچھے کہتے ہیں۔

پھر گیا جی سرائے فانی سے　　موت بہتر ہے زندگانی سے
رہے ثابت قدم محبت میں　　دل کو کیا کام بدگمانی سے
ختم ہوتی ہیں جب جفائیں تمام　　پیش آتے ہیں مہربانی سے
ناگہاں آئے مریض فرقت کی　　کار بہتر ہے ناتوانی سے

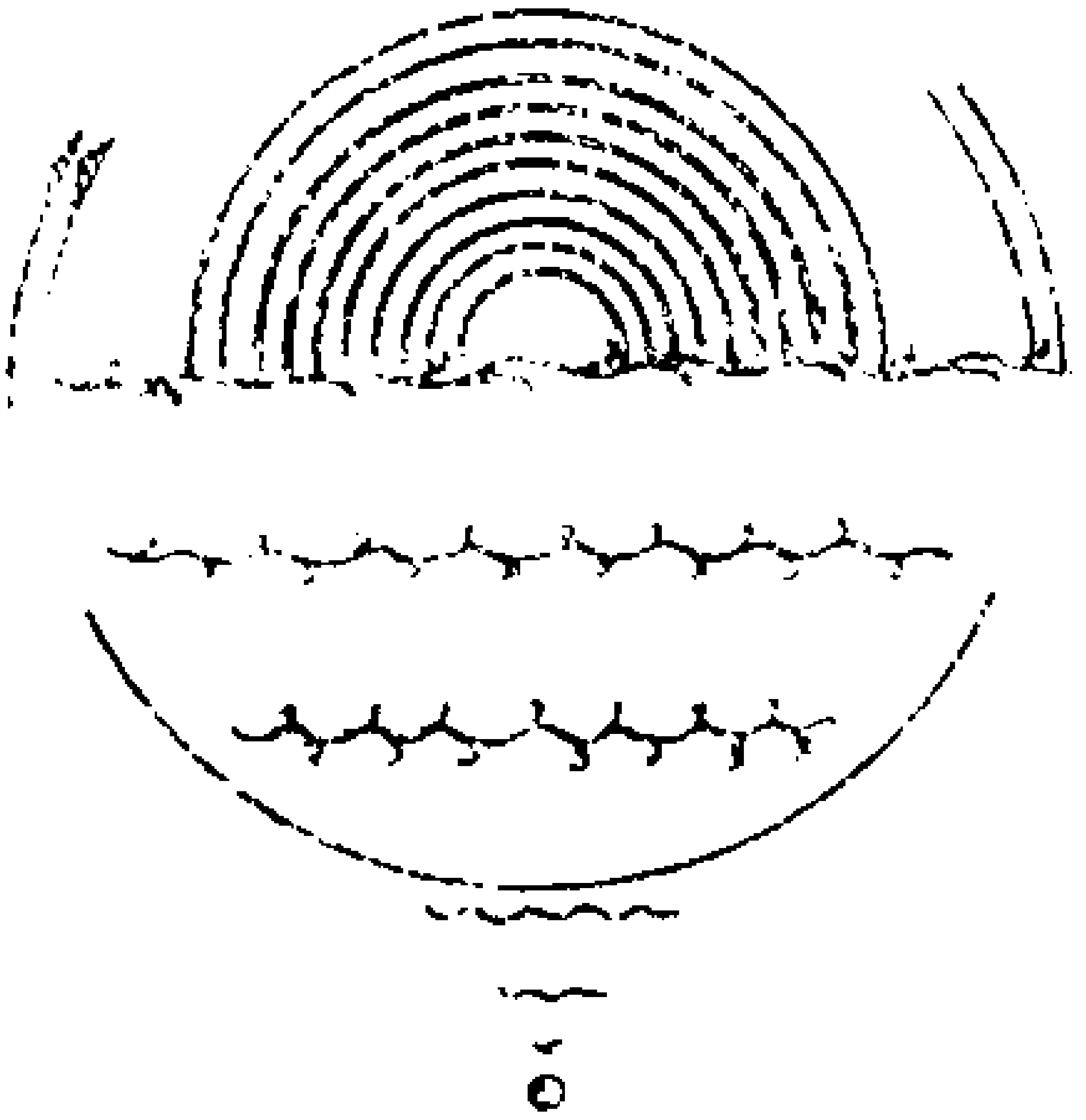

Marfat.com

ک

کاتب

محمد عبدالرحیم صدیقی ــــــ اورنگ آباد کے متوطن اور حضرت امیر مینائی کے شاگرد تھے کوتوالی اضلاع میں ملازم رہ کر وظیفۂ حسنِ خدمت لیا تھا۔ بڑے اچھے شاعر تھے خصوصاً نعت خوب کہتے تھے۔ ۲۷ رمضان ۱۳۵۵ھ کو انتقال کیا۔

سمجھے یہ سب خدا سے جو خیر الوریٰ ملے
دو حصے ایک نور کے آپس میں جا ملے

رسول اللہ کی مدحت میں اکثر دیکھتا ہوں میں
عقیدت سے جھکائے سر کو چلتا ہے قلم میرا

پیری میں کیا بتائیں کہ کیا تہا شباب میں
اب یاد ہی نہیں ہے جو دیکھا تہا خواب میں

پنہاں ہے انکا یوں رخِ روشن نقاب میں
گویا کہ برق کوند رہی ہے سحاب میں

پیری کا جوانی پہ میری سایہ ہے
مشکل سے جو ہاتھ آیا وہ سرمایہ ہے

کیوں دل سے عزیز اسکو نہ رکھے کاتب
کی نذر جوانی تو اسے پایا ہے

کل قدسیوں نے کعبۂ مقصود بنایا
احمد کے جس جگہ پہ انہیں نقشِ پا ملے

Marfat.com

کاظم

نواب کاظم علیخاں بی اے — نواب حسام الدولہ شوکت جنگ بہادر کے فرزند روشن خیال، متین، سنجیدہ امیر اور شاعر ہیں آجکل دوم تعلقدار ہیں۔

سلام

سر شاہ تن سے جدا ہو رہا ہے
یا بار امانت ادا ہو رہا ہے

چلی ہے کھلے سر شہ دیں کی عترت
تماشائے آلِ عبا ہو رہا ہے

علی کو نصیری خدا کہہ رہے ہیں
خدایا یہ بندہ خدا ہو رہا ہے

رفیقانِ تشنہ کو ہے مرنے کی جلدی
کہ آج امتحانِ وفا ہو رہا ہے

کلیم

انیس احمد — حضرت جلیل کے فرزند ہیں آجکل صوبہ اورنگ آباد میں دوم تعلقدار ہیں شعر اچھے کہتے ہیں۔

رنگِ حنا ہے کا نہ خونِ حنا کے بعد
ملتے رہیں گے ہاتھ وہ جورِ حنا کے بعد

آنکھیں ملاتے تیز نگاہیں ہیں کس لئے
بیمارِ غم کو زہر نہ دو تم دوا کے بعد

ساقی کے رخ پہ زلف بکھر کر یہ کہہ گئی
ہے لطف میکشی کا چمن میں گھٹا کے بعد

کمال

محمد کمال الدین — حیدر آباد کے شرفا اور قدما سے تھے سرکار عالی میں تحصیلداری کرکے وظیفہ حسن خدمت لیا پھر پائیگاہ سر آسمان جاہ میں رکن ہوگئے

Marfat.com

۱۳۵۲ھ میں انتقال کیا، سراج الدین طالب مرحوم آپ ہی کے فرزند تھے، شعر بھی خوب کہتے تھے۔

ہوتے ہیں شگفتہ اور مرجھاتے ہیں — شادی و غمی دونوں کام آتے ہیں
پھولوں سے ملا ہے رنج و راحت کا سبق — اک رنگ پہ دہر کو نہیں پاتے ہیں

کمتر

حیدرآباد کے اچھے شعراء میں سے ہیں اکثر مشاعروں میں شرکت کرتے ہیں

دیدنی کیوں نہ ہو قاتل کا سرِ نشترِ ستم — جو نہ دیکھا ہو کبھی جسم کا بے جاں ہونا
قتل کے بعد بھی ہے تجھ سے دوا کی امید — نہیں آتا مرے قاتل کو پشیماں ہونا

کیفی

سید نجم الدین حسن —— مولوی نظام الدین مہاجر مرحوم کے فرزند تھے ۱۲۹۷ھ میں حیدرآباد ہی میں پیدا ہوئے اور یہیں تعلیم و تربیت پائی، ابتداءً میکش کتانوی اور پھر استاد داغ کے شاگرد ہوئے آخر عمر میں دارالترجمہ کے مصحح مقرر ہوئے تھے، ۱۳۴۳ھ میں اجمیر شریف گئے اور وہیں انتقال کیا حیدرآباد کے بہترین شعراء میں تھے۔ غزل بڑی اچھی کہتے تھے آپ کی غزلوں اور نظموں کے کئی ایک مجموعے شائع ہو چکے ہیں حیدرآباد میں آپ کے شاگردوں کی تعداد بڑی خاصی ہے جن میں حکیم محمود علی سفی اورنگ آبادی، عبدالطاہر طاہر، تراب علیخاں باز، فیاض، امید وغیرہ خاصے مشہور ہیں۔

Marfat.com

دیارِ الفت کے رہنے والوں کا حال کیا پوچھتے ہو ہم سے
کسی کو خانہ بدوش پایا کسی کو خانہ خراب پایا

زمانہ ناموافق دوست دشمن یار بیگانے — نہیں معلوم کیا پھیرے ہے اپنے ستاروں کا

ذرا سی بات کیلئے یہ دار و گیر کیوں — میں کیا مرے گناہ کا یارب شمار کیا

خفا ہونا بگڑنا روٹھنا انجان ہو جانا — تری الفت میں [illegible] بہت پایا

کبھی جا چھٹے والے کی خبر لی تو نے — انہی زلفوں کے سوا کسکو پریشاں دیکھا

[illegible] حسن کی [illegible] کہ آنکھ ادھر نہ پڑے — [illegible] دیکھنا ہوگا

گیا وہ وقت [illegible] — اور [illegible] نہیں آتا

[illegible] حسن [illegible] — [illegible] رسوا نہ رہا

[illegible] — [illegible] ہوتا

[illegible] — [illegible] دعا [illegible]

[illegible] — [illegible] نظر آتی ہیں

[illegible] کی [illegible] کرتے ہیں — [illegible] کچھ [illegible] تو نہیں

[illegible] وحشت [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

ہزاروں [illegible] — نکلا ہوں [illegible] قدم میں

[illegible] — [illegible] نہیں

Marfat.com

چمن کا پھول پیمانہ کا شیشہ چرخ کا تارا — کوئی ٹوٹی ہوئی شی ہو ہم اپنا دل سمجھتے ہیں

دل آیا ہی ہمارا جب کسی پر ٹوٹ کر آیا — طبیعت جب کسی پر آئی ہی بے اختیار آئی

جیسے کہ سونے والا ہے کوئی ہمارے ساتھ — بستر پہ لوٹتے ہیں جگہ چھوڑ چھوڑ کر

مجھے منظور ہی محشر کے میلے کی جو طیاری — دُر اشک ندامت ٹانکتا ہوں اپنے دامن

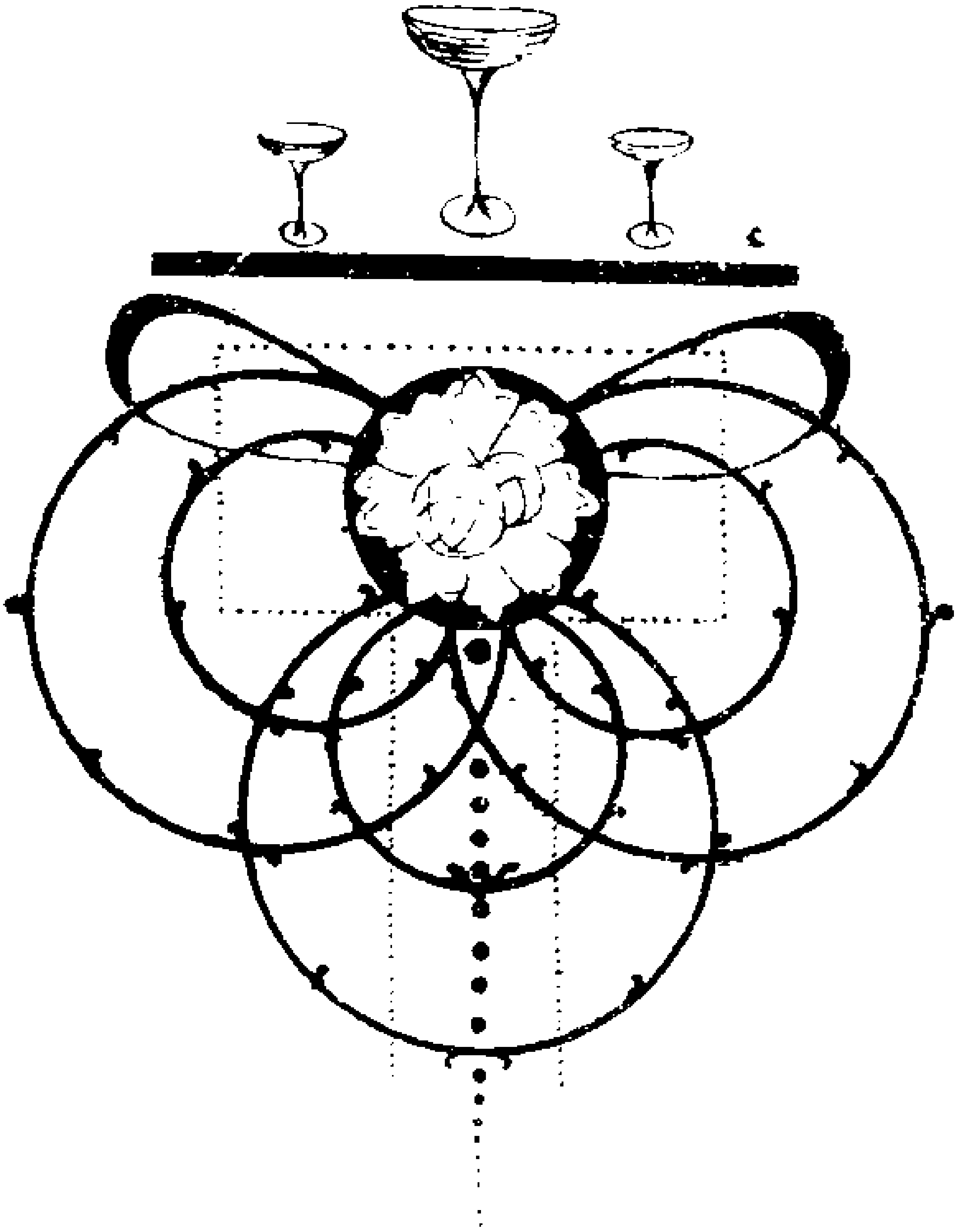

Marfat.com

گ

گل

عبدالکریم ــــــ حیدرآباد کے قدیم اور مشہور شاعر حضرت ظہیر کے شاگرد رشید تھے، دو تین سال ہوئے کہ انتقال کیا،

ایک نیرنگ ہے عالم مری تنہائی کا ۔۔۔ لطف ملتا ہے مجھے انجمن آرائی کا

گرامی

مصطفیٰ علی اکبر ــــــ حیدرآباد ہی میں تولد ہوئے، جامعہ عثمانیہ کے طالب علم ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

رات پھر آگئی رُلانے کو ۔۔۔ میرا قصہ مجھے سنانے کو
چاند تارے مجھے جگائیں گے ۔۔۔ اور وہ ہیں کہ یاد آئیں گے
وہ نگاہوں سے مسکرائیں گے ۔۔۔ برق سی شے کوئی گرائیں گے
میری جانب بغور دیکھیں گے ۔۔۔ پھول جیسے وہ نیر دیکھیں گے

Marfat.com

گلشن

سید محی الدین حسینی القادری ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں۔

روحِ مجنوں کی زیارت کیلئے آتی ہے | بن گئی حسرتِ لیلی کی جو تربت دلمیں
دیر کہتے ہیں جسے نام ہے کعبہ اسکا | پہلے تعمیر ہوئی اسکی عمارت دلمیں
گوشۂ تنگ کبھی خانۂ دل کو نہ سمجھ | کہ فزوں کون و مکاں سے بھی ہے وسعت دلمیں

گوہر

فیض اللہ خاں ——— حیدرآباد کے قدیم شرفا سے ہیں نظم جمعیت کے کمیدان ہیں ایک شاہنامۂ دکن منظوم شائع کیا ہے جو بڑی اچھی چیز ہے تقریباً اسی سال کی عمر ہے بڑے اچھے شاعر ہیں۔

نقابِ یار سے پیدا جو نور ہوتا ہے | وہی چمک کے تجلیِ طور ہوتا ہے
مآلِ کارِ محبت بخیر ہے لیکن | ضرر تو جان کا اسمیں ضرور ہوتا ہے
جو پوچھا کچھ دلِ افسردہ کی خبر تو کہا | سمجھتے ہیں جنہیں کشف القبور ہوتا ہے
فدا ہوں دل سے میں آنکھوں پہ اپنی آپ گہر | کہ اسمیں جلوہ نما اسکا نور ہوتا ہے

Marfat.com

ل

لبیبہ

مولانا محمد اشفاق ... تیموری خاندان کے بزرگ ہیں [illegible] ...
[illegible] ... [illegible] ... عنکسر [illegible] ...
[illegible] شعر [illegible] ...

نہ جانے کیا خواب تھا جو دیکھا [illegible] خواب تو نے
کہ جو کھلتے ہی ہیں جو آنکھیں تو ڈال دی ہے نقاب تو نے
نگاہ [illegible] کو [illegible] ہوئی [illegible]
[illegible]
[illegible]
دل کو [illegible] عشق کو خراب تو نے

عشق کے ادب سے ہم یار کی رضا جوئی — اپنا مدعا مت کہہ اس کا مدعا مت پوچھ
وہ جفا کرے جائیں کام ہے وفا اپنا — جان دے اشارہ پر [illegible] خوں بہا نہ پوچھ

Marfat.com

لطفی

عباس حسین —— گلبرگہ شریف کے متوطن اور جامعۂ عثمانیہ کے طیلسانی
کسی مدرسہ کے مدرس ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

دل لیا اسنے مرا ناز و ادا سے پہلے　　مر مٹا اس بت کافر پہ قضا سے پہلے
لی خبر آپ نے جب اسکی ہوئیں بند آنکھیں　　چل بسا آپ کا بیمار دوا سے پہلے
پس مردن پہ اسکے سرو قامت کا تصور ہے　　مری مدفن پہ ہوگی روشنی سرو چراغاں کی

لمعہ

سید نوازش علی —— میر کاظم علی شعلہ کے فرزند اور میر احمد علی شہید دہلوی کے پوتے تھے ۱۲۸۷ھ میں تولد ہوئے اچھے شاعر تھے آپ کے خاندان کے کُل افراد شاعر ہیں۔

انہیں اس روز سے مشق ستم ہے　　نہ تھی جب ابتدا لوح و قلم کی
ترے کوچے کو جب مسکن بنایا　　زیارت کر چکے دیر و حرم کی
بھریں آہیں تو شعلے اور بھڑکی چشم سوزانہیں　　بہے آنسو تو روغن پڑ گیا سرو چراغاں میں
نہ کیوں ہو خال ہی حسن ملیح یار کی شورش　　یہی تو کنکری اک رکھی ہے اس نمکداں میں

Marfat.com

م

ماہر

منظور حسین قادری —— بدایوں کے رہنے والے اور مدت سے حیدرآباد میں ہیں، ہائیکورٹ سے ملازمتی تعلق ہے، مختلف اخبارات میں کام کر چکے ہیں نظم اور نثر بھی لکھتے ہیں

غرقِ مستی تھے زمین و آسماں کل رات کو | اُٹھ رہا تھا آتشِ نکہت دھواں کل رات کو
جام بھرتے تھے ساقی کی چشمِ مست سے | ٹپکی پڑتی تھی شرابِ ارغواں کل رات کو
غرفۂ جنت سے حوریں جھانکتی تھیں بار بار | پڑ رہی تھیں حسن کی پرچھائیاں کل رات کو

ماہر

آقا مرزا علی رضا —— شیراز کے رہنے والے ہیں بسلسلۂ ملازمت حیدرآباد میں ہیں آجکل کسی مدرسہ کے مددگار ہیں اردو خوب بولتے ہیں اور شعر بھی کہتے ہیں، حیدرآباد کو وطن بنا لیا ہے۔

کس سے وفا کرو گے تم اہلِ وفا کے بعد | ملتے رہو گے کس سے ہماری فنا کے بعد

Marfat.com

آہوں کے ساتھ اشک ٹپکتے ہیں آنکھ سے   باراں کا لطف خوب ہے ٹھنڈی ہوا کے بعد

مبشر

محمد عزیز الدین ــــــ حیدرآباد کے رہنے والے محکمہ صدر محاسبی صرفخاص مبارک کے صیغہ دار اور بڑے اچھے شاعر ہیں۔

اڑنے اڑنے جو سنا ہے کہ وہ آج آتے ہیں   آج برپا ہے عجب شور قیامت دل میں
دل کی بستی نہیں کم شہر خموشاں سے مری   دفن ہو جاتی ہے جو آتی ہے حسرت دل میں

مجہول

احمد مصطفیٰ ــــــ حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں۔

یہ نالۂ جگر ہے   یا درد کا اثر ہے
نقشوں کی ہنڈیوں میں   کیا بھید مستتر ہے
قطرہ دل ہے کہ آنسو دل کے   صوفی کی آنکھ تر ہے
یہ کیسی ملے ہے آخر مطرب تری نوائیں

مجید

محمد جہانگیر ــــــ حیدرآباد ہی کے رہنے والے ہیں۔ حیات سخن کے نام سے ایک ماہوار رسالہ بھی نکالتے ہیں۔ شعر بھی کہتے ہیں۔

اگر وہ التفات حسن کے قابل بنا لیتے   ہم اپنی ایک دل کے بھر تو لاکھوں دل بنا لیتے
جو ملتا قلزم الفت میں تنکے کا سہارا بھی   تسلی کو دل ناکام کی ساحل بنا لیتے

رچند زندگی ہے فنا آشنا مگر ہر سانس زندگی کیلیے بیقرار ہے
رنگیاں نہ پوچھئے کچھ دردِ عشق کی ہے جان بیقرار تو دل کو قرار ہے

محجوب

ب حسین —— معلم نسواں شفیق نسواں وغیرہ دکنی ایک رسائل
ملے "میرا پہلا جرم" "امیر علی ٹھگ" کا ترجمہ کیا رفعاتِ محجب، دیوان محجب
بیرہ چھہ سات تالیف و تراجم شائع کئے، یو۔ پی کے باشندے تھے حیدرآباد
و وطن بنا لیا تھا آپ کا پورا خاندان اب یہیں کا ہو رہا ۱۳۴۶ھ میں عمر
بی کو پہونچ کر انتقال کیا، شعر خوب کہتے تھے۔

تی سے پھولی ہیں گل بلبلیں غزلخواں ہیں چمن میں آج ہماتے گزر یہ کسکا ہے
ل سے کرتی ہیں باتیں بلند دیواریں مکان یار کا مد نظر یہ کس کا ہے
میدِ دستِ حنائی نہیں اگر نشب و رنہ تو خون تیرے پہ شام و سحر یہ کسکا ہے

نسیم

سید معین الدین —— سید شمس الدین عارف کے فرزند تھے ۱۳۰۲ھ
یں پیدا ہوئے شعر اچھے کہتے ہیں

نیا ملی جہان ملا، مدعا ملا تم کیا ملے ہو مجھے کو میرا خدا ملا
اشق کا تیرے دشت میں آبلہ پا ملا دامن کہیں ملا کہیں بندِ قبا ملا
سرت نصیب اپنی تمنا نکال لے مدت کے بعد آج تو وہ بے وفا ملا

Marfat.com

محبوب

محبوب راج ـــــ راجہ گردہاری پرشاد باقی کے فرزند اور راجہ نرسنگھ راج عالی کے چھوٹے بھائی تھے۔ ۱۳۱۳ھ میں پیدا ہوئے حیدرآباد ہی میں تعلیم و تربیت پائی، ملک اور قوم سے بڑی ہمدردی تھی شعر اور ادب کا مذاق بھی تھا افسوس ہے کہ ۱۳۵۵ھ میں ایک فرزند رائے گردھر راج بی۔ اے اور چند لڑکیاں چھوڑ کر انتقال کیا شعر خوب کہتے تھے۔

قدم کیونکر اٹھیں کوچے سے تیرے یہاں تو حسن کی دولت گڑی ہے
اپنے اعمال کی خرابی کو ہم نے گردن جھکا کے دیکھ لیا
تھا عشق کا مرحلہ نہ آسان سر دیکے مہم یہ ہم نے سر کی
مرض عشق میں نوبت یہ ہوئی ہے اب تو خوف آتا ہے مجھے دیکھ کے صورت اپنی
ہزار سال کی طاعت سے ہے کہیں بہتر خلوص دل سے اگر سجدہ ایک بار کیا
قید یہ مذہب و ملت کی عبث ہے اے شیخ حق پہ ایمان جو لائے گا مسلماں ہوگا
مجمع خوباں ہے میت پر مری موت بھی گویا تماشا ہو گئی

محبوب

شیخ محبوب ـــــ سکندرآباد کے رہنے والے سخنور اور شمس کے شاگرد ہیں ۱۳۴۴ھ میں دیوان طبع ہو چکا ہے۔

کیا کہیں کچھ کہہ نہیں سکتے تری بیداد ہم دل لگا کر تجھ سے ای ظالم ہوئے برباد ہم

Marfat.com

...بتِ سفاک کی جب دل میں آ جاتی ہے یاد — صورتِ نقشِ کفِ پا ہوتے ہیں برباد ہم
...ڈھونڈتے ہیں خود کو تو ہرگز پتہ ملتا نہیں — قیدِ ہستی سے کچھ ایسے ہو گئے آزاد ہم
...جو باتیں ہیں وہ منہ سے نکل جاتی ہیں صاف — چاہیے اشعار کی کب ہیں کسی سے داد ہم

محسن

...سن خاں —— نواب قوت یار الدولہ بہادر کے فرزند تھے ثاقب
...بی سے تلمذ تھا۔

...اک صبحِ اول ہی نمودار ہجراں کی — ابد اندازہ ہے حد قیامِ شامِ غربت کا
...ہیں کس طرح میزان میں رکھوں داورِ محشر — میرے ہمراہ اک دفترِ قسمت کی شکایت کا
وہ راحت و آرام شہ کی عاطفت میں ہے — کہ گویا سر پہ ہے سایہ ہما ابرِ رحمت کا

محسن

...یب محسن —— جمعیت نظام محبوب کے [illegible] تھے مرغوب کہتے ہیں۔
...فصلِ بہار آئی تو ہوتے ہیں صد چاک — دامن نہیں کیا کہ گریباں نہیں دیکھا
...وجہ کیا قتل مگر ہیں وہی تیور — ہمنے تو کبھی انکو پشیماں نہیں دیکھا

محسن

...ن اللہ خاں —— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں شعر بھی اچھے کہتے ہیں۔
بچپن نہ جوانی کا معاون نکلا — غفلت میں جو انسان کا ہی سن نکلا
بالوں کی سیاہی میں سفیدی آئی — آنکھیں نہ کھلیں رات گئی دن نکلا

Marfat.com

صد سالہ سمجھ رکھے ہیں سن کی مہلت — اک خواب ہے یا بھول یہ انکی مہلت
سودائے شباب اور بیاض پیری — ہے ایک شب اور ایک دن کی مہلت

محسن

میر محسن علی —— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں منشی عالم کامیاب ہیں شعر بھی اچھے کہتے ہیں۔

گل سے ترے گال تو غنچہ دہن ہوا — کوئی حسین ہونے سے رشک چمن ہوا
کھویا وقار ضبط کا اور راز عشق کا — تو بہی طفل اشک ہی کیا بد چلن ہوا
مثمر نہال قد ہوا فصل شباب میں — دل آگئے مراد کے تازہ چمن ہوا
اس نے تلاش لاش میں گو کھودی میری قبر — لیکن حصول کچھ بھی نہ غیر از کفن ہوا

محشر

محشر عابدی —— عثمانیہ یونیورسٹی میں ڈیمانسٹریٹر ہیں یو۔ پی۔ کے باشندے اور نہایت خلیق نوجوان ہیں۔ شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

تاریکی شب کی طرح سیہ ملبوس ہیں ننگے پاؤں سے
کرتے ہیں تجھے یاد غم و آلام سے شیدائی تیرے

اور سوچتے ہیں قربانی کی جو دین کی خاطر تو نے
سیلاب کی مانند آنسو کی آنکھوں سے جھڑی لگ جاتی ہ

Marfat.com

کر دیتے ہیں دھندلا آنکھوں کو یاد آ کے تیرے سب فسانے
اور مرثیوں کو پڑھ پڑھ کر ہو جاتے ہیں سب دیوانے
پھر پیٹ کے سینوں کو اپنے شدت سے ماتم کرتے ہیں
فوارۂ خون رہتا ہے رواں حسینؑ حسنؑ سب کہتے ہیں

محمود

سید محمود ——— یداللہی گھرانے کے پیرزادے ہیں مدت تک ایک ہوار رسالہ "المصدق" نکالتے رہے شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

ادا نہیں تھی وہ ایسی کہ بھول جاتا میں رہے گی یاد نظر ہائے والپسیں برسوں
کہیں نہ خونِ شہیداں ہی سرخ ہو دامن لباس سرخ ہی پہنا ہے نازنیں برسوں
جب کوئی رو رو کے سوتا ہے کسی کی یاد میں پھر تسکین خواب میں اسکو دکھا جاتی ہے نیند
دیدنی ہوتا ہے رنگِ نشۂ دو آتشہ جب کسی کی چشم میگوں میں سما جاتی ہے نیند

مخدوم محی الدین

دکن کے رہنے والے ہیں، یہیں تعلیم پائی ہے جامعہ عثمانیہ سے ایم۔ اے کیا ہے، دب کا ذوق بہت ہے شعر خوب کہتے ہیں خصوصاً نظم بڑی اچھی ہوتی ہے۔

بھرنے والی کھیت کی مینڈ ونپہ بل کھاتی ہوئی
نرم و شیریں قہقہوں کے پھول برساتی ہوئی
کنگنوں سے کھیلتی اوروں سے شرماتی ہوئی

Marfat.com

اجنبی کو دیکھکر خاموش مت ہو گائے جا ۔ ہاں تلنگن گائے جا ہاں تلنگن گائے جا

ارض یکسر گوش ہے خاموش ہیں سب آسماں
راگ سننے رک گئے ہیں بادلوں سے کارواں
ہاں ترانہ چھیڑ جنگل کا میری غنچہ دہاں
اجنبی کو دیکھکر خاموش مت ہو گائے جا ۔ ہاں تلنگن گائے جا ہاں تلنگن گائے

مدن موہن

حیدرآباد کے ایک نوجوان تعلیم یافتہ شاعر ہیں نظم اور گیت خوب کہتے ہیں۔

دیس گیت

سب سے اونچا دیس ہمارا اُتل نگر نسے پیارا ہے ۔ اپنے تن من دھن سے بڑھکر دکھن دیس ہمارا۔
سندر اونچے نیچے پربت امرت جل ندیاں اسکی ۔ ہے دہان کا کھیت سہانا اپنے دان کا سہارا
راجہ اپنا شاہ عثمان اسکے ہم سے پرجا ہیں
پیارے دیس کا پیارا راجہ جگ جیون سے پیارا ہے

مرزا

مرزا حسن بیگ ـــــــ دکن کے باشندے تعلقہ عالم پور کے مدرسہ
پنڈت جذب کے شاگرد ہیں شعر خوب کہتے ہیں

آج رنگ دہر ہے کچھ اسطرح بدلا ہوا ۔ باپ سے بیٹا تو بھائی بھائی سے بچھڑا
جاہلوں کی ہی الگ دُنیا خطیبوں کی الگ ۔ مالداروں کی الگ ہے اور غریبوں کی الگ۔

Marfat.com

بس نفاق باہمی نے کر دیا ہی نیم جاں　　اب کہاں باقی ہی وہ اگلی سی عظمت اور شاں
مشکلیں آسان کر و مل کر بہم افراد کی　　زندگانی کا ہے مرزا اولین مقصد یہی

مرکز

حاجی یسین علیخاں عرف خدانما شاہ حسینی القادری ــــــ حیدرآباد کے مشائخین میں سے ہیں ۱۳۴۴ھ میں آپ کے کلام کا ایک مجموعہ بھی شائع ہوا ہے۔

ذرہ ذرہ کو غور کر دیکھا　　ہے تماشا خدا نمائی کا
کس کو مرکز کسکو حلقہ بولتا؟　　دائرہ نقطہ ہے نقطہ دائرہ
وہ تو پردہ کئے انسان بنے بیٹھے ہیں　　ڈھونڈھیں ہم انکو پشیمان بنے بیٹھے ہیں
وحدۃ کا بیان رکھتے ہیں　　ایک کا ہم نشان رکھتے ہیں

مزاج

نثار یار جنگ بہادر ــــــ یو۔پی کے رہنے والے ہیں ۱۳۱۱ھ (۱۸۹۲ء) میں پیدا ہوئے مدت سے حیدرآباد میں ہیں بلکہ دکن کو وطن بنالیا ہے ابتداً باب حکومت کے جسٹرار اور پھر سرکار عالی کے اول تعلقدار رہے اب صرف خاص مبارک میں اول تعلقدار ہیں۔ شعر خوب کہتے ہیں غزل اور نظم پر یکساں قدرت ہے۔

ہمیں کو مگر چشم بینا نہیں ہے　　خدا کی خدائی میں کیا کیا نہیں ہے
انھیں بات سننی گوارا نہیں ہے　　یہاں عرض مطلب کا یارا نہیں ہے
جو بر آئے میری تمنا نہیں ہے　　کبھی جو نہ نکلے وہ حسرت ہے میری

Marfat.com

مرا درد میری دوا بن چکا ہے　　مجھے احتیاج مسیحا نہیں ہے

مست

نوازش علی ـــــــ حیدرآباد کے قدیم اور شریف لوگوں میں سے تھے، آٹھ دس سال ہوئے کہ انتقال کیا،

طفلی ہو جوانی ہو ہنگام ہے غفلت کا　　ہے کوکب بیداری پیری کا ہے کیا کیا

افسوس جوانوں کو معلوم نہیں کچھ بھی　　لیتے ہیں مزہ جو ہم پیری میں جوانی کا

گرداب جوانی سے ساحل پہ بچا لائی　　اب کنج فراغت ہی غرقاب کا کیا کھٹکا

مست

محمد عبد الغفور خاں ـــــــ حیدرآباد ہی کے رہنے والے ہیں تعلیم یافتہ نہیں اپنی غزل آپ بمشکل لکھ سکتے ہیں مگر خدا نے طبیعت دی ہے شعر بہت اچھے کہتے ہیں اپنے بھائی محمد حسین مخمور سے مشورہ کرتے ہیں، نواب معین الدولہ بہادر کی پائیگاہ کی عدالت سشن میں ملازم ہیں۔

اٹھوں یہ روزِ محشر ای مست قبر سے یوں　　بیداغ ہو کے سورج جیسے گہن سے نکلے

نہ کچھ تڑپ کا نہ کچھ درد کا خیال کیا　　نگاہ ملتے ہی دل لے لیا کمال کیا

نگاہِ مست سے ساقی کے انقلاب ہوا　　شراب جام میں ڈالی کہ آفتاب ہوا

قدم راہِ الفت میں رکھنا سنبھل کر　　ہے آفت مصیبت گرفتاریاں ہیں

Marfat.com

مسرور

میر محمد علی ——— میر جعفر حسین مقبول مرحوم مددگار ناظم دارالانشا کے فرزند ارجمند ہیں۔ حیدرآباد ہی میں پیدا ہوئے اور یہیں تعلیم و تربیت پائی ابتداً وکالت کی پھر بہرام جنگ بہادر کے اسٹیٹ میں منصف ہو گئے، اب مستعفی ہو کر خانہ نشین ہو گئے ہیں عالم و فاضل بزرگ اور اصغر ناجی کے شاگرد کہنہ مشق شاعر ہیں، آپ کے مرثئے بہت مقبول ہیں۔

دنیا میں یتیموں کو رلایا نہیں کرتے ۔ سہمے ہوئے بچوں کو ڈرایا نہیں کرتے
مہمان کو دیتے ہیں سدا راحت و آرام ۔ پانی کے عوض خون بہایا نہیں کرتے
بازار میں بے برقع و بے مقنع و چادر ۔ اک رات کی بیاہی کو پھرایا نہیں کرتے
زنجیر پہناتے نہیں بیمار کو تپ میں ۔ درّے تنِ لاغر پہ لگایا نہیں کرتے

مسلم

نواب میر طاہر علیخاں ——— حیدرآباد کے امیر گھرانہ سے ہیں نظام کالج میں تکمیل تعلیم کی اور پھر لندن جاکر پی، ایچ، ڈی کیا، یورپ سے واپس ہو کر نظام کالج کے پروفیسر ہوئے اور اس کے بعد پرنس آف برار والاشان نواب اعظم جاہ بہادر ولیعہد دکن خلد اللہ ملکہ کے پرائیوٹ سکریٹری مقرر کئے گئے، نہایت بامروت، خلیق، شریف، ملنسار اور ادب پسند نوجوان شاعر ہیں، فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں خوب شعر کہتے ہیں۔

Marfat.com

میری صبح حیات غم کی یارب شام ہو جائے
تجھے بھی انقلاب و گردشِ ایام ہو جائے

نہ خونِ بے گنہ پر ڈھانک دامن نازنیوالے
کہیں ایسا نہ ہو یہ رازِ طشت ازبام ہو جائے

جوانی جانیوالی ہے زمانہ مٹنے والا ہے
تغافل کیا مرے ساقی صلائے عام ہو جائے

غنیمت ہے بہت مسلم یہ اپنی کس مپرسی ہے
ہے قابل رشک کے وہ شخص جو گمنام ہو جائے

مشتاق

مشتاق احمد ــــــــ اُستاد جلیل کے سب سے چھوٹے فرزند ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں، ابھی سلسلۂ تعلیم جاری ہے۔

اندھیر سرِ شام صبا کر کے چلی ہے
گل شمع مزارِ شہدا کر کے چلی ہے

غیروں کو دیا جام مئے ہوشربا کا
وہ چشم سیہ مجھ سے حیا کر کے چلی ہے

مشیر

محمد فخرالدین ــــــــ ۱۳۲۳ھ میں حیدرآباد میں پیدا ہوئے، حکیم محمد عباس آفندی حلمی سے تلمذ ہے، ۱۳۴۳ف میں بانگ تسخیر کے نام سے ایک دیوان شائع ہوا ہے شعر اچھے کہتے ہیں۔

سُنتے ہیں آپ کا بڑا دل ہے
کر کے ہم نے سوال دیکھ لیا

جب سے میری نگاہ سے تو دور ہو گیا
رِس رِس کے زخم دل مرا ناسور ہو گیا

مخالف چمن کی ہوا ہو گئی
خفا ہم سے کیا باغباں ہو گیا

Marfat.com

مظہر

مظہر الدین احمد ـــــــ حیدر آباد کے رہنے والے ہیں شعر بھی اچھے کہتے ہیں

ہے توکل سے خدائی پہ تصرف اپنا — لاکھ سامان ہیں اک بے سر و ساماں ہونا
نغمہ ساز کے پردے میں عیاں شوخی ناز — کھل گیا سارے جہاں پر ترا پنہاں ہونا

معین

صاحبزادہ میر معین الدین علیخاں ـــــــ نواب عظام الدولہ بہادر مرحوم کے فرزند ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

اس امید پہ انصاف حشر کی امید — رنگی ہے خون میں قاتل نے آستیں بر روں
سنئے بے سر و سامانی جنوں کا حال — گریباں کس کا تہا تہی کسی کی آستیں بر روں

معتمد

نواب گیسو دراز خاں بہادر ـــــــ نواب زور آور جنگ بہادر کے نواسے اور حیدر آباد کے مشہور امیر گھرانے سے تھے نہایت خوش مزاج، منکسر مزاج، نیک نفس امیر تھے شعر خوب کہتے تھے حضرت کیفی سے تلمذ تھا، بارہ ایک سال ہوئے کہ انتقال کیا۔

جہاں جاؤں کہیں سب کہیں مجنوں مجنوں — الفت غیرت لیلیٰ کی نشانی ہو جائے
[illegible] و اس طرح نہ قد لالہ پری سے ملنا — [illegible] تب حسن کے نیچے دشمن جانی ہو جائے
[illegible] ک بلا کر [illegible] زمانے کی [illegible] — [illegible] رخ پہ پوشاک [illegible] دھانی ہو جائے

Marfat.com

مفتون

بادشاہ محی الدین خاں ـــــــ حیدرآباد ہی میں تولد ہوئے حضرت افتخار علی شاہ وطن کے فرزند ہیں۔ شعر خوب کہتے ہیں، نہایت زندہ دل یار باش شاعر ہیں،

توڑ کر دم ہو گیا ظالم ترا بیمار حیف
صورت تصویر بنکے بیٹھے ہیں غمخوار حیف

میرے جاتے ہی گئی سب میکدہ کی کیفیت
شیشہ خاموش اک طرف ہے اک طرف میخوار حیف

مفید

محمد تاج الدینخاں ـــــــ حیدرآباد کے باشندے ہیں۔ ۱۳۰۵ھ میں پیدا ہوئے ۱۳۴۲ھ سے وکالت کر رہے ہیں ۱۳۱۸ھ سے شعر کہتے ہیں، حضرت کیفی سے تلمذ تھا، شاگردوں کی تعداد بھی خاصی ہے۔ عبدالحمید خیال اور عبدالغفار پہلوان آپ کے ممتاز شاگرد ہیں،

ہے اسکی راہگزر میں اگرچہ میرا مکان
ادھر سے جاتا ہی لیکن ادھر نہیں آتا

دل کسی شوخ کو کیوں دیکے پشیماں ہونا
بے سبب کیوں ہدف ناوک مژگاں ہونا

جو کسی کو دیر کی لو لگی تو کسی نے کعبہ کی راہ لی
تیرے در کی جس نے گدائی کی وہ ادھر گیا نہ ادھر گیا

مقصد

سید عبدالحفیظ ـــــــ سید عبدالرحیم شمس کے فرزند اور سخنور مرحوم

Marfat.com

کے نواسے ہیں، مجاہدالدین مجاہد سے تلمذ ہے۔ بیس ایک سال کی عمر ہے شعر خوب کہتے ہیں۔

تم سے میری خوشی نہیں ہوتی ۔۔۔ نہیں ہوتی کبھی نہیں ہوتی
کیوں نہ شیشے سے منہ لڑے ساقی ۔۔۔ بندا سمیں پری نہیں ہوتی
مہر کی تم سے کیا توقع ہو ۔۔۔ تم سے بیداد ہی نہیں ہوتی
رہی جاتی ہے قتل کی حسرت ۔۔۔ دل کی پوری خوشی نہیں ہوتی

مکند گیر

حیدرآباد کے ایک روشن خیال ہندو بزرگ ہیں شعر خوب کہتے ہیں، بیدار ہی تخلص کرتے ہیں،

کسی کو دو نہ تم زنہار گالی ۔۔۔ دیا کرتے ہیں ناہنجار گالی
ہے مارا ہی مگر گالی بری ہے ۔۔۔ کہ دلکو دیتی ہے آزار گالی
اگر کھل جائیگا منہ گالیو نیر ۔۔۔ زبان سے نکلے گی ہر بار گالی
یہ ہے زخم زباں اچھا نہ ہوگا ۔۔۔ عزیز من ہی دل آزار گالی

نالاں

عنایت علی قریشی —— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں شعر خوب کہتے ہیں فلسفیانہ طبیعت پائی ہے۔ آزاد صاحب سے مشورہ کرتے ہیں۔

نکتہ سنجی اسی کو کہتے ہیں ۔۔۔ عشق پروردگار ہے اپنا

دو دن کی زندگی ہی کسطرح کاٹ دی | تو اپنے منہ کو کھول نہ اپنی زباں اٹھا
میرے نالوں کا اثر اتنا تو ظاہر ہو گیا | بیوفا سر پیٹتا پردے سے باہر ہو گیا
خود ہی رہ گیر ہوں میں آپ ہی رہبر اپنا | اسکا گھر ڈھونڈھتا ہوں بھول گیا گھر اپنا

منیر

احمد منیر الدین ——— ٹیکمال ضلع میدک کے مشائخ گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ مولینا انوار اللہ خاں فضیلت جنگ کے شاگرد ہیں، تحصیلداری، وکالت، منصفی کرچکے۔ اب پیری مریدی میں مصروف ہیں۔ کہنہ مشق اور پُرگو شاعر ہیں۔

فکر یہ آغاز میں انجام کی | ہرزہ کاری ہے خیال خام کی
ذرا تھم کے چل آج بادِ مخالف | مضرت رساں گرم رفتاریاں ہیں
تہِ خاک ہیں آب صافی کے چشمے | نہاں سنگ صحرا میں چنگاریاں ہیں
درِ پیرِ مغاں پر سر جو رکھا کھلگئے عقدے | یہی اک کارگر تدبیر تھی حل معما کی

منظور

منظور جنگ بہادر ——— (مرزا منظور احمد خاں) حیدرآباد ہی میں پیدا ہوئے اور یہیں تعلیم و تربیت پائی، سرکار عالی کے اول تعلقدار اور صرفخاص مبارک میں ناظم مخارج و نظم جمعیت ہے۔ شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

وہ بھی دن تھا کہ تھی ہم صاحب عز و وقار | نہ حکومت کا ٹھکانا نہ تھا دولت کا شمار

Marfat.com

ہو گئی کایا پلٹ چار ہی دن میں ایسی　　گانٹھ میں کوڑی نہیں تن پہ نہیں نام کو تار
اللہ کی قدرت کا کرشمہ دیکھو　　افلاس و فلاکت کا تماشا دیکھو
جو قوم جوانی میں تھی رشکِ اقوام　　آج اسکی مصیبت کا بڑھاپا دیکھو

منظور

سید علی ——— ۱۳۱۴ھ میں تولد ہوئے مدرسہ نظامیہ اور دار العلوم میں تعلیم پائی سنہ ۱۹۲۶ء میں منشی فاضل کامیاب کیا، بچپن سے شعر کہتے ہیں، محمد احمد واصل، شمسی اور المعی سے مشورہ کرتے رہے نظم بڑی اچھی کہتے ہیں۔

نا امیدی میں بھی رہ رہکے خیال آتا ہے　　اب بلایا مجھے اس شوخ نے اب یاد کیا
یہ ہنسی اور بڑھائے گی مرے دل کی تڑپ　　اپنی دانست میں تمنے تو مجھے شاد کیا
ہے طرب آموزِ دلِ ذوقِ نگاہ　　دیدنی مجھ کو ہر اک منظر ملا
میری مستیاں سمجھیں تری شوخیاں جانیں　　تو نے کیا لیا مجھ سے میں نے تجھ سے کیا پایا

مہر

صاحبزادے میر آفتاب علیخاں ——— حیدرآباد کے ذی علم اور خاندانی بزرگ نظام کالج کے پروفیسر استاد داغ کے قدیم شاگرد ہیں، حیدرآباد کے بہترین شعرا میں شمار ہوتے ہیں۔

[illegible]

Marfat.com

لٹنے والے دل کے بھولیں گے نہ تیری یاد کو
بستیاں اُجڑی ہوئی آباد کرتے جائینگے

چاہنے والے چھپائیں لاکھ اپنا دردِ عشق
رنگ اُڑتے جائینگے چہرے اُترتے جائینگے

حشر میں خاموش جانیسے بھلا کیا فائدہ
تم ستاتے جاؤ ہم فریاد کرتے جائینگے

موجد

محمد حسین ــــــــ حیدرآباد کے رہنے والے اور صدر محاسبی سرکار عالی کے صیغہ دار ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

جس کو دیکھو بنا ہوا ہے غنی
شاہِ عثماں کی دُرفشانی سے

شہ کو دائم نصیب ہو راحت
عشرت و عیش و کامرانی سے

مونس

مونس احمد ــــــــ اُستاد جلیل کے فرزند ہیں پہلے وکالت کرتے تھے اب "آئینہ ادب" کے نام سے ایک ماہوار رسالہ نکالتے ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں،

محفلیں گرم ہوئیں اب عیش منانے کیلئے
جشن یہ میں نئی دولت ہے زمانے کیلئے

زلف کے واسطے لیلو دلِ صد چاک میرا
بگڑی بیٹھی ہے بہت دیر سے شانے کیلئے

روز آتی ہے صبا انکا اشارا پا کر
شمع تربت میری دامن سے بجھانے کیلئے

غش جو آیا ہے عنادل کو تو دیتی ہے صبا
دامنِ گل کی ہوا ہوش میں لانے کیلئے

Marfat.com

مہدی

محمد مہدی ——— حیدر آباد کے رہنے والے اور بڑے اچھے شاعر ہیں غزل خوب کہتے ہیں،

خاطرِ ناشاد اپنی شاد کرتا ہے کوئی — آج رہ رہ کر تجھے پھر یاد کرتا ہے کوئی
کچھ نظر سے کچھ تبسم سے گرا کر بجلیاں — دل کی دُنیا کو میری آباد کرتا ہے کوئی
کھا رہا ہے پھر فریبِ عدہ و پیمانِ شوق — اک جہان آرزو آباد کرتا ہے کوئی
کچھ خبر بھی ہے کسی کی بھولنے والے تجھے — مرتے مرتے بھی تجھی کو یاد کرتا ہے کوئی

مہدی علی صدیقی

جامعہ عثمانیہ کے طالب العلم ہیں ۱۹۳۱ء میں مجلہ عثمانیہ کے حصہ انگریزی کے مدیر رہے، شعر خوب کہتے ہیں،

صاحبِ تخت و صاحبِ افسر — دربدر پھر رہے ہیں خاک بسر
حسنِ تدبیر ہے نہ عزمِ عمل — اور الزام سارا قسمت پر
فکرِ اصلاحِ ملک و سطوت ہیچ — بے پری بے زری و عزمِ سفر
کوششوں میں شہید ہو جانا — زندگی سے یہ موت ہے بہتر
مالکِ شہرتِ دوام ہوئے — قاعدِ مصر و غازیٔ انور
نام زندہ ہیں اہلِ ہمت کے — موت سے گو نہیں کسی کو مفر

خضر کی عمر تنگ نادر ہے
آبِ حیوان نثارِ اسکندر

Marfat.com

میکش

میر محمد علیخاں ——— صاحبزادے اور جامعہ عثمانیہ کے طیلسانی ہیں نظم اور نثر دونوں اچھی لکھتے ہیں، غزل بھی خوب کہتے ہیں، طبیعت میں ایک خاص بات ہے،

میری محویت کو گرما کر ہنسے — برق سی ہونٹوں پہ لہرا کر ہنسے
ہنس کے دیکھا دیکھ کر تڑپا دیا — دیکھنے والے کو تڑپا کر ہنسے
کچھ تکلّف سے گوائی برق بھی — جب ہنسی آئی تو شرما کر ہنسے
میرے ملنے سے نہ جانے کیا ملا — آنکھ میں اشکِ خوشی لا کر ہنسے
کھل گئی ساری حقیقت جور کی — اپنی بے مہری پہ پچھتا کر ہنسے
مجھ کو جب دیکھا تو آنسو بہہ گئے — میں نے جب دیکھا تو گھبرا کر ہنسے
اک تبسم تھا مرے ہر اشک میں — جب مرے نزدیک وہ آ کر ہنسے
مسکراہٹ ہے کہ پیغامِ حیات — زندگی پائی جو وہ آ کر ہنسے
دستِ نازک میرے شانے پر رکھا — بجلیاں رگ رگ میں دوڑا کر ہنسے

Marfat.com

ن

نائبؔ

عبدالستار ——— جامعۂ عثمانیہ کے ایم، اے، دارالترجمہ میں ملازم ہیں، شعر بھی اچھے کہتے ہیں،

اس کی وحدت میں نظر آتا ہے راز کثرت — کچھ تعجب نہیں ذرہ کا بیاباں ہونا
وہ اگر چاہے تو دشوار نہیں ہے یہ بھی — مورِ کم مایہ کا ممکن ہے سلیماں ہونا
مر کے بھی ہم درِ جاناں پہ نہ جائینگے کبھی — وضع سے دور ہے منت کشِ درباں ہونا
مر کے جینے کی یہ تمثیل بہت اچھی ہے — تخم کا دیکھ لے تو خاک میں پنہاں ہونا

ناچیزؔ

خواجہ محبوب علیشاہ ——— حیدرآباد کے رہنے والے مشائخ بزرگ وہ شاعر ہیں نعت اچھی کہتے ہیں،

مرحبا شوقِ زیارت ہے فزوں تر اپنا — جبکہ اب ہے مدینہ طیبہ مقرر اپنا
یاد فرماتے ہیں سرکار یہی باعث ہے — نظر آتا ہے بیاباں کی طرح گھر اپنا

Marfat.com

اپنی کملی میں چھپالیں گے چھپانے والے　　قابلِ دید ہے آنا سرِ محشر اپنا

ناداں

امراؤ مرزا ــــــ استاد داغ کے برادر زادے تھے استاد داغ کے حیدر آباد آنے کے بعد یہ بھی آ رہے اور ایسے آئے کہ یہیں کے ہو گئے، نہایت اچھے شاعر تھے لاابالی رندمنش اور مرنجان مرنج تھے غزل بڑی اچھی کہتے تھے افسوس ہے کہ آپ کا پورا کلام دوسروں کے نام سے شہرت پایا، تقریباً بارہ سال ہوئے کہ حیدر آباد ہی میں انتقال کیا،

جو زہد پر تجھے زاہد غرور ہوتا ہے　　ثواب کر کے بھی رحمت سے دُور ہوتا ہے

کبھی اُداس طبیعت کبھی اُچاٹ ہے دل　　یہ حال تم جو نہ آؤ ضرور ہوتا ہے

کہاں سے صبح کو آتا ہے روز ای ہوش　　اڑا ہوا ترے چہرے کا نور ہوتا ہے

بتوں کو دیکھ کے ایمان سے بتا واعظ　　یہ ڈیل ڈول یہ انداز حور ہوتا ہے

یہ پی پلا کے جو کرتا ہے توبہ لے ناداں　　امیدوار شراب طہور ہوتا ہے

ناطق

مرزا احمد بیگ ــــــ حیدر آباد کے رہنے والے اور بڑے اچھے شاعر ہیں،

عمر بھر لائیگا دکھڑا نہ زبان پر اپنا　　کاش سن لے کوئی حالِ دلِ مضطر اپنا

ہے یہی عالم حرماں تو خدا حافظ ہے　　کیا عجب اور ہی کچھ حال ہوا بتر اپنا

Marfat.com

شکوہ کیسا کہ زبان پہ ہی لگی مہر سکوت ۔۔۔ اور ہے بارِ امانت سے نگوں سر اپنا

ناظم

میر محمد علیخاں ——— نواب صولت جنگ عابد کے ہمشیرزادے اور حضرت ناصر کے فرزند تھے سنہ ۱۳۰۱ھ میں پیدا ہوئے حیدرآباد ہی میں تعلیم و تربیت پائی، فارسی کلام ترکی کو اور اردو استاد داغ کو دکھانے لگے سرِ خاص میں ملازم تھے مگر آخر عمر میں مستعفی ہو کر فقیر ہو گئے اور ۱۳۵۴ھ میں انتقال کیا، آپ کے شاگردوں کی ایک کثیر تعداد ہے۔

ذرا سے دل کو دعویٰ ہے بڑا عشق و محبت کا ۔۔۔ الٰہی یہ ہی ادنیٰ ہے کرشمہ تیری قدرت کا
ہوا ہے اب تو یہ نقشہ عزیزوں کی محبت کا ۔۔۔ کہ ہوتا ہے گماں صبحِ وطن پر شامِ غربت کا
ملے کیا خاک پوری طرح سے راحت زمانہ میں ۔۔۔ کہ لکھا تک نہیں جاتا ہے ملکر لفظ راحت کا
جبیں پہ ہے شکن ابرو پہ بل آنکھوں میں غصہ ہے ۔۔۔ بنا ہے کیا برا نقشہ تمہاری اچھی صورت کا

ناظم

عبدالمقتدر خاں ——— حیدرآباد کے قدیم اور شریف گھرانے سے ہیں ہائیکورٹ کے وکیل اور نہایت زندہ دل ملنسار شاعر ہیں غزل اور منقبت خوب کہتے ہیں

سارے نبیوں میں ہے ممتاز پیمبر اپنا ۔۔۔ ساری مخلوق سے افضل ہے یہ رتبہ اپنا
اپنے میخانہ کا جب سے ہے دست جام بدنام ۔۔۔ سب کو سرشار بنا ساقی کوثر اپنا

Marfat.com

در اقدس پہ جبیں رکھ کے بصد عجز و نیاز
حال سب انکو سنا اے دل مضطر اپنا

دفتر حسن عمل اک ورق سادہ ہے
منہ دکھانے کا نہیں ہے سر محشر اپنا

ناظم

ظہور الحسن ——— سیوہارہ ضلع بجنور کے رہنے والے اور عالم و فاضل بزرگ ہیں دس بارہ سال سے حیدرآباد میں ہیں حدیث، فقہ، تاریخ وغیرہ پر کئی ایک تصانیف شائع کر چکے ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں۔ تاریخ گوئی میں بڑا کمال ہے، لمبے لمبے قصائد ایسے کہتے ہیں جن کے مصرعوں سے کئی کئی تاریخیں نکلتی ہیں، بڑی خوبیوں کے بزرگ ہیں،

ہمیشہ اسکا حامی ہو خدا اسکا نگہباں ہو
فریدوں فر ہو جم شوکت ہو ثانی سلیماں ہو

ملے عمر خضر نخبت سکندر دولت کسریٰ
الٰہی میر عثمان علی خاں شاد و شاداں ہو

جبتک فلک پہ گردش خورشید و ماہ ہو
جبتک کہ سطح ارض پہ پیدا اگیاہ ہو

ناظم کی یہ دعا ہے بصد حشمت و جلال
دنیا ہو یا رب اور میرا بادشاہ ہو

ناظر

پیارا لال ——— راجہ گردھاری پرشاد باقی کے نواسے اور راجہ نرسنگ راج عالی کے ہمشیرزادے تھے ثاقب لکھنوی سے تلمذ تھا، شعر بڑے اچھے کہتے تھے۔

کئی دن سے نہیں ملتا ہے دل
نہیں معلوم کس نے لے لیا دل

Marfat.com

اگر وہ لے گئے دل کچھ نہیں غم
خدا سے مانگ لیں گے دوسرا دل

ہوئے جب غیر سے گرم سخن وہ
بھڑک اٹھا کلیجہ پھنک گیا دل

یہ سودا کس کی الفت کا ہوا ہے
بکا جاتا ہے بے داموں مرا دل

ثانی

عبدالغفور خاں —— حیدرآباد کے قدیم اور شریف گھرانے
بزرگ اور نواب لطف الدولہ بہادر مرحوم کی پائیگاہ کے ناظم امور مذہبی
طبیعت بڑی اچھی پائی ہے خوب شعر کہتے ہیں۔

جان سے گیا تمہیں رنج و محن ہوا
کیا خوب میری جان کا غم جانِ من ہوا

ر کی ضد تو دیکھو مسلمان ہو گیا
میں اپنا دین چھوڑ کے جب برہمن ہوا

ہیں جو نہیں ہیں وہ کس کام کا ہو مال
کیا ہمکو اس سے کوئی اگر سیم تن ہوا

ی تمہاری چال چھپائے نہ چھپ سکی
رسوا زمانہ بھر میں تمہارا چلن ہوا

ثانی کوہ سوار

دکن کے رہنے والے اور بڑے اچھے شاعر ہیں مذاق بہت ستھرا ہے
خوب کہتے ہیں،

یا پھرتی ہو خزاں اب وہ گلستاں ہم نہ رہا
سمجھ جاتے ہیں کہو لے وہ بیاباں ہم نہ رہا

تنگِ جہاں مورد آلام جہاں
ہے اگر پوچھئے دنیا میں وہ انسان ہم ہیں

Marfat.com

نثار

سید علی الحسن ——— مشائخ گھرانے کے بزرگ ہیں حیدرآباد کے شطاری خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

جنت میں بادہ کش ہی جائینگے سب سے اول
محشر میں سب سے پہلے ان کا حساب ہو
ہم دل جلوں کو کیا غم تاریکی لحد کا
یہ داغ دل ہمارا اک آفتاب ہے

نجم

محمد احمد صدیقی ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور خاصے شاعر ہیں،

زخم جگر بھر از سر نو تازہ ہو گئے
سبزہ پھر بہار سے سارا چمن ہوا
مدت کے بعد آج وہ آئے ہیں میرے گھر
ماتم کدہ غریب کا رشک چمن ہے

نجم

نجم الدین انصاری ——— بی، اے۔ ایچ، سی، ایس، نہایت کامیاب شاعر اور صاحب ذوق ہیں۔

تمہارے ہجر میں یاں جان پر بنی رضیہ
تمہاری یاد کی جو ہوک دل میں اٹھتی ہے
وہ کرتی ہی مجھے خود اپنے آپ سے باہر
پھر ایسے وقت میں کیا خاک سوجھتا ہے
سوائے اسکے کہ رسموں کی بیڑیاں کاٹوں
جلوں میں پھاڑ کے کپڑوں کو جانہ
تمہارے نام کے واں اسطرح بھروں نعرہ
تمام بستی وہ ویرانہ ایک کر ڈالوں

Marfat.com

نجیب

اب محمد نجیب الدین خاں ــــــــ غرۂ شوال ۱۳۱۳ھ کو تولد ہوئے
ب شمس الملک ظفر جنگ کے فرزند ہیں، نہایت زندہ دل روشن خیال،
یک نفس امیر ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

بھ کے ہم نے دربار بے خیالی میں گھسی ہے کعبہ کی دہلیز پر جبیں برسوں
ھی نصیب نہ ہوگی شب وصال ایدل رہیں گے ہجر کے دن دیکھتا یونہیں برسوں

نشیں رہتا ہی ہر وقت تصور تیرا حوصلہ کیوں نہ بڑھے پھر مری تنہائی کا
ئی دیوانہ کہے یا کوئی سودائی کہے کچھ ہو اک نام تو مشہور ہے شیدائی کا

نسیم

سلطان محی الدین خاں ــــــــ نواب محمد مسیح الدینخاں بہادر مرحوم کے
رزند ہیں حیدرآباد ہی میں پیدا ہوئے اور یہیں تعلیم و تربیت پائی شعر بھی خوب
کہتے ہیں۔ قادر الدینخاں تمکین کے بھائی ہیں۔

مدعا ہے یہ سر راہ تمنائی کا کاش جلوہ نظر آئے تری رعنائی کا
و تقاضائے جنوں رحم کہ گھبراتا ہوں چھوٹ جائے کہیں دامن نہ شکیبائی کا

نشتر

عبد الجلیل ــــــــ جامعہ عثمانیہ کے بی۔ اے اور سر رشتہ طبابت کے ناظر
(انسپکٹر) ہیں، شعر بڑے اچھے کہتے ہیں، غالب پسندوں کے لئے ایک

Marfat.com

نظم کہی ہے جو محض بے معنیٰ اور فقط شوکت الفاظ سے مملو ہے

دھوم مسرت سے آج لڑ گئے داماں کے پھول | سہرے بڑی سہرے کا تاج پہلو میں جاناں کے ہ
دیکھئے پہلو نکا رنگ عالم حیرت ہی دنگ | حسن جہاں کی امنگ عارض تاباں کے ہ
اُف ری وہ روشن جبیں آنکھ جھپکتی نہیں | گرہ پڑے نا کہیں جنبش مژگاں کے
نرگس بیمار دل دیکھ کے ہے منفعل | چہرہ خوباں کے تل دیدہ حیراں کے

نشتر

محمد شریف ــــ حیدرآباد کے باشندے اور بڑے اچھے شاعر ہیں

مہر سے بڑھ کے نہ کیوں چمکے مقدر اپنا | جلوہ دکھلائیں رسول عربی گر ا
پھر تو کیا پوچھنا ہے عرصۂ محشر اپنا | مصطفیٰ اپنے ہیں اور خالق اکبر ا
اس کی سوتی ہوئی تقدیر جگا دیتی ہیں | جس کو دکھلاتے ہیں حضرت رخ انور ا
کب بلائیں گے دکن سے ہمیں طیبہ کو حضور! | کب کھلے گا نہیں معلوم مقدر ا

نظم

سید علی حیدر ــــ نواب حیدر یار جنگ بہادر طباطبائی ۱۲۷
میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے، اودھ کے ایک مشہور اور ممتاز گھرانے کے عا
فاضل بزرگ تھے، حیدرآباد کو وطن بنا لیا تھا۔ مئی ۱۹۳۳ء محرم ۱۳۵۲ھ میں حیدر
ہی میں انتقال کیا، نظم طباطبائی اور صورت تغزل دیوان اور ایک
شرح دیوان غالب اور بعض چھوٹی کتابیں یادگار ہیں، نہایت نغز

Marfat.com

لطیف پسند نیک طبیعت بزرگ تھے، غزل اور قصیدہ بڑا اچھا کہتے تھے - انگریزی نظم کا ترجمہ نظم میں بھی خوب کرتے تھے، ریختی بھی خوب کہتے تھے،

جلے ہیں ہجر کیا کیا جب مری خلوت سے وہ نکلے
پریشاں باندھ کر جوڑا دوپٹا اوڑھ کر الٹے

کھلے دو پھول نیلوفر کے آنکھیں اپنی جو کھولیں — ستم کیسا کیا شرما کے ہاتھوں سے جو منہ ڈھانپا
وہ کھلیں کلیاں وہ مہکی پھول وہ چلدی شراب — وہ ہوا آئی وہ ساقی ابر تر برسا اچھا
دیکھا انشہ کوئی کاری تو زبان منت — دیکھا پھر کوئی بیماری تو وہ احسان کیا

نظم

ٹھاکر پرشاد ——— حیدرآباد کے شرفا سے اور ثاقب لکھنوی کے شاگرد تھے شعر بہت اچھے کہتے تھے،

کسی پہ ہو گیا جب سے فدا دل — نہیں قابو میں [illegible] میرا دل
جب اسکا اور میرا مل گیا دل — عدو کا رشک سے ٹکڑے ہوا دل
رہ دل محو تماشائے حقیقت — الٰہی کر دے تو ایسا [illegible] دل
کبھی لیتے کبھی دیتے ہیں واپس — کھلونا بن گیا ان کو مرا دل

نظمی

میر نظام الدین علیخاں ——— نواب احتشام جنگ بہادر کے پوتے اور صاحبزادوں میں سے ہیں، اردو و فارسی کی تعلیم پائی [illegible] سال

Marfat.com

کی عمر ہے شعر بڑے اچھے کہتے ہیں،

افسوس دل لگا کے ہم اس سنگدل کیساتھ بیٹھے بٹھائے ہو گئے بدنام چار میں
آپ کے عشق نے پابند کیا ہی مجھ کو ہیں تو ابتک کسی آفت میں گرفتار نہ تھا
خط پہ خط میرے نام آتے ہیں روزان کے پیام آتے ہیں
دوست دنیا میں ہیں وہی نظمی جو مصیبت میں کام آتے ہیں

نواز

نوازش حسین — ۱۳۳۲ھ میں تولد ہوئے حیدر آباد ہی میں تعلیم و تربیت پائی، شعر بڑے اچھے کہتے ہیں اُستاد جلیل سے مشورہ کرتے ہیں طبیعت بڑی اچھی پائی ہے، راقم الحروف کے کرم فرما اور دوست ہیں،

نواز کہتی ہے عجب بلبل ریاض وفا یہی ہیں تذکرے بیل ونہار پھولوں میں
کوہ کا کاٹنا فرہاد کا حصہ تھا مگر دن مصیبت کے بتاؤ کوئی کیونکر کاٹے
جتنے ہیں پھول سب کے گریباں ہیں چاک چاک کیسا پڑا ہے ہاتھ نسیم بہار کا
جی رہا ہوں اسی تمنا میں کبھی پوچھوگے مدعا کیا ہے
چال ان کی ہے ایسی مستانہ جیسے پی کر کوئی شراب چلے
غیر کے گھر وہ مجھ سے تنرا کر رُخ پہ ڈالے ہوئے نقاب چلے
کیا ماجرائے غم ہو بیاں انکے سامنے سب حال جانتے ہیں مگر بولتے نہیں
خالی ظروف ہی سے صدا آتی ہے نواز سفلوں کے آگے اہل ہنر بولتے نہیں

Marfat.com

نوازش حسین - نواز

Marfat.com

Marfat.com

نور

نورالحق ــــــــ حیدرآباد کے رہنے والے ہیں خوب شعر کہتے ہیں

جوبلی آئی ہے رنگ اپنا جمانے کیلئے
بلغ عالم میں گل عیش کھلانے کیلئے

تہنیت لب پہ ہے پھرتی ہے نسیم سحری
خادمانِ درِ شاہی کو سنانے کیلئے

مشتری زہرہ بھی باساز طرب آئی ہیں
شادیانے درِ دولت پہ بجانے کیلئے

میر عثمان علیخاں سے ہے شانِ اسلام
قابلِ فخر یہ ہستی ہے زمانے کیلئے

نور

محمد شاہ نور خاں ــــــــ نقشبندیہ گھرانے سے اور حیدرآباد کے رہنے والے ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں

حضور آصف سابع ہیں ہم پہ مہرباں کیا کیا
تہِ دل سے دعا دیتا ہے ہر پیر و جواں کیا کیا

ترو تازہ تجھی سے گلشنِ اسلام ہے شاہا!
تجھی سے فیض کے چشمے ہوئے ہیں جاوداں کیا کیا

نہ بھولیں گے قیامت تک تری ذرہ نوازی کو
ہمارے حال پر ہیں تیرے لطف بیکراں کیا کیا

ادا کیا تجھ سے مدحت ہو تری اے آصفِ سابع
ترے اوصاف عالی کو کرے کوئی بیاں کیا کیا

نور

محمد نورالدینخاں ــــــــ حیدرآباد کے قدیم خاندان کے فرد ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

ہمسفیرانِ چمن نے ٹھان لی پرواز کی
اب چمن باقی ہے یا آشیاں برباد ہو

Marfat.com

خوگر رنج و الم ہوں میں سراپا درد ہوں   تو ستم سے کام لے یا بر سر بیداد ہو

نور

سید عبدالکریم ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں توفیق سے تلمذ تھا

کہدو اے رہروانِ ملکِ عدم   کس قدر دور ہو کہاں ہو تم
کس حکومت کی سرزمین ہے وہ   نام کیا اس کا ہے جہاں ہو تم
بے ٹھکانا ہو یا ٹھکانا ہے   ہے مکاں یا کہ بے مکاں ہو تم
یا ہو لطف آشنائے فصلِ بہار   یا ستم دیدۂ خزاں ہو تم
کیوں خموشی پسند ہے تم کو   ہے زباں یا کہ بے زباں ہو تم

نوری

نور اللہ محمد ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور "مدرسۂ وسطانیہ اردو" کے مدرس اور شاعر ہیں' حال ہی میں ایک کتاب "داغ" شائع کی ہے'

بلند میکدے میں ہے صدائے نادِ نوش   ہے کوئی بیخود و سرشار اور کوئی مدہوش
پلائے دو دمِ دیرینہ اے مرے ساقی   فسردہ طبع میں پیدا ہو جس سے جوش و خروش

نہار

سید محمد علی ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں'

ساقیا تیری مہربانی سے   مست ہوں جامِ ارغوانی سے

Marfat.com

چشم تر نے یہ فیض بخشی کی — آگ دل کی بجھی ہے پانی سے

نیساں

حکیم میر ناصر علی —— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں

زہر دیدو تم اسے آج دوا سے پہلے — کام بیمار کا آخر ہو شفا سے پہلے

جتنا جی چاہے ستم بعد میں تم ڈھا لینا — دل تو لے لو مری جاں ناز و ادا سے پہلے

ہاتھ آئے نہ وہ اگر نکلے تمنا دل کی — جستجو مجھ کو اثر کی ہے دعا سے پہلے

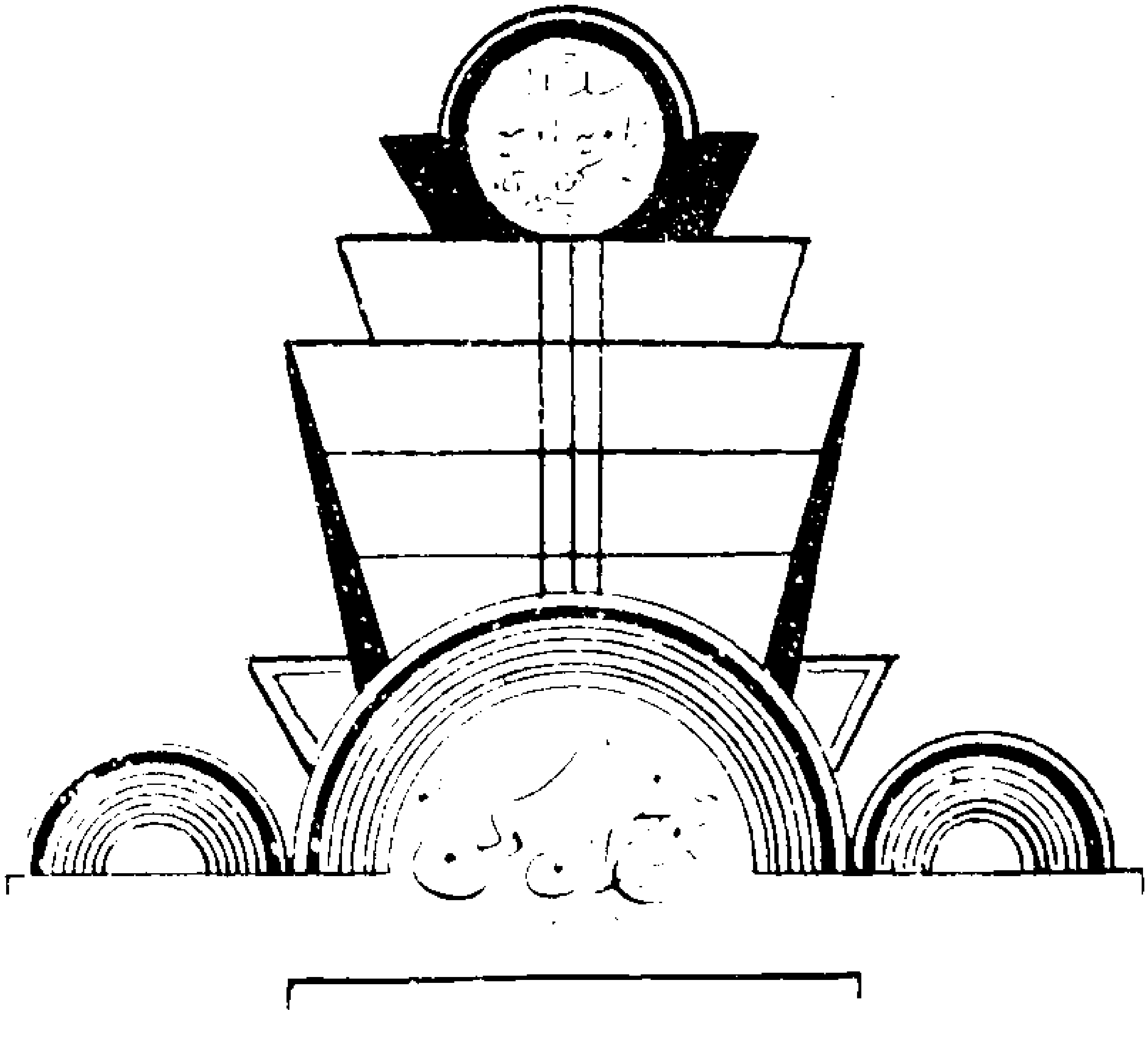

Marfat.com

واثق

ارشاد حسین ـــــ حیدرآباد کے اچھے شعرا میں سے ہیں اکثر مشاعروں میں پڑھتے ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

دیکھ لے آج پلا کر مجھے مے ای ساقی — ذرۂ خاک کا خورشید درخشاں ہونا
مجھ کو لینا ہی پڑا خون کا دعوی واپس — حشر تھا حشر میں قاتل کا پشیماں ہونا

وارث

عبدالوارث خاں ـــــ موروثی بخشی گیری کی خدمت سے سرفراز اور استاد داغ کے شاگرد ہیں، شعر بہت اچھے کہتے ہیں،

شعاع مہر سے رنگ اسکا ہو گیا کالا — جو رخ پہ بکھری رہی زلف عنبریں برسوں
سمجھا زاہد نے ہی محراب عبادت اسکو — سجدہ گہ بنگیا پر تو تیری انگڑائی کا
کردیا میری نگاہوں میں زمانہ تاریک — منہ ہو کالا کہیں یارب شب تنہائی کا

Marfat.com

واصل

صاحبزادہ میر قادر علیخاں ——— نواب صلابت جنگ بہادر کی اولاد سے اور محکمۂ مال میں غالباً تحصیلدار ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں،

اسکے مژگاں کے قریں گیسوئے خمدار ہی ہے ‏ ‏ ‏ پاس جلاد کے خنجر ہی نہیں تلوار بھی ہے
کیسی اللہ کی رحمت ہے یہ مجھ عاصی پر ‏ ‏ ‏ یار بھی ساقی بھی بادہ بھی ہے گلزار بھی ہے

واصف

محمد علی ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور محکمۂ نظم جمعیت میں نیفہ دار تھے، حفیظ الدین یاس سے تلمذ تھا، ۲۱ آبان ۱۳۴۳ف کو انتقال کیا، بڑے اچھے شاعر تھے۔

زمانہ کا جب داؤں چل جائیگا ‏ ‏ ‏ غرور دو روزہ نکل جائیگا
یہ مہمان ہے آج کل جائیگا ‏ ‏ ‏ جوانی کا جوبن جو ڈھل جائیگا
حسینوں کا نقشہ بدل جائیگا

واصفی

سید عبدالصمد ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور کہنہ مشق شاعر ہیں، استاد داغ کے شاگرد ہیں شعر بڑے اچھے کہتے ہیں، پچاس سال سے متجاوز عمر ہے،

سر اپنا کعبہ کے در پر پڑی مدتوں رہا ‏ ‏ ‏ جبیں در پہ بھی گھستے رہی جبیں برسوں

Marfat.com

وہ بیقرار ہوں مجھکو کرینگے دفن جہاں | تو زلزلے میں رہیگی وہ سرزمیں برسوں
لیکے تم جسکو مسلا کرتے ہو بیدردی سے | وہ نہیں غنچۂ گل دل ہے تمنائی کا
وقت مینوشی ہمارے کام ہیں دونوں ہاتھ | دست ساقی ایک میں اور ایک میں پیمانہ تھا

واقف

داؤد علیخاں ــــــ حیدرآباد کے شرفا اور قدما سے ہیں بڑے کہنہ مشق اور اچھے شاعر ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

گل شمع شبستاں کو ہوا کرکے چلی ہے | زخم دل سوزاں کو ہرا کرکے چلی ہے
چھوڑا یہ صبا بادبہاری نے شگوفہ | دامن سے گریباں کو جدا کرکے چلی ہے
سرمایۂ نازش ہو نہ کیوں یاد تمہاری | صد شکر کہ ایمان کو بنا کرکے چلی ہے
اک خنجر بیداد ہے یا باد خزاں ہے | نقش گل ریحاں کو فنا کرکے چلی ہے

وجد

سکندر علی ــــــ حیدرآباد کے رہنے والے جامعہ عثمانیہ کے بی۔اے ہیں شعر خوب کہتے ہیں، طبیعت بڑی اچھی پائی ہے۔

مطلب میری رونے کا جو پاجائے ستم ہے | وہ شوخ جوابسے میں چلی آئے ستم ہے
دنیائے محبت میں پرستار محبت | ناکردہ گناہوں کی سزا پائے ستم ہے
ہر حال میں اک آفت جاں ہے وہ ستمگر | آئے تو غضب اور نہ آئے تو ستم ہے
نگاہوں میں دل میں سمائے چلا جا | یونہی میری ہستی پہ چھائے چلا جا

Marfat.com

مانے پہ پھر بے خودی چھا رہی ہے — خودی کا ترانہ سنائے چلا جا
ہے ذوق نظر معرض گفتگو میں — ذرا رخ سے آنچل ہٹائے چلا جا
ابھی زندگی کے ہیں کچھ سانس باقی — چراغ سحر جھلملائے چلا جا
ی ضو سے ہے ہستیِ وحید روشن — مرے داغ دل جگمگائے چلا جا

وجودی

سید پادشاہ محی الدین قادری ——— حیدرآباد کے قدما اور شرفا سے ہیں قادریہ گھرانے کے بزرگ اور شمسیہ گھرانے سے صاحب خرقہ و خلافت ہیں

نا اسکی ہے بقا تجھ میں فنا ہو جانا — ورنہ دشوار ہے بندے کا خدا ہو جانا
ہی تقدیر نہیں قسمت کا لکھا ہو جانا — آنکھ کی طرح سے ملتے ہی جدا ہو جانا
ندگی ہے تو قیامت بھی کوئی دور نہیں — دیکھ لیں گے ترے وعدہ کا وفا ہو جانا
رق دیوانگی جوش جنوں کیا کہنا — جان دینے کو سمجھتا ہوں رہا ہو جانا

وحید

سید وحید اللہ قادری ——— ۱۳۱۹ھ میں پیدا ہوئے نلگنڈہ کے رہنے والے سررشتہ تعلیمات سرکار عالی سے ملازمتی تعلق ہے حضرت توفیق دوم سے تلمذ تھا شعر اچھے کہتے ہیں

نکھ ساغر سے مری جاب ترا نے کیوں ہو — بجلیاں ہوش پہ رندوں کے گرانے کیوں ہو
نلہ کے سینہ پہ مرے دست حنائی اپنا — آگ جذبات کی دنیا میں لگانے کیوں ہو

Marfat.com

تم نے جو آرزو کا میری خون کر دیا رنگین اور شوق کا مضمون کر دیا
ملحوظ رکھ کے ذوق کو قلبِ شہید کے اک لالہ زار میں اسے مدفون کر دیا

وحید

محمد عبد الوحید ——— محمد عبد الغفور صاحب مرحوم کے فرزند، شریف اور باعزت گھرانے سے ہیں حیدرآباد ہی میں پیدا ہوئے اور تعلیم و تربیت پائی فارسی اردو دونوں زبانوں میں شعر خوب کہتے ہیں، دفتر دیوانی کے منتظم ہیں فارسی میں قدسی تخلص کرتے ہیں،

عشق میں رنج و الم پیہم رہے عمر بھر ہم مبتلائے غم رہے
اور کیا یہ کشتۂ تیغ جفا لیجائیں گے شکوۂ جورِ بتاں پیشِ خدا لیجائیں گے
چشمِ پُر خوں آہِ سوزاں دل طپاں داغِ فراق اور کیا دنیا سے تیرے مبتلا لیجائیں گے
عشق کا سب سے نرالا ڈھنگ ہے آہ بس جوشِ جنوں کا رنگ ہے

وحید

خواجہ محمد وحید الدین خاں ——— حیدرآباد کے قدیم اور شریف گھرانے سے ہیں محکمۂ آبکاری کے انسپکٹر ہیں، خوب شعر کہتے ہیں،

منتظر ہم بھی تھے اس دن کے خدا دکھلایا شہ کی ہے سالگرہ جشن کا دربار بھی ہے
دیکھئے منزلِ مقصود کو پہنچوں کیونکر آبلہ پا بھی ہوں اور راستہ پُر خار بھی ہے

Marfat.com

وفاؔ

[illegible]ن الدین احمد ——— نواب عزیز جنگ بہادر ولاؔ مرحوم کے صاحبزادے، [illegible]مددگار صدر محاسب سرکارِ عالی ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں، نہایت زندہ دل [illegible]ش خلق نیک نفس جوان العمر شاعر ہیں،

[illegible]س شان سے آئی ہے بہار ایک دکن میں — رنگ اور ہی آتا ہے نظر آج چمن میں
[illegible]ہ جوبلی کا جشن منانا ہو مبارک — جس سے ہے خوشی عید کی ہر سمت وطن میں
[illegible]شہرے تری فیاضی کے کس جا نہیں جاری — ایران میں توران میں اور شام و یمن میں
ہیں مثل مہ و خور ترے اوصاف درخشاں — تو آنکھ کا تارا ہے سلاطین زمن میں

وفا

غلام محمد انصاری ——— مولوی غلام محمود انصاری کے فرزند ہیں آپ کے اجداد شاہان عادل شاہیہ کے متوسل تھے، ابتداً آپ کے دادا حیدرآباد تشریف لائے اور بخشی جمعدار سندھی کے پاس نائب تحصیلدار مقرر ہوئے، آپ کے والد عالم و فاضل اور نہایت اچھے خطاط تھے جن کے سینکڑوں شاگرد تھے۔ آپ کی ولادت حیدرآباد میں ہوئی اپنے والد ہی سے عربی اور فارسی کی تعلیم پائی اور [illegible] بچپن ہی سے شعر و سخن اور کتابت نویسی کا شوق تھا [illegible] علی صاحب [illegible] اور مولوی سید احمد انور خوش نویس [illegible] متعدد فن [illegible] مطبعوں میں کام [illegible]

تاج پریس کے نام سے اپنا ذاتی مطبع قایم کرلیا جو اب تک کامیابی سے چل رہا ہے، حیدرآباد میں فائن آرٹ پرنٹنگ اور لیتھو کی رنگین تصویروں کی ابتدا آپ ہی نے کی اور لکھائی چھپائی کا ایک ذوق پیدا کردیا' بیدر گزٹ اور عثمان گزٹ کی ادارت بھی مدت تک کی کئی ایک اسٹیج کے ڈرامے لکھے بہت کامیاب اور مقبول ہوئے آجکل ایک دکنی محاورات کا لغات مرتب کررہے ہیں' رسالہ تاج دو دفعہ جاری کیا اور بڑی محنت وعمدگی سے چلایا مگر دونوں دفعہ بھی خاصا نقصان برداشت کرنا پڑا۔

ابتداً نظم کہتے تھے مگر بعد میں غزل گوئی شروع کی اور اب رباعی پر اتر آئے ہیں رشید کے رنگ کی رباعیاں بڑی اچھی کہتے ہیں جملہ اصناف سخن پر عبور ہے فکاہیہ بھی خوب کہتے ہیں پختہ مشق طبیعت دار' زندہ دل' یار باش شاعر ہیں۔ راقم الحروف سے بھی خلوص ہے، ابتداً برتر غازی پوری سے اصلاح لیتے رہے پھر ذہین مرحوم سے مشورہ کرتے تھے اب بطور خود کہتے ہیں چند شعر اور دو ایک رباعیاں نقل کی جاتی ہیں'

نظر جب بتِ پر جفا آگیا — مجھے یاد میرا خدا آگیا

دردِ دل چارہ ساز کیا جانیں — مری آہوں کا راز کیا جانیں

مرتبہ کیا ہے خاکساروں کا — اس کو گردن فراز کیا جانیں

ستمگر کو تو اب توفیق ایسی دے خداوندا — وہ مجھ پر رحم کرنے کیلئے مجبور ہو جائے

Marfat.com

یہی آب و ہوائے خاک ہندوستاں سے ظاہر
کہ جتنا ضبط کرتے جایئے تولید ہوتی ہے

برباد شباب ہو چکا ہونے دو
پیری نے مجھے لوٹ لیا رونے دو

اے ہچکیو! تھم جاؤ قضا آتی ہے
کیوں مجھ کو ستاتی ہو ذرا سونے دو

عالم تھا جوانی کا بہت بھاگے ہیں
ہم سب سے گناہوں میں بہت آگے ہیں

اب تھک گئے ہیں سنبھال ہمکو پیری
سو جائیں گے چل! رات بہت جاگے ہیں

وفا

حبیب اللہ ——— حضرت ذکا مرحوم (جو غالب کے شاگرد تھے) کے نواسے اور پر جوش شاعر کسی مدرسہ کے مدرس ہیں، غزل اور نظم دونوں خوب کہتے ہیں،

ماہران فن تعلیمی بڑی مشکل میں ہیں
لا نہیں سکتے زبان پر راز جو کچھ دل میں ہیں

گوشۂ مغرب میں لیلیٰ علم کی ہے جلوہ گر
سوئے مشرق ہم تلاش پردۂ محمل میں ہیں

حالیہ تعلیم سے تبدیل فطرت ہو گئی
وہ کہاں جذب با قدرت جو دل جاہل میں ہیں

پڑھنے والوں کو شکایت نوکری ملتی نہیں
زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں کس مشکل میں ہیں

وفا

صدیق الزماں ——— حضرت امیر مینائی کے نواسے اور ... بزرگ ہیں آجکل مہتمم ... سرکار عالی ہیں شعر خوب کہتے ہیں،

گل شمع ... کو جو صبا کر کے چلی ہے
... مزار شہدا کر کے چلی ہے

ہر گام پہ ساقی مئے گلگوں کی صراحی | اک سجدۂ تشکرانہ ادا کر کے چلی ہے
اللہ رے اس چشم سخن گو کے کرشمے | مطلب کو اشاروں میں ادا کر کے چلی ہے
صیاد بڑا کام کیا تیری چھری نے | بلبل کو اسیری سے رہا کر کے چلی ہے

وفا

صالح بن عمر ــــــ اورنگ آباد کے رہنے والے اور عرب خاندان سے تھے شعر خوب کہتے تھے پیوستہ سال عین شباب میں انتقال کیا،

خانہ ویرانیاں میری مت پوچھ | شکر پروردگار ہے پیارے
درد دل میں تیری محبت کا | کس قدر خوشگوار ہے پیارے
دل عبث بیقرار ہے پیارے | تجھ پہ کیا اختیار ہے پیارے
جانتا ہوں حقیقت غم ہجر | یہ میرا اعتبار ہے پیارے
ترا عشق! اور استقدر درد ہلکا | ذرا غم کی لو کو بڑھانا پڑے گا
ڈبو دے نہ اشک ندامت جہاں کو | یہ سیلاب الٹا بہانا پڑے گا

وفا

عمر خاں ــــــ نواب برق الدولہ برق جنگ کے فرزند اور بڑے اچھے شاعر تھے، نظم و نثر بڑی اچھی لکھتے تھے علمی، ادبی، انہماک بہت تھا، عین جوانی میں انتقال کیا، دو تین کتابیں اور ایک دیوان یادگار ہے۔

Marfat.com

عید کے روز وہ ملتے ہیں مگر وائے نصیب — ہم ہی ملتے ہیں گلے غیر ہی آ ملتا ہے
بست بردار ہوئے جاہ سے کہکر غم دل — آپ بھی روئے ہم اسکو بھی رلا کے اُٹھے
نگاہِ حق نگر کی شیخ عینک ہے گلگوں — طبیعت خود بخود اللہ والی ہوتی جاتی ہے
یا پی میکدے میں آج دور جام چلتا ہے — صراحی دمبدم رندوں کی خالی ہوتی جاتی ہے

وفا

میر ولایت علی ——— حیدرآباد کے شرفا سے ہیں، فریضہ حج بھی ادا کر چکے ہیں نہایت کامیاب وکیل اور اچھے شاعر ہیں،

زندگی چین سے گزرتی ہے — شہ عثماں کی حکمرانی سے
محو حیرت ہے آج سب عالم — جس کے اخلاق و دلستانی سے
شاد و خرم خدا رکھے برسوں — عمر و دولت سے زندگانی سے
مہربان ہیں وفا یہ اہلِ جہاں — شہ کے الطاف خسروانی سے

وقار

کاظم علیخاں ——— نواب صادق جنگ بہادر مرحوم کے فرزند ہیں بڑے اچھے شاعر ہیں،

انبوں پر آگیا ہے یاد تیری فرض ہے — سخت حیران ہوں کہ یار ایک میں کیا کیا کروں
نغمۂ تسلیم کا شیوہ وفا کا ہے یہی — تم مجھے چاہو نہ چاہو میں تمہیں چاہا کروں

Marfat.com

اس درد کی نا ممکن ہے دوا آ آکے ہر اک کا کہہ جانا
بیمارِ محبت کا اُن کے مُنہ دیکھنا اور چپ رہ جانا
کیا حالِ وقار آخر دیکھا، اے عیسیٰ دوراں یہ کیا تھا
چادر کو اٹھا کر منہ تکنا اور تھام کے دل کو رہ جانا

وکیل

سید عبدالقادر ـــــــ حیدرآباد کے مشہور رضوی خاندان سے ۔۔ وکیل ہیں ذکا ہیبہ رنگ میں شعر خوب کہتے ہیں،

کیا خاک اب جوارشِ سقراط کام دے ۔۔۔ پیٹنٹ کوئی چاہیئے غم کی دوا مجھے
روزے نماز کی تو پُرانی ہے ہسٹری ۔۔۔ واعظ شراب خانے کے قصے سنا مجھے
کہتا ہوں جی ہی جی میں فلمِ انکا دیکھکر ۔۔۔ ایسا تماشا پھر نہ دکھائے خدا مجھے
یہ انفلوئنس کا ہے اثر مانتا ہوں میں ۔۔۔ جو پست تھا بلند نظر آ گیا مجھے

وکیل

عنایت حسین ـــــــ حیدرآباد کے رہنے والے اور نظامت امور مذہبی کے صیغہ دار ہیں اور شاعر بھی،

دل لگا کر میں یار جانی سے ۔۔۔ ہاتھ دھو بیٹھا زندگانی سے
گھر مرا آج رشکِ جنت ہے ۔۔۔ کسی گلرو کی میہمانی سے
ناز اُٹھائیگا پھر تمہارے کون ۔۔۔ ہم تو جاتے ہیں دارِ فانی سے

Marfat.com

ولا

عبدالعزیز ——— شمس العلماء خان بہادر عزیز جنگ خطاب تھا، نائطہ خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے قلم سے ایک درجن سے زائد کتابیں نکل چکی ہیں، فارغ التحصیل اور عالم بزرگ تھے، ایک کلیات اور ایک سراپا ''سراپائے نور'' کے نام سے طبع ہو چکا ہے۔ دس سال ہوئے کہ انتقال کیا،

خوشنویسی کے قلمرو میں ہیں کاتب حاکم — دفترِ نقل میں تصحیف کو ضم کرتے ہیں
اصل مسودہ تحریر میں ہے انکو کمال — نقشِ تحریف سے تزئین رقم کرتے ہیں
سنگ سازانِ مطابع پہ پڑیں گے پتھر — کہیں لفظوں کو زیادہ کہیں کم کرتے ہیں
کسرِ شان اپنی سمجھتے ہیں اضافت کو مدام — لفظ کو زیر و زبر جزم کو ضم کرتے ہیں

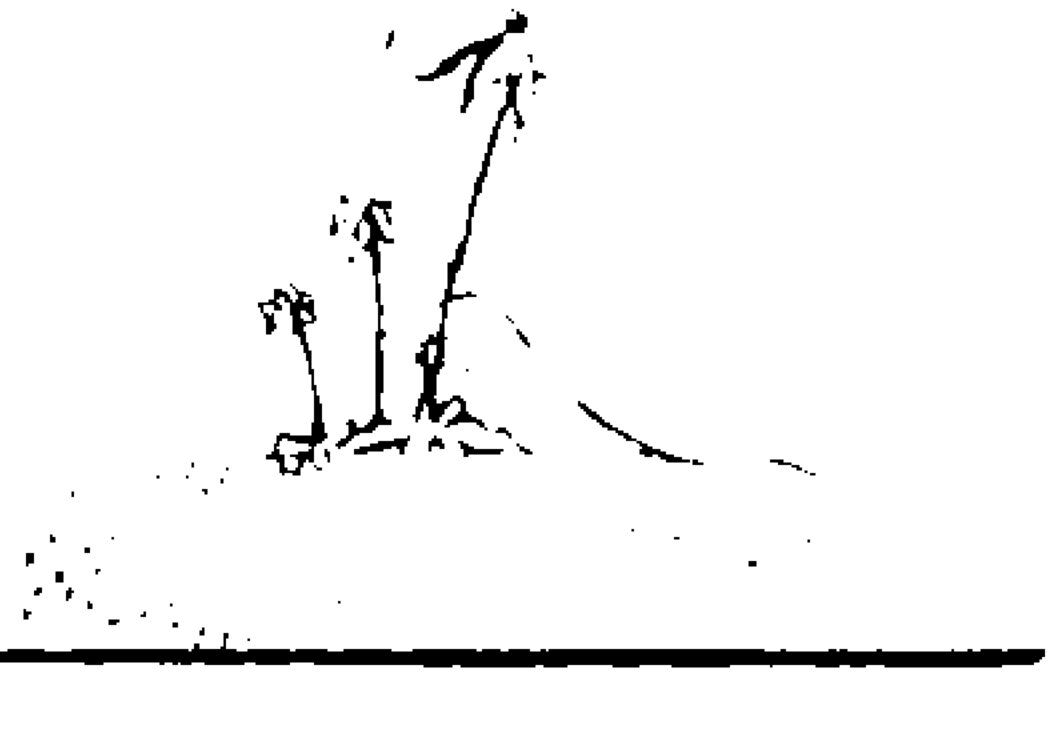

Marfat.com

ہ

ہاتف

عاشق حسین خاں —— حیدرآباد کے رہنے والے، یونانی طبیب اور حاجی تھے، حضرت آغا داؤد سے بیعت تھی، اپنے گھر پر مطب کرتے تھے نہایت شریف اور قابل بزرگ تھے، چند سال ہوئے کہ انتقال کیا، دیوان اور کئی مجموعے طبع ہو چکے ہیں،

"مرقع پیری" کے نام سے ایک مثنوی بھی ۱۳۲۸ھ میں طبع ہو چکی ہے۔ آپ کے ایک صاحبزادے حکیم خواجہ شفیع حسن خاں موجود ہیں جو شہرہ تخلص کرتے ہیں،

جو تھا طفل وہ نوجواں ہو گیا — بہارِ گلِ گلستاں ہو گیا
جوانی سے خوبی ہے انسان کی — جوانی نگہبان ہے جان کی
سماعت۔ بصارت جوانی سے ہی — کمالِ شجاعت جوانی سے ہے

Marfat.com

جوانی بلا ہے جوانی غضب جوانی خوشی ہے جوانی طرب

ہاشمی

سید ہاشمی فرید آبادی ——— یو۔پی کے شریف اور اہل علم گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں، ابتداً حیدرآباد آکر دارالترجمہ کے رکن ہوئے اور اب مددگار معتمد عدالت و کوتوالی امور عامہ ہیں، نظمیں خوب کہتے ہیں، تاریخ دکن کے مولف اور اکثر کتابوں کے مترجم ہیں،

زندگی فطرت میں اپنی زینتِ جاوید ہے
ہنگی خود کہنہ ترکی کوششِ تجدید ہے

مستیٔ دل اس طرح کرتی ہے خارج میں ظہور
ہر قدم پر وجد ہے ہر سانس میں اک عید ہے

جو صدا سنتا ہوں بن جاتی ہے ذوقِ سامعہ
آنکھ پڑتی ہے جدھر سامانِ عیشِ دید ہے

ناگہاں ماہ رجب جیکا افق پر اب کھلا
ہمنشیں یہ سب طلسمِ لمحۂ امید ہے

ہرمز

شیخ ہرمز ——— عرب خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، جمعیت نظام محبوب میں ملازم ہیں کہنہ مشق اور حیدرآباد کے مقبول و مشہور

Marfat.com

شاعر ہیں،

سرِ بام آ کہ خلقت کا تماشا ہو ہی جاتا ہے
برآمد وہ جہاں ہوتے ہیں میلا ہو ہی جاتا ہے
بہار باغ ہے ساقی ہے اور گلرو ہے پہلو میں
نصیب اچھا ہے تو سب کام اچھا ہو ہی جاتا ہے

جاگنے سے ہوئے بیزار محلّے والے — نالہ ہائے دلِ بیمار نے سونے نہ دیا
قید خانہ میں ہوئی نیند اسیری کی اچاٹ — میری زنجیر کی جھنکار نے سونے نہ دیا

جب محمدؐ کو ہوئے پورے برس اکا دن
شوق خالق کو ہوا دیکھنے جمال روشن

ہوا جبریل کو یہ حکم خداوند زمن
لے کے جا جلد براق اب تو سوئے جانِ حسنؐ

اور کہنا کہ ہیں آراستہ جنت کے چمن
چل کے بھر لو گلِ مقصود سے اپنا دامن

آئے جبریل محمدؐ کا جہاں تھا مسکن
عرض کرنے لگے قدمو نپہ جھکا کر گردن
پیارے نبی تورے دیکھن کو جیا للچائے

ہلال

محمد محی الدین اکبری ـــــــ حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

ائے حنا کا رنگ نہ خونِ وفا کے بعد
سو بار اگر لگائیں حنا وہ حنا کے بعد

اظہار شوقِ دید یہ پردے سے یوں کہا
کچھ اور ہو گی آرزو اس مدعا کے بعد

رباعی

عادی ہوں میں اللہ خطا کوشی کا
خوگر ہوں میں احسان فراموشی کا

عصیاں کی سیاہی مرے دل سے دھوئے
ہاں واسطہ کعبہ کی سیہ پوشی کا

ہوش

سید ناظر الحسن بلگرامی ـــــــ سادات بلگرام سے اور بہت قابل بزرگ ہیں، بلگرام میں تولد ہوئے وہیں تعلیم پائی نواب عماد الملک کی تربیت نے طبیعت کے جوہر نکھار دئے ۱۹۱۵ء میں حیدر آباد سے ایک ماہوار معیاری رسالہ ذخیرہ کے نام سے نہایت عمدگی سے نکالا جو ایک مدت تک کامیابی سے نکلتا رہا، اب معتمدی افواج سرکار عالی کے مددگار ہیں،

نہایت بامذاق، زندہ دل، مرنجان مرنج، سادہ مزاج آشنا پرست اور دوست نواز بزرگ ہیں نظم و نثر خوب لکھتے ہیں۔ آپ کی ایک کتاب "بدیہہ گوئی" اور ایک مجموعہ مضامین "عروس ادب" طبع ہو چکا ہے

Marfat.com

شعر کم کہتے ہیں مگر خوب کہتے ہیں،

جو عاشقی میں محبت کا حق ادا نہ کرے — اسے وصال صنم ہو کبھی خدا نہ کرے
میں جانتا ہوں کہ تیغ انکی خوبصورت ہے — گلے کا ہار بناؤں اگر دغا نہ کرے
وہ قتل کرکے مجھے آج سب سے کہتے ہیں — کیا وہ کام ادا نے کہ جو قضا نہ کرے
لکھا خط میں یہ اسنے کہ جو مجھے چاہے — جفا کی قدر کرے شکوۂ جفا نہ کرے
ہزار بار ستاؤ مجھے نہیں پروا — کروں میں شکوۂ جور و جفا خدا نہ کرے
نکال پردے سے ظالم نہ دستِ رنگیں کو — کسی کا خون ترے ہاتھ کی حنا نہ کرے
وصال یار کی امید گر نہ ہو لے ہوش — تو ہجر میں کوئی مر مر کے بھی جیا نہ کرے

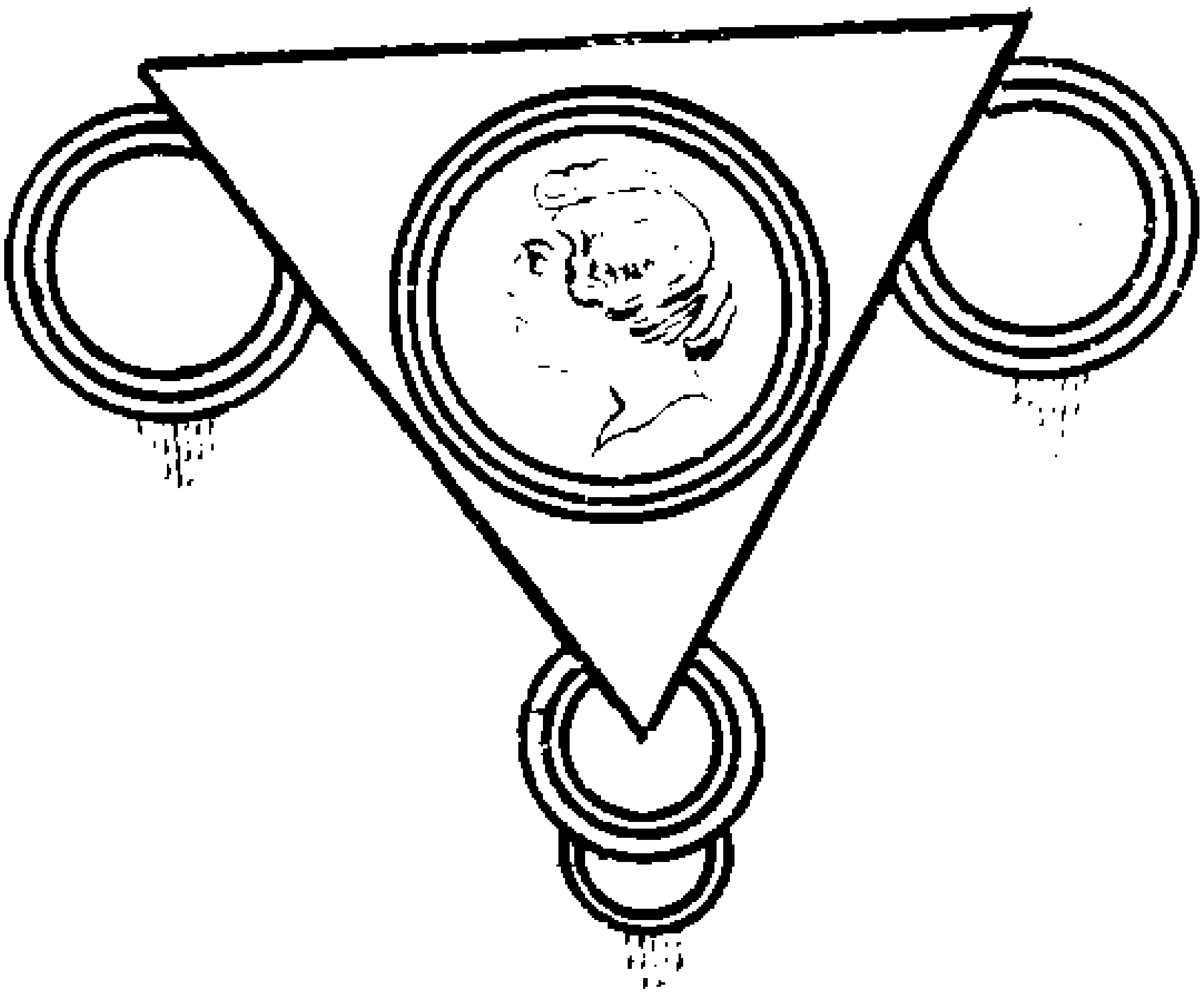

Marfat.com

ی

یزدانی

محمود علی ——— مولوی کامل، منشی فاضل کامیاب اور مدرسہ وسطانیہ نمبر ۔ کے مدرس ہیں شعر بھی اچھے کہتے ہیں، حیدرآباد ہی کے رہنے والے ہیں۔

پائی حیات تو لب نوشین یار سے — کیا اور چاہیئے ہمیں آب بقا کے بعد
مرنے کے بعد قبر پہ آیا وہ بے وفا — آیا اثر دعا میں ہماری فنا کے بعد
دنیا میں عافیت کی ہمیں سوجھتی نہیں — بیکار ہیں کھلیں بھی جو آنکھیں فنا کے بعد

یسین

غلام یسین خاں ——— ۱۰ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ کو حیدرآباد میں پیدا ہوئے نظم طبیعت سے [illegible] منشی [illegible] امتحان کامیاب کیا ہے۔ صاحب تالیف و تصنیف ہیں شعر [illegible] اچھے کہتے ہیں

جوش دریا کا حباب ناتواں [illegible]

کس طرح مہر نہانِ روحِ انسانی کھلے | جب شناسائی نبضِ جستجو حاصل نہیں
ہو رہا ہی ہر قدم پر رو شناسِ آرزو | جادہ پیمائے طلب آسودۂ منزل نہیں
سینکڑوں ذرات نشیمن ہوتی ہیں پس کرفنا | کیا فروغِ عالم ہستی کا یہ حاصل نہیں

یقین

سید غوث قادری ——— حیدرآباد کے قدما اور شرفا سے ہیں حضرت تسلی کے ہمشیرزادے اور پائیگاہ سرآسمان جاہ بہادر میں موعود الخدمت تحصیلدار ہیں، مفتی فاضل کامیاب کیا ہے، حکیم بہبود علی صوفی کے شاگرد ہیں، شعر اچھے کہتے ہیں،

بعد مرنے کے کھلا راز محبت میرا | بیع تعویذ سے شق ہو گئی تربت میری
ہوش آنے پر ہوا معلوم میں مقروض ہوں | جیب میں پائی نہیں ہی پاس اک پیسا نہیں
وہ کوئی اور ہونگے جو ترے ظاہر پہ مرتے تھے | مگر ہم آجتک سچی محبت کے لئے ترسے
نہ نکلی ایک دل کی آرزو لیکن نکل آئے | چمن سے پھول آنسو آنکھ سے موتی سمندر سے

یکتا

سید فرید الدین ——— حیدرآباد کے ایک کہنہ مشق شاعر ہیں دس بارہ سال پہلے آپ کا کلام ملک کے رسائل میں طبع ہوتا تھا، معلوم نہیں آجکل کہاں ہیں،

اٹھا کہسار سے کیا جھوم کے کالا بادل | برقِ خاطف کا لئے ہاتھ میں تیغا بادل

Marfat.com

حدتِ شمس پہ کرنے لگا دھاوا بادل　　کہیں چمکا کہیں گرجا کہیں برسا بادل

نہر جاری ہوئے تالاب بھی پُر آب ہوئے

کوہ بھی دشت بھی گلزار بھی شاداب ہوئے

ٹھنڈی ٹھنڈی وہ ہوا اور وہ گھنگھور گھٹا　　ننھی ننھی وہ پھواریں وہ سماں بارش کا

دیکھتے ہی دلِ رندانِ ازل لوٹ گیا　　یوں لگے کہنے عبث آج ہی فکرِ فردا

تند و پُر شور سیہ مست ز کہسار آمد

میکشاں مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

کیاریوں میں گلِ خوش رنگ کا تختہ ہی کھلا　　کہیں جوہی کہیں شبو ہے کہیں ہے بیلا

گلِ صد برگ کہیں اور کہیں ہے لالا　　کہیں سوسن کہیں چمپا ہے کہیں ہے کیوڑا

توبہ تڑواتی ہیں نرگس کی نشیلی آنکھیں

سحر کرتی ہیں اشاروں میں رسیلی آنکھیں

یوسف

نواب یوسف علیخاں —— حیدرآباد کے جاگیردار اور اچھے شعر کہنے والے ہیں۔

لطفِ وفا ملیگا نہ اہلِ وفا کے بعد　　پچھتاؤگے تم اپنی جفا پر جفا کے بعد

بیتابیاں نہ پوچھئے اس نا امید کی　　ہے جس کو انتظار اثر کا دعا کے بعد

حالت مریضِ دردِ محبت کی چارہ گر　　پہلے دوا کے ٹھیک تھی بگڑی دوا کے بعد

Marfat.com

آتے لحد پہ فاتحہ پڑھتے چڑھاتے پھول   یہ بھی نہ ان سے ہوسکا میری تقد

یوسف

یوسف علی —— منصب دار اور کسی تعلقہ پر سب رجسٹرار ہیں نہا
اچھے شعر کہتے ہیں جوان عمر شاعر ہیں)

آسانیاں ہیں منزل صبر و رضا کے بعد   صبح وصال آتی ہے شام بلا کے بعد
اب وہ خود مجھ سے گلہ کرتے ہیں خاموشی کا   بات جو کرتے نہ تھے شرم و حیا سے پہلے

Marfat.com